کامنی

ناول

مصنفۂ

پنڈت رتن ناتھ صاحب سرشار لکھنوی

مصنّف - ۱ - فسانۂ آزاد - ۲ - جام سرشار - ۳ - سیر کہسار - ۴ - فسانۂ جدید - ۵ - کامنی - ۶ - شمس الضحیٰ - ۷ - مثنوی تحفۂ سرشار - ۸ - شاخ نبات - ۹ - کڑم دھم - ۱۰ - بچھڑی ہوئی دولھن - ۱۱ - پی کہاں **مترجم** - ۱۲ - الف لیلہ - ۱۳ - خدائی فوجدار - ۱۴ - اعمال نامۂ روسیہ - ۱۵ - مراسلات ڈفرینہ - ۱۶ - تاریخ ہند (از مہر صاحب)

جوبلی پرنٹنگ ورکس لکھنؤ میں باہتمام ڈاکٹر سی سی گھوش طبع ہوا

خمکدۂ سرشار

ماہ ستمبر سے ہر پندرھوین روز یعنی مہینے مین دو بار سو صفحون کا ایک ناول تصنیف پنڈت رتن ناتھ صاحب سرشار لکھنؤ مین
شایع ہوتا ہے جسکی اول جلد مسوّمہ کڑم دھم اور جلد دوم بچھڑی ہوئی دلہن اور تیسری پی کہان نذر ہو چکی اور چوتھی پانچوین
چھٹی زیر طبع ہین - ہر مہینے مین قریب دو سو صفحون کے ناول پیشکش ہونگے - پندرھوین دن خمکدۂ سرشار کا ایک
رطل گران شائقین انجمن رنگین کو مسرور کردیگا اور بادۂ تفریح سے ایسا چھکا دیگا کہ پھر کسی کو اس شعر کے پڑھنے
ضرورت نہوگی ؎ لبالب جام خواہم ساقی از مے - چرا خالی لب پیمانہ داری - یا مہینے مین دو سو صفحون
زیادہ کا ناول دل لگی نہین جسکا وعدہ کیا ہے کہ مین جان لڑا دونگا - ہمکو ان ناولون کی نسبت زیادہ تعریف کی
کی ضرورت نہین کیونکہ ساری خدائی معترف ہے کہ پنڈت رتن ناتھ اس فن مین یکتا ہین - گو ہم زبان کی خوبیون
داد اچھی طرح نہین دیسکتے - مگر بڑے بڑے زباندان انکا نام سنکر اپنے کان پکڑتے ہین - ان پلاٹ اور خیالات کی
البتہ ہم رائے زنی کرسکتے ہین کہ موتیون مین تولنے کے قابل ہین - ہم سال مین چوبیس یا کم و بیش ناول دینگے
ہر حالت مین پیشگی لیجائیگی - قیمت پیشگی شہر والون سے سالانہ ششماہی سہ ماہی قیمت پیشگی مفصل
سے سالانہ ششماہی سہ ماہی - چوبیس نادر ناولون کو ملاحظہ فرمایئے اور جنس
گرانی پر بھی ارزانی ہے - ان ناولون کے ساتھ اکثر منظوم ناول یا قصیدہ بھی ہوگا -

ناظرین خود اقرار کرینگے کہ ایک ایک جلد ان ناولون کی ایک ایک اشرفی کو گران نہین ہے دیکھ ہی لیجیے گا ع -
ہاتھ کنگن کو آرسی کیا ہے - تسخیر قلوب کے لیے نقش سلیمانی ہے - اور کیون ہو خاصۂ ذی علم و ذی جوہر اہل جولانی
علم توڑ دیکے ہین - ناول اسکے معنی ہین کہ کیسا ہی مغموم ہو ظرافت کا بیان پڑھکر ہنس دیوے - اور رنج
کا حال آٹھ آٹھ آنسو رلاے اور دل پر ایسا اثر ہو کہ معلوم ہو کہ سچ مچ کوئی حادثہ ہو گیا ہے - رزم
اور بزم دونون رنگ چہچہاتے ہوئے - جسکی ہر جلد کی تعداد کی اشاعت دو ہزار تک پہونچ
چکی ہے -

درخواستین مع زر پیشگی جلد بھیجیے - اگر کسی دلچسپ ناول کا ترجمہ پیش ہو گا تو وہ بھی اعلی درجہ کا

المشتہر

ڈاکٹر سی سی مگوش نظیر آباد - لکھنؤ

کامنی

فصل پہلی

سورما بیٹیا

سارے کہ نکوست از بہارش پیداست
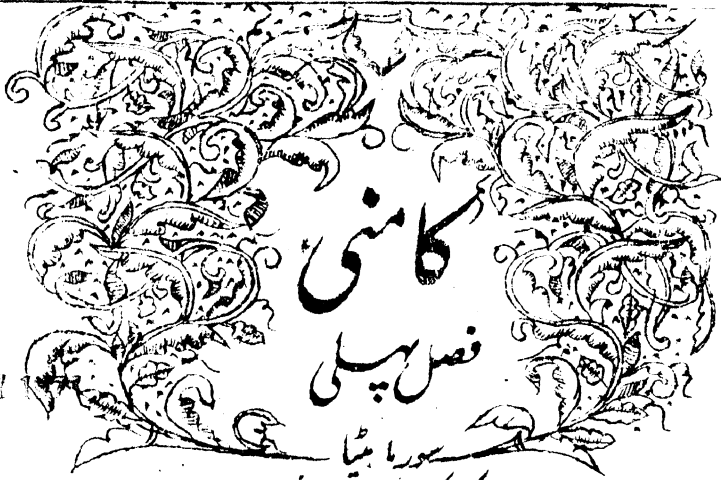
دھنَننَنَا! دھَننَنَا!! توپ کی گھن گرج آوازین جو گونجین تو لوگون کے کان کھڑے
ہوئے - این! یہ توپین کیسی دغتی ہین بھئی - کسی نے کہا کوئی بڑا لاٹ آیا ہوگا) کوئی بولا
(معلوم ہوتا ہے - حیدر آباد ذ الانواب یا کشمیر کا مہراجہ آیا ہے) کسی نے کہا (ارے میان
نہ کوئی آیا ہے نہ گیا ہے چاندماری ہو رہی ہے) کوئی بول اُٹھا (بھئی آواز تو دھاوے
کی سی ہے - لال کرتی کے گورون اور کالی پلٹن مین لڑائی ہو رہی ہوگی - ہم جانتے ہین
نیلی کا ردیر دھاوا ہے - یا شاید پار جا کے جھنٹ پر مورچا باندھا جاے) اپنی اپنی راے
کے مطابق سب گدتے بازیان کرتے تھے اور سرکاری توپخانے سے توپ کی دنادن
کی آوازین برابر آتی تھین - تھوڑی دیر مین سب کو معلوم ہوگیا کہ ہز اکسلنسی کمانڈر انچیف
ہندوستان یعنی ہندوستان بھر کی فوج کے افسر اعلیٰ جنکا درجہ اور عہدہ اس
ملک مین صرف گورنر جنرل کے درجے سے کم ہے وہ رونق افروز لکھنؤ ہوئے ہین اور
ننلک سلامی انھین کے خیر مقدم کی ہے -

اب سنیے کہ عین اسی وقت جبکہ چھاؤنی سے اثر در دہان توپ پر پتیان پڑ رہی
تھین اور شہر بھر مین گولون کی آواز گونجتی تھی اور ہنوز دھننا
کی آوازین ختم نہین ہوئی تھین کہ مس بیلی امریکہ کی لیڈی ڈاکٹر نے بہت خوش ہو کر

ایک شریف ہندو خاندان کی مستورات سے کہا (بیٹا یا بیٹیا پیدا ہوا) اور انکی مددگار رقابلہ چھبّن نے جو ہندوستانی دائیون مین شہر بھر کی ناک تھی بآواز بلند کہا لو بی بی مبارک چاند سا بیٹا پیدا ہوا۔ اللہ زچہ بچہ دونون کو سلامت رکھے (لڑکا ہونے کی خوشی کسکو نہین ہوتی۔ گھر بھر مین سب خوشیان منانے لگے۔ باہر مردون مین خبر ہوئی تو اسکے باپ سے انکے دوستون نے کہا یار یہ لڑکا بڑا سورما ہوگا کہ عین پیدا ہونے کے وقت ہندوستان بھر کی فوج کے کمانڈر انچیف کی خیر مقدم کی شلک سلامی سر ہوئی۔ بچے کے پیدا ہونے کے وقت اکثر یہ قاعدہ ہے کہ بندوقین داغی جاتی ہین کہ بچہ پیدا ہوتے ہی بے جھجک ہو جاے اور بندوق کی آواز کا عادی ہو مگر یہ خدا کی قدرت دیکھیے کہ یہ سورما بچہ ایسے وقت مین پیدا ہوا جب قیصری توپخانے سے دنادن کی آواز بڑی عظمت اور شان کے ساتھ آ رہی تھی اور اتنا بڑا جلیل القدر فوجی افسر داخل لکھنؤ ہوا۔ جو ایسے وسیع اور فراخ اور عظیم الشان ملک کے کل رسالون اور توپخانون اور فوج پیادہ اور والنٹیرون کا کمانڈر انچیف ہے۔ اس سبب سے سب کو یقین ہو گیا کہ یہ لڑکا بڑھ کے بڑا شورپشتہ۔ بڑا اکھیلا۔ بڑا قادر انداز ہوگا اور رن کے میدان مین شیر نر کی طرح بپھرے اور للکارے گا۔ چھتری کا لڑکا راجپوت تو ہے ہی اور پھر اس خاندان کا جہان پشتہا پشت سے سپہ گری ہوتی آئی ہے۔ کوئی رسلدار کوئی صوبہ دار۔ کوئی کمیدان۔ چین برما۔ کابل کی لڑائیان لڑے ہوئے۔ گھر مین جو پیدا ہوا جیالا۔ جری۔ نرا آدمی۔ گھٹی کے عوض گویا دشمن کا خون پینا سکھایا تھا خود بھی خونخوار تھا اور بھی خون آشام۔ ٹھاکر بل زور سنگھ جنکے یہان لڑکا ہوا تھا ایک بڑا جرار راجپوت تھا۔ کئی لڑائیون مین برٹش گورنمنٹ کی جانب سے شریک تھا۔ پہلے مہاراجہ سیندھیا گوالیار والے کی فوج کا کپتان تھا۔ ایک کمانڈر انچیف نے جب گوالیار کے دربار کی فوج کا معاینہ کیا اور قواعد دیکھی تو مہاراجہ صاحب سے بل زور سنگھ کو مانگ لیا اور اس جری راجپوت نے ہر جنگ مین جہان جہان بھیجا گیا بڑا نام پیدا کیا ہر میدان جنگ مین دو چیزین ہاتھ مین لیکر جاتا تھا اور ایک چیز بغل مین۔

تلوار اور جان ہاتھ مین شمشیر بکف اور جان بکف ۔ ع ۔ آفرین باد برین ہمت مردانہ تو ۔ اور بغل مین کفن ۔ رن کے میدان مین جان کو کوئی چیز ہی نہین سمجھتا تھا اور موت کو ایک بھونی ہونگ کے برابر بھی کبھی نہ سمجھا ۔ کرنل زور سنگہ بہت پڑھے لکھے نہ تھے مگر بالکل جاہل بھی نہ تھے ۔ سکندر نامے بہار دانش تک پڑھا تھا اور معرکہ رستخیز مین یہ شعر انکا مالو تھا اور اسی پر ہمیشہ عمل کرتے رہتے تھے ؎

شادی امر مین یہ وہم و گمان کیا معنی
موت کے نام سے یعنی خفقان کیا معنی

ظاہر ہے کہ جو سپاہی اس شعر پر عمل کرے گا وہ جنگ مین ضرور نڈر رہیگا اور گولون اور گولیون کو پھولون کی برکھا سمجھے گا ۔ اور تلوار کی آنچ کو خدا کا نور ۔ نہ بھالے سے خوف نہ کرچ سے ڈر ۔ نہ سنگین سے خطرہ ۔ ہر شے سے بے خطر ۔ اسکا بھائی بھی بڑا اکیلا مشہور تھا ۔ عمر بھر صوبہ داری کی ۔ اور جب سنا یہی سنا کہ آگ مین پھاند پڑا سمندر مین کود پڑا ۔ انکے ہان کی عورتین جب کبھی اپنے خاندان کے کسی مرد کی نسبت سنتی تھین کہ فلان شخص دست بدست لڑائی مین زخمی ہوا ۔ فلان مرد نے گولی کھائی فلان نوجوان آدمی کے دس ٹانکے رن کے میدان مین لگائے گئے تو اُس دن گھی کے چراغ جلاتی تہین ۔ اور رتجگا کرتی تہین اور خوش ہوتی تہین ۔ اور مرد تو کوئی ایسا نہین جسکے بدن پر زخم نہ لگے ہون ۔ یا جسنے تلوار کے منہ لڑائی نہ لڑی ہو یا گولی نہ کھائی ہو ۔ یہ تو اس خاندان کا فخر ہے ۔ اس خاندان مین جو ایسے وقت مین لڑکا پیدا ہوا جب کمانڈر انچیف فوج ہند کی خیر مقدم کی شلک سلامی سر ہو رہی تھی تو انکے کل عزیزون کا کلیجا ہاتھ بھر کا ہو گیا ۔ اور خوشی کے شادیانے بجنے لگے کہ یہ لڑکا چھبرون کا نام روشن کرے گا ۔ اور خاندان کی عظمت ضرور قایم رکھے گا ۔ مس بیلی نے کرنل زور سنگہ سے کہا کہ جسوقت کمانڈر انچیف کی سلامی سر ہو رہی تھی ٹھیک اُسی وقت تمہارا بچہ پیدا ہوا یہ کوئی بڑا ملک فتح کریگا ۔ ہم جانتے ہین کہ روس کا زار ہوگا یا روسیون کو ایشیا سے نکال کے وسط ایشیا کا شہنشاہ ہو جائیگا اور تعجب ترکمانون کے گیوک ٹوپے

کو اپنی سلطنت کا پایہ تخت بنائیگا۔ بل زور سنگھ نے شکریہ ادا کرکے کہا خدا کرے
آپ کی دعا قبول ہو۔ مگر یہ تو بتائیے مس بلی کہ آپ نے ایسی اردو بولنا کہان سیکھا
مس نے مسکرا کر جواب دیا (مین پیدا تو امریکہ مین ہوئی مگر دو برس کی عمر مین یہان آئی
اور چودھوین برس یہان سے امریکہ گئی۔ وہان تین برس رہی۔ سال بھر کے لیے
انگلستان گئی پھر امریکہ آکے چار سال رہی پھر دو برس فرانس مین رہی اور وہان
سے لندن گئی وہان دو برس تک ڈاکٹری کا کام کیا۔ کبھی کبھی اسکاٹلینڈ اور آئرلینڈ
اور پیرس بھی جاتی تھی پھر دو برس تک امریکہ مین رہی اب گیارہ برس سے پھر لکھنؤ
مین ہون۔ اس عرصے مین صرف دو دفعہ امریکہ گئی تھی۔ پڑھی آپ کے شہر مین۔ ایم اے
تک تعلیم آپ کے شہر مین پائی۔ اردو فارسی پڑھی۔ ڈاکٹری کا خطاب امریکہ مین پایا
وہ کون محل ہے جہان مین نہین گئی اور کون خاندان ہے جسمین مین نے علاج نہین
کیا اور وہ کون بہو بیٹیان ہین جنسے مین واقف نہین اور جو مجھے نہین جانتین۔ رجواڑون
تعلقہ دارون زمیندارون مین جانے کا بھی اتفاق ہوتا ہے۔ انکی بولی ایسی صاف
بولتی ہون کہ آپ کی عورتین نہ بول سکین گی۔ اچھا اب چھٹی کے دن مِس کی
آٹھ لیڈیون کی دعوت کر دیجیے۔ شیمپین پارٹی۔ بل زور سنگھ نے خوشی سے
قبول کیا اور اُسی وقت مس بلی سے ایک خط مرے اینڈ کمپنی کے نام لکھوایا کہ مہربانی
کرکے آدھی درجن شیمپین کی بوتلین اور آدھی درجن شیمپین پائینٹ (آدھے) اور
تین بوتل شیری اور تین بوتل کلیرٹ بھجوا دیجیے اور الہ آباد ایک خط بھیجا کہ فلان
فلان قسم کی مٹھائی بھجوائیے اور دونون خطون پر دستخط کر دیے۔

اتنے مین بل زور سنگھ کے دو دوست آئے۔ دونون فوجی افسر۔ دونون پنشنر
دونون میدان جنگ دیکھے ہوئے۔ دونون آزمودہ کار۔ دونون جرار۔ دونون
سرخ و سفید۔ دونون لحیم و شحیم۔ جب انھون نے سُنا کہ بل زور سنگھ کے ہان
لڑکا اسوقت پیدا ہوا جب کمانڈر انچیف کے ریل سے اُترتے ہی سرکاری توپخانہ
سے توپون کے دغنے کی آوازین دنا دن آرہی تھین تو بڑے خوش ہوئے اور دونون

نے متفق الراے ہوکر کہا کہ یہ لڑکا کہین کا جنرل ہوگا - ایک نے کہا اسکی تلوار جا کے
کابل ہی مین دم لیگی - دوسرا بولا یہ برھا فتح کریگا - ع - سالے کہ نکوست از بہارش
پیدا است - ہونہار بردے کے چکنے چکنے پات - بل زور سنگہ نے انکی راے سے
اتفاق کیا اور جن جن نے اسی قسم کی راے ظاہر کی تھی اُنکے نام تاسے اور انکو یقین
دلایا کہ جو آتا ہے وہ یہی کہتا ہے کہ یہ لڑکا تلوار کا دھنی ہوگا - کوی چلاتا تو اس لڑکے کو مین
خود سکھاؤنگا ایک رسالہ دار نے کہا (اور گھوڑے کی سواری کے رکانے مین سکھاونگا)
دوسرے رسالہ دار نے کہا (اور گھوڑے پر سوار ہوکے نیزہ اُکھاڑنا اور اسکے کل کرتب ہم
اسکو سکھائینگے) ایک مولوی جو سبارکباد دینے آگے تھے وہ مسکراکر بولے (اب اس سے
کون انکار کرسکتا ہے کہ یہ لڑکا بیشک بڑا پکا سپاہی ہوگا - جب تین تین رسالہ دارون اور
ایسے ایسے تجربہ کار رسالہ دارون کی تعلیم ہوگی تو پھر بچپنے ہی سے لڑکا اچھے اچھے کرنیلون
کے کان کاٹنے لگیگا - الہٰی عمر دراز کرے - مگر اسکے ساتھ ہی انگریزی فارسی کی تعلیم سے
بھی نہ چوکیے گا - اس لڑکے کو نرا اجڈ سپاہی ہی نہ بنائیے گا - جیسے بے ادبی معاف
آپ کے ٹھاکرون مین بعض گنوار کے لٹھ ہوتے ہین - ایسا کیجیے کہ یہ صاحب السیف والقلم
ہو - جب لطف ہے - اسپر دو ایک ٹھاکر ہنسے کہ ہماری اچھی تعریف کی کہ اُجڈ بنایا اور
گنوار کا لٹھ - بل زور سنگہ نے یہ سنکر جواب دیا کہ اب تو ہم لوگ انگریزی عملداری کی بدولت
آدمی بنگئے ہین مگر کبھی کبھی وہ پُرانے اجڈپنے کا خون جوش کرآتا ہے - اب اس سے
بڑھ کے اجڈ پنا اور کیا ہوگا کہ لڑکیون کو ذبح کرڈالتے تھے - ایک تو تا بھی آدمی پالتا ہے
تو اُسکی محبت ہوجاتی ہے نہ کہ اپنی اولاد - بس اجڈپنے کی انتہا ہوگئی - پٹھان بڑے
اجڈ ہوتے ہین مگر اتنا اجڈ پنا انمین نہین ہوتا جتنا ہمارے آباو اجداد مین تھا - لاحول
ولا قوۃ - اب بھی پرانے اُجڈپن کی بو نہین گئی ہے -
ایک بڈھے ٹھاکر رسالہ دار نے یہ گفتگو سنکر یون تقریر کی (ارے اب کون سپہ گری ہے گئی
جب سے ہنری مارٹینی رفل چلی اور آرمسٹرانگ کی توپ نکلی سپہ گری گئی گذری - آٹھ
مین ٹکڑے ہوگئے خاکی وردی پہن لی اور پٹ پٹ داغ دی - جیسے موت برس گئی

پربت ہو تو ڈول جاے آدمی ٹھنگا کون چیز ہے - اسمین سپاہی کی کیا ہیلے سپہ گری تب
بھی جب دونون فوجین گتھ جاتی تھین - جیسے دو سانپ زبانین نکالے ہوے ایک دوسرے
سے گتھ جائین - وہ سپہ گری تھی مولوی صاحب (پگڑی اُتار کے) یہ دیکھو یہ سر پر تلوار
کھائی تھی اور دوسری لڑائی مین ادھر تلوار پڑی - جب تلوار پڑتی ہے مولوی صاحب
تو پہلے آنکھون مین اندھیرا چھا جاتا ہے - ہوش کب آتا ہے جب خون کی دھار نکلتی ہے
بس آنکھین کھل جاتی ہین اور اسکے بعد جو چکر آتا ہے تو پھر زخمی گر جاتا ہے اور اگر زخم
کھانے کا عادی ہے تو ذرا دیر ٹھہر سکتا ہے لیکن کاری زخم کے آگے دیو کے بچے کی
بھی نہین چلتی - ہم نے کبھی زخم کھا کے اُف نہین کی اور آگے ہی بڑھے گئے اور
کرکیتون کا کڑکا سنکے تو پہچ سے تک کو حرارا آجائیگا - ہان شیران شیر بڑھے ہوے
بس سنا تھا کہ تلوارین سوت سوت کے گھوڑون کو اور بھی تیزی سے کڑکڑا دیا - اب
اُسوقت یہی دل چاہتا تھا کہ فوراً مڈھ بھیڑ ہو جاے - بس جٹ ہی جائین - اور جب غنیم کو
بھاگتے دیکھتے تھے تو ہم کو تو رنج ہوتا تھا - دلی خوشی ہمکو تب ہوتی تھی جب ہماری فوج
غنیم کی فوج سے تلوار کی لڑائی لڑتی تھی - شاباش - اُسوقت کلیجا ہاتھ بھر کا ہو جاتا تھا
اور لطف یہ کہ اگر زخم لگائین تو بھی خوش اور اگر زخم کھائین تو بھی خوش - ہم تو دعا
مانگتے تھے کہ زخمی ہو کے رن سے آئین - اور ہم اپنی کہتے ہین اور ون کا حال نہین جانتے
کہ جب دشمن کو ہم نے نہتا کر دیا اور دیکھا کہ اسکے پاس تلوار تمنچہ بندوق قطار وزنہ کچھ بھی نہین
ہے تب ہمارا وار کبھی اُسپر نہین ہوا - بس ہاتھ کو روک لیا - کہ نہتے آدمی پر ہاتھ چلانا اور
عورت پر ہاتھ چلانا بزدلون کا کام ہے - کوئی بہادری کی بات نہین - دو دو دن بے آب و دانہ
ہم لوگ لڑتے تھے - اور انگریزی فوج کے ساتھ تو وہ سامان ہوتا ہے کہ گویا سمدھیانے
مین دعوت کھانے جاتے ہین - انکا کمسریٹ ہوتا ہے کہ دنیا بھر کی نعمت کی مان کا کلیجا -
بھیڑ می اور بکرے اور بکریان اور مرغی اور انڈے اور بٹیر اور تیتر اور کبوتر اور سور اور مچھلی
اور ہرن اور ہر طرح کا غلہ اور دودھ اور مکھن اور دہی اور ساری خدائی بھر کی عیش کی
چیزین مہیا ہوتی ہین اور شراب کی کوئی انتہا نہین - سنا سوڈا اور لمونیڈ کی ہزار دن

دلوان کی دہوڑ دہڑ لگی رہتی ہے اور یہان کبھی روٹی نصیب ہوئی کبھی ستو ہی کھاکے رہ گئے - کبھی چنا چبینا - کبھی کچھ بھی نہین - کبھی کبھی ایسا ہوا ہے کہ آلو کے کھیت سے توڑ کے اسی دم بھنوائے اور گھوڑے ہی کی پیٹھ پر کھائے - کھیتون نکل گئے اور پانی کا پتا نہین -

استنے مین بل زور سنگہ کے مختار نے آکے کہا کہ کل بڑی قواعد ہے جنگی قواعد - کچھ گورے اور کالے ایکطرف ہونگے اور کچھ دوسری طرف - صاحب کمانڈر انچیف معائنہ کرینگے - دیکھنے کے قابل ہے -

بل زور - جو آتا ہے جنگ ہی کا ذکر کرتا ہے -

رسالدار (نمبر ۱) کہا نا کہ ہونہار بروے کے چکنے چکنے پات - بھئی کیا نیک شگون ہے کہ واہ -

رسالدار (نمبر ۲) ع - سالے کہ نکوست از بہارش پیداست -

رسالدار (نوابی کے وقت کے) اس لڑکے کا نام رنبیر سنگہ رکھنا - برہمن جل سور چھتری رن سور - ویش دھن کی طمع سور - سودر خدمت سور -

رسالدار (نمبر ۱) نام تو اچھا تجویز ا مگر ویش کی بڑی تعریف کی - اور بیشک دھن کی طمع ویش کو اندھا کر دیتی ہے - آبرو جائے - جان جائے مگر روپیہ نہ جائے چمڑی جائے دمڑی نہ جائے -

استنے مین میونسپلٹی کا چپراسی ٹکس وصول کرنے آیا اور سلام کرکے بل زور سنگہ کو مبارکباد دی کہ شہر بہر مین لوگون کی زبان پر یہی ہے کہ ٹھاکر بل زور سنگہ کا یہ لڑکا بڑا نامی افسر ہوگا -

مولوی - ٹھاکر بل زور سنگہ - آپ جاکے اسپند اس بچے پر سے نظر بد کے لیے اتار لیے - اسمین کوئی ہرج نہین -

رسالدار (نوابی والے) اجی کہین سپاہیون کے بچون پر سے نظر بد اتاری جاتی ہے ؟ - تو تو فوج کی نوکری کر چکے -

مولوی (حبّن دائی سے) بھلا زچہ خانے مین اسپند کی انگیٹھی ہے یا نہین ہے - جا کے دیکھو تو -

حبّن - اے مولی صاحب انکے گھر کی ساری خدائی سے نرالی ریت ہے - نہ انگیٹھی ہے نہ کالا دانہ - ایک تلوار رکھی ہے وہ بھی ننگی اور ایک ڈھال جو دیو کے اُٹھائے بھی نہ اُٹھے اور ایک جوڑی تپنچے کی - پیدا ہوتے ساتھی تلوار چھوائی گئی (آہستہ سے کان مین) کیا جانے کہان کے ہوش ہین -

اتنے مین اندر سے مہری آئی اور گھر کا پیغام لائی کہ بندوقین دغوائیے - رسالہ دار نمبرا مسکرائے کہ اتنی توپین دنادن دغ چکین اور ابھی تک انکو بندوق کے سر ہونے کی خواہش ہے رسالہ دار نمبر۲ نے اکیس فیر کی سلامی اُتاری - دائین - دائین - دائین دائین - پھر اندر سے پیغام آیا کہ بچّے کے عین سرہانے پر بھی بندوقین داغی جائین اور بل زور سنگہ نے اپنے لڑکے اندر بکرم سنگہ کو بھیجا اسنے بھائی کے سرہانے پر جاکے ۱۱ دفعہ بندوق داغی - جب جا کے کہین عورتون کو تسلی ہوئی - حبّن کو گھر سے بہت بھاری جوڑا انعام مین ملا اور ایک اشرفی نقد اور حکم ہوا کہ مہینے بھر تک روز آنا اور کھانا یہین کھانا -

مس بیلی کو چہ اشرفیان نذر کین اور ایک سیاہ ریشمی تھان اور ایک شال - دونوں تحفی وہ بھی خوش ہوگئین اور دعا دیگئین کہ یہ لڑکا وسط ایشیا کا شہنشاہ ہوا در عدہ کر گئین کہ مین ہر روز لڑکے کو ایکبار دیکھ جایا کرونگی اور حبّن اور مس بیلی دونون نے اپنے قول کو پورا کیا - اور لڑکا روز بروز توانا او تندرست ہوتا گیا - گو بچون کا حال کہ بڑھ کے گورے ہونگے یا کالے کوئی اُنکے پیدا ہونے ہی نہین کہہ سکتا مگر دانشکار عورتون نے پہلے ہی دن سے کہدیا تھا کہ یہ لڑکا بڑا خوبصورت سرخ و سفید ہوگا - اور بڑھکے یہ پیشین گوئی صحیح نکلی اور رنبیر سنگہ لاکھ دولاکھ مین ایک جوان تھا - جہان کھڑا ہو گیا سب کا سردار معلوم ہونے لگا -

چھٹی کے دن بل زور سنگہ نے منجملہ اور عزیزون اور احباب اور رئیسون کے شن کی

لیڈیون کی بھی دعوت کی اور انکے لیے ایک کمرا علیحدہ سجایا گیا - اور مس بلی کے سپرد
اہتمام ہوا - شیمپین اور کلیرٹ اور شیری کی بوتلین چنی ہوئی تھین مگر بجز مس بلی اور
ایک لیڈی کے جو مشن کی نہ تھین اور کسی نے شراب نہ پی - دو میمون نے ٹھاکر
کے گھر کی عورتون کے اصرار سے ذرا ذرا سی شیمپین پی لی -

چھٹی کے دوسرے دن بل زور سنگھ کے دروازے پر بھانڈون کے گانے
بجانے کی خوش آئند آواز آنے لگی (مان کرے نندلال - مان کرے نندلال
سہاگن بچا - مان کرے نندلال) انکو اندر سے انعام دیا گیا - اور بل زور سنگھ نے
کہا عید بعد تم پیدا ہونے کے دن نہین آئے - دوسرے دن نہین - چھٹی کے دن نہین
آسکے آج آئے ہو - ایک بوڑھے بھانڈ نے کہا اے حضور قربان جاؤن پہلے دن تو
نونہال کے تولدگاہ مین ہنڈیا وردی بجی تھی - (قہقہہ) کہین توپ کہین قرنا کہین
بھونپو - ہم ہجڑے گویون کا کون کام تھا - دوسرے دن گراب چلنے لگی ہین ممو خان
کا زمانہ اور برجیس قدر کی گردی یاد آگئی (قہقہہ) تجھے جھگڑے کے دنون کی طرح ہوا کی
لگو لے شہر مین اتار رہے جاتے ہین کہ گھبرا کے خلقت شہر کو خالی کر دے - پھر حضور ہم
کو دی رسالہ دار صوبہ دار تمن دار چوبدار برداری تو ہین نہین کہ آگ اور تلوار کی آنچ سہہ
جائین - ہجڑے کا دل کتنا - سارنگی طبلہ ڈھولک چھوڑا اپنے ٹھاٹ کو ساتھ لے
کا نکرا باد گو پا ہو رہے - جب سنا امن ہو گیا - بھاگے ہوئے رسالہ دار تمن دار
کھو چوبدار اپنی اپنی جگہ واپس آئے غدر ہو تو فتنہ ہوا تو گھر کی راہ لی - راہ لی
تو راستے مین قربان جاؤن کیا دیکھتے ہین کہ

بھاگے جہان جہان پہ ترن اور لپٹ ملا
لٹ پٹ کے گھر کو آئے تو گھر کا ٹکٹ ملا

فوراً دوسرے بھانڈ نے طبلے پر تھاپ دی - اور سب نے گانا شروع کیا - الہی
میرے چھوٹے ٹھاکر نبیر سنگھ بہادر کو جھانسی کی گدی ملجائے - آمین - خدا کرے
زچہ مہارانی ہو جائین اور ٹھاکر بل زور سنگھ کو ایک ایک تھن سے دودھ سیر

مخالص دودھ پلائین) اسپر بڑا قہقہہ پڑا اور نہایت انعام لیکر اور دل خوش کرکے اور دو چار او ٹھی سُنا کے یہ جا وہ جا۔

لڑکا جون جون بڑھتا تھا بل زور سنگھ کے دل مین ولولہ پیدا ہوتا جاتا تھا کہ اسکو سپہ گری کے سب کرتب گھول کے پلا دیجیے۔ گھوڑے پر چڑھنا بچپن ہی سے سکھایا اور کچھ نہین تو گھوڑے کی پیٹھ ہی پر رکھدیا۔ لکڑی کی ذرا ذرا سی تلوارین بنا دین۔ چھوٹے تیغچے لے دیے۔ دو دو گھنٹے تک بندوق اسکے سامنے چھوڑی گئی۔ شکار کھیلنے گئے تو اسکو ساتھ لیتے گئے۔ تاکہ بڑھ کے آتش کا پرکالا ہو جاے اور اس فن سپہ گری مین خاندان کا نام روشن کرے۔ چنانچہ ویسا ہی ہوا۔ ایک تو خلقی چھتری راجپوت کے خون کا اثر کہان جاے۔ اسپر طرہ یہ کہ بچپن ہی سے اس قسم کی تعلیم دیگئی کہ خواہ مخواہ اور سورما بنجاے۔ جیسے سونے پر سہاگا۔

فصل دوسری

چاندسی بیٹی (منوکا منا پوری ہوئی)

(جان عالم کی نینان نکیلی۔ سلطان عالم کی نینان نکیلی۔ جان عالم کی نینان نکیلی) ایک نازک بدن پستہ دہن خوش آواز گلے باز رقاصہ عجب لطف سے گاتی اور سبھی تانون سے لبھاتی اور گورے گورے ہاتھون سے جنمین مہندی کے سُرخ رنگ سے اور بھی جوبن ہو گیا تھا بتاتی جاتی تھی۔ نینان نکیلے کے نین بھاؤ پر سب لوٹ تھے۔ نیچے چھت پر کمرے مین ناچ اور گانا ہوتا تھا۔ مرد بیٹھے تھے مگر سب گھر کے باہر کا کوئی نہین۔ اگر باہر کا کوئی تھا تو صرف طبلیے سارنگیے وغیرہ۔ اور اسکے اوپر دونون جانب کمرہ مین عورتین تھین۔ قریب کی رشتہ دار۔ دوسری چقین اسطرح سے پڑی ہوئی تھین کہ اوپر سے نیچے کا حال سب سوجھتا تھا مگر نیچے سے اوپر کا حال کچھ نہین معلوم ہوتا تھا۔ طائفہ تھوڑی دیر کے بعد بدلا گیا اور بھیرون کے گانا ہونے لگا۔

دل لوٹ گیا سنتے ہی گفتار کسی کی
سنتا ہی نہین اب بہو مرا اکر کسی کی

پینے پہ جو آتے ہین تو پھر بس نہین کرتے
میخانے مین سنتے نہین سرشار کسی کی

اتنے مین ایک مہری نے ایک کمسن لڑکے کو جسکا نام اندر کرم سنگھ تھا اشارے سے بلا کے کچھ کہا اور وہ کوٹھے پر گیا اور شیورانی نام ایک کمسن عورت نے جو اندر کرم سنگھ کی چچازاد بہن تھی کہا بھیا مبارک ہو۔ تمھارے ایک اور بہن ہوئی۔ سب خیریت ہے۔ زینب کی مان نے کہا بھیا ہم تو گھبرا گئے تھے مگر اللہ نے خیر کی۔ مین نے بیا شیورانی سے کہا کہ اب میم ڈاکٹرنی کو بلوانا چاہیے مگر واہ ری لڑکی۔ انھون نے کہا نہین بوا تم کیا کسو میم ایم سے کم ہو۔ بس اسی دم سے طبیعت بحال ہونے لگی۔ آپ کو کسو کر کانون کان معلوم بھی نہوا اور بچی پیدا ہوگئی۔ لے اب انعام لاؤ۔ لڑکے ہو تو کیا ہوا تمھارے باپ تو پشاور مین جا کے بیٹھے ہوئے رہے ہین اب گھر کے بڑے بالفعل تم ہی ہو۔ شیورانی نے ان سب باتون کا جواب یون دیا (تم گھبرائی کیون جاتی ہو زینب کی مان۔ پھر لو انعام لو) زینب کی مان اور گھر کی کئی عورتین آپس مین باتین کرنے لگین کہ واہ کتنی اچھی ساعت پر یہ لڑکی پیدا ہوئی ہے کہ واہ۔ یہ ضرور رانی ہوگی۔ دن کتنا اچھا۔ سیتاجی کی سالگرہ کا دن۔ باپ نے لڑائی سر کی خطاب اور تمغہ پایا۔ جان بچے اور فتح پانے کا جلسہ ہو رہا ہے کسی کو مان گمان بھی نہین تھا کہ آج بچہ ہوگا۔ ایسی شبھ گھڑی لڑکی ہوئی کہ جو دو چار لڑکے بھی ہوتے تو ایسی خوشی نہوتی۔ معلوم ہوتا ہے آج جلسہ اسی خوشی کے لیے ہوا تھا۔ زچہ کی ایک چچی نے جو بڑی بوڑھی عورت تھین کہا کہ کوئی آٹھ مہینے ہوئے ہونگے کہ ایک دن مین اور یہ زچہ رتھ پر جا رہی تھی تو ایک فقیر نے دور تلک ساتھ کیا اور کیا جانے اوسکو کیا سوجھی جب کہی یہی کہی کہ گنگا مائی تمھاری منوکامنا پوری کرے۔ دودھون نہاؤ پوتون پھلو۔ سچ ہے سائین کی زبان مین اثر ہے تو اللہ نے چاہا چاند سا بیٹا ہو اور جو بیٹی ہو تو آج ایسے

ہوا مجھے بھی سہاسے رہے ہے ۔ مجھے بڑی ہنسی آئی کہ یہ اسنے نئی دعا مانگی اسکو معلوم
کہان سے ہوگیا کہ یہ ہونے والا ہے ۔ سو وہی ہوا ۔ ہم اس لڑکی کا نام کامنی
رکھین گے ۔ یہ نام ایسا دلفریب تھا کہ سب نے اتفاق کر لیا اور اندر بکرم سنگھ
نے بھی کہا کہ کتنا پیارا نام تجویز ہوا ہے ۔ ایک بہن کا نام پدمنی دوسری کا کامنی ۔ زینب
کی مان بولی اس نام پر تو ہمارا بھی صاد ہے ۔ لاکھ دو لاکھ مین ایک ۔ جسنے سُنا
پھڑک گیا ۔ زچہ بھی (زچہ خانے مین) یہ نام سُنکے لوٹ ہوگئی اور زینب کی مان کو
نے کہا (اسکے باپ کو بھی یہ نام بہت پسند آئیگا الغرض انکی چچی نے تو صرف
تجویز ہی تھا اور یہان دراصل یہی نام ابھی سے پڑ گیا ۔ گھنٹے بھر کے بعد ایک ادھیڑ سی
عورت آئی اور اپنے ساتھ ہرے بھرے بوٹ اور پان اور ہری بھری ترکاریان لیتی
آئی ۔ دو ڈالیان ۔ اِدھر اُدھر کی باتین کر کے کہا مہری نے مجھ سے جا کے کہا کہ کل تار
آیا کہ گجراج سنگھ ٹھاکر نے ایک بڑی لڑائی سر کی اور بڑا نام پیدا کیا اور پھر رات کو تار آیا
کہ خطاب ملا ۔ اسی تقریب مین اندر بکرم نے ناچ کرایا اور اسی ناچ کے وقت لڑکی پیدا
ہوئی اور سنا نام بھی کامنی چٹ سے رکھدیا گیا اور آج سیتا جی کی سالگرہ بھی ہے
گھر کی مستورات نے کہا ہمین کیا معلوم تھا کہ آج ہی لڑکی ہوگی ۔ ہم تو گانا سُن رہے تھے
دائی تو نوکر رکھ ہی لی تھی وقت بے وقت کے لیے ۔ اسنے جسوقت آکے کہا لو مبارک
ٹھکراین ہاتھ پاون سے سلامت ۔ بیٹیا ہوئی) اسوقت ہم گانا سُن رہے تھے ۔ کسی کو
اس کا یقین نہین آیا ۔ اس عورت نے کہا جو چیز اُسوقت یہ گا رہی تھی وہی گوا دُ
چنانچہ اندر بکرم سنگھ نے پھر فرمایش کی اور اسنے گانا اور بتانا شروع کیا (جان عالم
کی نینان نکیلی ۔ سلطان عالم کی نینان نکیلی ۔ نینان نکیلی گوئیان نینان نکیلی جان عالم
کی نینان نکیلی ۔

اتنے مین مس بلی امریکا کی لیڈی ڈاکٹر آئین ۔ جب سب حال سُنا تو کہا کوئی پانچ
برس ہوئے ٹھاکر بل زور سنگھ کے گھر مین لڑکا ہوا تھا ۔ مین بھی تھی اور ایک مسلمان دائی
فوج کے بڑے لاٹ اُسی دن آئے تھے ۔ ریل سے اُترتے ہی توپین دغنے لگین اور

تو مین دعتی ہی تھین کہ لڑکا پیدا ہوا۔ چھتریون کا خاندان اسکو بڑا اچھا شگون سمجھے اور اندر باہر بڑی خوشیان ہوئین اور سب نے آکے بڑی مبارکباد دین دین کہ یہ لڑکا کئی ملک فتح کریگا اور ایک ٹھاکر نے اسی وقت رن بیر سنگہ نام رکھدیا۔

شیو رانی نے جو گجراج سنگہ کی بھتیجی تھی کہا (اور یہی بیان بھی ہوا۔ جلسہ اس بات کا ہو رہا تھا کہ ہمارے چچا کی جان بچگئی۔ انھون نے ایک لڑائی مین بڑا نام پیدا کیا اور خطاب پایا (دونون تار جو آئے تھے وہ مس بلی نے پڑھے) بس ناچ گانا ہو ہی رہا تھا کہ دائی نے کہا۔ مبارک لڑکی صحیح سلامت پیدا ہوئی اور ہماری ایک چچی ہوتی ہین۔ انھون نے کامنی نام رکھدیا۔

مس۔ مین اسکو انگریزی اردو سکھاؤنگی۔

شیو۔ اور ہم کھانا پکانا اور سینا سکھائینگے۔

۱۔ اور مین گھر کا انتظام کرنا سکھاؤنگی۔

۲۔ اور مین سنورنا اور کپڑے پہننا اور ناک چوٹی سے درست رہنا۔ مہندی لگانا اسکے رکانے سکھاؤنگی۔

۳۔ اور مین سکھاؤنگی کہ ساس نند سسر دیور۔ دیورانی۔ جٹھانی کو یون خوش رکھتی ہین۔

۴۔ ہم پوجا پاٹ سکھائینگے کہ دو گھڑی پرمیشر کا نام لے۔

مس۔ جب ایسے ایسے گھرونکی عورتین اس لڑکی کو یہ باتین سکھائینگی تو لڑکی تو برق ہوجائیگی۔ قوم کے راجہ مہاراجہ اپنے گھر مین لیجانے اور اپنی خانہ آبادی کی کوشش کرینگے۔

فصل تیسری

بن گئے چاند سا مکھڑا ماند ہوگیا

بیسوین برس رنبیر سنگہ سپہ گری شہسواری۔ قادر اندازی۔ تلوار کے گل کرتب بانک پٹے۔ بنوٹ لکڑی۔ کشتی مین فرد۔ اپنی آپ ہی نظیر تھا۔ بڑا جیالا۔ بڑی جیوٹ

کا سپاہی ہوا۔ نڈر۔ شہسوار ایسا اچھا کہ جنھون نے سکھایا تھا وہ تک اس سے بچنے تھے
اسی عمر مین گھوڑدوڑ مین دو بازیان جیتیا۔ پولو کے کھیل مین برق اور مشہور تھا۔ کھائی پھیندانے
مین بے بدل اُستاد۔ سالوتری کا فن بھی خوب جانتا تھا کیساہی منہ زور۔ شریر۔ بدنفس حرامزادہ
گھوڑا کیون نہو۔ یہ راہ پر لے آتا تھا۔ اچھے چابک سوار سے جو جانور برسون مین ٹھیک ہوتا
اُسکو یہ دو دنمین ٹھیک بنا لیتے۔ گولی چلانے کی یہ کیفیت کہ چھہ بار بدبد کے انعام پا چکا۔ انتہا
یہ ہے کہ نشانہ کبھی خطا ہی نہین ہوا۔ تاکا اور مارا۔ لوگون کو تعجب ہوتا تھا کہ اتنا سا لڑکا اور
ایسا قدر انداز۔ ایسا گلیلا!!! تلوار کا دھنی بھینس کو ایک ضرب مین دو نیم کرتا تھا۔ کشتی مین
پورا پہلوان۔ جیسے برسون کا کوئی لڑتیا ہوتا ہے۔ بانک پٹے بنوٹ کا دلی شوق۔ گتا
لڑنے مین ہزارون مین ایک نہین۔ ایک تو خلقی جری آدمی۔ دوسرے راجپوت کا لڑکا
جنکے گھر سے شجاعت پیدا ہوئی تھی۔ تیسرے باپ دادا۔ چچا عزیز سب رن کے میدان کے
بیر۔ اگر میدانِ جنگ کو بحر سے مثال دیجیے تو یہ لوگ نہنگ تھے۔ چوتھے بچپن ہی سے
ہر فن کے بے بدل استاد نے فنونِ جنگی اور سپہ گری اور بانکپن کی تعلیم دی تھی۔ اور
ان سب پر طرہ یہ تھا کہ سرخ و سفید ایسا جیسے بالکل انگریز ہوتے ہین اور نمکینی اور ملاحت
تو دیدنی نہ شنیدنی۔ ہاتھ پانون سڈول۔ نک سک سے درست۔ ہر عضو بدن سانچے کا
ڈھلا ہوا اور ہتھیار لگا کر تو واقعی اس قابل تھا کہ گھنٹون انسان دیکھے اور مرد عورت غش
غش کرین اور منکر بھی خدا کی شان کے قایل ہو جائین کہ اگر خدا نہین ہے تو یہ صورتین
کسنے پیدا کین۔ مزاج مین حلم اور انکسار بہت۔ رحمدل انتہا سے زیادہ۔ تخیر۔ فیاض
انگریزی مین روزمرہ بہت اچھا۔ لب و لہجہ بالکل انگریزون کا سا۔ کوئی فرق نہین۔
انگریزی نثر بھی معمول سے بہتر۔ فارسی اردو مین بہت اچھی دستگاہ۔ چال چلن تعریف
کے قابل۔ بے عیب۔

اب سنیے کہ ٹھاکر گجراج سنگھ کی لڑکی اسوقت جب رنبیر سنگھ پورے پندرہ برس
کے تھے وہ پانچ برس کی تھی اور ابھی سے ؎

بالائے سرش ز ہوشمندی　　　می‌تافت ستارۂ بلندی

حسن کی نسبت تو ساری خدائی کی یہی رائے تھی کہ ایسی حسین خلق مین نہین ہوئی سراپا سانچے کا ڈھلا ہوا۔ کلائیون پر وہ نور برستا تھا کہ تعریف محال ہے۔ ہونٹھ رشک یاقوت رمانی۔ چہرہ سچ مچ اللہ نے اپنے ہاتھ سے بنایا تھا۔

بصورت تو بتے کمتر آفرید خدا
ترا کشیدہ و دست از قلم کشید خدا
ہنستی تو زمین مین سر د گڑتے
باتون مین منھ سے پھول جھڑتے

بوٹا سا قد۔ نازک اندام۔ چھریرا بدن۔ نسرین تن و نسترن بناگوش۔

نسرین بچمن بر ند گر بدن این ست
یا غنچہ صبا دم نزند گر دھن این ست
یک دیدہ جلا یافتہ از نکہت یوسف
صد دیدہ جلا یابد اگر پیرہن این ست

اور انگریزی خوان۔ فارسی دان۔ اردو مین دستگاہ کامل۔ حساب کتاب مین طاق اسی سن مین ذی شعور و سلیقہ شعار۔ سینے پرونے مین ہوشیار۔ مس بیلی نے مشن کی معتبر اور آزمودہ کارسون کو تعینات کر دیا تھا۔ جراب بنانا بھی سیکھا تھا۔ کھانا بھی خوب پکا لیتی تھی۔ سولھوین برس ان ٹھاکرون کے خاندان بھر مین ایک نئی بات ہوئی یعنی مس کامنی نے انٹرنس کے امتحان مین کامیابی حاصل کی۔ امتحان کے ہال کے ایک چھوٹے سے کمرے مین جہان پرندہ نہین مار سکتا تھا۔ جواب لکھتی تھین اور مشن کی ایک لیڈی گارڈ رہتی تھین۔ نئی پود کے چھتری تو بڑے خوش ہوئے کہ ایک خاندان اور بڑے معتبر اور شریف اور متمول خاندان کی لڑکی نے تہذیب کی پہلی منزل مین قدم رکھا اور اسکے بزرگون اور عزیزون کی ناک کٹنے پر بھی سب عش عش کرنے لگے۔ مگر پرانے فیشن کے ٹھاکر بہت بگڑے کہ نوابی ہوتی تو منھ کاٹ لیتے۔

جب کامنی سیانی ہوئی تو دل مین سوچا کرتی تھی کہ دیکھا چاہیے کس کے پالے پڑتی ہون

کس سے بیاہ ہوتا ہے۔ کسکے ساتھ عمر بسر کرنی ہوگی۔ اگر جاہل مورکھ ہوا تو زندگی تلخ ہوجائیگی۔ چھتریون مین کوئی کوئی ایسے بھی ہین جو عورتون کے پڑھنے لکھنے سے چڑھتے ہین۔ اگر ایسے مورکھ اُجڈ سے سابقہ پڑا تو دل اس حالت پر روئیگا۔ کہ مین کسکے کھونٹے بندھی۔ ہائے اس سے مر کیون نہ گئی۔ یہ جبتک دس پندرہ صفحے کسی نئی کتاب کے نہ پڑھ لے تب تک کھانا پینا حرام ہے۔ ذرا چین نہ آئے۔ جی گھبرا جائے۔ کیا جانے خوبصورت ہو۔ بدصورت ہو۔ جو سیاہ فام چیچک رو کریہ منظر کم رو ہوا تو بن کہا چاند سا مکھڑا گہن مین آجائیگا زاغ اور طوطی کا کون تال میل۔ دعا مانگتی تھی کہ چاہے جو ہو پرمیشر مجھے ان پڑھ جاہل سے سابقہ نہ ڈالے۔ نہین بن موت مرجاؤنگی۔ اور بیمار رہو۔ بدصورت ہو خیر بلا سے۔ یون تو کون لڑکی نہ چاہیگی کہ گورا چٹا دولھا ملے۔ کون لڑکی نہ چاہیگی کہ ہمارا دولھا ہم سے بڑھکے خوبصورت ہو۔ اور وہ کون لڑکا ہے جسکی دلی خواہش نہین کہ چاند سی جورو ملے۔ مگر اسکو خوبصورت کی اتنی خواہش نہین تھی جتنی اس بات کی خواہش تھی کہ پڑھا لکھا فہمیدہ اور تربیت یافتہ ہو اور اسکے خیالات دقیانوسی نہون۔

کئی جگہ سے کامنی کے لیے پیغام آئے۔ جب پیام آتا تھا تو کامنی دور ہی دور سے چپکے چپکے سنتی تھی۔ پہلے ایک لڑکے کا پیغام آیا۔ سن کوئی چودہ برس کا۔ اردو مین مفیدالانشا پڑھتا تھا۔ انگریزی سے کوئی بحث نہین۔ باپ زمیندار۔ کوئی سو سوا سو کی ماہواری آمدنی۔ رات کو گجراج سنگھ انکی بی بی اور شیورانی اور اندربکرم سنگھ اور انکی بی بی کھانا کھانے کے وقت باہم باتین کرتی تھین اور کامنی سنا کرتی تھی۔ جب اس لڑکے کی نسبت سنا کہ چودہ برس کا سن ہے اور مفیدالانشا تک لیاقت تو دل مین دعا مانگنی لگی کہ ان بابا کو یہ گھر نہ پسند آئے۔ سب کے پہلے اندربکرم سنگھ نے کہا کہ کامنی کے لئے بیس بائیس برس کا لڑکا ہونا چاہیے۔ سب نے اس رائے سے اتفاق کرلیا اور کامنی دل مین بڑی خوش ہوئی۔ دوسرے روز پھر دو جگہ سے پیغام آیا۔ ایک چھتری کی دو ہزار کی زمینداری۔ لڑکا سولھوین مین۔ انگریزی مین مڈل فیل۔ اسکے یہان سے پیغام آیا۔ دوسرا پیغام ایک اور ٹھاکر کے ہان سے غریب آدمی۔ لڑکا پچیس برس کا۔ پولیس مین تیس روپیے کا سب انسپکٹر

(لیاقت نذارد۔ ٹوٹی پھوٹی اردو گودگاد کے لکھ لیتے تھے۔ کاسنی کو دونون گھر ناپسند۔ مگر اُف نہین کرسکتی تھی۔ جب دو تین دن کے بعد اسکو معلوم ہوا کہ ماں باپ کی مرضی اس پولیس والے سے بیاہنے کی ہے تو دل مین کُڑھنے لگی کہ ایک تو اردو انگریزی فارسی سب کو تنے ویران۔ پڑھا لکھا نہین۔ جاہل اُجڈ۔ دوسرے پولیس کی نوکری نے اور بھی اُجڈ کر دیا ہوگا اندر بکرم اور انکی بی بی دونون اس پیغام کے خلاف۔ تین چار دن تک باہم ردوبدل رہی۔

اندر۔ جناب ایک تو پچیس تیس رُپلی کی اوقات۔ دوسرے کریا اچھر بھینس برابر۔ پھر آپ نے لڑکی کو اتنا پڑھایا لکھایا کاہیکو۔

گجراج۔ ایسا خاندان نہ ملے گا۔ اور یہ جو تم نے کہا کہ تیس رُپلی کا نوکر ہے۔ یہ فضول بات ہے۔ کیا ہم جاگیر نہین دیسکتے۔ ہماری لڑکی پریشان نہین رہ سکتی۔ اُنکے پاس چاہے ایک ادھی بھی نہو۔

اندر۔ اور جاہل ان پڑھ گدھے کے ساتھ کاسنی کی شادی ہو جاے؟ - یہ دل مین کُڑھے گی نہین۔؟

گجراج۔ اسکو یہ سمجھنا چاہیے کہ ہم جو کام کرینگے۔ اسکے بھلے ہی کے لیے کرینگے۔ نہ اسکی اتنی سمجھ ہے نہ تمھاری۔

کاسنی کی یہ کیفیت تھی کہ روز بروز پلیتون خون اسکے بدن سے گھٹتا جاتا تھا۔ دو ہفتے تک یہی بحث گھر مین تھی سیورانی نہ اِدھر بولتی تھی نہ اُدھر۔ ایک دن باپ بیٹون مین بڑی دیر تک بحث ہوئی تو شیورانی نے اندر بکرم سنگھ کو الگ لیجا کر سمجھایا کہ بڑون کے منھ لگنا بُری بات ہے۔ مانا کہ پڑھا لکھا نہین ہے مگر یہ بتاؤ کہ تمھارے گھر مین پڑھے لکھے کتنے ہین۔ ٹھاکرون بھر مین کتنے پڑھے لکھے ہین۔ پھر کوئی محتاج ہے؟ - کوئی بیکار ہے سب کھاتے پیتے۔ کوئی زمیندار کوئی معافیدار۔ کوئی رسالے مین نوکر۔ یہ لڑکا جو پولیس مین نوکر ہے تو کیا بُرا ہے۔ آج تیس پاتا ہے تو چار دن مین سو ہو جاینگے۔ دو سو پانے لگے گا۔ تمھارے چچیا سسر تو بارہ کے ہیڈ کانسٹبل سے پانچ سو کے ڈپٹی ہو گئے تھے اور اسی کی بدولت ایک گانون کے مالک بنے بیٹھے ہین۔

الغرض کامنی کو دو ڈھائی مہینے مین پورا پورا یقین ہوگیا کہ اسی کندۂ ناتراش جاہل کے
ساتھ اسکو اپنی زندگی بسر کرنی ہوگی ۔ اِس غم نے اسکو آزار کی طرح گھلا دیا ۔ بالکل گل کے
کانٹا ہوگئی ۔ دن رات اسی فکر مین غلطان پیچان رہتی تھی کہ کیا کرون اور کیا نہ کرون کچھ
کرتے دھرتے نہین بنتی تھی ۔ ماں باپ کی مرضی کے خلاف کوئی کارروائی نہین ہوسکتی تھی
بھائی بھاوج خود مختار آزاد نہین ۔ منہ کھول کے خود کہہ نہین سکتی ۔ قہر درویش برجان درویش
اب سنیئے کہ شادی کی یہانتک پختگی ہوگئی کہ سرخ کاغذ پر شادی کے رقعے چھپوائے گئے کہ تاریخ
فلان ماہ فلان سنہ فلان تاریخ کو خدائی جگر گوشہ کامنی جی قرار پائی ہے ۔ لہذا ملتمس ہون کہ فلان
تاریخ سے فلان تاریخ تک قدم رنجہ فرما کر شریک تقریب سعید ہوجیے تاکہ آپ کی رونق افروزی میرے
فخر کا باعث ہووے قدمے رنجہ نما چشم براہت دارم ۔ اے فدائے کف پائے تو سر و منزل ما ۔
اب سنیئے کہ کامنی کا دل کسی وقت ٹھکانے نہین رہتا تھا اور سب سے بڑھ کر ظلم اس بیچاری پر یہ
ڈھایا گیا کہ شیورانی کے چھوٹے دیور نے جو سن مین نو دس برس کا تھا ایک رقعہ لا کے کامنی کو
دیا کہ ذرا پڑھ کے ہمکو سنا تو دو ۔ کامنی نے جو رقعہ دیکھا تو رقعہ شادی ۔ ابھی تک یہ نہین سمجھی
کہ یہ کیا معاملہ ہے ۔ پڑھا تو ٹپ ٹپ آنسو نکل پڑے ۔ وہ لڑکا سمجھا کہ اپنی شادی کا حال سنکر مارے خوشی
کے ہنسی کو ضبط نہ کرسکی ۔ بچہ تو تھا ہی اور سکھلا پڑھا کے بھیجا گیا تھا دوڑتا ہوا چلا اور سب مین ڈھنڈورا
پیٹ آیا کہ کامنی بہن اپنے بیاہ کا حال پڑھ کے ہنس دین ۔ مہری کی لڑکی ۔ بوڑھی بارن کی پوتی
اور دو ایک برابر والیان گئین کہ جا کے کامنی کو دل لگی دل لگی مین بنائین ۔ وہان جا کے دیکھتی ہین
تو سچ ۔ کچھ اور ہی گل کھلا ہوا ہے ۔ ارے ! بٹیا ! ارے یہ تو رو رہی ہین ۔ کامنی نے فوراً
ضبط کیا اور جبتک کوئی اور آئے جلدی سے منہ دھو ڈالا ۔ شیو رانی نے آکے کہا کچھ باولی
ہوگئی ہے لڑکی ۔ رونا دشمن کو پڑے ۔ ہنسی خوشی کی باتون مین رونا کیا ۔ اب کامنی بیچاری کس
سے کہے کہ جسکو تم ہنسی سمجھتی ہو وہ اسکی موت ہے ۔ دل کھول کر راز دلی زبان پر نہ لانا اور اندر ہی
اندر ضبط کرنا ستم تھا ؎

عجب دردیست جانم را اگر گویم زبان سوزد | وگر دم درکشم ترسم کہ مغز استخوان سوزد

رات بھر کامنی شل ماہی بے آب تڑپا کی کہ ہائے مجھے یہ لوگ کہان جھونکے دیتے ہین ۔ ایک

اٹھوارے کے اندر ادھر اُدھر سے مبارکباد کے خط آگئے۔ بس اس خط کا آنا تھا کہ کامنی کے دل پر اور بھی صدمہ پہونچا کہ بالکل سٹرن ہوگئی۔ بُت بنی ہوئی۔ دھوتی سر سے کھسک گئی تو اسکی بھی پروا نہین۔ اور کرتی میلی ہوگئی تو اسکی بھی فکر نہین۔ پہلے کانون سے بھی کم سننے لگی دس دفعہ باتین کرو تو شاید دو دفعہ جواب دے۔ اور وہ بھی اول جلول۔ من چہ مے سرایم و طنبورہ من چہ مے سراید۔ ایک مہینے تک یہی حال رہا۔ کیسی شادی اور کس کا بیاہ۔ جن جن کے پاس رقعہ شادی بھیجے گئے تھے اُن سب کو لکھا گیا کہ عزیزہ جگر گوشہ کی طبیعت نصیب اعدا علیل ہوگئی ہے اس سبب سے تقریب ملتوی کیگئی۔

کامنی کی طبیعت روز بروز خراب ہوتی گئی۔ ڈاکٹر طبیب۔ بید۔ سب ہار گئے۔ تھک گئے۔ عاجز آگئے سب نے جواب دیدیا۔ ہومیوپیتھک علاج سے بھی فائدہ نہوا۔ دن رات یا تو رویا کرتی تھی یا چُپ۔ رونا شروع کیا تو برابر روتی ہی گئی اور سکوت اختیار کیا تو اب لب تک نہین ہلاتی۔ گھر بھر پریشان۔ کھانا پینا حرام۔ دوا اور دعا کسی سے آرام نہوا۔ کسی نے آسیب اور آزار کا علاج کیا۔ کسی نے عاملون کو بلوایا۔ کوئی کسی مجذوب کو لایا ؎

نشتر چہ زنی رگِ جنون را | آگاہ نئی تپِ درون را

آخر کار اطبا کی صلاح سے کامنی کو دیہات مین لیگئے۔ اور ہر طرح سے دل بہلانا شروع کیا۔ اور اس بات کی بڑی کوشش کی کہ باہر والون کو کانون کان خبر نہو ایسا نہو کہ سٹرن سمجھ کر کوئی بیاہ نہ لیجائے۔ سب کو افسوس تھا کہ کیسی پری لڑکی اور کیسی پڑھی لکھی اور کیا حال ہوگیا۔ اس قابل تھی کہ کسی راجا مہاراجا کے گھر جاے رانی مہارانی بن کے چین کرے۔ مگر تقدیری معاملات۔ اتفاقات۔ ادھر گجراج سنگھ کے گھر مین تو ایک قسم کا ماتم بپا تھا۔ لڑکی جیتی جاگتی اور گھر بھر مین رونا کہ ہاے چاندسی لڑکی اور یہ حال۔ گُھل گُھل کے کانٹا ہوگئی تھی۔ چہرہ زرد جیسے تیسرا درجہ دق کا۔ نہ وہ سرخی نہ وہ چمک دمک، نہ وہ آب وتاب۔ نہ وہ روپ رنگ۔ مگر ٹھاکر دن مین کسی کو اس حال کی خبر نہین۔ وہان کامنی کے بیاہنے کی فکرین ہو رہی ہین۔ سب اسی پر لٹو جیسا آگے چلکر چوتھی فصل سے ظاہر ہوگا۔

فصل چوتھی

کامنی کی دلربا دا پر ایک گھر نادیدہ شیدا

کامنی کے نور عالم افروز اور حسن گلو سوز اور جمال سبین کی دور دور تک شہرت ہوئی اول تو ایک بڑے عالی خاندان عالی دودمان ٹھاکر کی لڑکی - دوسرے امیر بہتول آدمی کی بیٹی - تیسرے خوبرو اور قوس ابرو ایسی کہ جسنے دیکھا بے ساختہ یہی کہہ اُٹھا کہ "اللہ نے اپنے ہاتھ سے بنائی ہے" "ہمنے لاکھون لڑکیان دیکھین مگر یہ آن بان کہان - یہ پان کھاتی ہوگی تو سچ مچ گلے سے سُرخی نمودار ہوجاتی ہوگی"۔ اِن سب پر طرہ یہ کہ بڑی ذی شعور - بڑی سلیقہ شعار - انتظام خانہ داری مین برق - مان باپ بھائی بھاوج بہنین سب اس سے خوش - سب کی تیلیون کا تارا اور نئی بات ہمین یہ تھی کہ پڑھی لکھی ایسی کہ ہندو یا مسلمان کی لڑکی اسکے پاسنگ کو نہین پہونچتی تھی - ٹھاکرون مین گھر گھر یہی چرچا تھا کہ گجراج سنگ چھتری کے ہان دیبی پیدا ہوئی ہے - جس عورت نے کامنی کو دیکھا بس یہی جی چاہا کہ اسکے پانون دھو دھو کے پیے - ہم ایک بڑے خاندان ٹھاکر کے زنان خانے کا مکالمہ جو کامنی کی نسبت ہوا تھا نذر ناظرین کرتے ہین - دھنو ٹھکراین اس ٹھاکر کی بڑی بہو کا نام ہے -

دلاری (دائی) بی بی اچھی رہین - ہم تو کل آنے کو تھے مگر ہمارا داماد کسیہ سے آگیا - پھر نہ آسکی اور کہو خیریت -

دھنو - اسوقت کہان سے آتی ہوا لو دلاری -

دلاری - پکریا ٹولے سے آتی ہون - ٹھاکر گجراج سنگ کے گھر گئی تھی بہت دن بعد گئی تھی - پُرانی سرکار ہے - آج کل گھر بھر کا نون پر ہاتھ - لڑکا یہان ہے -

دھنو - بھلا تم نے انکی لڑکی کامنی کو دیکھا ہے - وہ جو سب سے چھوٹی ہے -

دلاری - اے بی بی جنا یا کسنے - میں تو ہیچے آئی تھی -

دھنو - سنا کہ بڑی خوبصورت لاکھون مین ایک ہے - مگر کہتے ہین ذرا عمر مین بڑی ہے -

دلاری - اسے بی بی - ابھی بچہ ہے - ہندو کی کنواری لڑکی کی عمر کیا ہو گی - اٹھتی جوانی
ابھار کے دن - ایکدن نہا کے نکلی ہے سر دھو کے شربتی کی نیم آستین جھلیا (کرتی) ہلکی
فالسائی پہنے - ململ کا پیازی دوپٹا اوڑھے تارون کی کھڑاون مین پوری کی بنی ہوئی -
سونے کی ننھی جسمین ایک ایک چنی ایک موتی پڑا تھا پہنے زنانے غسل خانے سے باہر
نکلی تو معلوم ہوا کہ اندر کے اکھاڑے سے کوئی اپسرا اُتر آئی - کھڑا جیسے چندرما - چھریرا
بدن - لانبا قد - اور بڑی شرمیلی لڑکی ہے - ایکا ایکی عورتون کی طرف بھی آنکھ اُٹھا کے
نہین دیکھتی - مین کئی برس کے بعد گئی تو پہلے پہل نہین پہچانا - ذرا جھجکی سمجھی کوئی غیر لڑکی
ہے - تب اُنکی بڑی بہن نے کہا اے انسے کیا پردہ ہے - یہ تو زینب کی ماں ہین
ابھی سے بھول گئین - مسکرا کر آکے پلنگ پر بیٹھی - مین نے کہا - بٹیا اپنون ہی کو بھولی
جاتی ہو - مین زینب کی ماں ہون - تم کو تمھاری بہن کو تمھاری خالا کی بیٹیون کو گود یون
کھلایا - نہاپچے دھوئے ہین - انکی ماں بولین - دُلاری سیانی لڑکی کو شرم ضرور چاہیے
مین نے کہا ادئی ای تو ہم ہی سے شرم - میم نے پڑھایا ہے - کئی علم جانتی ہے - سینے
پرونے مین برق ہے - کھانا خوب پکاتی ہے - اسکے ہاتھ کا حلوا ہمنے کھایا - پستے کی ہوائی
پڑی ہوئی - اللہ جانتا ہے ایسا حلوا کبھی نہین کھایا تھا -

دھنو - بھلا کتنی بڑی ہو گی - ہماری ننھو کے برابر ہے ؟ -

دلاری - ای بی بی انسے ماشاء اللہ سیانی ہین اور جو بھر قد نکلتا ہی ہو گا - آنکھین
دیکھنے سے تعلق رکھتی ہین - بالکل ہرنی کی سی - پتلی کالی بھونرا -

دھنو - مہری تم بھی تو انکے ہیان [ہیان ؟] نوکر رہ چکی ہو - تم اس لڑکی کو کیسا سمجھتی
ہو - دلاری تو بڑی تعریف کرتی ہین -

مہری - دلاری سچ کہتی ہین - جب منسیدھو کی یہ بہار دیکھون انکے جانو بھاگ کھل
گئے - اور بڑی سیدھی لڑکی ہے - ہم سچ سے کبھی ٹیڑھی بات نہین کی - انکی ماں بڑی
لڑاکا ہے مگر یہ بیچاری کسو کو آدھی بات نہین کہتی اور شکل صورت تو ایسی پائی ہے کہ لاکھ
دو لاکھ مین نہو گی - اور کیسی جلد یہ لڑکی دیکھتے ہی دیکھتے بڑھی ہے کہ مین کیا کہون ابھی

کل کی بات ہے کہ تلسیا کے برابر تھی اب جیتی رہیں ایسا ڈیل بڑھا ہے کہ مجھ سے نکلتی ہی ہونگی
دھنو۔ لڑکی کی باڑھ اور ککڑی کی باڑھ ایک ہوتی ہے۔ آج نخون (ناخون) کے برابر
تو دو دن مین تاڑ۔

اتنے مین ایک بارن آئی۔ شیورانی۔ دھنو بی بی نے پوچھا۔ کہان سے آتی ہو بارن
لوا۔ اسنے کہا بٹیا بکرپالوا سے آرہی ہون۔ پرانی داری کے ساتھ گئی تھی۔ دھنو نے
کہا بکر پالوے مین ٹھاکر گجراج سنگھ کی عورتون کو جانتی ہو۔ وہ بولی۔ ٹھاکر گجراج سنگھ تو
ہمارے جیجمان ہین۔ انکی ایک بٹیا کنواری سیانی ہے۔ اسکی باتین ہو رہی ہین۔ اچھا
لڑکا ڈھونڈھتے ہین۔ آج کل سب گانون گئے ہوئے ہین۔ دونون بہنین سورج چندا
ہین۔ چھٹکی سب سے سندر ہے۔ نگر بھر مان ایسی لڑکی نہین۔ زینب کی ماں نے کہا (اور
نام بھی چن چن کے رکھے ہین۔ بڑی کا نام پدمنی۔ چھٹکی کا نام کامنی۔ دونون سچ مچ کی پدمنی
اور کامنی ہی ہین۔ چاند سورج کی جوڑی)۔

مہری۔ ہین تو دونون کی اچھی صورتین مگر ہم کو چھٹکی بہت اچھی لگتی ہے۔ ہاتھ
پانون ڈیل ڈول آنکھ ناک شکل صورت۔ ایک اچھی اور ایک بہت اچھی۔ چھریرا بدن اور گورے
گورے گال۔

دھنو۔ ہم نے بھی بڑی تعریف سنی ہے۔ ہمارے نہیر مین آئے تو جانین۔

زینب (کی ماں)۔ کون بڑی بات ہے۔ جو وہ۔ وہ آپ۔ ٹھاکر گجراج سنگھ کے
پاس گانون گراؤن ہین تو کیا تمھارے پاس کسو بات کی کمی ہے۔ اللہ کا دیا سب کچھ ہر
پہل ہے۔ چھکڑے ہین۔ لڑھیان ہین۔ گھوڑا ہے۔ جیدات (جائداد) ہے۔ گانون ہین
باغ ہین۔ نانکار ہے۔ اور پھر سب سے بڑی دین اللہ کی یہ ہے کہ لڑکے سب
ہونہار ہین۔ ماں باپ کے سکھے مین۔ اور ہوشیار۔ آج کل کے لڑکون کے سے
نہین ہین۔

دھنو۔ مین نے اس لڑکی کو بچپن مین دیکھا تھا۔ ہے تو مجھے دھوکا
ہوا کہ کسی میم کی لڑکی ہے۔ پھر سنا ہمارے ٹھاکرون کی لڑکی ہے۔ اب

جو آتا ہے وہ دو باتین بڑھا ہی کے کہتا ہے کہ کوئی جتن ایسا کرو کہ یہ لڑکی جانے نہ پائے - جب سے سیانی ہوئی تب سے ہم نے نہین دیکھی -

مہری نے کہا دیکھو کہان سے بہو رہا - نہانے تک کو تو دریا جانے نہین پاوت ہے - بس چار دوالی مان بند - کوئی دیکھے تو کہان سے دیکھے -

زینب (کی مان) بولی یہ مہری کی بہو رہا ہین اور ہماری بٹیا - دھنو نے کہا ہان تو مہری کو ہمارے نیر سے کون مطلب ہے - اپنے تو ہم کو سسرال ہی مین دیکھا ہو بھلا یہ تو بتاؤ - سرجو کی دولہن اچھی ہے کہ کامنی - سرجو کی دولھن بھی گوری چٹی ہے

زینب کی مان) اے بیٹی خدا خدا کرو - سرجو کی دولھن اسکے پاسنگ کو نہین پہونچتی کہانہ کہ لاکھ دو لاکھ مین ایک ہے - پتلی کمر سچ مچ بل کھاتی ہے - بال بھونرے کے سے کمر کے نیچے تک لہراتے ہوئے لٹکتے ہین - جو نوابی ہوتی بی بی اور وزیر بادشاہ ہون کی نظر پڑتی تو زبردستی چھین لیجاتے - خون خرابہ ہوتا - پدمنی اور کامنی دونون بادشاہ کے محل مین ہوتین - بس صورت دیکھتے ہی جیسے اک پیار سا ہو جاتا ہے - اس دیس مین تو ایسی لڑکی نہین ہے - مہری بولی جو اچھے گھر جاوے تو بات ہے - ایسی لڑکی اچھے گھر جانی چاہیے - اچھا لڑکا ہو - کماتا دھماتا ہوا - کنڈیا کے مرد کا سا نہو داڑھی چار - روئی کا نہ کپڑے کا سیت میت کا بھترا -

دھنو - ٹھاٹ کو انکے گھر بھیجین دیکھین کیا پسند لیا لاتا ہے -

زینب (کی مان) مین کہنے ہی کو تھے تم میرے منہ سے چھین لیگئین - لڑکی تو ایسی ہے کہ اندھیری رات کو اندھیری کوٹھری مین بٹھاؤ تو معلوم ہو ہیرا چمک رہا ہو گجراج سنگھ ایکدن کہنے لگے کہ ہم لوگ لڑکیون کو مار ڈالتے ہین مگر ان دونون کو کوئی پھول کی چھڑی سے بھی چھوئے تو موڑ کاٹ کے پھینکدون - لڑکے کا اتنا پیار نہوتا ہوگا جتنا انکو ان لڑکیون کا ہے اور ہوا ہی چاہیے -

یہ گفتگو ٹھاکر بل زور سنگھ کے مکان پر ہو رہی تھی - دھنو ٹھکراین انکی بڑی بہو تھی - رنبیر سنگھ کی بھاوج - زینب کی یہان دلاری وہ جسکو ہم نے کہین دلاری کہین زینب کی مان کہین خالی زینب لکھا ہے جو کامنی کے پیدا ہونیکے دن آئی تھی

دھنو ٹھکرائن کے دیور رنبیر سنگھ کی نسبت سب واقف ہیں کہ بہت ہی خوبصورت
نوجوان تھا۔ ہاتھ پاؤں سڈول۔ ڈنڑ مگدر کا شوق۔ کشتی بڑی بانکی لڑتا تھا۔ لکڑی
پھینکنے کے وقت ایسے اچھے پیتورے رہتے تھے کہ جو دیکھتا تھا عش عش کرتا تھا
تلوار اور ڈھال سے لکڑی کے کرتب اس صفائی سے دکھاتا کہ گویا پھول کی چھڑی
ہاتھ میں ہے۔ تین چار آدمی اگر ننگی تلواریں لیکر اس سے لڑتے تو یہ صرف گتکے سے
انکی چوٹیں پھرتی کے ساتھ بچاتا اور اپنی چوٹیں لگاتا۔ غلیلا ایسا زبردست کہ نشانہ
کبھی خطا ہی نہیں کرتا تھا۔ جسے تاکا۔ اُسے مارا۔ شیر کا شکار ہاتھی پر سوار ہو کے
کرتا تھا۔ اور بے دھڑک۔ سؤر کے شکار میں جان پر کھیل جانے کو تیار۔ گھوڑے پر
ایسا سوار ہوتا تھا کہ اچھے اچھے شہسوار جھکتے تھے۔ گھوڑ دوڑ کی کئی بازیاں
جیت چکا تھا۔ اس سے یہ نہ سمجھیے گا کہ اُجڈ سپاہی ہی تھا۔ نہیں نہیں۔ پڑھا
لکھا آدمی تھا۔ ناگری۔ فارسی۔ انگریزی میں اچھی مہارت اور لیاقت تھی۔ دن رات
سوائے پڑھنے لکھنے یا سپہ گری کے شوق کے اور کوئی شغل نہ تھا۔ یہ ہونہار
لڑکا اپنے ماں باپ کی پتلیوں کا تارا گھر بھر میں سب سے پیارا تھا۔ اب سنیے کہ
جسوقت اسکی جٹھانی دھنورانی مہری اور بارن اور زینب سے اُس
پیاری لڑکی کی باتیں کرتی تھی یہ سب سُن رہا تھا اور اُس پری رو کنواری
کی اٹھتی جوانی اور جوبن اور سُرسیلے پن اور نزاکت کا ذکر سنکر ہزار جان
سے عاشق ہو گیا۔ سوچا کہ بھائی کی بی بی کو ہمارا ذرا خیال نہیں۔ اپنے
بھائی کے بیاہ کا بڑا خیال ہے۔ جب کہا یہی کہا کہ وہ لڑکی کسی جتن سے ہمارے
نیہر میں آئے۔ بھاوج کی اتنی خواہش اور دیورانی کے آنے کا ذرا بھی خیال
نہیں۔ دالان کے باہر آن کے کہا بھابی یہ کس لڑکی کی باتیں ہو رہی تھیں
کہ نازک بدن ہے اور چھریری ہے اور اندھیری رات میں کونے میں بٹھا دو
تو معلوم ہو جیسے ہیرا چمک رہا ہے۔ وہ کون پرستان کی پری ہے۔ اندر کے
اکھاڑے کی اپسرا۔ شاید آج کل بھائی صاحب نے تمکو چھٹی دیدی ہے منت

کا کوئی کام نہین لیا جاتا۔ جبھی یہ دوسری کی سوجھتی ہے۔ جب کام پڑتا ہے تو یہ نہین سوجھتی
اپنے بھائی کا تو اتنا خیال کہ مہری سے سفارش اُٹھائی جاتی ہے۔ زینب کی مان سے
مشورے ہوتے ہین۔ یارن سے صلاح لی جاتی ہے کہ وہ پیاری لڑکی ہمارے
نصیب مین آوے۔ اور یہ خیال ہی نہین کہ ہم بھی کنوارے ہین۔ اچھا اُس لڑکی ہی
کی رائے پر رکھو۔ ہم دونون جاکے سامنے کھڑے ہون۔ جیسے اگلے زمانے مین
سوئمبر ہوتا تھا۔ جس کو پسند کرے اُس کے ساتھ بھونری پھیری جائے۔ بھلا
ایسے خوبصورت جوان کے ہوتے ساتھی تمھارے بھائی کو کاہے کو پسند کرنے
لگی۔ ہمارا سینہ چوڑا۔ اُسکی کمر ابھی سے دوہری ہوگئی ہے۔ اسکی بھاوج نے
ہنس کے کہا ذرے سندر بن کے آئے ہین اپنے منہ میان مٹھو۔ اور جو کہین
صورت اچھی ہوتی تو دھرتی پر قدم ہی نہ رکھتے اور بھی اترا چلتے) دیور نے
جواب دیا۔ بھابی اچھی بُری صورت کا حال تو تم ہی اپنے دل سے پوچھو۔ اگر بھائی
کے ساتھ شادی نہ ہوئی ہوتی اور کوئی ہم کو دکھا دیتا تو پانی منہ مین بھر آتا جادو
ٹونے کرتین سیکڑون منتین مانتین۔ کہ پرمیشر کرے اِس گورے گورے لڑکے
کے ساتھ ہماری بھونری پھیری جاے۔ بھاوج نے کہا (گھر کی جلی پتیلی اور باسی ساگ
ذری جائے منہ دہوے آؤ۔ گورا گورا لڑکا!!! اپنے نگیچ بڑے گورے ہین
کوئی عورت پوچھتی تو ہے ہی نہین چلو اب اپنے منہ میان مٹھو بنتے سے بھی گئے
گذرے شرم نہین آتی۔ بجو کی سی ذرا ذرا سی آنکھین۔ کچھوے کی گردن۔ اسپر
اتنا گھمنڈ) گو یہ لڑکا نہایت حسین تھا۔ نک سک سے درست۔ ہر بات مین چالاک
وچست۔ جوان عورتین دیکھ کر واقعی دل مین کہتین کہ کیا اچھا گبھرو ہے۔ بڑی
خوش نصیب وہ عورت ہے جو اسکی بغل مین اسکی بیاہتا بی بی ہوکے سوے۔ مگر
بے عیب خدا کی ذات ہے۔ مور کی سب تعریف کرتے ہین۔ نہر دیکھے سے پر دبال
ہوتے ہین مگر پاؤن کو دیکھو تو نفرت ہونے لگے۔ اس لڑکے مین ایک ذرا سا
عیب یہ تھا کہ آنکھین چھوٹی تھین اور ہنسنے کے وقت ذرا ذرا سی بند ہو جاتی تھین

بھاوج کے اس فقرے پر کہ بجو کی سی آنکھین ہین بڑا قہقہہ پڑا اور جتنی بیٹھی تھین سب ہنس پڑین - اور رنبیر سنگھ صاحب بہت جھینپے - جھینپ کر مسکراتے ہوے باہر آے اور کپڑے پہن کر اپنے ایک دوست ٹھاکر بلبھدر سنگھ کے مکان پر گئے -

ر (رنبیر سنگھ) ارے یار آج کلیجے پر سانپ لوٹ رہے ہین - واللہ برا حال ہے -

بلبھدر - کیون خیر باشد - نصیب اعدا برا حال کیون ہے -

ر - بھائی صاحب کچھ عشق و حسن کا جھگڑا ہے -

بلبھدر - الحمد اللہ - ع - ناصحا آگ لگے اس ترے سمجھانے کو - اس کوچے مین حضور کا بھی گذر ہوا - خیر - مبارک باشد - یہ نئی بات سننے مین آئی - تم کو لٹھ اور لکڑی اور ڈنڑ اور پڑھنے لکھنے سے کیونکر فرصت ملی کہ عشق کے کوچے مین قدم رکھا - معلوم ہوتا ہے کسی پریا نے گھایل کر دیا - بڑے چھپنے بھائی صاحب -

ر - پھر اب تو جو ہوا سو ہوا - عشق کے مرض نے دھر دبوچا -

بلبھدر - یہ بتاؤ کہ درد لا دوا ہے یا علاج ہو سکتا ہے - گھر گرہست ہے یا بازاری عورت ہے - بیاہی ہے کہ کنواری - کس قوم کی ہے - تم نے کہان دیکھی -

ر - تعریف سنی ہے - دیکھی بھالی نہین - مگر سنتے ہی دل ہاتھ سے جاتا رہا - کنواری ہے اور ہماری آپ کی ہم قوم - اور سیانی اور نیک ہے - جیسی بھلے مانسون کی بہو بیٹیان ہوتی ہین - تم سے صلاح لینے آئے ہین -

بلبھدر - اب صاف صاف کہہ چلو - مگر ایک بات کا خیال رکھیے گا کہ ادھر ادھر بہکنے نہ پھرئیے گا - ہان اب کھل پڑو - ہم مدد اور مشورے کو حاضر ہین -

رنبیر سنگھ نے کہا یار آج ہماری بھاوج کئی عورتون سے باتین کر رہی تھین کہ فلان لڑکی بڑی

نازک بدن اور خوبصورت ہے - لاکھون مین ایک - اگر شاہی ہوتی تو وزیر بادشاہ کے
محل مین جگہ پاتی زبردستی چھین لیجاتے - اُسکے ماں باپ اسکی شادی کی فکر مین
ہین - ایک بولی وہ تو اندر کے اکھاڑے کی اپسرا ہے - دوسری نے کہا جس مرد کی
بغل یہ پری گرماے اُسکو بڑا خوش نصیب سمجھنا چاہیے - دو بہنین ہین دونون چاند
سورج کی جوڑی - ایک کی شادی تو ہوگئی ہے دوسری ابھی کنواری ہے -
بلبھدر نے کہا اجی ایک تصویر ہم تمکو دکھائین بھوک پیاس بند ہوجاے - یہ بھی کنواری
لڑکی ہے مگر وہ صورت پائی ہے کہ شاید ہی دو تین ہزار کوس کے گرد مین کوئی اسکو
پہونچ سکے - غش آجائیگا ذرا سنبھلے ہوئے - (تصویر دکھاکر) نہ کہئیگا - ٹھنڈی سانس
بھرکے رنبیر سنگھ نے کہا یار یہ مصنوعی تصویر ہے - ایسی صورت انسان کی کہان
ہوتی ہے - اگر ایسی عورت سچ مچ کی ہو تو ہزار دن کو قتل کرڈالے - قد ہے تو سرو روان
آنکھین تو ہرن کی بھی ایسی نہونگی - سراپا سانچے کا ڈھلا ہوا - اور مکھڑا تو اس قابل ہے
کہ کروڑ دن مچھیان لے - ایک بڑا لطف یہ ہے کہ حیا اور شوخی دونون موجود ہین یہ
کروڑ دن عورتون مین دو ایک کو حاصل ہوتی ہے - سادگی کے ساتھ بانکپن - بہت مشکل
ہے - بلبھدر سنگھ نے کہا بندہ نواز یہ مصنوعی نہین ہے - اسی شہر مین موجود ہے
مین نے تو کہا ہی تھا کہ دیکھتے ہی بھوک پیاس بند ہوجائیگی - (سر پر ہاتھ رکھکر) اس
سر کی قسم یہ ایک کنواری لڑکی کی تصویر ہے - اور بڑے شریف خاندان کی ہے - اتنے
مین ٹھاکر گمان سنگھ تحصیلدار آئے - اُنکو رنبیر سنگھ نے تصویر دکھائی - اور کہا یہ اصل
پری یا نہین) تحصیلدار نے تصویر دیکھکر کہا (کامنی - یہ منی کی بہن - گجراج سنگھ کی
لڑکی) - یہ سنتے ہی رنبیر سنگھ کے چہرے کی رنگت بدل گئی اور دل مین سوچے کہ واہ
یہ تو کامنی ہی نکلی - گھر بیٹھے خدا نے صورت دکھائی - اچھی فال ہے اور نیک شگون
گمان سنگھ نے کہا ہم نے اس لڑکی کو کوئی دو برس ہوئے جب دیکھا تھا - تب
قد اتنا نہ تھا - لڑکی جلد بڑھتی ہے - مگر سچ یون ہے کہ خدا نے اپنے ہاتھ سے
بنائی ہے - چکار ہی اور ہرن مین یہ چھیل بیل کہان - اسکو ہوے بھی دو برس - یہ تھوڑا زمانہ نہین

ہوتا۔ اب تو کنوارے پنے کے سبب سے بیگانون پرایون سے چھپتی پردہ کرتی ہوگی ماشاء اللہ
سیانی ہوئی۔ قد بڑھ پر آیا ہے جب مین اور اب مین بڑا فرق ہے۔ لڑکی بانس کی طرح
بڑھتی ہے اب تو اسکی شادی کی فکر کرنی چاہیے۔ خوب یاد آیا ارے میان رنبیر سنگھ
تم یار کیون نہین ڈورے ڈالتے ؟ ۔ واللہ چوکتے ہو بہت چوکتے ہو۔ ایسی پری دوسری
نہ ملیگی۔ ہم تو کہتے ہین کہ اچھی اچھی ولایتی عورتین مقابلہ نہین کر سکتین۔ کیا مجال۔
جو رہ کسی بڑے خوش نصیب کے ہاتھ آئیگی۔ خدا جانے خود بھی خوش نصیب ہو یا
نہین۔ اگر اچھے لڑکے سے بیاہ ہوا تو خوش نصیب ہو ورنہ بدقسمت بدنصیب۔ تم بھائی ضرور
شیا اڑاؤ۔ کیون جی بلبھدر سنگھ۔ وہ بولے تم نے تو یار بھر بھنڈا ہی پھوڑ دیا۔ جاؤ بھی
بڑی دیر سے کامنی کی تعریف کر رہے تھے۔ کسی کی زبانی تعریف سنی تھی بس لٹو تھے۔
مین نے یہ تصویر دکھائی۔ انسے کچھ نہین کہا کہ کسکی ہے۔ تصویر کو غور سے دیکھکر کہا بھئی
یہ فرضی تصویر ہے۔ ایسی سچ مچ کی صورت ہو تو ہزارون قتل ہو جائین۔ دن دوپہر
تلوار چلنے لگے۔ مین نے انکے سر کی قسم کھائی کہ یہ فرضی نہین ہے۔ تم نے
ان کے بھر بھنڈا ہی پھوڑ دیا۔ (رنبیر سنگھ کی جانب خطاب کر کے) کہیے بھائی صاحب
کیا نقشے ہین۔ جائیے اب آپ کا جوڑی ہلانے کا وقت آیا۔ کچھ پڑھیے لکھیے
آپ کو اس عاشقی اور معشوقی کی باتون سے کیا سروکار ہے۔ انھون نے کہا بھئی
عشق وشق تو ہم جانتے نہین۔ ہم تو شادی بیاہ کا ذکر کرتے ہین۔ آخر ہم شادی
کرینگے یا نہین۔ گمان سنگھ نے قہقہہ لگا کر کہا۔ ارے میان تم جا کے لنگوٹا باندھ
کے کشتی لڑو۔ لیزم ہلاؤ۔ یا کتاب کے کیڑے بنو۔ شادی کرکے لیے کروگے محلے
والون کے لیے۔ رنبیر سنگھ نے کہا جی اب کوئی اچھی صلاح دو اور راہ نکالو۔ پھر دل لگی
کر لینا۔ ہماری تو جان جاتی ہے۔ یہ معلوم ہی نہ تھا کہ ایک پری اس شہر مین رہتی ہے
جسقدر تعریف سنی تھی اُس سے بڑھ کے پایا تصویر سے شوخی اور بانکپن اور سادگی دونون ظاہر ہین

ناز سے خامۂ قدرت نے کہا واہ رے مین
اور تصویر یہ بول اُٹھی کہ اللہ رے مین

خالی خولی تعریف سننے سے تو یہ حال ہوا کہ جامے سے باہر ہو گیا اور تصویر دیکھنے
سے اور بھی شوق کی آگ بھڑکی اور دل ہاتھ سے جاتا رہا - اب جب چار آنکھین ہونگی تو
فرمایئے کیا حال ہوگا - ع عشق کے صدمے اُٹھانے کو جگر بھی چاہیے - ہم اسکے
عادی نہین - عورتون نے جو ایسی باتین کین اور سب نے تعریفون کے پل باندھ دیئے تو مجھے
شوق چرایا کہ بھئی سنون تو یہ کس کوہ قاف کی پری کا ذکر ہے - کان دھر کے سنا کیا اور سیے
دیکھ عشق کی آگ دل مین بھڑکنے لگی اب تصویر بھی دیکھ لی - صرف آپ دوستونکی صلاح کی ضرورت
ہے - کوئی صورت ایسی نکالیے کہ نشانے پر تیر پہونچ جاے -

گمان سنگھ نے جواب دیا بندہ نواز نشانے کے خطا ہونے کی تو کوئی وجہ نہین معلوم ہوتی
جسقدر باتین لڑکی والے دیکھتے اور چاہتے ہین وہ سب تم مین موجود ہین - کمسن پڑھے
لکھے ہوشیار - کوئی عیب نہین - نک سک سے درست - کرارے ہاتھ پانون - کسرتی آدمی -
جسم سڈول - نہ موٹے بھدبھد - نہ دُبلے پتلے گلے ہینے - یہ تو قل نہین ہے کہ دو قدم چلے اور
ہانپ گئے - نہ مردہ شل کہ پھونک ماری اُڑ گئے - خوبصورت آدمی - نوک کے جوان ہو - خاصے اچھے
گبرو مسین بھیگتی ہین - عورت سے کوئی سروکار نہین - بُری صحبت سے نفرت - کوئی جسمی عیب نہین
ورزش کا شوق - سپاہی آدمی - فہمیدہ سنجیدہ - نشہ باز نہین - پھر جاگیر کھانے بھر کا سہارا - کوئی بیس
بائیس ہزار روپیہ سال کی گانون کی آمدنی - اور نقد روپیہ - زیور مکانات - باغ - نوکر چاکر
سواری شکاری - اسکے علاوہ خاندان کیسا معزز - باپ دادا عالی خاندان - نانا نانی عالی خاندان
سبب کیا کہ اُنکے مان باپ انکار کرین - اور بھئی اگر وہ چھوکری تمکو ایک نظر دیکھ لے تو واللہ
بیحیائی کر کے اپنی مان سے کہے کہ مجھے یہی گبھرو دلپسند ہے اور اسپر کیا فرض ہے جو کمسن عورت اسکو
دیکھے چاہے کیسی ہی پارسا کیون نہو ایک دفعہ ضرور جی چاہے کہ اسکو لپٹ جاؤن - بلبھدر
سنگھ نے اس رائے سے اتفاق نہین کیا - کہا انکے حسین اور کمسن ہونے مین کوئی شک
نہین - مگر اسکے کیا معنے کہ جو عورت دیکھے ایک دفعہ لپٹ جانے کا ضرور جی چاہے ایسی
عورت کو گولی مار دینا دھرم ہے بھٹا سا سر کاٹ لے -

رنبیر سنگھ اور گمان سنگھ دونون اس تقریر پر کھلکھلا کر ہنس پڑے - کہا یار راجپوت

کی رگ نے جوش کیا - آگئے چھری پیٹے پر - لگے سر کاٹنے - ارے بھئی یہ جوانی اور جوش اور حسن عجیب چیز ہے - اسکو کوئی روک نہین سکتا - اچھا اب صلاح دیجیے کہ کیا کیا جائے کوئی تدبیر نکالو - تحصیلداری کرتے ہو - گمان سنگھ نے کئی تدبیرین بتائین اور کہا خدا نے چاہا تو معاملہ ٹھیک ہو جائے گا -

فصل پانچوین

عروس گل اندام کے بیاہ کا پیغام

اب کامنی کا حال سنیے کہ دیہات کی آب و ہوا اور کھلے ہوئے میدان مین رہنے سے ذرا ذرا فایدہ ہوا - قلب کی تفریح دینے والی چیزین مربے عرقیات سونے چاندی کے ورق برف شورہ کثرت سے منگوایا جاتا تھا - دو مہینے کے قیام سے کامنی کی طبیعت ذرا ذرا بشاش ہوتی چلی - صورت سے تو وہی وحشت برستی تھی مگر رخسارون کے رنگ کی زردی اب سرخی سفیدی سے بدل گئی تھی - بھوک بھی معلوم ہوتی تھی - باتین بھی کرتی تھی اچھے برے کی سمجھ بھی تھی - اپنے پرائے کو پہچانتی تھی - دو مہینے کے بعد ایک روز گھرو مہری اور کامنی گھر کے ایک بڑے سے باغ مین جو بڑی فضا کا مقام تھا روشون پر چہل قدمی کر رہی تھین تو کامنی نے ایک ٹھنڈی سانس بھری - گھرو نے دیکھا تو یہ کوئی معمولی نس نہ تھی - تاڑ گئی کہ اسطرح سے جو بیکسی کے ساتھ اسنے ٹھنڈی سانس لی اسکا کوئی سبب ضرور ہے - جی کڑا کر کے جو کچھ پوچھنا تھا وہ پوچھ ہی بیٹھی -

گھرو - بی بی ایک بات پوچھون جو بتاؤ -

کامنی (وحشت کے ساتھ) ہان پوچھو (پھر ایک سانس بھر کے) اُف ! -

گھرو - بس یہی پوچھتی ہون کہ اسکا کیا سبب ہے یہ ٹھنڈی سانسین کیون بھر رہی ہو کامنی نے پھر ٹھنڈی سانس بھری مگر آپ کی ذرا دبا کے - اسطرح کہ گھرو کو تو معلوم ہو گیا مگر اسکی آہ بلند نہ تھی - ٹھنڈی سانس تو دل سے نکل گئی مگر پیشتر کی نسبت ضبط کے ساتھ - گھرو نے اسوقت بات ٹال دی اور تھوڑی دیر کے بعد کہا کہ ہان

کی سی بہار اور یہ لطف اور یہ ہوا شہر مین کہان - کامنی نے کچھ جواب نہ دیا - پھر گھرؤ نے چھیڑ کر بات کی - اکی پوچھا پھولون مین کون اچھا ہوتا ہے - ہمکو تو گلاب کا پھول پسند ہے - کامنی نے اسکا بھی کچھ جواب نہ دیا - پھر گھرؤ نے پوچھا بی بی شربت پیو تو لے آؤن - اسکا جواب بھی ندارد - اب گھرؤ جان بوجھ کے باغ سے جانے لگی جب دور نکل گئی اور کامنی اکیلی رہگئی تو اسنے گھرؤ کو پکارا - گھرؤ نے ٹھرے ہو کر کہا - (کیون) پوچھا کہان جاتی ہے -

گھرؤ - یہان کیا کرون - تم تو بی بی بت بنی ہوئی ہو - بات کرو تو جواب نہین دیتین مین یہان باتین کس سے کرون دیوارون سے ؟

کامنی - یہان آؤ -

گھرؤ - بڑی بات - بولین تو - بی بی ہمکو اتنا تو بتا دو کہ یہ سبب کیا ہے - کیون ٹھنڈی سانسین بھرتی ہو -

کامنی - کیا بتاؤن -

گھرؤ - یہ ہوا کیا -

کامنی - تقدیر کا پھیر (ٹھنڈی سانس بھر کر) اور کیا بتاؤن کہ کیا ہوا - دنون کی گردش - اور ہوا کیا -

گھرؤ - یہ کیا بات ہے - رام نے سب کچھ دیا ہے - کھانے کو پینے کو پہننے کو اوڑھنے کو - روپیہ پیسا - دولت - سواری - شکاری - چین - سکھ - آرام - دھن - اولاد - نام چاندی سونا - گہنا - کمی کا ہے کی ہے پھر یہ سانسین کیسی -

کامنی - اری گھرؤ - مین کیا بتاؤن -

گھرؤ - سندر بیاہ ہونے کو تھا وہ بھی روک دیا گیا -

بس اتنا کہنا تھا کہ کامنی پھوٹ پھوٹ کے رونے لگی اور اس زور سے روئی کہ دور تک آواز گئی اور سشیورانی اور ایک برہمنی جو کتا ہو گئین کہ یہ رونے کی آواز کہان سے آئی آواز پورب سے آتی تھی مگر انکو معلوم ہوا کہ پچھم کی جانب کوئی رو رہا ہے - ایک چھوکری سے کہا جاکے دیکھ تو کون رو رہا ہے - اتنے مین رونے کی آواز موقوف ہو گئی اور رانی سشیو

نے آکے کہا یہان کوئی نہین روتا - ادھر رونے کو تو کامنی روئی اور رونا ضبط نہ کر سکی مگر یہ
سوچی کہ ایسا نہو کہ گھر تک آواز جاوے - ذرا ذرا ضبط کیا - گھروالی نے تالاب پر لیجا کر منہ دھلوایا
اور کہا بی بی اب ہمکو تم سے ڈر معلوم ہوتا ہے - مین نے تو کوئی بات ایسی کہی ہی نہین اور
تم بے وجہ بے سبب رونے لگین یہ بھی کوئی بات ہے - اب کامنی کھلکھلائین - کہا بیاہ کا نام
کیون لیا (رو کر) اری ناسمجھ بھلا مورکھ مین پڑھے مرد سے میرا بیاہ ہو تو رونے کی بات ہے یا ہنسی کی
مین تو بالا اس سے اچھا سمجھتی ہون - ہائے یہ میرے ان باپ کو کیا ہو گیا - یہ فقرہ سنکر گھروالی تاڑ
گئی - بات ٹالدی - رات کو تنہائی مین شیورانی سے سب حال کہا وہ تو رونے کی آواز
سن ہی چکی تھی - اب اسکی سمجھ مین آگیا کہ کامنی کی اس بیماری کا کیا سبب ہے - معلوم ہوا کہ
جس پولیس والے کے ساتھ اسکی بات ٹھہری وہ جاہل ان پڑھ ہونے کے سبب سے
اسکو پسند نہین ہے - لڑکی ہے پڑھی لکھی اور پڑھی لکھی بھی ایسی کہ شہر بھر مین کوئی اسکے
پاسنگ کو نہین پہونچتی - گجراج سنگھ اور انکی بی بی اور گھر کی اور عورتون نے مشورہ کیا
اور سب نے اتفاق کر لیا کہ بیشک یہی باعث ہے -
دوسرے دن سے کامنی کے سامنے کہنا شروع کیا کہ دو پیغام آج آئے ہین ایک لڑکا
بی اے ہے - ابھی پاس کیا ہے - کوئی بائیسوان سال ہے - اور دوسرا لڑکا ایم اے
ہے - آج کل اودھ مین منصف ہے - روز اسی طرح کی باتین کہین تو کامنی کی طبیعت رفتہ
رفتہ اصلی حالت پر آگئی - گھروالی روز پوچھتی تھی کہ کہو بی بی اب تو اچھے اچھے پیغام آنے لگے
اور کامنی ہنسکر خوش ہو ہو کر کہتی تھی کہ ہان اب جان مین جان آئی - اسکے ایک مہینے کے
بعد گاؤن سے پھر شہر مین آئے - کامنی خاصی بھلی چنگی - تندرست - یون تو اسکا دل بہلاوے
کے لیے ایسی مین کہا کرتی تھی کہ فلان گھر سے پیغام آیا ہے - لڑکا حسین اور خوبصورت
ہے اور ایم اے ہے - ایل ایل بی ہے مگر اب سچ مچ ایک ایسے گھر سے پیغام
آیا جو ہمہ صفت موصوف تھا - اور کامنی انتہا سے زیادہ خوش تھی - اسکا حال
ذیل کے مکالمے سے ظاہر ہو جاوے گا -
ایک روز دوپہر کے وقت کھانا کھا کر کامنی کے باپ ٹھاکر

گجراج سنگھ نے گھر مین آکر اپنی بی بی سے کہا کہ کامنی کے لیے آج کہان سے پیغام آیا ہے - ہمنے گھر و مہری کی زبانی سُنا کہ کوئی آج پیغام لے کے آئی تھی - انکی بی بی نے کہا ہان ایک عورت زینب کی مان کو لیکر آئی تھی شیو رانی کو سمجھا دو کہ لڑنے پڑا کرین جس کے گھر مین بیری ہوگی وہان ڈھیلے آئینگے - اسمین کون عیب ہے - گجراج سنگھ نے شیو رانی اپنی بچی کو سمجھایا بیٹی اسمین لڑنے جھگڑنے اور بُرا ماننے کی کون بات ہے یہ تو دنیا سنسار کے کارخانے ہین ایسی ہی ہوتی آئی ہے - ایسی ہی ہوتی ہے - اور ایسی ہی ہوتی رہیگی - بقول تمھاری بچی کے جس کے گھر مین بیری ہوگی ضرور ڈھیلے وہان آئینگے اب وہ جہالت کا زمانہ نہین ہے جب ہم چھتری لوگ لڑکیون کو مار ڈالتے تھے - اور مٹیا مول لیتے تھے - ہمارا (چھتری) پنے کا زور تو کم ہو گیا - مگر شیو رانی کا ٹھکرائن پنا ابھی ویسا ہی ہے - اُس عورت نے ضرور بُرا مانا ہوگا -

اتنے مین گھر و نے آن کے کہا ٹھکرائن وہ لڑکا ادھر سے جات رہا ہے تون تحصیلدار ہوئی وہ جو ن ہیان آئے ہین او لی ہمکا دیکھ کر کہن کہ (یہ تمھاری سسرال کی کہارن ہے) ہمکا بڑی ہنسی چھوٹی - شیو رانی بولی - دیکھو تو ان شُہدون کی باتین ابھی سوت نہ کپاس اور کوری سے لٹھم لٹھا - بات چیت بھی اچھی طرح ابھی نہین ہوئی اور سسرال کہنے لگے - انہین باتون سے تو مین جلتی ہون بس پرائی کنیا کو گالی دینا کیا بات ہے - جب بات پکی پوڑھی ہو جائے تب بھی ایکا ایکی منہ سے نہ نکالنا چاہیئے - نہ یہ کہ ابھی ٹھور نہ ٹھکانا اور راہ چلتے ہوئے بیچ (بازار) مین چھیڑنے لگے کیا کسی کو لڑکی یہان بھار و پڑی ہے - یا ایک اُنہین کا گھر ہے - کوئی اور لڑکا ہمین نہ جوڑے گا - اتنا ملک پڑا ہوا ہے - ایک سے ایک بڑھ کے ٹھاکر ہین - گجراج سنگھ نے گھر و کو سمجھایا کہ ایسی باتین شیو رانی سے یا ان کے سامنے نہ کہا کرو یہ ناک پر مکھی نہین بیٹھنے دیتی ہین - ذرا سی بات کا تبنگڑ بنا دیا - پہلے تو انکی بہو قوفی ابھی بات چیت اور واہیات بکنے لگے - یہ لونڈے پن کی باتین - اُسدن گمان سنگھ صاحب تحصیلدار ہم سے ملنے آئے تھے - اور گھر و ان کے لئے پان لائی تھی - اسی سے پہچان لیا

میان کی ٹھیری ہے مگر ہم سنتے ہین یہ کہنا کیا ضرور تھا کہ تمہاری سسرال کی ٹھیری ہے
لونڈے مین تحصیلداری کا زعم - تم گھرو کہان سے سمجھ گئین کہ وہ لڑکا بھی ساتھ تھا -
گھرو بولی - مین ردھیا کے گھر سے بنیا (حصّہ) لے کے جاتی تھی - لڑکا بڑا سندر ہے
اچھا سیانا ہے - جوڑی بری نہین ہے - ہمکا دیکھا کے مُسکایا -
اب سنیے کہ گجراج سنگھ نے اپنے بھتیجے اندر بکرم کو بلوایا -
گ - بیٹا تمنے ٹھاکر بل زور سنگھ کے لڑکے کو دیکھا ہے اسکول مین تمھارے
ساتھ پڑھتا ہی ہوگا -
اندر - جی ہان اُن کے دو لڑکے ہین بڑے کا نام مان سنگھ چھوٹے کا رنبیر سنگھ ہے
بڑا کالو تو یون ہی سی انگریزی جانتا ہے - چھوٹے نے ال اے پاس کیا ہے اور
رسالے مین بھرتی ہونیوالا ہے - جنرل صاحب نے اسکا امتحان لیا ہے - گھوڑے
پر ایسا سوار ہوتا ہے - کہ بڑے بڑے گھوڑ دوڑیے مقابلہ نہین کرسکتے - گولی
لگانے مین برق ہے - اور سور مارا اتنا بڑا کہ آگ مین پھاند پڑے - اور دلو سے
بھر جانے مین بند نہین - ایک ہاتھ مین بھنس کا سر اُڑا دیتا ہے - وہ جاکے گرے
تین شوق ہین - ایک لکھنا اور پڑھنا - دوسرے کشتی اور لکڑی - تیسرے شہسواری
اور چاندماری -
گ - یہ تو سب اچھی باتین ہین - اور نرا اُجڈ ہی نہین - پڑھا لکھا بھی ہے - اور سپہ
گری کے فن بھی جانتا ہے - کوئی جسمی عیب تو نہین ہے -
اندر - جی نہین جناب - دیدار وجوان ہے - ایسا خوبصورت لڑکا ہزار مین ایک -
اور بڑا طبیعت دار - اب رسالے مین بھرتی ہونے کا شوق ہے - صاحب نے وعدہ
بھی کیا ہے - قواعد بھی سیکھی ہے -
گ - صحبت کن لوگون کی ہے -
اندر - فوج کے انگریزون کی صحبت زیادہ تر ہے - اور عالمون شاعرون کی -
ٹھاکر بلبھدر سنگھ سے بڑا یارانہ ہے -

گ - عمر کیا ہوگی - مین نے اس لڑکے کو ایک دفعہ اسپتال مین دیکھا تھا - تب بچہ تھا - بلونت سنگھ اسے اپنے ساتھ لایا تھا - اب مجھے یاد آیا بہت خوبصورت لڑکا ہے -

شیورانی (اندر سے) کامنی کے لئے بات آئی ہے - تم کیا کہتے ہو - تم سے دوستی ہے - دیکھ بھال کے کام کرنا چاہیے یہ شبھ گھڑی - دوستی یارانے پر نہ جاؤ - دیکھو کہ کامنی کی عمر سکارت ہو اور اچھے ٹھکانے لگے - گاے کو چرنے کو چھوڑتے ہین تو ہری بھری کھیتی دیکھ کے - اور یون تو لو کرم لیکھ نا مٹے کرو کو ڈ لاکھن چترائی -

اندر - نہین بہن - دوستی یارانہ اور شے ہے اور لڑکی کی شادی بیاہ اور شئے - ہم کامنی کو کہین ایسی ویسی جگہہ تھوڑا ہی جھونک دینگے - ایسا لڑکا نصیبون سے ملتا ہے - ہماری خوش نصیبی اگر کامنی کا دولہا ہو -

شیورانی - اچھا ابھی ان واہیات باتون سے کون مطلب ہے تم لوگون کی زبان مین لگام نہین -

گ - پھر بگڑ گئی - یہ لڑکی بات بات پہ بگڑتی ہے - ہوا سے لڑتی ہے -

شیو - اجی تو ایسی بات کیون کرے کوئی - ابھی کون ٹھیک ہے - بنے بنے نہ بنے نہ بنے جب سب ٹھیک ٹھاک ہو جائے تو گاؤ چاہے ڈھلکی بجاؤ -

اندر - ہم تو بڑے خوش ہون - اگر یہ بات ٹھیک ہو جائے - کامنی کو اس سے بہتر دولہا نہین ملسکتا - اس مین چاہے ہماری بہن بگڑ جائین - جناب آپ خود اس لڑکے کو دیکھ لیجئے - ایسا ہوشیار اور لائق اور چلبن کا لڑکا چھتریون مین دوسرا نہین ہے - مین تو کہتا ہون کہ ہزار کام چھوڑ کے اس کام کو کیجئے - پدمنی بھی اچھے گھر گئی ہے - کامنی بھی ٹھکانے لگے اچھا کامنی سے پوچھ نہ لو اس کو پسند ہے کہ نہین -

گ - ہنس کر تمھاری بہن ہے تم پوچھو -

شیو - تونے اپنا بیاہ دیکھ بھال کر کیا تھا - کلنک تو ہے ہی - انگریزی پڑھ کے اتنا بھی نہو تو کیا ہو - پھیری منہ پر لوئی تو کیا کریگا کوئی - کامنی بچاری کو اس سے کیا کام جان ہم بنا سب سمجھین گے دہان بیاہین گے - کنواری لڑکی بول سکتی ہے بھلا - ابھی ا

کلجگ نے انگوٹھا ہی نکالا ہے ابھی یہ ڈہٹائی کنواری لڑکی مین نہین ہو سکتی - لڑکے البتہ
بے حیا اور ڈھیٹ ہوتے جاتے ہین اور تھوڑے دن مین لڑکی لڑکے سب ایک سے ہو جائین
گے - اب مان باپ کا ڈر تو رہا ہی نہین ہے جسکا جو جی چاہتا ہے وہ کرتا ہے - اب اندر جی
بڑی بہن کے سامنے چھوٹی بہن سے کہتے ہین کہ اپنا دولہا پسند کر لو - واہ
گگ - مین بیٹھا ہون میرے سامنے تو کہتا ہی ہے - یہ بڑی بہن لئے پھرتی ہے - باپ کے
سامنے تو چوکتا ہی نہین -

شیو - بے حیا کہین کا چل جا یہان سے - تو ان باتون مین دخل نہ دیا کر (مسکرا کر)
تو اپنی جورو سے بیحیائی کر - بھلے مانسون مین یہ باتین نہین ہوتی ہین -

اندر - مین جا کے اس لڑکے کی تصویر لاتا ہون کامنی کو چپکے سے دکھاؤن گا -

شیو - (مسکرا کر) مین کہتی ہون اس کو کیا ہوا ہے - ارے تو بالکل سٹری سی ہوا
جاتا ہے - کہین تصویرین بھی کنواری لڑکیون کو دکھائی جاتی ہین -

ٹھاکر اندر بکرم سنگھ چچا زاد بہن اور باپ سے گفتگو کر کے سیدھے اپنے دوست رن بیر سنگھ
کے یہان آئے - یہان بلبھدر سنگھ اور گمان سنگھ اور ایک منشی صاحب بیٹھے شطرنج کھیل
رہے تھے - ان کو دیکھ کر کہا آؤ بھئی خوب آئے - صبح سے تحصیلدار صاحب اور منشی کو چال
مات دے چکا ہون - گمان سنگھ تحصیلدار نے کہا یار ہم لوگ اس فکر مین ہین کہ رنبیر کی شادی
کرین اور انکو آدمی بنائین - ان کے لئے کوئی انہین کی سی خوبصورت لڑکی ہونی چاہئے - مگر
ذرا سیانی ہو - بالکل بچہ نہو کہ انکے پالے پڑے - بلبھدر سنگھ نے بھی تائید کی اور شطرنج
اٹھا ڈالی اور منشی کو رخصت کر کے تخلیے مین باتین ہونے لگین - گمان سنگھ نے در پردہ رنبیر
اور اندر بکرم سنگھ دونون کو بنانا شروع کیا - بھائی ان کی شادی کی تم ہی فکر کرو یہان
صاحب - بھائی اندر جی - ہمارے خاندان مین تو کوئی لڑکی اس قابل ہے نہین ورنہ ہم تو بیاہ
دیتے - لڑکا بے عیب - خاندان بے عیب - ددھیال بے عیب - ننہال بے عیب - اور خواندہ
آدمی - اور اس مین شک نہین کہ حسین ہے - عورتین دیکھین تو خوش ہو جائین - بی بی
خوش ہو جائے کہ واہ کیا میان پایا ہے - ساس خوش کہ کیا داماد ملا ہے - سالیان

بشاش کہ کیا اچھا بہنوئی ہے پاس پڑوس کی عورتین دولھا کو دیکھ کے آپس مین باتین
کرین کامنی بٹیا کا دولھا بڑا سندر لڑکا ہے - چاند سورج کی جوڑی ہے اور راستہ مین جو نوشہ
کو دیکھے کہے یہ کیسی بڑی خوش قسمت کو بیاہ کے لئے جاتا ہے کہ ایسا دولھا پائے گی
اور یہ تنے ہوئے گھوڑے پر ران پٹری جمائے بیٹھے ہون - ببھدر سنگھ کا مارے ہنسی کے برا
حال تھا مگر ضبط کرتے تھے - گمان سنگھ کا یہ فقرہ کہ (بھئی ہمارے خاندان مین تو کوئی لڑکی اس
قابل نہین ہے ورنہ ہم تو بیاہ دیتے اندر سنگھ کی طرف اشارہ تھا کہ تم اب اپنی بہن انکو بیاہ
دو اور یہ خبر ہی نہ تھی کہ اندر سنگھ خاص اسی کام کے لئے آیا تھا کہ رنبیر سنگھ کی تصویر لے
جا کے باپ اور بہن اور کامنی کو دکھائے یہ لوگ گول گول باتین اور اندر کی چوری سے آپس مین
اشارے کرتے جاتے تھے - اور وہ خود اپنے دل مین سوچتا تھا کہ مان باپ پر بڑا زور ڈالون گا
تھوڑی دیر کے بعد ان سے نہ رہا گیا - کہا ارے یار رنبیر ذرا اپنا آلبم تو منگواؤ -

استاد - تمھاری کوئی تصویر ہمارے پاس نہین ہے -

ببھدر - دیدو میان دیدو یہ اپنے آلبم مین لگائین گے -

گمان - عمدہ سی عمدہ تصویر دینا نہو تو کھچوا لو -

ب - ہو گی کیون نہین - جنٹلمین کیسے جو تصویر ہی نہو -

رن - ایک نہین بیس - اندر سنگھ کا کہنا ہم بھلا ٹال سکتے ہین دو وہ تصویرین دو دن
کہ خوش ہو جائین - گھوڑے پر سوار - کسی مین انگریزی لباس کسی مین پنجابی
ڈریس - کہین کسی کے کاندھے پر ہاتھ ہے -

گ - لاؤ لاؤ پھر لا کو دکھاؤ -

رن - رام چرن جا کے احمد سے کہو کہ آلبم دونون لے آئے سنہری اور رپہلی دفتی
کی تم اس کو ہمارے پاس بھیجدو کہو جا کے سن لو (احمد آئے) احمد وہ سنہرا آلبم
جو نادر بنا ہوا ہے اور اُس کے ساتھ کا دوسرا البم رپہلی دفتی کا لے آؤ -

گ - بھئی ہم کو دینا (آلبم کھول کر) اہو ہو ہو یہ کون عورت ہے بھئی -

ب - یہ پہاڑ کی ایک پاتر ہے کنفی - خوب ناچتی ہے -

گ - کون پہاڑ - نینی تال یا الموڑا -

ب - نینی تال الموڑا رام گڈھ سب ایک ہے ایسا اچھا ناچنی ہے کہ واہ -

اندر - ینولین بونا پارٹ کی تصویر ہے - یا نہین (یہ کیا ہے) اہو ہو واہ تصویر ہی سے بانکپن اور مردانگی اور شجاعت برستی ہے - بڑا جری آدمی تھا - دنیا مین فرد اور انتخاب مگر ہے تام اللہ کا -

گ - اخاہ - بڑا افسوس ہوا آپکو - اجی خیر - اب آپ میان رنبیر سنگھ صاحب اپنی تصویر نکالئے تو - دیکھین - جو سب سے عمدہ ہو وہ تو اندر جی بہادر کو دیجئے کہ یہ اپنی جان پہچان لڑکیون اور انکی مان بہنون کو دکھائین اور رجھائین آور آپ کی خانہ آبادی کی فکر کرین - میان اندر سنگھ تمھاری ایک بہن بھی تو ابھی بن بیاہی ہے - جیسی تمھاری بہن ویسی ہماری بہن -

راوی - گمان سنگھ آخر اگل ہی پڑے - نہ رہا گیا - ایک خوبصورتی کے ساتھ اندر بکرم سنگھ کی بہن کا ذکر زبان پر لائے اور اس لطف سے کہا کہ برا بھی نہ معلوم ہو - جب سے اپنی بہن بھی بنا لیا - بلبھدر سنگھ اور رنبیر نے آپس مین اشارہ کیا اور اندر بکرم سنگھ نے کچھ غور کرکے بڑی شائستگی سے کہا (بھائی یہ تو ظاہر ہے کہ لڑکی سیانی ہے اور شادی ہووے ہی گی اور جلد ہو گی اور یہ بھی ظاہر ہے کہ رنبیر سنگھ سے اچھا اور کون لڑکا ہے - مگر بھائی ہم لوگون مین یہ معاملے عورتون کے تعلق ہین - ہم کو ان باتون سے کون سروکار - عورتین جانین انکا کام جانے ہم دخل دینے والے کون -

گمان سنگھ خوش ہوئے کہ اتنے ڈھرے پر تو لائے اب جب اسقدر سر ہوے تو آیندہ اور گفتگو بھی ہو گی -

ب - اندر نے بات عقلمندی کی کہی - یہ معاملے عورتون کے تعلق تو ہوتے ہی ہین مگر مرد بھی راے دیتے ہین - نیک بد کو زیادہ سمجھتے ہین اور عورتون کو صلاح مشورہ دیتے ہین - عورتین اپنی ہی خوشی سے تھوڑا ہی کوئی کام کرتی ہین - پیغام ان کے گھر سے جائے عورتون کے ذریعہ سے عورتون مین پیغام جائے اور اندر سنگھ سفارش کرین -

گ - ہمارا اس راے پر صاد ہے - بہت مناسب بات ہے

ب - تو بھائی صاحب اب قطعی وعدہ کیجیے - نکل نہ جایئے گا -

گ - پہلے رنبیر سنگہ سے تو پوچھو کہ شادی منظور ہے یا نہین - پیغام تو ہوا کرے گا پہلے

انکی راے تو دریافت ہو جاے -

ب - ان کو منظور ہے - آخر شادی نہ کرنا کیا معنی

ل شادی تو ضرور ہی ہوگی نہ ہونا کیا - مگر ہان اب یہ علم غیب نہین ہے کہ کہان

ہوگی - کوشش تو یہی ہے کہ جانے بوجھے گھر ہو -

گ - بس بس ہم سمجھ گئے جی -

ایک بہت بڑی پارٹی (دعوت) ہم دینگے عمدہ عمدہ بکرے رنبیر گانون سے تحصیل کے چپراسی کی معرفت منگوائین گے اور کشمیری باورچیون کو بلوا کے پکوائین گے اور اعلی درجے کی شام ہین پلوائین گے اور جلسہ دکھائینگے - رن بیر سنگہ ہمارے دلی دوست اور راندر بکرم سنگہ ہمارے یار صادق - ان کی شادی خانہ آبادی ہو - اور ان کی بہن کا جو خود ہماری چھوٹی بہن ہے بیاہ ہو تو بھلا ہم جلسہ کیون نہ دکھائین دعوت کیون نہ دین بلبھدر سنگہ نے کہا ہم بھی دعوت کرین گے ہم بکرا دکرا حلال کرنا اور کشمیری باورچی کو بلانا دلانا نہین جانتے - ہم تو بھائی صاحب بخط راست ہوٹل ہین دعوت کرین گے سوپ (شوربہ) مچھلی - کٹلٹ - روسٹ - بطخ - کوفتے - آلو - ٹرکی - شامی کباب - پسندے کباب - نورمحلی پلاؤ - مرغ پلاؤ - سنتجن - اسکے بعد میوہ خشک وتر اور دودھیا چاء اور سگوریٹ اور رنبیر سنگہ سے ایک ہفتے تک دعوت لین گے - پورا جلسہ ا جو دھما چوکڑی رہے - کھانا اور شراب ہم سے عمدہ سی عمدہ لیجیے - مگر جلسہ ہم نہ دکھائینگے جلسہ گمان سنگہ دین - اور طائفے ہم تجویز ین - بی جدن اور کالکا دالی بگن - اور کالی امراؤ اور لنظیر جان کی چھوکری اور کھلونا کا اڑکا چار زنانے طائفے اور ایک مردانہ -

گ - کیون صاحب یہ آپ کیون جلسہ نہ دکھائین گے -

ب - بھئی دعوت اعلے سے اعلے ہو اور شراب چوکھی سی چوکھی مگر جلسہ نہ دینگے -

گ - پھر وہی - ارے میان وجہ تو بیان کرو-

ب - وجہ یہ کہ ہمکو جلسہ دینے سے نفرت ہے خدا جانے کیا سبب ہے دعوت
مین چاہے دو سو صرف ہو جائین -

گ - یہ اچھی وجہ ہے واللہ آپ کی ایسی تیسی - چوٹے پن کی باتین کرتے ہو - آپ کے
تو جد سے جلسہ لیا جائیگا -

ہان - ان کی طرف سے ہم دیدین گے - چلو چھٹی ہوئی -

ب - ارے یار وہ دن تو آنے دو وہ نیک گھڑی تو آنے دو کہ یہ نئی دولہن کو بیاہ
کے لائین - اور ہم لوگ جشن کرین خوشی روز منائین ابھی سے کیون بکتے مرتے
ہو جلسہ نہین جلسے کا باپ لینا -

گ - تو یار رنبیر سنگہ بھائی اب تم فکر کرو - اپنی دیورانی جٹھانی بہن کسی سے کہو کہ
تمھاری مان سے کہین اور بات شروع کر دین اب دیر نہ لگاؤ - ع - در کار خیر حاجت
ہیچ استخارہ نیست - بس اب - ع - کہ بسم اللہ زبسم اللہ کن آغاز
کا نقشہ ہو -

ب - اور اندر بکرم تو سفارش ہی کرینگے -

گ - ضرور -

ب - بھئی تم کیون خاموش ہو اندر جی -

گ - بولو یا - چہ مے گوید - البولفر فراہی -

اندر - بھئی کسی کی لڑکی رہ تو جاتی نہین - شادی تو ہووے ہی گی اور یہ کون نہین
جانتا کہ رنبیر سنگہ لایق ہونہار نوجوان ہے - اور یہ کون نہین چاہتا کہ لڑکی اچھے گھر
جاے - مین ضرور والد سے ذکر کرونگا بلکہ یہ تصویر بھی انگریزی ڈریس
والی دستا ہون -

گ - ہان چاہے بہن کو بھی دکھا دو -

اندر - اے ضرور -

فصل چھٹی

ناگ پنچمی

اندربکرم سنگھ تصویر لیکر خوش خوش روانہ ہوئے۔ گھر آئے۔ مہری سے سب کے سامنے کہا (دو روپیہ چھ آنے کی ضرورت ہے) اسنے انکی بی بی سمرتا سے کہا۔ سمرتا نے دو روپیے چھ آنے دے کے آہستہ سے پوچھا (یہ کس حساب مین لکھے جائینگے) انہون نے کہا ہم نے ایک تصویر لی ہے۔ شیورانی نے پوچھا کسکی تصویر؟ اتنے مین کاہنی بول اُٹھی اس تصویر پر مجھے یاد آیا کہ جب ایران کے بادشاہ ولایت گئے تھے تو ایک بڑے نامی گرو ریتی مصور کی کوٹھی مین تصویرین دیکھنے گئے۔ دیکھتے دیکھتے ایک گدہے کی تصویر دیکھی۔ یہ معلوم ہوتا تھا کہ سچ مچ کا گدھا ہے قیمت پوچھی۔ سُنا پچیس ہزار۔ مسکرا کر بادشاہ نے جواب دیا پچیس ہزار مین تو گدھون کی ایک پلٹن کی پلٹن تیار ہو سکتی ہے۔ اندربکرم سنگھ نے مسکرا کر کہا۔ اور اتفاق کچھ ایسا ہوا کہ مین نے بھی گدہے کی تصویر لی۔ شیورانی بگڑ کر بولی۔ فضول خرچی اسی کو کہتے ہین۔ دو روپیے چھ آنے مین تصویر لی تو کسکی۔ گدہے کی۔ واہ کیا واہ۔ اندربکرم سنگھ نے جواب دیا (یہ دو روپیے چھ آنے ہی لیے پھرتی ہین اور یہ خبر ہی نہین کہ سات روپیے جو میرے پاس تھے وہ لگے ہین۔ ۹ روپیے چھ آنے کی لی ہے۔

سمرتا (آہستہ سے) ہونہہ! گدہے کی تصویر اور نو روپیے چھ آنے!!! مین کچھ کہنے کو تھی مگر بڑون کا لحاظ کرتی ہون۔

شیو: اسمین کہنا اور سُننا ہی کیا ہے۔ وہ تو کھلی ہوئی بات ہے۔ نو دس کی گدہے کی تصویر کوئی گدھا ہی لے گا۔ اور کس سے یہ گدھا پن ہوگا۔

کاہنی شیورانی سمرتا مہری سب ہنس پڑین اور سمرتا نے مہری سے کہا ذرا تصویر مانگنا۔ البم مین رکھنے کے قابل ہوگی۔ یا کوئی عقلمند آدمی

اپنے کمرے مین سجوادے - اندر بکرم سنگھ نے تصویر مہری کو دیدی - مہری نے سمترا کے حوالے کی - تو قیمتی زرد رنگ کے کاشانی مخمل مین سب کو تعجب ہوا اور ہنس پڑین کہ واہ گدھے کی تصویر اور مخملی غلاف - مگر سمترا نے غلاف سے تصویر نکالی تو دھک سے رہگئی اور مسکرا کر اندر بکرم سنگھ کی طرف دیکھا اور ویسے ہی کامنی نے تصویر چھین لی - دیکھا تو یہ بھی مسکرائی - اور شیو رانی کو دیدی - شیو رانی نے دیکھی تو ہنسنے لگی - مہری نے بھی جھک کے دیکھا - اور سب کی سب ملکر ہنسین -

شیو - یہ گدھے کی تصویر ہے ؟

اندر - جی نہین - آدمی کی -

سمترا - (مسکرا کر) یہ تصویر تو دو لاکھ کو بھی مہنگی نہین ہے - (جھیپ کر) مجھے کہنا نہ چاہیے -

اندر - (منوٹ کے ساتھ بگڑ کر) کیا کہا -

کامنی - ہے تو بھائی یہی بات -

شیو - (تصویر کو غور سے دیکھکر) جیسے نارائن کا روپ ہے -

سمترا - چاہے کوئی کچھ اپنے دل مین سمجھے مین تو یہی کہونگی کہ دو لاکھ کو بھی مہنگی نہین ہے -

اندر - سنتی جاؤ بہن - یہ تعریفین میان کے سامنے ہو رہی ہین ایک مرد کی اور غیر مرد کی -

شیو - یہ تم جانو تمھاری جورو جانے - مگر اسمین کوئی شک نہین کہ کتنا خوبصورت لڑکا ہے -

کامنی - ہے کوئی ہندو -

مہری - اے بی بی یہ تو انکا لڑکا ہے وہ جو بکریا ٹولے کے پاس رہتی ہین وہ ٹھاکر -

شیو۔(مسکراکر) ارے! ۔اچھا۔اب مین سمجھی ،
سمترا۔ہان (تصویر کو پھر دیکھکر) کیا صورت ہے۔
شیو۔کامنی کو پھر دکھاؤ۔
کامنی۔(سمجھ گئی) مین نہین دیکھتی۔(منہ پھیر کر) تم ہی دیکھو۔
سب عورتون نے تصویر غور سے دیکھی مگر کامنی وہان سے چلی گئی۔کامنی کی مان نے بھی تصویر دیکھی اور گجراج سنگھ کو بھی بلا کے دکھائی۔انھون نے کہا مین تو اس لڑکے کو دیکھ چکا ہون۔بہت اچھا لڑکا ہی اور اندر بکرم سنگھ تو پڑھنے لکھنے کی بڑی تعریف کرتے ہین۔
اتنے مین زینب کی مان آئی۔
اندر بکرم سنگھ کہہ رہے تھے کہ لڑکا بہت اچھا پڑھا لکھا ہے۔ہونہار ہوشیار کوئی عیب نہین۔ہم تو دل سے چاہتے ہین کہ یہ بات ہو۔
گجراج۔اسمین کون مشکل بات ہے۔پیغام آہی چکا ہے۔
(زینب کی مان) وہ تو گھی کے چراغ جلائین جو ایسے گھر کی لڑکی اُنکے ہان جائے اور پھر کیسی لڑکی۔کامنی کی سی۔
گجراج۔اُنکا خاندان کیا کچھ بُرا ہے وہ بھی خاندانی ہین۔
زینب۔ایسی اچھی جوڑی ہے کہ مین کیا کہون۔جیسے اللہ نے دونون کو اپنے ہاتھو سے بنایا ہے۔
شیو۔دھنو تو لڑاکا نہین ہین۔مان اس لڑکے کی کیسی ہے بھسیدھی ہین کہ تنک مزاج۔
زینب۔اے سرکار اُنکے یہان کوئی لڑاکا نہین ہے۔سب سیدھی اور ملنسار۔لڑائی جھگڑا تو وہان کوئی جانتا ہی نہین گھر بھر مین انکا۔گھر تو دھنورانی کرتی ہین۔اُنکے میان دوسرے دن آتے ہین۔ریل کے ڈاک گھر مین بڑا عہدہ ہی

پانچ سو پاتے ہین ۔ شام کو آتے ہین ۔ سویرے پھر چلے جاتے ہین ۔ اِن کو کسی کام سے سروکار نہین ۔ سب کام دھنورانی کے سپرد ہے ۔

گجراج سنگھ اور انکی بی بی اور شیورانی اور ہمرتا کی صلاح ہوئی کہ ضابطے کے طور پر پیغام بھیجا جاے اور اب پوری پوری پختگی ہو جاے ۔ اندر بکرم سنگھ نے بلبھدر سنگھ سے جا کے کہا شادی کی فکر ہو رہی ہے اور ہم بھی ساعی بالخیر ہین ۔

ادھر تو یہ معاملے ہو رہے تھے اب اُدھر رنبیر سنگھ کے ہان کا حال سُنیے کہ دھنو ٹھکرائن آج اُدھار کھاے بیٹھی ہین کہ خود آرائی سے قتل عام کرینگی ۔ جدھر نکل جائینگی خرام ناز سے دلون کو پامال کرتی جائینگی آج انپر غضب کا نکھار ہے جسنے ایکبار دیکھ لیا اگر منکر ہوا تو بھی خدا کی خدائی کا قائل ہو گیا ۔ اور جب یہ نظر سے اوجھل ہوئین تو دل مسوس کے رہگیا ۔ اور اس غزل کو ترجمانِ دل کیا ۔

غزل

یہ کیا عشق آفت اُٹھانے لگا
مرے دل کو مجھ سے چھڑانے لگا

ملا میرے دلبر کو مجھسے خدا
نہین تو مرا جی [illegible] لگا

گنہ چشم خونبار کا کچھ نہین
مرا دل ہی مجھکو رُلھانے لگا

فلک نے تو اتنا ہنسایا نہ تھا
کہ جسکے عوض یون رُلانے لگا

نہین مجھکو دشمن سے شکوہ حسن
مرا دوست مجھکو ستانے لگا

ایک تو خلقی حسین دوسرے جبین ۔ دوسرے کم عمر ۔ تیسرے خوش پوش جو تھے وضعدار ۔ اسپر شوخی دھیالا کی رہروان جادۂ محبت و مودت پر ستم ڈھاتی تھی ۔ اب اس نکھار اور بناو چناو کا سبب سُنیے ۔

ساون کا مہینا اور آجانے پاکھ کی پنچمی اور برسپت یعنی جمعرات کے دن کی چہل پہل بھی یاد گار رہیگی گوڑیا پنچمی کا تہوار بڑی خوشی کا دن ہوتا ہے - بل زورسنگھ کے لڑکے گو نٹو فیشن کے تھے مگر پرانے تہواروں میں انکی ایک نہین چلیتی تھی اور عورتین پُرانی ہی لکیر پیٹے جاتی تھین - رنبیر سنگھ کی بڑی بھاوج دھنو ٹھکرائن نے تڑکے اُٹھ کر مہرالی ناون کو بلوایا - بالچھڑ کا مسالے دار اُبٹنا منوایا جسکی خوشبو محلے بھر مین جاتی تھی - زنانے غسلخانے مین جا کر نائن نے بالچھڑ سے سر دھویا - اُبٹنا ملا - نہلایا - بال سکھائے - بال سکھانے کے بعد ناون نے چوٹی سنواری - بال گوندھے - بالون مین مہاور لگائی - مانگ بندن سے بھری - انگیوں کا ٹیکا لگایا - ٹیکے کے پاس بندیا لگائی - سونے کا جڑاؤ ٹیکا باندھا - بندیان پہنین - سر سے پاؤن تک گوندنی کی طرح لدی ہوئی تھی - جھومر - ہسلی - جھمکے - کرن پھول - بالے - بالی پات - چمپا کلی - جگنو - طلائی چوڑیان - نورتن - جوشن - بالون مین چھڑے کڑے - پور پور چھلے - اسکے بعد گاچ کا سبز دوپٹا چارحاشیہ آڑی بیل - آبی اطلس کی چولی - زری بوٹی کی بسنتی کرتی - زری گرنٹ کا سُرخ لہنگا - اِس ٹھسّے سے بنا ؤ چنا ؤ کیا اور عطر روح خس ملا - بالون مین حنا کا تیل چھوٹے گندھی کی دکان کا پڑا تھا - اُدھر بالچھڑ اور ناگر موتھے اور چھیل چھبیلی کی خوشبو - ادھر اُس مشہور دوکان کا حنا کا تیل جھپٹ پر بالون مین ڈالے آدھے میل تک لپٹین جائین اور ان سب پر طرہ یہ کہ روح خس کا فرمایشی عطر - لے ہی تو اُڑا جیسے سونے پہ سہاگا - اک عجب ادا سے دلربا کے ساتھ چھما چھم کرتی سوتے فتنے جگاتی قیامت ڈھاتی باہر آئی تو چھوٹے دیور رنبیر سنگھ نے مسکرا کر کہا اسوقت سرکار نے بن ٹھنکے کہان کی تیاری کی ہے -

آتی نئے انداز سے اک سبز پری ہے
فیروزہ اُسے دیکھ کے کھاجاتا ہے ہیرا
زیور کی ہے کیا شان چھریرے سے بدن پر
آمد کی خبر سُن کے حسینون مین نہین دم

لب سُرخ ہین پر سبز ہین پوشاک ہری ہے
چہرے مین زمرد سے سوا جلوہ گری ہے
اک شاخ ہے نازک کہ شگوفون سے بھری ہے
جو شمع ہے محفل مین چراغ سحری ہے

دھنو ناچنا اب سیکھو - تھرکنا سیکھو - جیسے کہار شادی بیاہ مین ٹھڑک بجا بجا کے

کسی ایک مرد کو عورت بنا کے نچاتے ہین - تم کو ہم نچائینگے -
رنبیر - تم تو نچائے رہی ہو - ہمکو اور ہمارے بھائی دونون کو گنی کا ناچ نچا رہی ہو - اور آج تو شہر بھر کو نچاؤ گی -
دھنو - بڑا بیہودہ ہوتا جاتا ہے -
ر - ہمین تم لوگونکی یہ باتین بری معلوم ہوتی ہین یہ گنوارلون کو زیبا ہے -
دھنو - تم اپنی جورو کو سات پردون مین رکھنا -
ر - اے تو کبھی پر جاؤ - فنس پر جاؤ -
دھنو - ہان یہ مانا مگر کسکے ہان کی عورتین منت نہین مانتین - کسکے ہان رسم و رواج نہین - کوئی درگاہ کوئی جبزن کی مسجد کوئی گرجا گھر کوئی شوالہ کوئی مندر - تم اپنی جورو کو قید مین رکھنا -
ر - ہم شادی ہی نکرینگے اور اگر کرینگے تو اُسکے ساتھ جو پرستان کی پریون کو شرمائے - لاکھون مین ایک کروڑون مین فرد ہو - اور نیک اور باہر نہ نکلے - جائے بھی تو ڈولی فنس گھٹی پر اور پڑھی لکھی ہو - شین قاف درست - گنوارن نہو - نمکین ہو - گوری ہو - چھریری ہو خوش سلیقہ ہو - اچھا خیر یہ تو جو کچھ ہوا سو ہوا آپ یہ تو بتائین سرکار کہ یہ ان گورے گالون پر ستارے کیون نہین چنے گئے -
دھنو - کون اچھے بھلے چنگے منھ کو برا کرے - گوند کی چپ چپ سے جی گھبراتا ہے -
بل - اچھا اب اسی بات پر ایک (بوسہ کا اشارہ کرکے) تو دے دو -
دھنو - گڑھیا مین منھ دھو آؤ - ایسے بڑے سُندر -
بل - اتنی دیر بکوایا اگر ذرا ہونٹھون کا اشارہ ہو جائے تو کیا ہرج ہے - کچھ ہونٹھ گھس نجائینگے -
دھنو - یہ ہونٹھ جس کے واسطے ہین اُسکے واسطے ہین - بیاہ کرکے جا کے ساس کا منہ چوم

ہمارے منھ چومنے کے لیے منھ بنواؤ۔

ر۔ اگر تم گوری چٹی ہوتین تو سیدھی بات بھی نہ کرتین۔

دھنو۔ ایسی گوری ہین کہ تمھارے کنبے مین کوئی نہین ہے۔ میرے پانون کو تمھارا منھ نہین پہونچتا۔ تمھارے گھر بھر کے بھاگ کھلگئے ہمارے آنے سے۔

ر۔ تمکو کوئی پوچھتا بھی تھا۔ بھائی صاحب مفت مین پھنس گئے۔

دھنو۔ کیا ہمین کوئی لڑکا ہی نہین جڑتا۔ اِن سے ہزار درجے اچھے ملتے۔ تم لوگ ہو کیا بچارے۔ اب جاؤ یہان سے۔ کیا آج لڑائی کا جی چاہتا ہے۔

ر۔ ہان۔ باہر نہ جایا کرو۔

دھنو۔ یہ تو دنیا بھر کا رواج ہے۔

ر۔ ہان سچ کہتی ہو۔ دل کا پردہ چاہیئے۔ ہمین تو چاہتی ہو نا۔

دھنو۔ اے کیون نہین۔ تجھ کی سی آنکھین اُسپر یہ گھمنڈ۔

اتنے مین بل زور سنگھ آگئے تو دھنو کوٹھری مین چھپ رہی اور رنبیر سنگھ باہر آگئے۔ اور دھنو ٹھکرائن بھاری کامدانی کی گلابی چادر اوڑھ کر ہمجولیون سہیلیون نادن مہری اور بارن کو لیکر سورج کنڈ کرڑیان سرانے چلین۔ سینک کی رنگین نئی ڈلیا نادن کے ہاتھ مین تھی۔ اسمین کپڑے کی گرڑیا بنی ہوئی۔ چھوٹا سا کمخواب کا لہنگا۔ گلنار دوپٹا اُسمین لچکا اور لیس ٹکی ہوئی۔ ڈلیا مین گیہون اور چنا اور جو۔ گرڑیا لڑکون نے پیٹی۔ نادن نے اُنکو چنا اور گیہون دیا۔ سورج کنڈ کی مٹی لی اور ہمجولیون نے آپسمین پان اور گوٹا تقسیم کیا اور جھولا جھولین اور تین تین چار چار خوش گلو طرار طرحدار کم سنون نے مِل مِل کر اپنے اپنے جھولون سے سچی تانین لگانی شروع کین۔

پیا بن ہوئی برہا کی پیر۔ رہی مین ترس نہ آئے تیر۔ لگا اساڑھ جب سے آلی۔ گھٹا چھائی کالی کالی۔ پیا پردیس عمر بالی۔ محل مین پڑی سیج خالی۔ گرج گھمنڈ برسن لاگی گھٹا گھمنڈ چھون اور۔ داؤر ہنس چکور کو کلا مور مچاوت شور۔ جھک جھڑ لگا برسنے نیر۔ رہی مین ترس نہ آئے تیر۔ شروع جب سے بھئی ساون لگا پیا پردیس آون۔ خفا کیا ہمسے منا ہجاون۔ ہاتھ سے

چھڑا لیا دامن - ساون سکھی جھولین جھولا کرین تیج تہوار - دمک رہی دامن سی کامن کر سولہ سنگار - بدن پہ پہنے کسبھی چیر - رہی مین ترس نہ آئے پیتر - سکھی بھادون چشم نمکین - لگی دم گھڑی گھڑی جھڑکی - خطا کیا ہمنے ہمدم کی - محبت ہمسے کیون کم کی - ترساوے آوے نہین کر سوتن سے پریت - بھادون رخصت گیا پیا بن - جلے یہان کی ریت - غم گیا کلیجا چیر - رہی مین ترس نہ آئے پیتر -

دوسرے جھولے سے دو تین پریون نے مل کے نازک آوازی کے ساتھ یون گانا شروع کیا

رہ رہ کے دل روند ھو آوے	بجری کی چاک تڑپاوے ڈراوے

بن پیا گھٹا نہین بھاوے

ایک سمت پیپل کے بہت بڑے درخت مین جھولا پڑا ہوا تھا اور اس پر دو نو جوانان طناز خوبان سراپا انداز بڑے ناز سے تنی اور بنی ٹھنی بیٹھی تھین - اُنھون نے بڑی خوش الحانی سے ساون الاپا -

دل کو مرغوب ہے ٹھنڈی جو ہوا ساون کی	مانگتا ہون مین سدا حق سے دعا ساون کی
یاد آتا ہے وہ سبزہ وہ گھٹا ساون کی	شکل دکھلائے پھر اب جلد خدا ساون کی
دیکھیے آنکھون سے کس کس کی برستا ہے لہو	یار ہاتھون مین لگاتا ہے حنا ساون کی
زلف جانان کے قرین ہے یہ دوپٹا اودا	شب تاریک مین جس طرح گھٹا ساون کی
ایک لحظہ نہین تھمتی ہے جھڑی اشکون کی	لگ گئی کیا مری آنکھون کو ہوا ساون کی
ابر بھاگا ہوا جاتا ہے خدا خیر کرے	آج بدلی نظر آتی ہے ہوا ساون کی
کیون دم گریہ تصور نہ تری زلف کا ہو	رات ہوتی ہے سیاہی مین گھٹا ساون کی
موتی کانون مین نہین یار کی زلفون کے قریب	چھائے بھادون کے ہین رہ او یہ گھٹا ساون کی

جھولے سے اُتر کر دھنو ٹھکرائن نے کہ سب مین شوخ اور طرار تھین ایک ہجولی کی ناک پکڑ کر کہا (اپنے دولھا کا نام بتا) وہ بڑی دیر تک جھینپتی رہی آخر کار آہستہ سے دھنو کے کان مین کہا (مُراری لال) دھنو نے ناک چھوڑ دی تو وہ پھرتی کے ساتھ وہ ہو رہی اور تین عو - تون نے قہقہہ لگا کر کہا (دھنو رانی دھو کا کھا گئین - انکے دولھا کا نام

مراری لال نہین ہو۔ گنیش ہو) دھنو نے کہا چلو اچھا پرائے مرد کو اپنا بھتار تو بنا لیا ایسی عورتون کا کوئی ٹھیک نہین ہے جنسے زبان سے ایرے غیرے کو اپنا میان کہا اُسکا کون بھروسا۔ ابتو یہ مراری لال کی جورو بنگئین۔ مراری لال کی دولھن تنک ادھر آؤ۔ تھا دولھا مراری لال کہان ہین۔ اُسنے ہنسکر کہا مراری لال سر گے گئے۔ اِسپرا در قہقہہ پڑا اسکے بعد دو عورتون نے دھنو کی ناک دبائی اور کہا (دولھا کا نام بتاؤ) دھنو نے بے جھجھک فوراً کہدیا (مان سنگھ)

اس چہل اور مذاق کے بعد اپنے اپنے گھر گئین۔ اور دھنو کے دیور نے ہنسنا شروع کیا

ر۔ بیسی۔ تم لوگ بن ٹھن کے سولہ سنگار کرکے مردون کو اپنا جوبن دکھانے جاتی ہو کہ دیکھو ایسی ہین۔ مرد گھورتے ہونگے۔

دھنو۔ بری نظر سے دیکھین تو آنکھین ہم نکال لین۔ جھانسی کی رانی مردون سے کیسا لڑی تھی تلوار اور بندوق کی لڑائی عورت ہوکے مردون سے لڑی۔ اور جو بدی ہی مرد کے دل مین ہو تو ہو۔ وہی نرک مین جاوے گا ہمارا کیا بگڑے گا۔

ر۔ ہم تو اپنی بی بی کو سات پردون مین رکھین گے۔

دھنو۔ اس سے کیا ہوتا ہے۔ پردے در دے سکھے ہی رہتے ہین۔ رہے تو آپ بیسے نہین سگے باپ سے۔

ر۔ یہ تو سچ ہے گر پردہ بھی کوئی چیز ہے۔ ہزارون روپیہ کا زیور لادے۔ اچھے اچھے کپڑے پہنے مُنہ کھولے چھم چھم کرتی چلی جاتی ہین۔ بازار بھر کی نظر پڑتی ہے۔

دھنو۔ اجی تو بازار بھر گھورے تو کیا ہوتا ہے۔ اپنی آنکھین پھوڑین ہوسہ۔ اُنکے ماں بہن نہین ہین۔ سب نگوڑے ناسٹے ہین؟

بل۔ ایک بات تو ہم ضرور کہین گے بھابی۔ چاہے بُرا مانو۔

دھنو۔ کہ ڈالو کہہ ڈالو۔ تمکو دہنے ہاتھ کا کھانا حرام ہے ہم بھی تو سنین کہو گے کیا۔

بل۔ چلنی عورتین آج تال گئی تھین تم سے زیادہ شوخ چنچل کی کوئی نہو گی۔ بوٹی بوٹی پھڑکاتی جاتی ہو گی۔ چلبلی ہونا۔

دھنو- کیسی کچھ - رگ رگ مین چلبلاپن بھرا ہے - کوٹ کوٹ کے - اور جہان کسی نے
پوچھا کہ یہ چمکو کون جاتی ہے مین بارن نا دن مہری کو سمجھا دیتی ہون کہو ر یہ ر ئیس سنگھ
ٹھاکر کی بہن ہین سگی بہن ہے)
بل - جور و نہین کہتین - مہرار و کہا کرو - جو سچی بات ہے -
دھنو - گھر کی ٹیکی اور باسی ساگ - ہم ایسے چندھون کی مہرار و نہین بنتین - تم اپنی کانی
کو دو لھن بناؤ - ہمارے دو لھا کیا کچھ برے ہین سو پچاس مین ایک -
ادھر دھنو ٹھکرائن یہ چہل کر رہی تھین اُدھر رسوئی مین بامھنی (برہمنی) نے کھانے
کا سامان لیس کیا - پوری - کچوری - بھنڈی - سیتا پھل - (کدو) گھوئیان - ترئی کی ترکاری -
دہی شکر - کئی طرح کا اچار - چٹنی مُربہ - دودھ - سوئیان - بالائی اور دو قسم کا قلیہ - ٹھاکر
بل زور سنگھ نے دو بکرے کا بلدان کیا تھا - بازار کا گوشت یہ نہین کھاتے تھے - سب بچاؤن
کو پوری کچوری ترکاری دیگئی - شام کو ایک بہت بوڑھا برہمن جو ٹھاکر گجراج سنگھ کے ہان
آتا جاتا تھا آیا -
برہمن - بہو ریا - آج تو ٹھاکر گجراج سنگھ کی کھری نان (مین) مانو جنبھیا نکلی ہے - سمپورن
چندرمان ایک تو مہالکشمی سہاے ہے اور پرمیشر کا دیا سب کچھ ہے - دودھ پوت -
اور سب سے بڑھکر دولت یہ ہے کہ لڑکے سب ہونہار - بدھ مان - اور ٹھاکر کو دان
پُن کا بڑا اکھیال (خیال) ہے بدھ کو اندھون اور اپاہجون اور منگتا ؤن کو دو دو ڈبل
دیتے ہین اور اپنے اور لڑکون کی برس گانٹھ کے دن برہمنون کو کھلاتے اور دکشنا دیتے
ہین اور ہر برس مین دو ئی بر یا بڑا برمھ بھوج ہوتا ہے - منگل وار کو بندرون کو
گڑ دھانی بھیجتے ہین اور کنیا ؤن کو مہینے مین ایک دن کھیر اور پوری بھجیا کھلاتے
ہین اور کئی کنیا دان کرا دیے - گرمی مین پوسالے بٹھا دیتے ہین - بیلون کو گھی
اور گڑ کھلاتے ہین - ایک دھرم سالہ ہے اور گھر بھر مین میل - اور لڑکیان دونون
سورج اور چندر ما - ایک ابھی کنواری کنیا ہے - تمھارے گھر مین آئے تو اُسکا بھاگ
اور بھی کھلجاے - اور سچ پوچھو تو جو ہے سو جسکو بیاہ کے جاے اُسکا بھی بھاگ کھلجاتے

اور اب بیاہ کے جوگ ہے سیانی بھئی ہے اور جو ہے سو بات چیت تو یہان سے رنبیر سنگھ کی گئی ہے ۔

دھنو ۔ تم پنڈت جی کچھ جوگ لگاؤ ۔ کہین اور سے تو نہین بات آئی ہے ۔

پنڈت ۔ چاہے جو ہے سو جہان سے بات آئی ہو پر نتو (مگر) اس گھر سے اچھا اور کوئی گھر نہین ہے ۔ کیا گجراج سنگھ نا ہین جانت ہین ۔ اور گنگا سوگند رنبیر ہیرا ہی ہیرا ۔ رتن

مہری ۔ پنڈت مہاراج یہ جوڑی دیو اپنے ہاتھن بنائی ہے ۔

پنڈت ۔ یہ مان کون سند یہ ہے ۔ کامنی سچ مچ کامنی ہے چندرما مین میل ہے اور اس مین میل نہین ۔ اور آنکھ نیچی ہی رہتی ہے ۔

اتنے مین زینب کی مان آئی مسکراتی ہوئی ۔ دھنو نے کہا آج تو باچھین کھلی جاتی ہین ۔ کیا پایا ۔ اُسنے ہنسکر کہا تمھارے دیور کے لیے دولھن ڈھونڈھنے گئی تھی ۔ لو فتح ہے ہو رہا ۔ ہمنے آج ذرا ٹٹولا تمھارا گھر اتنا نامی ہے کہ کوئی ایکا ایکی (نہین) نہین کرسکتا اور لڑکے کا جو حال سنتا ہے وہ کہتا ہے کہ وہ اکئی علم جانتا ہے اور چار پیسے کمانے کا شوق ہے اور ابھی ماشاء اللہ کم سن ۔ اٹھارہ برس کا بچہ ہے مسین بھیگتی ہین ۔ ہم سچ کہتی ہون اندھیرے مین کامنی کو بٹھا دو تو اُجالا ہو جاے ۔

دھنو نے کہا ارے یہ تو ہم سب سن چکے ہین مطلب کی بات کہو ۔ زینب بولی اب یہان تک تو ہوا کہ شیورانی نے ٹھاکر سے کہا ۔ اُنھون نے لڑکے کو بلایا ۔ لڑکے نے کہا ہم اور رنبیر سنگھ ساتھ پڑھتے تھے ۔ ماسٹر لوگ سب اُنکو اچھا جانتے تھے اور کسی نے کبھی اُس لڑکے کو بُری صحبت مین نہین دیکھا ۔ سوا اسے بھلے مانسون کے پاس کے ۔ اور رسالے مین نوکری کرنے والا ہے اور توپ خوب چلاتا ہے ۔ توپ کی لفظ پر دھنو اور پنڈت اور مہری کو بڑی ہنسی آئی کہ رنبیر سنگھ کو گولہ انداز بنا دیا ۔ یہ تو کہا نہین کہ تلوار کے سب کرتب جانتے ہین ۔ گل چلے بہت اچھے ہین ۔ شہسواری مین برق ہے ۔ کہا تو یہ کہا کہ توپ خوب داغتے ہین ۔ دھنو کو یہ بات سُنکر تسلی ہوئی کہ گجراج سنگھ کے لڑکے اندر بکرم سنگھ نے انکے دیور کی تعریف کی ۔ گو پہلے دھنو اپنے بھائی کے واسطے پیغام بھیجنے

کو ھتین مگر دیور کا میلان طبیعت دیکھکر اب اُسکے لیے کوشش کرنے لگین - اتنے مین رنبیر سنگھ شکاری کپڑے پہنے ہوے کوٹھے پر سے نیچے آئے -

دھنو - چلے شکار کو - بڑی لت شکار کی ہے اور گھر مین شکار لانا قسم ہی - ایکی نہ لائے تو تم جانو گے - دیکھو ہم تمھارے لیے کیسی فکر کر رہے ہین -

ر - جھوٹی باتین نہ بناؤ - کیا فکر کر رہی ہو -

دھنو - فکر وہ ہو رہی ہے کہ بس ایک اٹھوارے کے اندر کامنی تمھاری سِجیا پر سو رہی ہون تو سہی -

ر - کیون جھوٹ بولتی ہو بھابی - ایسی ہی بڑی فکر ہے -

ز - ای نہین سچ کہتی ہین بہو ریا - ہم تو آپ وہین سے آتے ہین - ٹھاکر گجراج سنگھ سے اُنکی بہو نے کہا اُنھون نے لڑکے کو بلا کے تمھارا حال پوچھا اُسنے بڑی بڑائی کی پڑھنے کی لکھنے کی کہا چال چلن بہت اچھا ہے - لڑکا ہونہار ہے اور توپ خوب چلاتا ہے -

رنبیر نے کہا کیا چلاتا ہے - توپ ؟ گولہ اندازی مین بھی ہم کو دخل ہے ؟ توپ کی اچھی کہی - اب سچ سچ بتاؤ - اُسکے بھائی سے بھی لوگون نے ہمارے سامنے کہا کہ یار اپنی بہن اُنکو نہین بیاہ دیتے وہ کچھ تو چھپا اور کچھ بات بنائی - کہا بھائی صاحب یہ سب باتین عورتون کی راے سے ہوتی ہین وہ جانین اُنکا کام جانے - ہم سے اگر والد نے راے لی تو ہم اپنی راے ضرور انکی سی دین گے - دھنو نے کہا مین اُسدن سے کوشش کر رہی ہون تم احسان کاہے کو مانو گے - یہ بولے احسان ضرور مانینگے مگر جب ہمنے اُلٹا دیا تب تمنے کام کیا تو کیا کیا - چاہے جو کچھ ہو ہمارا مطلب نکلے اور وہ حاصل ہو جاے گا - تم خود خیال ہے خیال یہ ہے کہ اگر ہماری شادی ہوئی تو ایسا ہو کہ بدراہ ہو جاؤن - دھنو نے کہا ہم تو مدت سے کامنی کی بات چیت اپنے بھائی کے لیے کی پوڑھی کرتے تھے - مگر جب تم بگڑنے لگے تو مین نے اپنے میکے والون کو سمجھا دیا - مین نے جو اونکو سمجھایا تو وہ مان گئے - پہلے میکے والے پھر سسرال والے

رنبیر سنگھ نے کہا اب تم سے تابی دون۔ ملبھدر سنگھ ہمارے دوست سے اندر بکرم سنگھ
اسکے بھائی نے آکے کہدیا کہ پکی پوڑھی ہو رہی ہے۔ تم گھبراؤ نہین۔
دھنو۔ ارے یہ بھی آج شاباش ہو۔
رنبیر۔ شاباش ہونے کی بات ہی ہے۔ اچھا اب جاکے پھر توہ لون۔ ملبھدر سنگھ سے
کہون کہ پکڑیا ٹوے جاکے گجراج سنگھ سے ادھر اُدھر کی باتین کرکے ذرا یہ ذکر بھی چھیڑدو۔

فصل ساتوین

پیاری پیاری بتیان

شیورانی گجراج سنگھ کی بھتیجی ایک روز سیکے مین بیٹھی گلوریان بنارہی تھی کہ گھمرو دوڑی
آئی۔ کہا للّو ٹھاکر آئے ہین۔ شیورانی نے چاہا کہ گلوری بنانا چھوڑکے جلدی سے جاکے
کپڑے بدلے۔ مگر وہ آہی گئے اور شیورانی کچھ مسکرائی کچھ شرمائی ہوئی وہین پر ٹھٹھک کے
رہگئی۔ یہ اندر آکے باتین کرہی رہے تھے کہ تار آیا۔ تار کے آتے ہی سب گھبرا گئے۔ کامنی
نے تار کا لفافہ کھولا پڑھا۔ کہا لو۔ آج کیا اچھا دن ہے۔ آج ہی لالجی بھائی بھی آئے اور آج ہی
بہن بھی آتی ہین۔ تار آیا ہے کہ بہنی پورا ڈیوڑھا درجہ کرکے آتی ہین۔ چار بجے کی گاڑی پر
پہونچیگی۔ شیورانی کے میان کا نام لال سنگھ تھا۔ اور للّو ٹھاکر بھی انکو کہتے تھے۔ کامنی انکو
لالجی بھائی کہتی تھی۔ لال سنگھ بھی خوش ہوئے کہ سالی کو اتنے دن بعد دیکھینگے۔ کامنی بھی
خوش تھی کہ بہن آتی ہین۔ دو گھڑی دل بہلائینگے۔ شیورانی بھی خوش تھی کہ بہن کو دیکھونگی۔
شیورانی منہ ہاتھ دھوکر کنگھی چوٹی سے لیس ہوئی۔ کپڑے بدلے۔ عطر ملا۔ اور کوٹھری سے
باہر آئی۔ گجراج سنگھ کی بی بی نے داماد سے ادھر اُدھر کی باتین کین اور شیورانی سے کہا
بٹیا نغیا مین جاکے انکا اسباب رکھوا دو۔ پانی وانی گھڑے وڑے کا بندوبست کردو۔ سفر
کرکے آئے ہین۔ ذرا دیر آرام کرین۔ مطلب انکا یہ تھا کہ اِدکا میان اتنے دن کے بعد آیا ہے
دو گھڑی ہنسین بولین۔ سب کے سامنے بات تک تو کر نہ سکینگی۔ دہذا بات کو یون بنا کے
کہا کہ بٹیا نغیا مین جاکے کسی کمرے مین انکا اسباب رکھوا دو۔ شیورانی بی بی جی مین تو خوش

ہوئین مگر اس بناوٹ کو ذرا ملاحظہ فرمایئے گا کہ ظاہرداری مین اسکا جواب کیا دیتی ہین چچی نے کہا (جاؤ بیٹیا ایک دفعہ کے کہنے مین نہین سنتی ہو۔ ساتھ لیجا کے جو کمرا پسند ہو اسمین اسباب رکھوا دو۔

شیورانی۔ میرے جانے کی کون ضرورت ہے چچی جان کیا کسی نے رستا نہین دیکھا ہے۔

چچی۔ بڑی ڈھیٹ ہو۔ رستا دیکھا ہو تو کیا ہوا۔

شیو۔ ہم کسی کے نوکر نہین۔

چچی۔ (مسکراکر) رانیان کہین نوکر ہوا کرتی ہین۔ مگر جو کوئی اپنے گھر مین آئے اُسکا آدر بھاؤ کرنا چاہیے کہ نہین۔

شیو۔ (ٹھنک کر) بڑی کے ہوتے چھوٹی کو کوئی ضرورت آدر بھاؤ کی نہین ہے۔

چچی۔ بوڑھے تو فقط زبان ہلانے کے لیے ہوتے ہین۔

لال۔ آپ میری بے عزتی کیون کرتی ہین۔ مین اپنا اسباب اپنے آپ رکھ دونگا۔ مہمانون کے سامنے کسی نے آجتک اُنکی اتنی بے وقعتی نہین کی جتنی اسوقت ہو رہی ہو (مسکراکر) مگر اب تو آن پھنسے۔

شیو۔ (اور ٹھنک کر) کوئی اپنے گھر کا رستا نہین بھولجاتا ہے۔

لال سنگھ نے کہا تو صاحب ہم تو جاتے ہین جو بے وقعتی پہلے ہوئی تھی وہ تو ہوئی ہی تھی اب تو صاف جواب ہو گیا کہ تشریف لیجایئے۔

گھرواج کی بی بی اور کامنی اور مہری اور گھرو اور سمترا کھلکھلا کے ہنس پڑین۔ شیورانی کی چچی نے کہا (تم کو ہم سے مطلب ہے یا اور ون سے۔ ہمارے سر آنکھون پر تمھاری جگہ ہے۔ اسکو کہنے دو)

الغرض یہ دل لگی مذاق ہو کر شیورانی نے گھرو کو ساتھ لیا اور نبیا مین گئی اور وہان کمرا صاف کرایا۔ پانی کے گھڑے اور صراحیان اور برتن رکھوائے اور لال سنگھ کا اسباب رکھوایا۔ گھرو سب سامان کرکے چلی آئی۔ لال سنگھ ٹھاکر نبیا مین گئے۔

لال۔ کون کمرا ہمارے لیے تجویز ہوا گیا ہے۔

شیو۔ (مسکراکر) کمرے سے گردن نکالی۔

لال۔(اندر جاکر۔ بی بی کے گالون پر ہاتھ پھیر کر) اُکہیے مزاج شریف۔

شیو۔ (مسکرا کر) خاموش۔

لال(کچھ بوسے تاڑ تڑ لیکر) ہمارے آنے پر یہ کپڑے بدلے گئے۔ کنگھی چوٹی سے درست

ہوئین جب مین نے آکے دیکھا تو نہ مانگ درست تھی نہ کپڑے درست۔

شیو۔(بوسے کا جواب دے کر) اب تو درست ہے۔

لال۔جب ہمکو دیکھا تب نا۔

شیو۔ ہان ہان تب۔ تب ہی تمکو تو اور خوش ہونا چاہیے کہ جب ہم پاس ہوتے ہین تب

سنورتی ہے اور جب ہم پاس نہین ہوتے تو یہ ٹھین وہ نہین رہتی ہے۔ مین ٹھنین تب

جب کوئی داد دینے والا ہو۔ اور یون گھر کے اورون سے اپنے تئین گھورواتی ہون۔ غیرون

کی نگاہ پڑے۔

لال۔(کلیجے سے لگا کر) انھین باتون پر تو میری جان جاتی ہے۔

شیو۔ بڑا پیار آیا تھا مجھے۔

لال۔ اسوقت تمھاری بھی غضب کی ہو۔ جان جاتی ہے۔

شیو۔(ناز کے ساتھ آہستہ سے۔ میان کے گال پر ہاتھ مار کر) یہ لفظ زبان سے نہ نکالا کرو

جان جائے تمھارے دشمنون کی۔

لال۔ کبھی اتنے دن مین یاد بھی کیا۔

شیو۔ اپنے ہی دل سے پوچھو۔

لال۔ میرے دل کو پرائے دل کا حال کیا معلوم۔

شیو۔ کبھی ہچکیان آتی تھین؟

لال۔ ہان آتی تھین اور ہمارے دل نے گواہی دی تھی کہ ہماری جانی ہمین یاد کرتی ہوگی۔

شیو۔ ہم کو تمھارے دل کا حال گھر بیٹھے ہی معلوم ہو گیا اور تم اتنی سی بات نہ سمجھے اور

ہم سے پوچھتے ہو کہ کبھی یاد بھی کیا تھا۔

لال۔(زور سے لپٹا کر) تم سے ہم تقریر مین نہین جیت پاتے۔

شیو - اور جیت کاہے مین پاتے ہین - آپ مجھے -

اس گرماگرم اور جیت فقرے پر لال سنگھ کھلکھلا کے ہنس پڑے اور مارے ہنسی کے رہا نہ گیا - دیر تک ہنستے رہے جب ہنسی موقوف ہوئی تو انھون نے کہا بڑے بول کا سر نیچا -

ٹھاکر لال سنگھ ایک ہفتے تک سسرال مین رہے - شام کو اُسروز پدمنی بھی آئین کامنی کے بیاہ کا حال سے سب خوش تھے کہ اچھے گھر مین ہونیوالا ہے - راج کر یگی دوبار اندر بکرم سنگھ نے ہنوئی کی پرائیوٹ دعوت کی اور گیان سنگھ اور بلبھدر سنگھ روز انسے ملنے کو آتے تھے اور ساتھ ہوا کھلانے لیجاتے تھے رنبیر سنگھ سے بھی دوبار ملاقات ہوئی - انھون نے چاہا کہ اپنی بی بی کو بھی ساتھ لیجائین مگر انکی ساس نے کہا یون لیجانے کو تم کو کون روک سکتا ہے تمھارا مال ہے - لیکن کامنی کی شادی پہ آؤ ہی گے بس جبھی اپنے ساتھ لیجانا - انھون نے منظور کر لیا اور رخصت ہوئے - پدمنی بھی دو ہفتے کے بعد سسرال گئین -

اب سنیئے کہ جب کامنی کے بیاہ کا معاملہ پکا پوڑھا ہو گیا تو بہت سی عورتین رنبیر سنگھ کے دیکھنے کو گئین یعنی وہ عورتین جو کسی نہ کسی بہانے سے جا سکتی تھین - اور وجہ اسکی یہ تھی کہ کامنی کی نسبت بہت سے گھرون سے پیغام آچکے تھے اور سب یہی چاہتے تھے کہ ہمارے ہان آئے - اسکے حسن کی دور دور تک تعریف تھی - جو عورت رنبیر سنگھ کو جا کے دیکھتی تھی وہ گجراج سنگھ کے ہان آکے مبارکباد دیتی تھی کہ جوڑی ہو تو ایسی ادھر کامنی اور رشیدرانی اور گھر بھر خوش ہوتا تھا کہ جو آتا ہے لڑکے کی تعریف ہی کرتا ہے کہ ایسا خوبصورت لڑکا پڑھا لکھا اور لایق اور ملنسار اور خوبصورت لڑکا ہے -

شیو رانی - کامنی تو لڑکپن ہی سے گورا گورا دولھا ڈھونڈھتی تھی

کامنی - جیسے انکو میرا لڑکپن یاد ہی تو ہے -

شیو - نہین - تو تو میری اماں کی برابر ہو مجھے تیرا لڑکپن کہاں سے یاد ہے -

اندر - پہلے تو دائی نے کہا لڑکا ہوا لڑکا ہوا - پھر سُنا کنیا بھوانی تشریف لائی ہین - ہم نے کہا خیر بھئی - اچھا - لڑکی ہی سہی -

کامنی - تم تو بھائی بس وہی باتین کرتی ہو - اب مین اتنی ذراسی ہو گئی کہ تم کو میرا پیدا ہونا تک یاد ہے -

اندر - اپنے سر کی قسم یاد ہے -

شیو - کہتی تھی میرا دولھا چاند کا سا ہوگا اور سویرے اُٹھ کے میری پوجا کریگا -

اندر - تو چاند ہی سا - یہ بات تو سچ نکلی -

شیو - تو پھر پوجا بھی کریگا - اب آنے تو دو - لڑکا تو قسمتوں سے ملا ہے -

گنگا رانی - ایکدن جب یہ ذراسی تھی تو ایک خوانچے والے سے مین نے جلیبی لیکے اسکو دی - ماں نے پوچھا اری یہ مٹھائی کہاں سے آئی - کہنے لگی جلیبی دولھا بھیجی (یعنی دولھا نے میرے واسطے جلیبی بھیجی -

شیو - اب ہم کہلا بھیجنگے کہ بھئی تمھاری بہو کو جلیبی لڑکپن سے پسند ہے - اسکے لیے روز سویرے اُٹھ کے جلیبی بھیجا کرو -

کامنی - انکو آج نئی نئی باتین سوجھتی ہین - بڑی دیر سے بکھیڑے کی باتین کر رہی ہین تم نے مجھے کب جلیبی کھاتے دیکھا -

اندر - اچھا تو کس چیز کی فرمائش کرین -

کامنی - تمھاری سسرال سے کس شئے کی فرمائش آئی تھی -

اندر - ہمارے سسرال والے تو گنوار ہین -

سورتا - (اندر بکرم کی بی بی) ہان گنوار تو ہین ہی - گنوار نہوتے تو (آہستہ سے) تم گنوار کے یہان بیاہتے کیون -

اندر - (ہنسکر) سنا بہن - کچھ سنتی ہو -

شیو - پھر بھابی جسکو تم کہو گے وہ تمکو بھلا چھوڑ دے گا -

اندر - پدمنی جب ذرا بڑی ہوئی اور اسنے دیکھا کہ اب گھر بھر کامنی کو پیار کرتا ہے تو ایکدن بڑی حسرت سے کہنے لگی کہ جب سے کامنی ہوئی گھر بھر دشمن ہو گیا -

کامنی - مین چھوٹی تھی نا مجھے سب ہی سے زیادہ پیار کرتی ہونگی - چھوٹے بچے کا پیار ہوتا ہی ہے - بس وہ بگڑ گئین کہ سب میرے دشمن ہو گئے - بچے کی بڑہ کتنی ہین بچپن مین کبھی روتی نہین تھی -

شیو - پرمیشر نہ کرے - تو تو مان کے پیٹ ہی سے ہنستی ہوئی نکلی تھی -

شمرتا - جیسے بھاند نقل کرتے ہین کہ ہمارا گھوڑا مان کے پیٹ ہی سے کلیلین کرتا نکلا تھا -

اندر - یہ تو دائیون وائیون اور گھر مین سب نے کہا تھا کہ یہ لڑکی بڑی گوری ہو گی - ویسی ہی گوری ہوئی -

کامنی - ہمارے گھر مین تو کوئی کالا دکھائی نہین دیتا -

شیو - جو کوئی اسکے چھیڑنے کو کہے کہ تیرا دولھا تو کالا ہے تو یہ رو رو کے ڈھیر کرے کہ واہ کالا کیون ہے جیسی مین گوری ہون ویسا ہی وہ بھی گورا ہے - پوچھا اری کامنی تیری ساس کہان ہے - تو کہتی ساس چولھے گئی - چولھے گئی ساس -

کامنی - (منہ پھیر کے مسکرا کر) کتنا سچ بولتی ہو بہن -

شیو - اب نہ ساس کو چولھے ڈالنا کہین -

کامنی - تم پر ایکدن بڑی مار پڑی تھی - تمھے یاد ہے -

شیو - ہان ہان کیون نہین - تجھے تو اپنی چھٹی بھی یاد ہوگی -

کامنی - ہان ہے - اُس دن نوبت رکھی گئی تھی - نام رکھا گیا تھا - مٹھائی بٹی تھی - مین سب سے باتین کرتی تھی -

شیو - ہان باتین تو تو پیٹ مین آنے سے پہلے ہی کرتی تھی - بھلا اسکے دولھے کو معلوم

ہے کہ انگریزی اُردو ناگری پڑھی ہے۔

اندر۔ کیا خوب۔ یہ اچھی کہی۔ وہ انگریزی خوان آدمی۔ پورے صاحب رنگ اسکو خوب معلوم ہے۔ پڑھی لکھی نہوتی تو وہ صاف صاف کہدیتا کہ مین شادی نکرونگا۔ دو ایک بوڑھے بزرگون نے جو پرانے فیشن کے ہین باتون باتون مین کہا تھا کہ انکو ان امور مین کیا دخل ہے جہان باپ مان چاہینگے وہان شادی ہوگی۔ اسنے فوراً پلٹ کے جواب دیا سنیئے قبلہ وکعبہ آپکی اور ہماری تہذیب ہمارے اور آپ کے خیالات ہمارے اور آپ کے اخلاق مین بڑا فرق ہے۔ مین شادی اپنے پسند کی ہوا ونکی کرا ونگا باپ کے پیلے۔

ستیو۔ بڑون سے ایسی باتین کرنا کونسی عقلمندی ہے۔

سمترا۔ آج کل کے انگریزی پڑھے ہوئے کسی کو نہین مانتے

اندر۔ کیا خراب ہے ہم لوگون مین ہے کہ دولھا دولھن سے کوئی بحث ہی نہین۔ انکی بساط کسی شمار قطار ہی مین نہین۔ مان باپ جیسے جسکے ساتھ چاہا بیاہ کردیا۔ پسند غیر پسند سے کوئی واسطہ ہی نہین۔ اور اُس سے بڑھکر [illegible] بیوقوفی ہوگی کہ ذرا ذرا سے بچون کی شادی کر دیتے ہین۔ یہ بڑی جہالت ہے۔ عمر کا لحاظ کم سے کم اٹھارہ برس کا لوکا اور لڑکی تیرہ برس کی۔ یہ نہین کہ آٹھ برس کا لونڈا اور چھ برس کی لونڈیا۔

سمترا۔ (کیا سچ ہے) یہ تو بڑی بات ہے ایتنی کم سن لڑکی کا بیاہ تو نکرنا چاہئے۔ نہ اتنے کم سن بچے کا۔

ستیو۔ گھر والون کا دو گھڑی کا کھیل ہوتا ہے۔ کھیلتے ہین۔ ہنستے ہین۔

اندر۔ واہ رے کھیل۔ شادی بیاہ بھی دل لگی ہے۔

سمترا۔ اسمین بڑی خرابی ہوتی ہے۔ جو لڑکا جاتا رہا تو لڑکی بچاری چھ برس کی معصوم عمر بھر کو گئی گذری۔

اندر۔ دین دنیا دونون سے گئی گذری۔ ادھر کی رہی نہ اُدھر کی رہی۔ اور دس برس کے اندر ذرا لڑکون کو زیادہ خوف رہتا ہے۔

سمترا۔ صحیح۔ یہ تو بڑی بُری رسم ہے۔ ہزارون لڑکیان اسی خرابی کے سبب سے بیوہ

ہو جاتی ہین اور ذری ذری سی ننھی ننھی لڑکیان بچاری - جو مرد کی صورت تلک نہین جانتین کہ کیسی ہوتی ہے -

اندر - مر جانا لڑکی کا اس سے بہتر ہے کہ عمر بھر رنڈاپے مین کاٹے - اور چھہ سات برس کی عمر مین بیوہ ہو جاوے جب وہ اچھی طرح سمجھتی بھی نہین کہ کیا ہو رہا ہے اور کیا مصیبت اُس پر پڑ رہی ہے - کتنے افسوس کا مقام ہے - شادی ہمیشہ بڑھ کے کرنی چاہیے لڑکا اٹھارہ برس کا - لڑکی کم سے کم تیرھوین مین - بلکہ چودہ برس کی بچے بھی طاقتور پیدا ہون اور شادی کے جو معنی ہین اسطرح پر شادی ہو - گڑیا گڈون کا کھیل نہو - یون تو بیوقوف لوگ کپڑے کے بچے بچیان کے بیاہ رچتے ہین - بلی کی شادی کرتے ہین اگر انسان کی شادی کے بھی یہی معنی ہین تو اس عقل پر تین حرف - شادی بیاہ بھی ایک کھیل ہو گیا -

شیو - تم اپنی لڑکیون کی شادی اب بیس برس کے سن مین کرنا

اندر - بیس نہین تو تیرہ چودہ مین تو شک نہین -

شیو - مجھے کیون گیارھوین ہی برس مین بیاہ دیا -

اندر - اُس زمانے مین ہم ذرا سے بچے تھے - نہین کبھی اسطرح بیاہ ہونے پاتا - کامنی کا گیارھوین برس کرلیا - چودہ برس کی پوری ہے -

سمرتا - ہم تو اس عمر کی شادی مین خوش - غضب تو یہی ہے - میان جانے بی بی پائی - بی بی میان کو جانے - ناخن کے برابر بچون کی شادی کیا کھلونا ہوا - بڑدن بڑدن کی زندگی کا تو اعتبار نہین - اِن ذرا ذرا سے بچون کی زندگی کا کیا اعتبار ہو سکتا ہے -

شیو - اُسمین میان بی بی دونون لیک ہو گئے -

اندر - اچھی بات ہر برائی کیا ہے -

اتنے مین ایک بوڑھی مسلمان عورت آئی - سمرتا اور شیو رانی اور اندر بکرم نے کہا بوا سلام اُسنے دعائین دین - جیتی رہو - سدا سہاگن رہو - راج کرو - بھیا تم نوکری پر نہین گئے - اندر بکرم نے کہا نہین - آج تعطیل ہے - پوچھا کامنی کہان ہین - کامنی نے سلام کیا - اندر بکرم نے کہا اب کامنی کا بیاہ ہے - بوڑھیا بولی مبارک مین سُن چکی ہون - لڑکپن مین کامنی بٹیا

کہا کرتی تھی کہ سُندر دولھا آئیگا تو ن سُندر ہی ملا۔

کامنی - اِس بوڑھیا کو بھی میرے لیے زبان آئی۔ اور کسی بات کا ہوش حواس نہین ہے بس یہی یاد ہے۔

شیو - یہ کہتی ہو تم جھوٹ کہتی ہو۔

بوڑھیا - ہان ٹھیک جو کوئی ذرا کہدے کہ تیرا دولھا کالا آئیگا تو بس صناعت مچانے لگتی تھی کہ واہ کالا کیون آئیگا جیسی مین ہون ویسا آئیگا - ایکدن کسی کے بچے کو ہاتھی پر سوار جاتے دیکھا - یہ دُلاری دائی کی گود مین بیٹھی تھی وہ لڑکا بڑا گورا تھا ذرا سا لڑکا تھا کامنی بٹیا کہنے لگین یہ ہمارا دولھا ہے - ہاتھی پر یہ ہمارا دولھا آیا ہے۔

شیو - لو یہ اور بھی واقعہ کار آئی - اب بتاؤ۔

کامنی (آہستہ سے) اِس بڑھیا کا سر - ہاتھی بھی یاد ہے لڑکا بھی یاد ہے - ابھی باپ کا نام کوئی پوچھے تو نہ یاد نکلے - میرا بچپن یاد ہے - جھوٹی کہین کی۔

بوڑھیا - بڑی بٹیا جیسا یہ چاہتی تھی ویسا ہی لڑکا ملا - بُری نظر سے اللہ بچائے ایسی صورت ہو کہ چاند مین داغ ہے اسمین نہین - اللہ انکی جوڑی برقرار رکھے۔

سمترا - تم نے کہان سے دیکھا کیا جاتی آئی ہو۔

بوڑھیا - اے دولھن ہماری لڑکے کی سرکار ہے - ہاتھی پر نوکر ہے - آٹھ روپیہ اور کھانا اور برس مین دو جوڑے اور شکار پر کھانا رسوئی سے آتا ہے۔

شیو - کیا ہاتھی بھی ہین - خوش ہین اپنے گھر سے - بڑے بڑے چشم بددور۔

اندر - دو ہاتھی ہین - ایک ہاتھی اور ایک پاٹھا ابھی مول لیا ہے - کیا سب ہماری سسرال والون کیطرح سے کنگلے ہی ہوتے ہین۔

(کامنی، شیو، رانی اور اندر بکرم سنگھ مسکرائے - سمترا کو بُرا معلوم ہوا اور اُسکے چھیڑنے کیلیے تو اندر بکرم نے کہا ہی تھا - سمترا تنک گئی (کیا سب کے گھر مین ہاتھی ہی جھومتے ہین) یہان ہاتھی پلے ہین - میرے میکے والون کے دشمن کنگال ہون - کنگال وہ جو دان سلے اِس سے بڑھ کے دان وہ کیا دیتے کہ لڑکی آئی بڑی دیدی - ہم لوگ ہی وہ سُرنگ گھوڑی

کھلوا کے سیکہ بھید بتینگے دے ایسے کو جو جپ مانے اور جو کھا ے اور غوا ے اور پھر کنگال بنا ے اُسکو دنیا اکارت ہے - کنگال ہون اُنکے بَیری - کامنی - اندر بکرم شیورانی - بڑھیا عورتین سب ہنسنے لگین - سُمترا بھی مُسکرانے لگی - سُمترا کے میکے سے اندر بکرم سنگھ کو سرنگ گھوڑی جہیز مین ملی تھی - جب اُسنے اپنی بی بی کے چھیڑنے کے لیے کہا کہ تمھاری سسرال والون کیطرح کیا سب کنگلے ہی ہوتے ہین تو وہ بگڑ گئی - اُسنے بھی ہنسی ہنسی مین کہا کہ ایک تو اُنھون نے اپنی لڑکی دی اور گھوڑی دی اور اسپر کنگال بنا ے گئے - اندر بکرم نے کہا یہ اچھی دل لگی - لڑکی دی تو کیا احسان کیا - ہمارے سے عالی خاندان چھتری اُسکو ملتے کہان اور اگر سرنگ گھوڑی کھول لیجائین تو پھر کسی روز یہ سُنہری گھوڑی (جورو کی طرف اشارہ کر کے) ابھی کھول لیجائین - دیر تک باہم یہی نوک جھونک رہی - سمترا نے کہا کسی کو لڑکی بھاری نہین پڑی تھی - جب ہزارون خوشامدین کین ہاتھ جوڑے پاؤن پڑے تب میرے میکے والون نے لڑکی دی - اسپر کامنی اور شیورانی نے بھائی کا جنبہ کیا اور بڑی دل لگی ہوئی - کہا یہ کیا کہتی ہو اے ہم تو وہ لوگ ہین کہ اچھے اچھے اپنی لڑکیان ڈالی لگاتی ہین - تم بی بی ہو کس خیال مین

بوڑھیا - اے تو دلھن ہاتھی پالنے سے کوئی کنگال ہو جاتا ہے -

کامنی (بہت ہنسکر) یہ کیا جانے کیا ڈھنگ رہی تھی - اُلٹی سمجھی -

اندر - انھون نے اِدھر اُدھر سے ایک بات پیدا کر کے یہ ہانک لگا دی -

بوڑھیا - اے بہن ہنسی کی کون بات ہے -

اندر - ہاتھی تو ہم نے سنا کہ ان بیر سنگھ خود چلا لیتا ہے -

ب - ہان بھیا - اے وہ تو بھید سے کے شکار کو جات ہین - پھیلبان ہین پورے پورے جنگلی ہاتھی کو پکڑتے ہین - نیپال گئے - کبھی گڑھ کے جنگل گئے - نانپارے کے نیچے اُتر گئے - وہ کیا ذات تھوڑا ہی ہین - توبہ توبہ -

شیو - کامنی اب کیا ہے سیان ٹھاکر کے ٹھاکر - فیلبان کے فیلبان -

کامنی - ہان تو لو ٹھاکر کو جیان ہو گئے - اب ہم کو جیان لکھا کرینگے -

راوی - شیورانی کا سیان ٹھاکر لال بہادر سنگھ شہسوار تھا اور گھوڑے اور جوڑی نکالتے

مین فرد - اسکا اُسکو شوق تھا - جب شیورانی نے کامنی سے ہنسی ہنسی مین کہا کہ تیرا دولہا ہاتھی
چلاتا ہے - فیلبان ہوگیا تو اس حاضر جواب نے بھی چھوٹتے ہی کہا کہ للو ٹھاکر (لال بہادر سنگھ)
کو کوچبان کہا کرو -

شیو - کیون بوا - اُن کے گھر کی عورتین کیسی ہین - لڑاکا تو نہین ہین -

بوڑھیا - نہین بی بی - ارے بڑی ملنسار - گھمنڈ نام کو نہین - بڑی دینے والی وہ جو
دھنّو ٹھکرائین ہین وہی گھر کی مالکن ہین - ساس دکھیا کچھ نہین کرتین - بڑی بھاگتن ہیں -
دھنّو دولھن تو کامنی بٹیا کو کلیجے مین رکھ لینگی - ہین بڑی تیز - ناک پر مکھی نہین بیٹھنے دیتین
اُنکے سامنے کسو کی چل نہین سکتی - بڑی گھر گرہست ہین - کملاپتی انکی نند بڑی سیدھی
ہنس مکھ لڑکی ہے - اچھے گھر گئین - اللہ راج کرنا نصیب کرے -

سمترا - تو آج یہ ایک نئی بات معلوم ہوئی کہ رنبیر سنگھ ہاتھی بان بھی ہین - اچھا تو ہے
کامنی کو ہودے مین بٹھا لینگے اور خود گردن پر -

بوڑھیا - بٹیا ابھی مِنّل ہے - بڑی دھت سیکھ جائینگی -

کامنی (آہستہ سے) تیری نانی کی آنکھ - لائی وہان سے بڑی دھت -

اندر - رنبیر سنگھ کے یہان کا ہاتھی چھوٹا ہے -

بوڑھیا - ابھی بڑھیگا - کوئی بیس برس کا ہوگا -

شیو - ہاتھی کی سنا بڑی عمر ہوتی ہے -

ب - اے بٹیا سوا سو برس تلک جیتا ہے - ہوتا بھی تو ہے ڈدہ کا ڈدہ -

اندر - بہت سے جنگل ہین - ہم کھیدے مین گئے ہین - مورنگ - کجلی بن - سلہٹ -
رنگون -

شیو - مست ہاتھی تو سنا خونی ہوجاتا ہے -

اندر - مکنا ہاتھی سب سے زیادہ عمر کا ہوتا ہے - اسکے دانت نہین ہوتے - اور اس قسم
کے ہاتھیون کے پاٹھون کے دتلی نکل آتی ہے -

سمترا - (شیورانی سے) دتلی کسے کہتے ہین -

شیورانی - دٗنی چھوٹے چھوٹے دانتون کو کہتے ہین -
اندر - بس وہ دانت دودھ پینے کے وقت تھنی کو چھُبتے ہین اس سے وہ دودھ نہ پلاتی اور زیادہ دن تک دودھ پینے سے تکتا اور ہاتھیون سے زیادہ طاقتور ہوجاتا اور اسی باعث سے حرامزادہ ہوتا ہے -
شیو - بھئی ہم تو رنبیر سنگھ سے کہینگے کہ بھیّا ہاتھی کا چلانا چھوڑو - جو حکم ہے -
اندر - ایک بادشاہ کا ہاتھی لکھنؤ مین ایک دفعہ بگڑ گیا - فیلبان بادشاہ پاس گئے - بادشاہ نے جلیبیان ہاتھ مین رکھین اور پُچکار کے بُلایا - ہاتھی بکری کیطرح سے بس کان دبا کے آگیا - پکڑ کے باندھ دیا -
بوڑھیا - وہ بڑا گنجل ہاتھی تھا - مین نے دیکھا تھا -
سُمترا - گنجل ہاتھی کیسا ہوتا ہے -
اندر - بہت بڑے ہاتھی کو کہتے ہین -
شیو - یہ دیو کے دیو پکڑے کیونکر جاتے ہین -
اندر - سہل ترکیب ہے - کھیدے مین آسانی سے پکڑ لیے جاتے ہین - ہاتھی کے جنگل مین شکار کو چلے - بیس پچیس سو دو سو ہاتھی ساتھ ہین - آدمی اور پھندیت بندوقین اور آتشبازی لیے ہوئے ہمراہ - خبر آئی کہ فلانی جھاڑی پر ہاتھی ہے - دو تین جانب لوگ بندوقین اور آتشبازی لیکے پہاڑ پر چڑھ گئے - اور بندوق سر کی - ہاتھی گھبرایا اور بھاگا - دوسری طرف سے پھر بندوق چلی اور آتشبازی دونون طرف چھوٹنے لگی - اب ہاتھی اور بھی پریشان ہوا - بوکھلا کے اُس جانب آیا جہان شکاری ہاتھی کھڑے ہین انکے پاس سے ہو کے نکلا تو دو ہاتھیون کے بیچ مین آیا - اب شکاری ہاتھیون پر ایک فیلبان بیٹھا ہے پیچھے پھندیت پھندیتون کے پاس پھندے ہوتے ہین اس ہاتھی کے پھندیت نے پھندا مارا جنگلی ہاتھی کی گردن جکڑ گئی اور ویسے ہی دوسرے ہاتھی کے پھندیت نے پھندا مارا - اب دونون ہاتھیون سے جنگلی ہاتھی جکڑ گیا - اور بھاگا - ادھر فیلبانون نے اپنے ہاتھیون کو سونٹی سے ملنا شروع کیا -

شیو - یہ کیون اپنے ہاتھی کو کیون مارتے ہین -

اندر - جسمین خوب تیز چلین اور اس جنگلی کو بھگا لیجائین -

سمترا - اور پھندون سے گردن مین پھانسی نہین لگجاتی -

اندر - پھندے اپنے قابو مین ہوتے ہین - جب چاہا تنگ کر کے گردن کس دی اور جب چاہا ڈھیلی کر دی -

کامنی - اور جو جنگلی ہاتھی زور سے بھاگے تو پھندے ٹوٹ نہ جاے -

اندر - پھندون کو اپنے ہاتھی کی پیٹھ سے باندھ دیتے ہین دو ہاتھیون کو ایک ہاتھی کیونکر کھینچ لیجائیگا - کسی چھال کے پھندے ہوتے ہین - بڑے مضبوط

کامنی - بھلا لکڑی کو ہاتھی کیا مانتے ہونگے وہی لکڑیان نا جس سے چھت کو ٹی جاتی ہے -

اندر - مضبوط نئی ہوتی ہین اور اُنمین کیلین لگی ہوتی ہین - خیر بس اب وہ ہاتھی دوڑتے دوڑتے تھک گیا اور تھک کے ٹھہر گیا - ہم نے بھی اپنے ہاتھیون کو روک لیا - وہ چرنے لگے - اور وہ بھی ساتھ ساتھ چرنے لگا - پھر اُسکو تھان یا تھاد پر لیگئے - وہان اپنے ایک ہاتھی سے پھندا کھول کے بڑے تناور درخت سے اُس پھندے کو باندھ دیا اور پھر دوسرے ہاتھی کے پھندے کو دوسرے درخت سے باندھ دیا - اب جنگلی ہاتھی جکڑا ہوا ہے -

کامنی - بھاگ کے کہان جاے اور کدھر سے بھاگے -

اندر - اب وہ پھڑک رہا ہے اور بے چین ہے - نئی مصیبت پڑی ہے نا - اب اُسکو سونے نہین دیتے -

شیو - یہ کیونکر - ہاتھی کوئی بٹیر تو ہے نہین کہ رات کو (کُو) کر کے جگا دیا -

بوڑھیا - نگاڑا بجاتے ہین - سونے نہین پاتا - ہاتھی تو یون بھی بہت سے آدمیون مین سوتا نہین - اکیلے مین آرام سے سوتا ہے -

اندر - ہان بس کئی دن تک جگایا کرتے ہین ہاتھی کو سونا حرام ہو جاتا ہے ایک دن

قید۔ جسکا عادی نہین۔ دوسرے نیند حرام۔ نشہ ساچڑھتا ہے۔ تیسرے جگڑا جگڑا یا پھندے پڑے ہوئے۔ چوتھے آدمی اور بابو ہاتھی۔ کھانا نہ پینا۔ اور ہر وقت نقارے اور توپ اور آتشبازی کا سامان۔

شیو۔ دیکھو قابو مین کرتا ہے۔

کامنی۔ جو ذرا بگڑ جاے تو پھند ادند اد ھرا ہی رہے۔

شیو۔ آدمی کی کیا حقیقت ہے بھلا۔

بوڑھیا۔ آدمی اسکے آگے ایک ٹھنگا ہے۔

شیو۔ جب بیر سنگھ ہاتھی پر فیلبان کی جگہ بیٹھتے ہین تو تمھارا لڑکا بھی ساتھ ہوتا ہی یا اکیلے ہی جاتے ہین۔

بوڑھیا۔ یہ اُنکے من کی سوج ہے۔

اندر۔ اجی وہ خاصہ اچھا فیلبان خود ہے

بوڑھیا۔ آج تو ادھر ہی سے ہاتھی پر باغ جائینگے۔ لڑکا میرا آجکل بیمار رہے۔ اپنے آپ ہی ہاتھی لیجائینگے اور اسی طرف سے جائینگے۔

شیو۔ (اندر سے) ہم بھی دیکھتے ہین کسوقت جائینگے۔

بوڑھیا۔ بس کوئی چار بجے۔ مین چپکے سے کہہ جاؤنگی۔

شیو۔ ہان میری اچھی بوا۔ ضرور کہہ جانا۔

بوڑھیا۔ کہہ جاؤنگی۔ پیچھے ایک جرگا ہوگا۔ پیدل اور آپ مستک پر۔ کبھی جھول ہوتی ہے کبھی خالی گدی۔ کبھی گنگا جمنی ہودا۔ کبھی سونڈ پر سے چڑھتے ہین۔ بڑے جیالے۔

اب سنیے کہ ٹھیک چار بجے وہ بوڑھیا آئی۔ کہا بی بی ہاتھی تیار ڈیوڑھی پر جھوم رہا ہے۔ اب سرکار برامد ہوا ہی چاہتے ہین۔ شیورانی اور سمرتا اور گھر کی نوکر چاکر عورتین کوٹھے پر گئین اور کامنی کو اس بہانے سے جگایا کہ ایک سمھگی دھوم کی نکلنے والی ہے۔ کوٹھے کے کمرے پر ددھری دھری چقون سے دیکھنے لگین۔

کامنی۔ کسکی سمھگی نکلنے والی ہے بہن۔

شیو- کوئی جوہری ہے براگ داس-

کامنی- معلوم ہوتا ہے ابھی دیر ہے- آواز نہین آتی-

سُمترا- (منھ پھیر کر مسکراتی ہوئی) انھین بھی کھیدے کے پکڑے ہوے ہاتھی ہونگے

شیو (ہنسی ضبط کرکے) ہو- ضرور ہونگے-

بوڑھیا- وہ سبھگی کیا جسمین ہاتھی نہون-

شیو- ایک نشان کا ہاتھی برات کے آگے آگے ہوگا اور پیچھے بھی بہت سے ہاتھی ہون گے-

سُمترا- تم ہاتھی چلاؤ بوا-

بوڑھیا- ہان مین کھیدے سے بے پھندے کے ہاتھی پکڑ لاؤ نگا-

کامنی اور شیو رانی اور سُمترا سب ہنسین اتنے مین کسی نے بازار مین بانسری بجائی اور بوڑھیا نے کہا اب آتے ہونگے- کہ ویسے ہی ہاتھی آیا-

کامنی- این! اسے ہی سبھگی ہاتھی ہے واہ-

سُمترا- یہ ہاتھی بھی سبھگی مین جاتا ہے-

کامنی- اچھی سبھگی ہے- دیکھی تیری کالی اور بادن پرے آجائے

جب ہاتھی قریب آیا تو زرا مگرا- ان سب نے دیکھا کہ رنبیر سنگھ فیلبان کی مستک پر سوار ہے ہاتھی ذرا اکڑا تو اسنے سنبھال لیا- اور اُسی مقام پر روک کر اندر بکرم سنگھ کو بلوایا- بھبک آدمی بجادے اور وہ کپڑے پہنین اور آئین تب تک سب اس ہاتھی اور اسکے فیلبان کو دیکھا کین- کامنی نے بھی پہچانا مگر کسی پر ظاہر نہین کیا- جان بوجھ کے بیوقوف ہی بنی رہی جب اندر بکرم ہاتھی پر سوار ہو لیے اور ہاتھی رنبیر سنگھ نے چلایا تو ادھر چہل کی باتین ہونے لگین اور کامنی کو سب نے چھیڑنا شروع کیا اور کامنی اپنے دل مین ہنستی تھی کہ یہ اپنے نزدیک مجھے بناتی ہین اور مین انکو بناتی ہون-

سُمترا- فیلبان وشٹا کتنا خوبصورت ہے-

شیو- کامنی بیاہ اس سے ہو جائے تو کیسا-

کامنی (جان بوجھ کر) کیا تمکو ہوگیا ہے - بڑی بہن ہو کے شرم نہین آتی ہے چھوٹون سے دل لگی کرتی ہو -

بوڑھیا - اسمین دل لگی کی کون بات ہے رانی -

کامنی - یہ بوڑھیا تو اور بھی بارہ ہی برس کی بنی جاتی ہے -

سُمرتا - لڑکا تو گورا ہے - بہت خوبصورت -

شیو - ہان - اور کامنی کی اور اس فیلبان کی جوڑی اچھی ہے -

سُمرتا - فیلبان سا معلوم بھی نہین ہوتا -

شیو - ہم تو آج اندرجی سے کہینگے کہ ہمکو یہ فیلبان والا بہت پسند ہے - کامنی کے واسطے پیغام کرو -

کامنی - اب مین اُٹھ کے چلی جاؤنگی -

سُمرتا - تمکو اِن باتون مین کیا دخل ہے - لڑکی ذات کو -

کامنی - مُری وہ بن کے آئی ہین -

سُمرتا - اچھا تم نے اس فیلبان کو دیکھا کہ نہین -

کامنی - فیلبان ایسے ہی ہوتے ہین - مجھے سمُرن بناتی ہو - فیلبان مخمل کا نیا تہ زرد کوٹ پہنتے ہین کہین -

بوڑھیا - اے رانی بیٹی - ہاتھی پر جو کام کرتے ہین اُنکو سلطانی بانات کی وردیان ملتی ہین - جاگیرین ملتی ہین -

کامنی - یہ بوڑھیا پھر بولی -

سُمرتا - اچھا فیلبان نہین - تو پھر کون ہے -

کامنی - کسی بڑے رئیس کا لڑکا معلوم ہوتا ہے - تم چاہے فیلبان چھوڑ کے چرکٹا بنا دو -

اسپر بڑا فرمایشی قہقہہ پڑا - سُمرتا اور شیو رانی کے پیٹ مین بل پڑ پڑ گئے - بوڑھیا بھی بہت ہنسی - اور عورتین بھی ہنستے ہنستے لوٹ لوٹ گئین - اچھا فقرہ کہا کہ تم چاہے فیلبان

چھوڑکے پڑکٹا بنا دو)
سمرتا- یہ اچھی پھبتی کہی- پرائے لڑکے کو کوئی ایسا کہتا ہے-
کامنی- تم ہی یون کہو- تم ہی دون کہو-
شیو- اچھا یہ بتاؤ کہ لڑکا کیسا ہے-
کامنی- مجھے دو دھری چقون سے کیا معلوم ہوتا-
شیو- اس کے ساتھ بیاہ ہو تو کیسا-
کامنی- مجھے ہنستے ہوئے تمھین شرم نہین آتی
سمرتا- ہنستے ہی گھر بستے ہین- تم اسی فیلبان کی گھر بسی ہو-
کامنی- تم آج خوب گالیان دو-
بوڑھیا- گالیان نہین- سچ کہتی ہین-
شیو- مگر آج تک سوائے فیلبان کے اور کسی کو مستک پر بیٹھ کر ہاتھی چلاتے نہ سنا- نہ دیکھا-
سمرتا- نئی بات تو ہے-
شیو- کامنی خوب ہاتھی پر ہوا کھایا کریگی-
سمرتا- یو- اب فیلبانن بنکے بھی نہ ہوا کھائیگی تو کب کھائیگی-
شیو- چلو کہی فیلبان کو تو کیا ہوا- اونچی سواری تو ملی-
سمرتا- اور کیا فیل نشین تو کہلائیگی-
بوڑھیا- یا ٹھا بڑی دل لگی کرتا ہے- ابھی بہت چھوٹا ہے- نو سو کو لیا ہے اسمین تین سو بیچ کا دلال کھا گیا- اب سواری ہونے لگی اسپر- جب بہت چھوٹا سا تھا تب بکنے آیا تھا- کسُو نے مول نہ لیا- جب سمسال جاتا- اب دو ہاتھی ہین- دو آدمی ہاتھی پر ہین اور دو چیر کیٹے- گاؤن سے گنّا کٹ کٹ کے آتا ہے وہی کھلاتے ہین اور آٹھ سیر کی روٹی بڑا پاتا ہے اور چھ سیر کی چھوٹا- شام کو روٹی دیجاتی ہے ایک ایک روٹی سویرے کے لیے بچا رکھتے ہین-

رات کو کوئی آٹھ بجے کے بعد اندر بکرم سنگھ واپس آئے اور اپنے مکان ہی پر اُترے -
جب ہاتھی انکے لیے روک لیا گیا - گھر مین آئے تو شیورانی نے کہا معلوم ہوتا ہے تم
کھانا کھا کے آئے ہو - نہین تو تم اور اتنی دیر تک بے کھائے رہتے - اندر بکرم نے کہا ہمارے
دوست نے باغ ہی مین سویرے سے شام تک کے کھانے کا انتظام کیا تھا - وہ انگریزی خیالات
کا آدمی ہے - کھانا پینا پوشاک نوکر سامان سب انگریزی وضع کا - میز پر کھانا کھاتا ہے - گر ہندو
آدمی اور نوکر سب صاف ستھرے کپڑے پہنے ہوئے - مچھلی پکی تھی - تیتر - ہرن کے کباب
بکری کے کباب - ہرن کا قورمہ - دو ایک انگریزی فیشن کے کھانے - خوش خور آدمی کئی
قسم کے میوے - شیورانی نے پوچھا "اُٹھی بھی ہوگی - اسکے بغیر تمھارے خاندان کے چھتری
کب رہنے والے ہین - اندر بکرم نے کہا ہان وہ بھی تھی مگر کم کم اور ہلکی ولایتی شراب -
تھوڑی تھوڑی - اک ذرا سرور کے لیے - یہ نہین کہ بوتل کی بوتل چڑھا گئے - اسکی کثرت
عیب مین داخل ہے - پینے کو کون نہین پیتا - صاحب لوگ سب پیتے ہین - میم تک پیتی
ہین - کایتھون مین مردون عورتون مین ایک سرے سے اسکا استعمال ہو - راجپوتانہ مین
گھر گھر کھنچتی ہے - پنجابی کھلے بندون پیتے ہین - بنگال مین بہت عرصے سے چرچا ہے - پارسی
سب پیتے ہین - بیشنواؤن مین جائز ہے - مگر جو دور اندیش ہین وہ دوا کے طرز پر ذرا سی
پی لیتے ہین کہ کھل کے بھوک لگے - اک ذرا سرور رہے - دن بھر کی تھکاوٹ دور ہو - اخبار
کے اڈیٹر دن بھر دماغ سوزی کر کے اگر شب کو کھانے کے ساتھ ذرا سی برانڈی یا ہوسکی پی
لین تو حرج نہین - بیرسٹر یا وکیل اگر دن مین دو گھنٹے سرگرمی کے ساتھ قانونی بحث کرنے
تا ہین یا ہوسکی کے دو ایک جام پین تو کوئی نقصان نہین - ہان جو لوگ اسکے ہاتھ
بک جاتے ہین انکی حالت افسوس کے قابل ہے دل اور دماغ دونون پر اسکا خراب
اثر پڑتا ہے اور کثرت ہوتے ہوتے پھر صحت مین فتور پڑ جاتا ہے - آدمی تباہ ہو جاتا ہے
بڑے بڑے عالم بڑے بڑے قابل آدمی بندہ شراب ہو کر دین اور دنیا دونون مین ایک
کے بھی کام کے نہین رہے ع - گئے دو جہان کے کام سے ہم نہ ادھر کے رہے نہ ادھر
کے رہے - اور ایک شراب پر کیا موقوف ہے - کثرت ہر شے کی بُری -

شیو رانی نے پوچھا ہاتھی کہین اور تو نہین بگڑا تھا کہا (نہین - بہت سدھا ہاتھی ہے) پوچھا جب
ایک چھوڑ دو ہاتھی بان ہین تو اپنے آپ فیلبان بننے سے کیا فائدہ ہمت کی جو کھم - اندر نرائن نے کہا
جو کھم کچھ بھی نہین ہے - یہ بھی ایک قسم کی ریاضت ہے مشق ہے جسم مین پھرتی آتی ہے - کبھی
گھوڑے پر سوار ہو کر دو ڈھائی کوس کر کڑا دیا - کبھی ہاتھی پر ہوا کھانے نکل گئے - سیر و تفریح
کرتے ہوے - فیلبان یا چڑکتا بھی ساتھ ہو لیا - کبھی گبھی پر ہوا کھانے نکلے - کبھی کوس ڈیڑھ
کوس پیدل چلے - انسان کو چست و چالاک اور پھرتیلا ہونا چاہیے مختلف قسم کی ورزش
اور چلنے پھرنے سے بدن سڈول ہوتا ہے - پھرتی آتی ہے - کاہلی کی عادت دور ہو جاتی
ہے - بیماریون کا خوف کم رہتا ہے - تندرستی ہزار نعمت ہے - وہ آدمی کس کام کا جو دن رات
کمبخت ماں مار کرے - اور ہل کے پانی بھی نہ پی سکے یہ سستی ہی تو بیماریون کا گھر ہے - سیکڑون
بیماریون کا سامنا - تڑکے اٹھ کے آدمی کوس بھر ہو آئے - ورزش کرے ٹہلے پھرے - کام کرے
شام کو پھر ہوا کھانے جاے - اور جو چار دیواری کے اندر پڑا رہا تو کیا سوا اسکے کہ انسان کاہل
ہو جاے اور بری بری باتون کی جانب طبیعت مائل ہو - سچ یون ہے کہ اسکی خوش نصیبی
یہ کہ کامنی کی سی خوبصورت اور پڑھی لکھی بی بی اسکو ملی اور کامنی کی خوش نصیبی یہ کہ ایسا خوبرو
لائق فائق جری جیالا ہونہار شریف خاندان کا لڑکا ملا - کوئی بدوضعی کی بات اسمین نہین
لٹھ نہین - بدقطع نہین - ان پڑھ جاہل نہین - وضعدار ہونہار - خاصہ اچھا پڑھا لکھا -
گھر سے خوش - علاقے کا ایسا اچھا انتظام کرتا ہے کہ واہ - بالکل بے عیب - اور ابھی کم سن -
جب سونے آرام کرنے کا وقت آیا تو سب اپنے اپنے ٹھکانے گئے - کامنی لیٹے لیٹے
سوچا کی کہ اب تک تو کل باتین شادی کے متعلق میری مرضی کے موافق ہو رہی ہین - لڑکا
ایسا اچھا ملا کہ شہزادیون کو بھی نہ ملیگا - ایک تو پڑھا لکھا اچھا اجڈ جاہل نہین - دوسرے
چال چلن اچھا - ہزار صفتون کی ایک صفت تو یہ ہے - اور خاندان کا اچھا - پھر جوانمرد جری
اور خیالات عمدہ - کھانے پینے کا شوق - اور باین ہمہ لکھ لٹ نہین - مجھے دیکھ ہی چکا ہے
اور نہ بھی دیکھتا تو پسند کرتا - ہم دونون مین خوب نبھوگی - کیا جانے ہان ہان بھاوج بہنون بھائیون
سے اچھا میل ہے یا نہین - اگر نہوگا تو مین سمجھاونگی کہ جو باپ مان سے دلی محبت نہولی -

جو بھاوج سے ملکے نہ ہوگے۔ جو بھائیون بھائیون مین دل صاف نہوگا۔ جو بہنون سے نہ بنتی ہوگی تو میری مٹی خدانخواستہ خراب ہوگی۔ مجھسے وہ اچھی طرح بولین گی نہین۔ بات بات پر طعنے دینگی۔ بُرا بھلا کہینگی۔ اُٹھتے جوتی بیٹھتے لات مین اسکی عادی نہین۔ مجھسے تو دم بھر بھی ایسے گھر مین نہ رہا جاسے جسمین یہ جھگڑے ہون۔ سُنا تو یہی ہے کہ دھنّو رانی بڑی ملنسار ہنس مکھ ہین۔ ذرا مزاج کی تیز تو ہین اس سے مجھے کیا۔ سُنا انکی بہن کملا تی بھی سیدھی ہے۔ سب ملجل کے رہین تو گھر بھرا معلوم ہو اور جو پھوٹ ہوئی تو ہنسی ہے نہ دل لگی ہے۔ وہ اُسکی دشمن۔ یہ اُسکے خون کی پیاسی۔ میکے مین تو یہ بات نہین ہے۔ سب ایک۔ سُسرال مین بھی امید ہے کہ ایسا ہی ایکا ہو کیونکہ سب پڑھے لکھے ہین۔ جاہل نہین ہین۔ ہے ہے اگر مین کسی ایسے جاہلون کے گھر جاتی جو عورتون کے پڑھنے لکھنے کو گناہ سمجھتے ہوتے پورے اجڈ چھتری ہوتے کہ لڑکی مارڈالنا تواب جانتے کسی کے سالے نہ بنین گے۔ تو موت سے بدتر حال ہو جاتا۔ پرمیشر نے اچھی سُن لی۔ اب میرے جوہر کی تھوڑا ہو یا بہت ہو کہین قدر تو ہوگی۔ جیسا میکا ہے ویسی ہی سسرال۔

اِن خیالات مین کئی مرتبہ کروٹین جو بدلین تو شیو رانی نے ایک دفعہ پوچھا کہ کیون آج تمھین نیند نہین آتی یہ کیا بات ہے۔ جب میری آنکھ کھلی تمکو جاگتے ہی پایا۔

کامنی بہن مین معمول کے خلاف آج دن کو ذرا سو گئی تھی۔

شیو۔ ہان۔ جب ہی کروٹین بدل رہی ہو۔ سونے کا دھیان کرو۔

کامنی سیو رہو گی کچھ بے چین تھوڑا ہی ہون۔

اتنے مین بارہ پر دو بجے (شیورانی) ارے دو بجگئے (کامنی) ہان ایک جب بجا تو ہمنے سُنا تھا۔ اور اب دو بجنے کو کوئی دو منٹ گذرے ہوئے ہونگے اتنے مین ایک کمرے کی کلاک گھڑی مین بھی دو بجے کامنی نے کہا بس یہی گھنٹا ٹھیک ہے۔ ٹھیک دو بجے اور وہ دو چار منٹ اِدھر گیا اور اُدھر گیا۔ دو کا وقت ہے۔ بارہ پر دو بجے اب سو رہو۔

ٹھاکر گجراج سنگھ کے ہان خوشی کے شادیانے بجتے تھے۔ چھوٹے بڑے سب خوش کہ کامنی کی شادی ایسے گھر مین ہونیوالی ہے جس سے بہتر خاندان ملنا مشکل ہے بلکہ غیر ممکن ہے رنبیر سنگھ کی تصویر سب ایک سرے سے دیکھ چکے تھے۔ کامنی نے صرف تصویر ہی نہین دیکھی تھی بلکہ ہاتھی پر سوار دیکھ چکی تھی اور پاس سے دیکھ چکی تھی۔ راج دلاری کے مکان کا معاملہ ناظرین کو یاد ہوگا۔ لڑکے کو جسنے دیکھا وہ لوٹ ہو گیا کہ واقعی بڑا حسین آدمی ہے۔ کامنی بھی خوش تھی کہ ایک تو خوبرو دوسرے ہاتھ پانون سڈول۔ تیسرے پڑھا لکھا تربیت یافتہ جو تھے ہونہار۔ بری صحبت سے نفرت۔ خاندان اچھا۔ شریف الطرفین اور نجیب الجانبین پورا چھتری۔ جو آتا تھا تعریف کے پل باندھ دیتا تھا۔ رنبیر سنگھ تو کامنی پر پہلے ہی لوٹ تھے۔ دھنوٹھاکراین اور زینب کی ان کی زبانی جو تعریف سنی تھی اس سے بس واقعی یہی کیفیت ہوگئی تھی کہ ؎ نہ تنہا عشق از دیدار خیزد۔ بسا کین دولت از گفتار خیزد۔ اور جب تصویر دیکھی تو اور بھی بے چین ہوگئے۔ دل ہاتھ سے جاتا ہی رہا۔ کسی طرح قابو مین نہ رہا۔ اور ان سب باتون پر طرہ یہ ہوا کہ خود اپنی آنکھون سے دیکھ کر کامنی اور رنبیر سنگھ کو ایک دوسرے کا سچا عشق ہوگیا تھا۔ اور وہ عشق جسکا مٹنا ان دونون کے دمون کی فنا پر موقوف تھا۔

ایکروز کامنی کے چچا کی لڑکی رادکا جو سن مین کامنی سے کوئی دو ڈیڑھ برس بڑی ہوگی دہلی سے جہان وہ بیاہی تھی اپنے چچا گجراج سنگھ کے ہان یعنی اپنے میکے آئی۔ رادکا کئی برس کے بعد میکے آئی تھی۔ کامنی کی ہمجولی ساتھ کی کھیلی ہوئی تو تھی ہی تخلیے مین ان دونون کی باتین ہوئین۔

رادکا۔ کامنی جب مین نے سُنا کہ کامنی کی شادی ہونیوالی ہے تو خوشی تو ہوئی مگر سوچتی تھی کہ کیا جانے دولھا کیسا ہو۔ ساس سے کامنی سے بنے نہ بنے۔ اچھا گھر ہے کہ بُرا گھر۔ ایک دن میری ساس نے کہا کہ بہو تیری بہن ایسے اچھے گھر جاتی ہے کہ راج کریگی۔ ایک اور بات یہ ہے کہ ایسا لڑکا نہ ملیگا۔ اسنے لڑکے کی اتنی تعریف کی کہ میرا جی خوش ہوگیا۔ وہ تعریفین کرتی تھی اور میرا کلیجا ہاتھ بھر کا ہوا جاتا تھا۔ اسنے کہا کہ بل زور سنگھ کا گھر بڑا

بھرا پرا گھر ہے۔ وہ دولت دھن دولت سب ہے اور اس لڑکے کی نسبت کہا کہ معلوم ہوتا ہے جیسے نارائن نے اپنے ہاتھون بنایا ہے۔ نارائن کا سروپ ہے اور اصل چھتری۔ لڑکپن ہی سے بندوق چلانے کا شوق کھیلتا تھا تو بھی تلوار سے۔ مین نے اُنسے پوچھا تیرے سنوئی سے۔ انھون نے کہا ہم نے تو ایسا خوبصورت آدمی آج تک نہین دیکھا۔ ایسا دیدارو جوان ہے۔ ہزار دو ہزار مین ایک۔ انھون نے دیکھا ہے۔ کئی دن تک ساتھ رہا ہے جب سُنا کہ کامنی کا بیاہ اسکے ساتھ ہونیوالا ہے تو بڑے خوش ہوئے جیسے لاکھون ہی ملگئے۔ کہا اسمین شک نہین کہ کامنی بڑی خوش نصیب لڑکی ہے۔ خدا چشم بد سے اسکو بچائے ایسے گھر گئی ہے کہ ایسا ہونا مشکل تھا۔

کامنی۔ بہن پہلے تو مجھے ایک ایسے سے کھونٹے باندھے دیتی تھین جو گنوار کالٹھ احد بد کھر جاہل ہے سُنتے ہی میرے دل الیسا بڈہوا کہ بے قابو ہوگیا۔ بالکل بس اور ہاتھ سے جاتا رہا سوچتی تھی کہ نہ ہے پر میشر اب کیا کرون کس سے کہون۔ کون مجھے بچانے والا ہے۔

رادکا۔ غضب ہی ہوگیا تھا۔ ہمین خود رنج ہوا۔ یہ انکو سوجھی کیا تھی۔

کامنی۔ بھائی لڑتے تھے کہ ہم ایسے جاہل کو نہ دینگے مگر اور کوئی نہین انکی طرف سے بولتا تھا سب نے ایکا کر لیا تھا۔ مین دن رات رویا کرتی تھی۔

رادکا۔ وہ تھا کون اور ان سب کو آخر ہو کیا گیا تھا۔ جان بوجھ کے جھونکے دیتے تھے۔ بڑا ہی غضب ہو گیا تھا۔ مین نے بھی کچھ کچھ سُنا تھا۔

کامنی۔ مین تو بالکل شرن ہوگئی تھی۔ ہوش باقی نہین تھے۔ مجھے اپنا حال اچھی طرح یاد بھی نہین ہے کہ مین کیا شرن پن کرتی تھی اور کسطرح رہتی تھی۔

رادکا۔ اب اسکا ذکر ہی نہ کرو۔ مین لڑکے کو دیکھتی۔ مگر کہان سے دیکھ سکونگی۔ بڑی تعریف سُنی ہے اب دیکھ ہی لینگے۔ کوئی جلدی تھوڑا ہی ہے۔

کامنی۔ ایک بات کہون۔ نہ کہونگی۔

رادکا۔ کہو کہو۔ میرا مردہ دیکھے جو نہ کہے۔ تب۔ اب ہی تو بُرا معلوم ہوتا ہے بس۔ ہان کیا؟

کامنی۔ تم کہین کہدو تو مجھے برابر والیان بنانے لگین اور مجھے شرم آئے۔

رادکا۔ تم شرن ہو۔ تباؤ کلیجانہ پکاؤ۔ اچھی بات کا چھپانا کیا۔
کامنی۔ مین دیکھ چکی ہون۔
رادکا۔ ہان۔ ہان۔ (خوش ہوکر) کہان دیکھا؟ راستے مین جاتے ہوئے۔
کامنی۔ یہ نہ تباؤنگی۔ بس اتنا کہدیا کہ مین دیکھ چکی ہون۔
رادکا۔ اچھا یہ تباؤ کہ ہے کیسا۔ جیسی تعریف سنی ویسا ہی ہے نا۔
کامنی۔ بیشک ہے۔ بلکہ جو سُنا اس سے اچھا اور کہین اچھا۔ سچ یون ہے کہ مین تعریف نہین کرسکتی۔ ایک اچھا اور ایک بہت اچھا مین تو بس دیکھ کے دنگ ہوگئی۔
رادکا۔ بڑا جی خوش ہوا۔ بھلا لاڈلی کا سا ہے۔ عمر مین تو لاڈلی بڑا ہے مگر شکل صورت اسی کی سی ہے یا نہین۔
کامنی۔ اری بہن لاڈلی کون چیز ہے۔ لاڈلی کی اصل حقیقت کیا ہے۔ لاڈلی اسکے مقابل مین کوئی چیز نہین ہے مین نے تو ایسا دیکھا نہین۔
رادکا۔ ہان۔ اچھا اب یہ بھی بتادے کہ کہان دیکھا کیونکر دیکھا۔ کس نے دکھایا۔
کامنی۔ ادھر سے ہاتھی پر سوار ہوکر جاتا تھا مجھے ان سب نے دکھایا۔ اپنے نزدیک تو جھکا دیتے تھے مگر مین تاڑ گئی۔ انہون نے اپنے نزدیک مجھکو جھکا دیا اور مین نے انکو جھکا دیا مین تو دل وجان سے چاہتی تھی کہ کسی طرح دیکھون۔ مجھسے کہا کامنی یہان چق کے پاس آؤ۔ دیکھو ایک ہاتھی جاتا ہے۔ پہلے تو آپ نہین کچھ کا نا پھوسی کی۔ مین نے سُن لیا۔ دو ہاتھی ہین اور ایک نئی بات یہ سُنی کہ ہاتھی کو خود چلاتا ہے۔ اور سُنی کیا سنی اپنی آنکھون دیکھی۔ بھائی کو لینے آیا تھا۔ یہان ہاتھی کو ٹھہرالیا۔ بھائی بھی سوار ہولیے۔ بھائی سے بڑی دوستی ہے۔
رادکا۔ یہ کہو۔ تو تم دیکھ چکی ہو۔
کامنی۔ ہان دیکھ چکی ہون۔ اور ــــ نہ کہونگی۔
رادکا۔ بس یہی تو عیب ہے۔ مین مار بیٹھونگی۔ مجھسے کیون چھپاتی ہے۔ مجھے الجھن ہوتی ہے مین جو کوئی اچھی بات سنونگی تو خوش ہونگی کہ برا مانونگی۔
کامنی۔ خوش ہوگی۔

رادکا۔ ہائے تو پہلے تو اتنا چھپاتی کیون تھی۔

کامنی۔ شرم آتی تھی۔

رادکا۔ واہ ری شرم۔ اچھی شرم ہے۔ اور شرم کس سے۔ مجھسے۔ واہ۔ یہ بھی کوئی بات ہے۔

کامنی۔ راج دلاری کو بلواتے۔

رادکا۔ بلاؤ۔

کامنی۔ وہان کئی اور بھی برابر والیان بھی ہین۔ یعنی۔ برابر برابر کی ہمجولیان۔

رادکا۔ کملاپتی کو تم جانتی ہو۔

کامنی۔ مجھے کیا معلوم۔

رادکا۔ اچھی عورت ہے۔

کامنی۔ وہ کون ہے۔

رادکا۔ تمہاری نند۔

اتنے مین کوئی عورت آئی تو کامنی یہ شعر پڑہنے لگی۔

غرض ماہرواس پری کا تھا نام
پدر سے کیا تہا یہ پوشیدہ کام

کامنی۔ نیند آتی ہے۔

رادکا۔ اب رات کو سونا۔

کامنی۔ جب ہاتھی کو دیکھا تو جی خوش ہوگیا اُنمین سے ایک بولی ہماری شادی نہوئی ہوتی تو ہم ماں باپ سے کہتے کہ اسی کے ساتھ ہمارا بیاہ ہو۔ دوسری بولی جو عورت اسکو بیاہ کے جائے وہ بڑی خوش نصیب ہے۔

رادکا۔ اُسنے تجھکو نہین دیکھا۔

کامنی۔ نہین۔ وہ کہان سے دیکھتی مین نے خوب غور سے دیکھا اور سچ یہ ہے۔

اگر کوئی ایسی ہی بُری وہ ہو تو ہو۔ نہین تو اسمین کوئی شک نہین
بہن اگر دیکھو تو جی چاہے کہ عمر بھر دیکھا ہی کرو اور سچ تو یہ ہے کہ اندھیرے اُجالے اگر لیٹیا
بھی سے تو جون نہ کرو۔ پی جاؤ۔ مین سچ کہتی ہون۔
رادکا۔ تو تم ریجھ گئین۔
کامنی۔ اور کیا تم نہ ریجھو جاؤ۔ ہزار جان سے عاشق نہو جاؤ تو سہی۔
رادکا۔ جو تمھارا پیارا ہے وہ ہمارا پیارا ہے۔
کامنی۔ گھروتک ریجھی۔
رادکا۔ اے گھرو سوئی کاہے مین ہے جب تمھاری سی خوبصورت، چاند سی لڑکی دیکھتے
ہی ریجھ گئی تو اور کی کون کہے۔ اور گھرو کمبخت کاہے مین ہے۔
کامنی۔ ہاتھ پاؤن ایسے سڈول ہین کہ مین کیا کہون۔ دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے۔
رادکا۔ عمر کیا ہے۔
کامنی۔ اے ہوگا یہی کوئی بیس اکیس برس کا۔
رادکا۔ جوڑا اچھی ہے۔ اسمین شک نہین۔
کامنی۔ ایک دفعہ یہ لوگ مجھے ایسے بُرے گھر جھونکے دیتے تھے کہ مین کیا کہون
اپنی قسمتون سے بچگئی۔ بڑی بُری حالت ہو گئی تھی بہن مرتے مرتے بچی۔ جان
جانے مین کچھ رہ نہین گیا تھا۔ اُف۔ جب مجھے وہ وقت یاد آتا ہے۔ کانپ
اُٹھتی ہون۔ کیا حالت ہو گئی تھی کہ ساتوین دشمن کی بھی ایسی حالت نہو۔ توبہ توبہ۔ اپنی
زندگی سے بیزار تھی سوچتی کیا تھی اور ہو اکیا۔
رادکا۔ بڑا غضب ہو گیا تھا۔
کامنی۔ مین سوچتی تھی کہ اب کیا کرون کچھ کرتے دھرتے نہین نبتی۔ ہائے
جو خود ان پڑھ ہے اُس کو سیر ہی کیا قدر ہو گی۔ زندگی تلخ
ہو جائیگی۔
گھرو۔ بی بی۔ ہم سب روتے تھے۔ انکو رام لاکھون کی عمر دے۔ مین سب سے سوا کُڑھتی تھی

کامنی - لڑکین سے ساتھ ہے نا۔

رادکا - مجھے یہ تو معلوم ہوا تھا کہ بیمار ہے - ڈاکٹرون نے آب و ہوا بدلنے کے لیے تاکید کی ہے - گانون مین جا کے رہے ہین - مگر یہ نہین معلوم تھا کہ اتنی نوبت پہونچی ہے -

کامنی - انھون نے سب سے چھپایا تھا - کانون کان کسی کو خبر نہین ہوئی -

گھرو - ابھی تھوڑے ہی دن ہوئے کہ باغ مین زور زور سے چیخ مار مار کے رونے لگین -

رادکا - ارے! یہ کیون -

کامنی - اب ان باتون کو بھول جاؤ -

رادکا - ہان جانے دو - اچھی اچھی باتین کرو -

کامنی کسی کام کو گئی تو گھرو سے رادکا نے علیحدہ پوچھا کہ یہ رو ئی کس بات پر تھین - اسنے کہا نہ بولتی تھین نہ چالتی تھین - جو کسی نے کچھ کہا تو یونہین سا جواب دیدیا نہین تو خاموش - مین کوئی گھنٹے بھر تک ساتھ ٹہلتی رہی - جو بات کرتی ہون اسکا جواب ندارد - تین چار دفعہ باتین مین نے کین - کچھ جواب نہ پایا - مین چلی آئی کہ دیکھون اب بھی کچھ کہتی ہین یا نہین - جب دور نکل گئی تو پکارا کہ ادھر آؤ - مین نے کہا اسکے کئی دن نہ بولتی ہو نہ چالتی ہو - لمبی ٹھنڈی سانسین بھرنے لگین - مین نے پھر کھود کھود کے پوچھا کہ یہ ٹھنڈی سانسین کیون بھرتی ہو کہا مین اپنے دکھ کا حال کس سے کہون کہ میرے دل پر کیا گذرتی ہے - مین نے کہا رام کا دیا سب کچھ ہے - کھانے کو اچھے سے اچھا - پہننے کو اچھے سے اچھا - تم کو کمی کا ہیکی ہے - اسکا کچھ جواب نہ دیا - پھر مین نے کہا سندر بیاہ ہوتا تھا وہ بھی نہوا - بس اتنا سننا تھا کہ پھوٹ پھوٹ کے رونے لگین - ہوتے ہوتے معلوم ہوا کہ جہان پہلے بیاہ ہونے کو تھا وہ پسند نہین - مین نے سب سے اپنی طور پر کہدیا بس سب سمجھ گئے اور ویسی ہی کارروائی ہونے لگی - تب سے طبیعت بہت اچھی ہے - جون جون دولھا کی تعریف سنتی ہین وہ دن دن کھلتی جاتی ہین - اتنے مین کامنی آئین -

رادکا - تم سمجھی تھین کہ مین پاگل ہو گئی ہون -

کامنی - میرا دل ہر وقت دھڑکا کرتا تھا اور مین سب باتین جیسے بھولی ہوئی تھی -

کوئی بات یاد نہیں آتی تھی اور یہ معلوم ہوتا تھا کہ مین زندہ نہ ہونگی۔ جیسے کوئی میرے دل کو مسوسے لیتا تھا۔
راد کا۔ بڑا صدمہ پہونچا تھا اور پہونچا ہی چاہے۔ مین خود سوچتی ہون نا کہ اگر مین کسی ایسے کو بیاہ کے جاتی جو مجھے پسند نہوتا تو میری کیا حالت ہو جاتی۔
کامنی۔ اتنا بڑا دھچکا لگا بہن کہ دل ہی جانتا ہے۔ خاصی اچھی دیوانی جیسے ہوتی ہے۔
راد کا۔ ہماری سمجھ مین نہین آتا کہ یہ ان سب کو کیا ہو گیا تھا۔
کامنی۔ بس اک بھائی تو میری طرف تھے اور کوئی نہین۔ ہم لوگون مین یہی تو مصیبت ہے کہ شادی مین لڑکا اور لڑکی دونون بے بس ہو جاتے ہین۔ زبان سے اگر کوئی لفظ نکالین تو بس قیامت ہو جاے۔ بے شرم بیحیا کہلائین اور لڑکی کم بخت کا تو جنم نہو۔
رادکا۔ دیکھو ذرا دد ایک دن ہولین تو مین ان سب کو آڑے ہاتھون لون۔
کامنی۔ کہین کا نہین رکھا تھا
رادکا۔ کیا غضب ہو گیا تھا۔ موت کا سامنا۔
کامنی۔ موت سے بدتر۔
رادکا۔ ہان مرجانے مین تو ایک دفعہ مرگئی عورت۔ چلو چھٹی ہوئی۔
کامنی۔ اور اسمین تو جیتے جی جلنا ہے۔
رادکا۔ چلو خیر جو ہوا وہ ہوا۔
گھرو۔ بی بی جی ایسی بھیانک ڈراونی صورت نکلی تھی کہ دیکھتے ڈر لگتا تھا۔
کامنی۔ یہ ہمین نہین یاد ہے۔
اب سنیے کہ کیا گل کھلا۔

فصل آٹھوین

عین گڑیال مین غلہ

ایک روز ایک پرانی نادن نے شیورانی سے پوچھا کہ کامنی بی بی کے بیاہ کا کیا ہوا۔

شیورانی نے اس ناؤن سے کہا کامنی کا بیاہ تو ٹھیک ٹھاک ہو گیا۔ اب پندت
ساعت دیکھدین تو سبھ گھڑی بھونری پھیری جاے۔ ناؤن رعک سے رہگئی پوچھا دولھا
یہین ہے یا کہین باہر۔ معلوم ہوا کہ وہین ہے۔ ناؤن نے کھود کھود کے پوچھنا
شروع کیا۔ شیورانی کو کیا معلوم تھا کہ یہ کس پھیر مین آئی ہے سب حال صاف صاف
بتادیا۔ اُسنے سُنکر ذرا ناک بھون چڑھائی تو شیورانی تاڑ گئی کہ کچھ دال مین کالا کالا ضرور
ہے۔ یہ ناک بھون چڑھانا بے سبب نہین ہے۔ اسمین کوئی نہ کوئی بھید ہے۔ ناؤن
سے باتون باتون مین یہ بھی ذکر کیا کہ سُنتی ہون لڑکا بہت خوبصورت ہے اور ہاتھ
پانون سڈول ہین۔ اسنے بھی تعریف کی کہ لڑکے کے اچھے ہونے مین کوئی شک نہین
مگر ایک بات بُری ہے۔ شیورانی کو اب مجبور ہو کر دریافت کرنا پڑا کہ وہ شے کیا ہے
ناؤن بولی ارے بی بی مین کیدن۔ یہ مین بُری بنون۔ آپ لوگ اپنے آپ دریافت
کرلیجیے۔ مین پرجا آپ راجا۔ آپ کی برابری کرون۔ سب سے بُری بنون۔ رہی سہی
ججمانی بھی جاے۔ شیورانی نے بڑا اصرار کیا بہت سی قسمین دین اور وعدہ کیا
کہ بھرپور انعام دونگی۔ اسپر ناؤن نے کہا ای بی بی دیکھنے مین تو لڑکا بہت اچھا ہے
مگر دو بڑے عیب ہین۔ ایک تو (متو ہتو) مرگی آتی ہے۔ دوسری خونی بواسیر ہے اور
تیسرا بہت بڑا عیب یہ ہے کہ جولاہن۔ چمارن۔ گڈرن۔ بٹرن کسی پر بند نہین۔ کوئی
ہو۔ اب آجکل ایک گھوسن جانی آتی ہے۔ گوری سی۔ لانبی لانبی۔ سیکڑون ہی
روپیے اسکو کھلا دیے اور کھلاتا ہے اور وہ چین کرتی ہے۔ تم نے دیکھی ہوگی
دودھ بیچنے کے بہانے جاتی ہے۔ کہو تو مین آج ہی شام کو دکھادون۔ بس
کوئی دو گھڑی مین وہان جائیگی۔ اور آٹھ نو بجے اُسکے گھر سے اپنے گھر جائیگی اسکا
مرد جاتا رہا ہے۔ شیورانی کو یہ خبرین سُنکر رنج ہوا۔ کچھ دیر دل مین سوچی کہ اندر بکرم
اور چچا سے کہین کہ دریافت تو کرین۔ مگر خیال ہوا کہ شاید جھوٹ ہو۔ پہلے اُس
گھوسن کو تو آنے دو۔ اسکی چال ڈھال ہی سے معلوم ہو جائیگا۔ ناؤن کو اجازت دی
کہ گھوسن کو لیکر بنیا کے دروازے کی طرف سے آنا۔ ادھر سے نہ آنا۔ جب وہ چلی گئی

توسمترا نے اُٹھ کے پوچھا بھابی آج یہ اس ناؤن سے کیا مصلحت ہو تی تھی۔ گھنٹون باتیں
تھم ہی نہو ئین۔ شیورانی نے سب حال تبایا اور قسمین دے کر کہا کسی سے کہنا نہین
ابھی زبان سے نہ نکالنا۔ وہ گھوسن آئے تو باتون باتون مین اُس سے پوچھینگے۔
چلو بغیا مین چلکے بیٹھین۔ ایکانت مین سمترا اور شیورانی بغیا مین گئین اور گھر کی طرف
کا بغیا کا دروازہ بند کر لیا جسمین کوئی اور نہ سُنے اور گھوسن اور ناؤن کی منتظر رہین۔
ناؤن حسب وعدہ آئی اور گھوسن کو ساتھ لائی گھوسن کوئی بیس برس کی عورت۔ بڑی
گوری چٹی۔ گول بدن۔ قد آور۔ سفید بگلے کے پر کی سی دُھوتی۔ جسکا کالا چوڑا چوڑا کنارا
تھا پہنے ہوئے آئی۔ دودھ کی مٹکی سر پر۔ شیورانی نے کہا گھوسن تو بڑی وضعدار
ہے۔ وہ مسکرا کر بولی سرکار ہی لوگون کی بدولت اپنا اور گورو کا پیٹ پالتے ہین
مین اکیلی گھر مین ہون۔ ایک آدمی کو نوکر رکھ لیا ہے۔ وہ بیلون گایون کی سیوا کرتا ہے مین
دودھ دہی۔ ملائی بیچ کے آدھ سیر آٹا پیدا کرتی ہون۔ اور لڑکے اپنے گھر سے رہتی
ہون۔ کسو نہ کسو تدبیر سے پیٹ پالتی ہون۔ شیورانی نے جو اسکو غور کر کے دیکھا تو یقین
ہو گیا کہ عورت بانکی ہے۔

شیو۔ تمھارے یہان گائے زیادہ ہین کہ بھینس۔

گھوسن۔ بھینس کوئی نہین ہے۔ دو جوڑی گوئی ہین۔ چار برد۔ اور چار گائے ہین
گوئی سے کھیتی ہوتی ہے اور گیئین کا دودھ دہی کھلاتی ہون۔

شیو۔ یہ دودھ کہان لیے جاتی ہے۔

گھوسن۔ اے بہو یہ راتب ہے۔ سیر بھر دودھ ٹھاکر کے بٹوا کے لیے شام کو
جات ہے۔

شیو۔ کون ٹھاکر کے بٹوا۔

گھوسن۔ رنبیر سنگھ نام ہے۔

شیو۔ اُنکی عورت کہان ہے۔ گھر ہی مین رہتی ہے۔

گھوسن۔ اُنکا تو بیاہ ہی ناہین ہوا۔ دھنو ٹھکراین انکی بڑی بھاوج ہین۔

شیو۔ دھنو کتنا دودھ روز لیتی ہین۔

گھوسن۔ وہ ہمکو اندر نہین جانے دیتین۔ کہتی ہین یہ رنبیر سنگہ کی دولہن سے اور جاتے کیا کیا اول پھول لگاتی ہین۔ ایکدن مین گئی تھی۔ کہنے لگین رحیا۔ جا ہمکو ایسی بانکی گھوسن نہین چاہیے۔)

سمرتا۔ تمھارا میان تو ہے نہین پھر تم یہ بن ٹھن کے کیون رہتی ہو۔ مسی کی دھڑی بھی جمی ہے اور سرمہ بھی آنکھون مین لگا ہے اور مہندی بھی رچی ہوئی ہے۔ گھوسن تو معلوم ہی نہین ہوتی۔

گھوسن۔ اے بہو۔ ہم کو بھی پہننے اوڑھنے کا شوق ہے۔ مرد نہین رہا نہ سہی ہم مر جاتے تو وہ کیا کرتا دوسری کرتا نکرتا۔ ہم کو جب پہننے بولنے کو اس سے اچھے ملتے ہین تو ہم گھوسی کا ہیکو ڈھونڈھین۔

سمرتا۔ اس سے تو دال مین کالا کالا پایا جاتا ہے۔ رنبیر سنگہ سے کچھ سانٹھ گانٹھ ضرور ہے۔

گھوسن۔ بی بی سے اب ہم کسو بڑے آدمی کو کیون بدنام کرین وہ تو سیر اور جان دیتے ہین۔ دو روپیے تین روپیے اتی بیر دیتے ہین۔ کوئی ستر کا مہنیا پڑ جاتا ہے پھر مین انکو چھوڑ کے کہان جاؤن بھلا۔ گھوسی داڑھی جار کیا کھا کے دیگا۔

شیو۔ روز جاتی ہے۔

گھوسن۔ رستان ذرا کے۔ وہ تو بہ مجھے گھر ڈالے لیتا ہے۔

شیو۔ اور عورتین بھی آتی ہونگی۔

گھوسن۔ اور کوئی آئے تو ہوی لون۔ بیاہ کرنے کو تھا۔ مین نے جا کے کہدیا کہ اپنا اور اس لڑکی کا لہو پسینا ایک کر دونگی۔ ہاتھ جوڑ کے کہنے لگا کہ وہ لونڈی تم رانی ہو کے رہنا۔ ہم نے کہا بس اسکا نام نہ لینا۔

شیو۔ بیاہ کہان ہونے کو تھا۔

گھوسن۔ کوئی ٹھاکر ہین

سمترا ۔ تو تم شادی نہین ہونے دیتین ۔

گنگو ۔ ہسن کبھی نہونے دونگی ۔ اور جو ہوگی تو مین بھی گھر پڑ جاؤنگی اور آدھا آدھا بانٹونگی اولاد تو اسکی اُس جورو سے ہوگی نہین ۔ مرگی کی بیماری ہے اور مین کہین نکین سے اولاد کی فکر کرونگی ۔ اے اب دیر ہوگئی جانے دیجیے ۔ وہ اُمرتون کے تلے سیکڑون جگہ پھیرہان کرچکا ہوگا ۔ اور بہت جھلائیگا پھر ہاتھ جوڑیگا اور قسمین لیگا ۔ کل پھر آؤنگی ۔

یہ تو ادھر رخصت ہوئی اُدھر ناؤن نے کہا سُن لیا بی بی ۔ شیو رانی نے کہا ہان سُنا عورت بڑی بیباک اور بیحیا ہے ۔ ناؤن بولی (انکا کام ہی یہ ہے یہ تو لشکر کے ساتھ رہنیوالیان ہین ۔ سمترا نے کہا (مگر ہے اچھی بُری نہین ہے)

اتنے مین ناؤن بھی رخصت ہوئی اور شیو رانی اور سمترا نے بغیا کا دروازہ کھولا ۔ تو سمترا کو اندر بکرم سنگھ اسکے میان نے دیکھا اُس کو یہ نہین معلوم تھا کہ شیو رانی اسکی بہن بھی وہین تھین ۔ دل لگی دل لگی مین بی بی کے کان مین کہا (معلوم ہوتا ہے کسی ہدہد کو اس بغیا مین بلایا تھا جبھی دروازہ بند کرلیا) وہ مسکرا کر بولی (دہنیا سے پوچھو اپنی شیو رانی سے انھون ہی نے کسی اپنے اگلے پچھلے کو بلایا ہوگا) شیو رانی کو جو بغیا کے اندر جاکر دیکھا تو جھینپ گیا اور سوچا کہ بی بی بہت تیز ہوگئی ۔ اور ادھر سمترا نے اور زیادہ جھینپانے کے لیے شیو رانی سے کہا (ارے بھئی دیکھو تمھارے کُل تارک چھوٹے بھائی کیا پوچھتے ہین کچھ تم کو شک ہوا ہے) میان اور بھی جھینپے ۔ کہا ۔ نہین مین کچھ نہین پوچھتا ۔ نہ بڑے کا لحاظ نہ چھوٹے کا) سمترا بولی پھر ایسی بات کیون کہو ۔ اور لحاظ تو تمھارے گھر مین سب نے بھون کھایا ہے ۔ ہم بھی ویسے ہی ہوگئے ۔

شیو ۔ واہ بھیا ۔ واہ ۔ اچھے گھر کاشی کو جھونکا تھا ۔

اندر ۔ کیون کیون خیر باشد ۔ یہ کیا بات ہوئی ۔

سمترا ۔ کاشی کا پرمیشر ہی مالک ہے ۔ بڑے بوڑھون نے ڈھیل دیدی اور چھوٹون کا یہ حال ہے ۔ کتنی تعریفین تھین ایسا ہے اور ایسا ہے ۔ آج سب سُن لیا ۔

اندر ۔ ارے بھئی کوئی کچھ کہو گی بھی ۔

شیو۔ اسکو کوئی بیماری ہے۔

اندر۔ کسکو۔ رنبیر کو۔ ٹھاکرون مین تو کوئی ایسا تندرست آدمی ہی نہین۔ یہ تم نے کیا خواب دیکھا ہے۔

شیو۔ خواب نہین دیکھا۔ کانون سُنا اور اسکا ثبوت ہو گیا۔

سمترا۔ یہ خواب ہی لیے پھرتے ہین۔

اندر۔ اچھی پہیلیان بجھواتی ہو۔ واہ۔ جسکا سر نہ پیر۔ اول جلول۔

شیو۔ اچھا اسی بات پر جاکے دیکھو تو وہ لڑکا اسوقت کیا کرتا ہے۔ دوڑتے جاؤ۔

اندر۔ اچھا یہ مانا (راہ مین سوچا کہ اسکے معنی کیا۔

اندر بکرم نے وہان جاکر سنا کل سے گمان سنگھ تحصیلدار کے گھر پر مین وہان گئے)

السلام علیکم۔ کل سے کہان ہو میان۔

رنبیر۔ اجی ایک بیگار مین پھنسے ہین۔ مردم شماری کا جھگڑا ہے۔ اسی مین ہم بھی مدد دے رہے ہین۔

تھوڑی دیر بیٹھکر یہ چلا آیا اور آکے سب حال کہا اور قسمین کھائین کہ لڑکا اچھا ہے۔

شیورانی۔ اجی لڑکا چاہے کرورون روپیون مین تولنے کے قابل ہو۔ اس سے کیا ہوتا ہے جب مرگی دھقو تھو آتی ہے اور خونی بواسیر ہے تو لڑکی کو بھاڑ مین نو جھونکا نہ جائیگا۔

ج۔ اری بیٹی دس روپیے کے نوکر کو بیاہ دینا اس سے اچھا ہو کہ بیمار ہو۔

شیورانی۔ بڑے رنج کی بات ہو۔ کیسا اچھا لڑکا اور کیا ہو گیا۔ یہ بیماریان کہان سے پیدا ہو گیئین۔

ج۔ یہ نہ کہو۔ بیماری کو کہین لینے جانا ہے۔

شیورانی۔ پرمیشر نے بہت بچایا۔ ہماری آبرو رکھ لی۔ نہین ہم تو کامنی کو دے ہی چکے تھے۔ کامنی تو دشمنون کو گئی ہی گذری تھی۔ اپنی قسمت سے بچ گئی۔ یون تو کوئی کیا جانتا ہے کہ کسکے کرمون مین کیا بدا ہے مگر جان بوجھ کے تو کوئی اپنے بچے کو جھونک نہین دیتا۔

الغرض اندر بکرم سنگہ تو کلکتے چلے گئے - ادھر ہنڈیا پکنے لگی - گجراج سنگہ نے بھی سنا اور ایک ہفتہ کے اندر ہی اندر کچھ عورتوں کو بل زور سنگہ کے ہان بھیجا کہ ادھر اُدھر کی باتین کرکے یہ ذکر بھی چھیڑین کہ گجراج سنگہ ٹھاکر تو کہتے ہین کہ ہم اپنی لڑکی بل زور سنگہ کے ہان نہ دینگے - ان عورتون نے یہی جا کہا - کوئی آج گئی کوئی کل گئی - اسی طرح کئی عورتین گئین اور سب نے یہی کہا تب تو دھنو چکرائی کہ یہ کیا بات ہے - انکے ہان ایک بوڑھا آدمی کلیان نامے نوکر تھا - اسکا لڑکا گجراج سنگہ کے ہان مالی تھا - دھنو نے ٹوہ لینے کے لیے اسکو بھیجا اسنے آن کے کہا کہ خبر ٹھیک ہے - میان وہ لڑکی نہ دینگے - دھنو نے زینب کی ماں کو بھیجا - اُسنے بھی افسوس کے ساتھ آکے یہی کہا - دھنو کو بڑا رنج ہوا - اتفاق سے اسی وقت رنبیر سنگہ باہر سے آئے اور دھنو کچھ کہنے بھی نہ پائی تھین کہ اسنے خود حسرت کے ساتھ کہا (لو بھائی ہماری شادی کا تو ٹھٹا کا ہوگیا) دھنو نے کہا ہم سات آٹھ دن سے سن رہے ہین - کھانا پینا حرام ہوگیا - رنبیر سنگہ نے ایک ٹھنڈی سانس بھری اور چلے گئے - سب معاملہ بھر بھنڈ ہوگیا تھا - بنا بنایا گھر ہی بگڑ گیا شیخ چلی کا سا منصوبہ ہوگیا تھا مگر اللہ نے بڑی خیریت کی کہ سول سرجن نے ایکدفعہ خود گجراج سنگہ سے باتون باتون مین کہا کہ آپ کے ٹھاکرون مین رنبیر سنگہ نامے جو لڑکا ہے اس سے بڑھ کے تو آنا تو اس شہر بھر مین کوئی نہین ہے - گجراج سنگہ نے بہت سے سوال کئے تو یہ پورا پورا الیقین ہوگیا کہ جو ہم نے سنا تھا وہ غلط ہے - آکے بی بی سے کہا وہ بڑی خوش ہوئین - اتنے مین کامنی کی خوش نصیبی سے اندر بکرم سنگہ کا خط آیا کہ وہ ناؤن کٹنی ہے اور ٹھاکر جگجیت سنگہ ڈاکو کا لڑکا اسکا دیتی ہے ہمارا بڑھا کر بھیجتا ہے تاکہ کامنی کا بیاہ اسکے ساتھ ہوجاے - عورتون نے جو تحقیقات کی تو یہ خبر صحیح نکلی اور ناؤن کو ایک روز اسقدر ذلیل کیا اور اتنا برا بھلا کہا کہ پھر کبھی اُسنے منہ نہ دکھایا اور جب باہر نکلی تو ایک ٹھاکر نے اندھیرے مین ناک اُڑا دی - ہات تیرے کی اور سارے شہر مین اس قحبہ کے کٹنے پینے کا حال معلوم ہوگیا اور گجراج سنگہ نے خود بل زور سنگہ کے پاس آکے ان سے کہا کہ بہادرون اور مردون کا قول جان دارد - ہمنے لڑکی آپ کے ہان دی اور آپ کے خاندان شریف سے جو پیوند ہم سے ہوا وہ ہمارے فخر کا باعث ہے -

فصل آٹھوین

پریون کا جھرمٹ

پھول کھلے پھلے شجر ابر اُٹھا ہوا چلی
آگئی فصل نو بہار عقل پیادہ پا چلی

پیادہ پا چلی تو کہان پہونچی۔ سیدھی ٹھاکر گجراج سنگہ کے مکان پر۔ ٹھاکر گجراج سنگہ کا مکان آج پرستان بنا ہوا ہے۔ پرستان وہ جہان پریان ہون اور ان پریون سے بڑھکے پریان اصل پرستان مین بھی نہونگی۔ بلکہ یون کہنا چاہیے کہ ٹھاکر گجراج سنگہ کے ہان جن پریون کا آج جھرمٹ ہے وہ پرستان مین بھی نہ ملینگی۔ پرستان مین بھی جا کے ڈھونڈھیے تو ایسی پریان نہ پاییے گا۔ اور جو پریان وہان ملینگی وہ پریان تو ضرور ہونگی مگر ان پریون کے مقابل مین ہیچ۔ اور دونون کا مقابلہ کرکے آپ کو کہنا پڑے گا کہ سہ

گلستان مین جا کر ہر ایک گل کو دیکھا
نہ تیری سی رنگت نہ تیری سی بو ہے

اب آپ پوچھیے گا کہ ٹھاکر گجراج سنگہ کا مکان تو کامنی کے سبب سے یونہین پرستان کا نمونہ بنا ہوا تھا۔ اسکا سبب کیا ہے کہ آج پرستان کو بھی مات کرنے لگا۔ اسکا سبب یہ ہے کہ ساری خدائی کی پریون کا آج یہان جھرمٹ ہے۔ پرستان کی پریون کی غیرت دینے والی پریون کا آج جتّھا ہے۔ اندر کے اکھاڑے کی جتنی تھین سب کا آج یہین جماو ہے۔

یہ جھرمٹ اور جماو اور جتّھا بے وجہ نہین ہو سکتا۔ اسکی کوئی خاص وجہ ضرور ہے۔ وہ وجہ یہ ہے کہ جب کامنی کی طبع نازک اپنی اصلی حالت سے متجاوز ہوگئی تھی جب کامنی کے دل پر بڑا دھکا پڑا تھا جب کامنی بیچاری کا دل تیر الم کا شکار ہوا تھا۔ جب اُسکا خواب و خور حرام تھا اور اگر کبھی سوتی بھی تھی تو خواب ناز سے چونک چونک پڑتی تھی۔ جب کامنی کی طبیعت عقل و ہوش سے گھنٹون پہرون لڑتی تھی اور طبیعت ہی غالب رہتی تھی جب کامنی اپنے آپے مین نہ تھی۔ جب کامنی کا دل اسکے قابو سے جاتا رہا تھا جب

کامنی بالکل بے بس اور بالکل بیکس ہوگئی تھی۔ جب اسکو خدا جانے کیا ہوگیا تھا۔ جب اسکا دل دودِ چراغِ محفل کی طرح پریشان تھا۔ جب کامنی اس شعر کے مفہوم کی پوری پوری مصداق تھی

عجب دردیست جانم را اگر گویم زبان سوزد

وگر دم در کشم ترسم کہ مغز استخوان سوزد

جب کامنی کا کانون سینہ نایرہ درد و رنج سے دہک رہا تھا مگر اُف تک زبان پر نہین لاسکتی تھی۔ جب کامنی دل ہی دل مین خدا جانے کیا سوچتی تھی اور اُسی خیال مین غلطان پیچان ہوکر ایسی محو ہوجاتی تھی کہ دنیا و مافیہا کی خبر نہین رہتی تھی۔ بالکل از خود رفتہ۔ جب کامنی کبھی روتے روتے آنسوون کا تار باندھ دیتی تھی اور کبھی آپ ہی آپ بشاش ہوکر ہنس دیتی تھی مگر کسی کی سمجھ مین نہین آتا تھا کہ اس گریہ و خندہ بے محل کا سبب کیا ہے۔ جب کامنی کا دل زبان حال سے یہ شعر پڑھتا تھا۔

گریان بشکل شیشہ و خندان بطرز جام

اس میکدہ مین آہ عبث آفریدہ ہون

جب کامنی کی شوخی چالاکی وچالاکی وحشت سے بدل گئی تھی مجسم وحشت۔ رفتار سے وحشت گفتار سے وحشت۔ ہر بات سے وحشت برستی تھی۔ جب کامنی انسانیت کے زمرے سے بالکل خارج ہوگئی تھی۔ جب کامنی سی پری کامنی سی حور دور از قصور کی صورت ایسی بھیانک ہوگئی تھی کہ دیکھنے سے ڈر معلوم ہوتا تھا۔ کامنی وہ کامنی جسکی صورت زیبا کے دیکھنے سے انسان کی بھوک پیاس بند ہوجاتی ہے تھی اُسی کامنی کی اب یہ کیفیت ہے کہ صورت دیکھنے کو جی نہین چاہتا تھا۔ وہ کامنی جسکا مکھڑا چاند کا ٹکڑا تھا اُسکا مکھڑا اب ماند ہوگیا۔ وہ کامنی جسکے خرام ناز پر کبک دری کو رشک آتا تھا وہ اب دو قدم بھی نہین چل سکتی۔ وہ کامنی جسکی شان مین شاعر گرانمایہ سخندان بلند پایہ گویا یہ شعر پہلے ہی سے کہہ گیا تھا۔

توازپری چابک تری وز برگ گل نازک تری

بسیار خوبان دیدہ ام لیکن تو چیزے دیگری

وہ اب نزاکت اور ناز آفرینی سب بھول گئی۔ اب وہ کامنی نہ پری سے زیادہ چابک

ہے نہ برگ گل سے زیادہ نازک ہے ۔ خدا جانے وہ چابکی کیا ہوئی ۔ واللہ اعلم وہ ناز کی کیا ہوئی ۔ وہ کامنی جو راحت اور عیش و آرام کی خوگر تھی اب صید رنج و محن ہے ۔ وہ کامنی جو ہر دم ہنستی اور ہنساتی رہتی تھی اب اگر اس سے پوچھیے کہ اس آہ سوزان اور دیدۂ گریان کا سبب کیا ہے تو وہ دل شکستہ غمزدہ یہی جواب دیتی ۔

دل مین اک درد اٹھا آنکھوں مین آنسو بھر آئے
بیٹھے بیٹھے ہمین کیا جانئے کیا یاد آیا

وہ کامنی جو روتے کو ہنساتی تھی وہ اب خود زار زار رو رہی ہے خدا جانے اسکے دلمین کیا درد پیدا ہوگیا تھا اور جب دل سے عضو رئیس مین درد پیدا ہوگیا تو وہ قابو مین کیونکر رہ سکتا ہے ۔

دل ہی تو ہے نہ سنگ و خشت درد سے بھر آئے کیون
روئینگے ہم ہزار بار کوئی ہمین ستائے کیون

وہ کامنی جو فرط شوخی سے ایکدم کہین نہین بیٹھتی تھی اب گھنٹوں جہان بیٹھ جاتی ہے وہان سے ہلتی نہین ۔ قطب از جانمی جنبد ۔ پہلے یہ کیفیت تھی کہ ننز ارا بھر کے یہان سے وہان پہونچی اور وہان سے بصد ناز و انداز یہ ہو رہی اور وہان سے وہ ہو رہی ۔

ای کہ در شوخی نداری ہمسرے
می نمائی ہر دمے از منظرے

یہ اُس زمانے کا ذکر ہے جب کامنی کو عاشقی و معشوقی سے کوئی بحث نہ تھی یعنی جب کامنی نصیب اعدا بیمار ہوگئی تھی تو اُسکی مان نے منت مانی تھی کہ جس روز نیلکنٹھ دیکھونگی اُسکے ساتوین دن ملیدان کرونگی اور بہوؤن بیٹیون لڑکون بالون کو بلوا کر کھلائینگے ۔ آج وہی روز مبارک اور تقریب سعید اور فرخ دن ہے یہ جلسہ بھی یادگار رہے گا ۔ اُس روز جو کمسن برابر والیان بن ٹھن کے آئی تھین ۔ ان کا حال سنیے ۔ ذکر عیش بہ از عیش ۔

شیورانی نہایت ہی نمکین عورت - سن کوئی چوبیس برس کا - ٹرکوری - نگر کاٹھی غضب کی پائی تھی - زیور سے گوندنی کی طرح لدی ہوئی - سر سے پانون تک گہنا - بیٹی بھی مالدار کی بہو بھی مالدار کی - اسکے حُسن ملیح کی بڑی دھوم تھی ؎

ملاحت آنقدر با داشت ساقی
کہ مے خوردن ز دست او حلال است

سمترا جوان کم سن - کوئی اُنیسوان سال - سرو قامت پریزاد - اسکی چال غضب کی تھی اسطرح جھومتی ہوئی چلتی تھی کہ جو دیکھتا تھا اسکا جی خوش ہو جاتا تھا -

بنا کبک کیسی ہی گو چال لائے — کہان پر وہ رفتار کو اُسکی پائے
بھلا چال اُسکی کوئی کیا چلے — یہ انداز سب اُسکے پانون تلے

لاڈو یازدہ سالہ - پرستان کی پری بھی اُسکے مقابل مین مات تھی - ایک ایک ادا دلربا اور دلستان - غضب کی شوخی - بوٹی بوٹی تھرکتی تھی - دم بھر ایک جگہ نہین ٹِکتی تھی - پارے کی خاصیت - بالکل سیماب - اور بڑی حاضر جواب تیز طبیعت - مکھڑا انچھیان لینے کے قابل لاکھون بار چومے اور پھر بھی سیری نہو -

وہ رخسار نازک کہ ہو جاتے لال — اگر اُسپہ بوسے کا گذرے خیال
وہ زانو کہ آجائے گر اُسپہ ہاتھ — رہے عمر بھر ہاتھ زانو کے ساتھ

بنو بڑی پیاری چھوکری - ہر عضو بدن سانچے کا ڈھلا ہوا - پیار کرنے کے قابل - بیس برس کا سن - مرادون کے دن - بانکی ادا آن بان کے ساتھ -

کچھ اک تمکنت اور کچھ بانکپن — غرض ہر طرح مین انوکھی پھبن
کرشمہ ادا غمزہ ہر آن مین — غرض دلبری اسکے فرمان مین

کیسر بائیسوان سال - میانہ قامت - گندم رنگ - نمکینی اور بانکپن لیے ہوئے جھبوقت سینہ اُبھار کے چلتی تھی قتالہ عالم بنجاتی تھی - ہر گھڑی کنگھی چوٹی سے درست اسکے میان کی اسیر جان جاتی تھی - ہر ادا دل و جان سے بھاتی تھی نہ زلف سیاہ طول امل سے کم نہ تھی - اور کالی جیسے بھونرا - ایڑی تک لٹکتی ہوئی - اسکی چوٹی کی سیج دھج برادری

بھر مین مشہور تھی ؎

کرون اُسکی بالون کا مین کیا بیان | ندیکھا کسی رات مین یہ سمان
وہ زلفین کہ دل جنمین اُلجھا رہے | اُلجھنے سے جی جنکے سلجھا رہے
وہ کنگھی وہ چوٹی گُچھی صاف صاف | کناری کا پیچھے چمکتا سو باف
نمایان تھی یون اوڑھنی سے جھلک | کہ جون ابر مین برق کی ہو چمک
نہو کیون کہ چوٹی کا رتبہ بڑا | کہ اک نور ہر اُسکے پیچھے پڑا

ہوتی - پچیس کا برس کا سن - چھہ بچون کی مان - اسی سبب سے عمر کے دن کی دوپہر ڈھلگئی تھی مگر چلبلاپن غضب کا تھا - بلکہ عمر کے ساتھ وہ بھی دن دونی ترقی کرتا جاتا تھا - ہر بات مین چلبلاپن - میان پہ حاوی تھی - اسکے سامنے میان کی ایک نہین چلتی تھی - مردون سے بات چیت کرتے ہنسی مذاق - دل لگی - چہل مین بند نہین - عطر کی بڑی شایق - آج عطر روح خس دس روپیہ تولہ والا لگاکے آئی تھین - جس راستے سے آئی مہک گیا - دور تک لپٹین آتی تھین

از کجا می آئی اے سرست خوبی محو ناز
عطر آگین تا بدامن عنبر افشان تا کمر

کئی خادمہ عورتین ساتھ تھین - جہان جاتی تھی بڑے ٹھسے سے جاتی تھی - اور گھر مین بھی ٹھسے سے رہتی تھی -

خواصین کھڑی اسکے سب گرد و پیش | جو تھین اپنی عہدے پہ حاضر ہمیش
کوئی مورچھل لے کوئی پاندان | کوئی لے چنگیر اور کوئی ہاربان
رنگیلی چھبیلی بنی تنگ و چست | لباس اور زیور سے ہر اک درست

کُندن - چودہ برس کی عمر - نازک اندام - مست خرام - پستہ دہن - گلبدن ؎

خماری وہ انکھیان وہ انگڑائیان | وہ جوبن کی عالم مین سرسائیان
جوانی کا عالم شروع بہار | وہ سینے سے اُسکے کچون کا ابھار
جواہر کے چھلے بھر کے پور پور | زری کی ٹکی جیسے مخمل پہ قو

ہمنی - باعیدان سال - حسن و جمال مین مشہور آفاق - دلربائی کے رنگ ڈھنگ نہین طاق

بربات مین برق - دریاے خوبی مین از سر تا پا غرق - گورے گورے گال - لمبے لمبے بال - فوق البھڑک لباس - عطر کی بوباس - متانت مزاج مین زیادہ - شوخی کم تھی مگر صورت دیکھنے کے قابل - پریچہرہ واقعی پریچہرہ -

بدن آئینہ سا دمکتا ہوا　　گل باغ خوبی لہکتا ہوا
نگہ آفت و چشم عین بلا　　مژہ دین صفون کو الٹ برملا

سینا - رنگیلی - سجیلی - نکیلی - چھیل چھبیلی - اس سے زیادہ بانکی ادا کسی کی نہ تھی اسکے بانکپن کی قسم کھانی چاہیے - وضع بالکل سادی - زیور قیمتی مگر کم - پوشاک بہت عمدہ مگر صوفیانہ پن لیے ہوئے - رنگ کھلتا ہوا - انکے میان کو پردے کا بڑا خیال تھا -

سرو قد گلعذار عنبر بو　　شکرین لب عزیز دل مہرو
کہین پردے سے گر وہ باہر آئے　　چاند سورج کی جوت یکسر جائے

تارا حسین مگر بھدی - تھل تھل - چہرہ چومنے کے قابل - سرخ و سفید - پاکیزہ رو - مردون کو گھورنے کی شایق مگر بد نہین - ہنس مکھ - ٹھٹھول - ہربات مین ادا آفرینی مگر بدن کی بھاری -

طاؤس را بہ نقش و نگارے کہ ہست خلق　　تحسین کنند و او خجل از زشت پاے خویش

بڑی بوڑھی اور ادھیڑ عورتین تو مکان مین رہین - مگر یہ کم سن نو عمر باغ مین آئین - باغ مکان سے ملا تھا - پکی چار دیواری ہر قسم کے میوون کے درخت - دوب بڑے سلیقے اور خوشنمائی سے جمی ہوئی - ہری ہری گھانس - تالاب چھلکتا ہوا - لبالب - لال لال مچھلیان بکثرت -

خواصون نے گھر کو دیا انتظام　　تمامی کے پردے لگائے تمام
ولایت کے میوے دھرے ہر طرف　　کہ لیجا دے بو اونکی گل پر شرف
دھرے تختے خاص ایوان مین　　ہوا ہو گئی عطر دالان مین
دھری کیاریان اک طرف بیشمار　　چنی اک طرف ڈالیون کی قطار
اچار و مربے دھرے خوشنما　　وہ باہر کے دالان مین جابجا
چنگیرین نیا اور رکھ پاندان　　قرینے سے انمین رکھے ہاریان
کئی عطر دان وان مرصع دھرے　　الگ تھی گڑھت کے کئی چوگھڑے

لاڈو۔ سمرتا بن کی چال کیسی مست ہے یہ معلوم ہوتا ہے کہ مور یا بدلی دیکھ کے باغ مین جھومتا چلتا ہے۔

کیسر۔ ہان کیا اچھی چال ہے۔ ایک بات کہون۔ نہ کہونگی۔

لاڈو۔ نہ کہیے تو ہمارا ہی مزہ دیکھیے۔

کیسر۔ اور جو نہ کہنے کی بات ہو۔

لاڈو (شوخی کے ساتھ گد گدا کر) کہو کہو۔ مین ایک نہ مانونگی۔

کیسر۔ (مارے ہنسی کے برا حال تھام) کہتی ہون کہتی ہون۔ دم تو لینے دو۔

لاڈو۔ اچھا کہو۔

کیسر۔ وہ ایک دن کہتے تھے کہ جب مین اندرکرم سنگہ کی بی بی کو چلتے ہوئے دیکھتا ہون تو جی خوش ہوجاتا ہے اور گھنٹون گھورنے کو جی چاہتا ہے۔ یہ معلوم ہوتا ہے کہ مور جھوم کے چل رہا ہے۔

موتی۔ یہ کہو۔ مین تو تمہارے میان کو بڑا سیدھا سمجھتی تھی۔ یہ تو اب معلوم ہوا کہ اس قسم کے آدمی ہین۔

سمرتا۔ اور ہمارے میان ہم سے کہتے تھے کہ جب کیسر سینہ اُبھار کے اور تنکے اور بنکے چلتی ہے تو میرا بے اختیار جی چاہتا ہے کہ گلے سے لگا لون۔

(سب کا بڑا قہقہہ پڑا)

موتی۔ اچھا تو اس سے معلوم ہوا کہ کیسر کے میان سمرتا پر ریجھے ہوئے ہین اور سمرتا کے میان کیسر پر۔

لاڈو۔ حرج کیا ہے عوض معاوضہ گلہ ندارد۔

موتی۔ ہمارے میان جو کسی عورت پر ریجھین اور ہم اُسکے میان پر ریجھین تو ہم تو صاف صاف کہدین کہ تمکو وہ عورت مبارک۔ ہمکو اختیار ہے۔

کیسر۔ ارے تم جو نہ کرو وہ تھوڑا۔

موتی۔ میرے میان تمہاری چوٹی پہ عاشق ہین۔ کہتے تھے کہ کیسر کی سی چوٹی دیکھی نہ سنی

نبو - چوٹی تو انکی اچھی ہے ہی مگر یہ بناتی سجاتی بھی خوب ہین - اتنی لمبی چوٹی یہان کسی کی نہوگی اور یون تو ہم سب جوان ہین کوئی بوڑھیا نہین مگر جتنی کیسر کی چوٹی کالی ہے اتنی کسی کی نہین ہے -

لاڈو - یہ تم نے کیا کہا کہ یہان کوئی بوڑھیا نہین - اور یہ (سوتی کی طرف اشارہ کرکے) کن جوانون مین جوان ہین -

شیو - یہ تو کچھ ایسی بوڑھی زبٹ ہوگئی ہین کہ سچ مچ ادھیڑ معلوم ہونے لگی ہین - میری انکی عمر ایک ہے -

نبو - ارے! تم تو ابھی خاصی جوان ہو - انہین تم مین دنیا کا فرق ہے مگر چلبلا پن نہین گیا ہے -

کیسر - یہ عطر کہان سے منگواتی ہو - ہم چاہے جتنا خرچین ایسا عطر ہمین نہین ملتا - یہ خس کا عطر اس وقت ستم ڈھا رہا ہے - باغ بھر مہک گیا -

پدمنی - مین جانتی ہون یہ گھر مین کھنچواتی ہین -

کیسر - سمترا ہم تمھارے ہاتھ جوڑتے ہین ایک دفعہ ہمارے میان کے سامنے خوب مست ہوکے اکڑتی ہوئی چلو -

سمترا - ہان - اور ہم تمھارے پانون پڑتے ہین ذرا ہمارے میان کو ایکدن اپنی چوٹی تو دکھا دو

پدمنی - (ہنسکر) وہ اپنے میان کی سفارش کرتی ہین یہ اپنے میان کی دونون کے میان جو سنین تو کتنے خوش ہون -

لاڈو - یہ دونون اس قابل ہین کہ انکے میان ادل بدل کردیے جائین - کہان کا جھگڑا

کیسر - (جھومتی ہوئی) آئے بدرا کارے کارے - رہی بجری چمک مورے انگن بان -

نبو - اہا ہا ہا -

سمترا - اچھی تان لی - یہ تو ڈومنی بنگئی -

پدمنی - نہین اسمین تو کوئی ہرج نہین ہے - اگر عورتین عورتین مل کے گا لین تو کیا ہرج ہے - ہان وہ البتہ واہیات بات ہے کہ یہ کہین کہ تو ہمرے دولہا کے پاس چلکر یہ کہو کہ میرے میان تجھپر ریجھے ہین -

لاڈو- مرد بڑے شکی ہوتے ہین- فلانے سے کیون ہنسی ٹھٹھکے سے کیون بولی- اسکے سے کیون بات چیت کی- جان عذاب مین ہوجاتی ہے چھینکتے ناک کاٹی جاتی ہے- ہم کیا کہین- ہمارے یہان تو پردے کا جنون ہے پورا پورا خبط-

ہنو- اُنوہ- بس یہ تم نے ٹھیک کہا کہ خبط ہے- گاڑی پر جب سوار ہوتی ہون تو جھملی کا کھولنا کیسا اوپر سے پردہ تان دیا جاتا ہے-

پدمنی- ارے! ہمین تو سودا ہوجاے-

ہنو- سودا ہونے کی بات ہی ہے ایک تو بند گاڑی دوسرے طرّہ اُسپر یہ کہ پردہ بندھا ہوا

پدمنی- ہمارا تو دم گھٹنے لگے-

ہنو- یہ بھی جنون ہے- ہوا تلک عورت کو نہ دیکھ سکے- واہ-

پدمنی- پوچھو اِس سے کیا ہوتا ہے اگر عورت کے دل مین بدی ہے تو اِس پردے مین رکھنے سے کیا ہوتا ہے-

کیسر- ہمارے یہان بھی یہ خبط ہے مگر گاڑی پر ہوا کھلانے لیجاتے ہین- رات کو کبھی باغ بنارسی باغ سکندر باغ ضرور جاتے ہین- مین تو پوری پوری قیدی ہون- ہروقت بند- اب آج جو مجھے بھیجا ہے تو کیا جانے کیا کیا شک دل مین ہونگے- کیا جانے کتنے دن کے بعد آج چار دیواری سے نکلی ہون-

پدمنی- یہ اُنکا پاگل پنا ہے- کیا ہم لوگون کو جان نہین ہے- انسان ہین کہ نہین- کیا ہم آدمی ہی نہین- پردہ کرو- یہ مانا- مگر یہ بھی کوئی پردے مین پردہ ہے کہ کہین آؤ نہین کہین جاؤ نہین- کسی سے بولو نہین- کسی سے چالو نہین- کسی سے بات نہ کرو واہ اس سے تو عورتون کو مار ہی ڈالنا اچھا- مین تو زہر کھالون- اب سب کچھ سننا پڑتا ہے- کرین کیا- اور کوئی بات نہین ہے کبھی کوئی برا بھلا کلمہ زبان سے نہین نکالا کبھی بے رخ ہوکے بات بھی نہین کی- مگر بس یہ پردے کا خواہ مخواہ کا ایسا جنون ہے کہ مین کچھ کہہ نہین سکتی- اسی سے مین خود جان بوجھ کے کہین جاتی آتی نہین کہ گھنٹون کون اپنی جان عذاب مین ڈالے-

کیسر- ہمارے میان کو بھی یہی جنون تھا- ایکدن مین نے کہا تم مجھے زہر دیدو تو بہتر ہے
مین اس روز روز کے جھنجھٹ سے درگذری- تم کو یہ بدگمانی کیون ہوتی ہے ؎

ہر دم آزردگی غیر سبب راچہ علاج
ما گذشتیم ز لطف تو غضب راچہ علاج

انھون نے کہا مین اپنے دل کو کیا کرون ؎

با سایہ ترا نمی پسندم
عشق ست وہزار بدگمانی

مین نے کہا پھر اب بدگمانی کا تو کوئی علاج ہی نہین ہے- یا تو قیدیون کی طرح سے بند کر رکھو- کھانا پینا سب جیلخانے ہی مین ہو یا اعتبار کرو- اور جو بات بات مین بدگمانی اور بے اعتباری ہے تو ہم مجبور ہین- بس یہ سنتے ہی ایکدفعہ مسکرائے اور پاس آکے چوم کے کہا (جانی ہم بیشک بدگمان ہین مگر کیا کرین-

نبو- سچ کہتی ہو- مگر تمھارے میان تم پر ریجھے ہوے بھی ہین-

پدمنی- اور وہ کون ہے- جسکے میان اسپر ریجھے ہوئے نہین ہین-

نبو- (بہت ہنسکر) اسکے یہ معنی کہ انکے میان بھی انپر ریجھے ہوئے ہین اور ریجھے ضرور ہی ہونگے- صورت شکل ہی ایسی پائی ہے مین جو مرد ہوتی اور کیسر میری بی بی ہوتین تو میری تو جان اسپر جاتی- چوٹی تو اپنی کسی نے پائی ہی نہین مین تو دن رات چوٹی ہی کو چوما کرتی- -

پدمنی- یہ مین نہین سمجھی کہ میان کے ریجھنے کے کیا معنی- اگر اسکے معنی یہ ہین کہ بی بی خوبصورت ہے اس سے میان ریجھے ہین تو یہ ایک عجب طرح کی بات ہے- وہ بی بی خوبصورت ہو یا بدصورت- اگر میان کا بی بی پر ریجھنا صرف اسی سبب سے ہو کہ بی بی گوری چٹی ہے تو ایسے میان سے بی بی کو کیونکر دلی محبت ہو سکتی ہے-

نبو- یہ کیون- گوری بی بی کو کون میان پسند نہ کرے گا-

پدمنی- یہ مین نہین کہتی- میرا مطلب یہ ہے کہ میان اور بی بی مین گورے اور کالے کی کیا

بحث ہے - جو بی بی گوری ہو تو میاں اس سے محبت نہ کرے - تو ایسا میاں بھی کوئی چیز ہے؟ - مین کہتی ہون کہ میان اور بی بی کی محبت ایسی ہونی چاہیے کہ کالے اور گورے کی تو کوئی بحث ہی نہ رہے -

بنو - یہ تو خالی خولی باتین ہین -

پدمنی - نہین نہین - باتین نہین - مین سچ کہتی ہون -

بنو - گوری عورت پھر گوری ہی ہے اور بدقطع عورت پھر بدقطع ہے - گوری اور کالی عورت مین تمھارے نزدیک کوئی فرق ہی نہین -

پدمنی - اچھا - اور جو میان کالا کلوٹا بدقطع ہو تو عورت بھی اُس سے محبت نہ کرے - اسکے یہ معنی ہین - ایسی عورت کو تو بھٹی مین جھلس دے -

بنو - خوبصورت میان پایا ہے - جو چاہو سو کہہ لو -

کیسر - ہان! یہ تو تم نے بڑی حسرت کی بات کہی - معلوم ہوتا ہے کہ تمھارے میان خوبصورت نہین ہین اور جو ہین بھی تو تم کو پسند نہین -

بنو - تمھاری سمجھ پر سے نون رائی اُتارنی چاہیے -

کیسر - تم کہتی ہو ایسا ہو -

بنو - کیسر اگر تمھاری چوٹی ایسی ہوتی تو تم کو کوئی نہ پوچھتا -

کیسر - (ہنسکر) اسکی فکر تو تم کو رہتی ہوگی کہ کوئی پوچھے - اجی کوئی ہمکو پوچھے یا نہ پوچھے - کسی سے ہمین کیا بحث ہے - ہمکو تو بحث اپنے میان سے ہے - وہ اگر ہمکو نہ پوچھین تو زہر کھانے کا وقت ہو جاے - اور وہ جو ہمکو دل سے پیار کرین تو ہم خوش ہمارا خدا خوش -

بنو - (بہت ہی ہنسکر) خدا خوش یہ خدا کا لفظ کہان سے سیکھا -

کیسر - جیسے خدا ویسے رام ویسے پرمیشر - ویسے اللہ -

کامنی - ویسے گاڈ -

پدمنی - کیسر بھی فارسی پڑھی ہے - اسکے میان نے اسکو فارسی پڑھائی سے ہے

فارسی تو ہم بھی پڑھتے مگراب کون اس جھنجھٹ مین پڑے۔
پدمنی۔ پڑھنے لکھنے کی باتین کرو تو اچھا یا یہ کہ فلانی کے میان ڈھمکی پر ریجھے ہوئے
ہین۔ فلانی کا گھر والا ڈھمکی پہ جان دیتا ہے۔
کملا۔ کیا جانے یہ مرد آپسمین مل کے کیا باتین کرتے ہین۔ ہم لوگون کا ذکر تو ضرور ہوتا ہوگا۔
بنو۔ کیا جانے کیا واہی تباہی بکتے ہونگے۔ فلانے کی جورو گوری ہی ڈھکے کی کالی ہی۔ ان
کی ایسی ہے ڈھکے کی ویسی ہے۔ اسکے کی بد ہے۔ ڈھکے کی نیک ہی۔
پدمنی۔ اچھا پھر کہتے ہین تو کہین
بنو۔ تم پر سب کے سب لٹو ہونگے۔ تمھارے اوپر سب کے دانت ہونگے۔ اور ہمارے
میان تو تم پر جان ہی دیتے ہین۔ وہ تو مجھسے کہتے تھے کہ تم کوئی دوسرا ڈھونڈھ لو۔ ہم
تو پدمنی کو بھگا لا وینگے۔
پدمنی۔ بڑی چھو ہر ہو۔
سمتا۔ تم سب تو دل لگی کرتی ہو مگر مین سچ کہتی ہون کہ کیسر کی جوڑی اور سینہ اُبھار کے چلنا ہمارے
میان بہت پسند ہے۔ ریجھے ہوئے ہین۔
کیسر۔ (مسکرا کر) اور تمھاری مستانہ چال پر سب مردون کی جان جاتی ہے۔
کملا۔ تم میرے منہ سے لیکئین۔
پدمنی۔ بھئی ہم تو جاتے ہین۔ کیسی کیسی واہیات باتین ہو رہی ہین۔
اتنے مین سمتا نے پدمنی کا ہاتھ پکڑ لیا اور کہا کیسی روکھی پھیکی ہو۔ صورت شکل تو ایسی
پائی مگر گنوارپن نہ گیا۔ ہنسی دل لگی کی باتین ہو رہی ہین۔ اسمین کونسی برائی ہے۔ کوئی گالیان
نہین بکتا۔ کوئی بیہودہ بات چیت نہین کرتا۔ اپنے میان کی جو کسی نے ہنسی مین تعریف
کی تو اسمین کیا بیجا ہے۔ ابھی تو تمہیں بائیس برس ہی کا سن ہے۔ ابھی سے بوڑھیا
بنی جاتی ہو۔
پدمنی۔ (مسکرا کر) ارے تو اسکے کیا معنی کہ جو ہے وہ دوسری کو اپنے میان کے ساتھ
بیاہنے کو موجود۔

موتی۔ اچھا اپنے اپنے جوڑے پر سب کو اختیار ہے۔

اسپر بڑا قہقہہ پڑا اور پدمنی ٹلبلاتی ہوئی باغ سے مکان کے اندر جانے لگی۔ موتی دوڑی کہ پدمنی کو روک لے مگر نہ پاسکی اور موتی کا پاؤن جو کائی مین پھسلا تو لڑھک گئی اور وہ فرمائشی قہقہہ پڑا کہ دور تک آواز گئی اور دیر تک ہنسی رہی۔ اور موتی بہت جھینپی۔

پدمنی۔ اور دوڑو گی؟ مجھے بھی کوئی تارا سمجھ لیا تھا کہ مارے مٹھائی کے ہل نہ سکون۔ گر پڑو دن

تارا۔ تم لاکھ موٹی اور تھلتھل اور بھدی مجھے بنا دین کوئی سٹرن نہین ہون کہ برا مانون۔ تم اگون مین ایک تو مجھے پہونچتی نہین۔ مجھے کیا کہ میرے پاسنگ کو نہین پہونچتین پہلے تم لوگ اپنی اپنی صورتون کو تو دیکھو۔ تم سب کہتی ہو کہ ہمارے میان اُسپر ریجھے ہوئے ہین۔ اور اسپر ریجھے ہوئے ہین۔ ہم نے بھی کبھی کہا۔ تو وجہ کیا۔ وجہ یہ کہ ہمارے میان کہتے ہین کہ ترڈ تمھارے گال ایسے ہین کہ ہم نے ایسے دیکھے ہی نہین۔ ہماری بڑی خوش نصیبی ہے کہ تم ایسی جورو پائی۔

سب نے ملکر کہا۔ اخاہ! گھر کی پُھکی اور باسی ساگ! اور ایک قہقہہ پڑا۔ تارا بھی مسکرائین اسپر کیسر نے کہا ایک بات جو تارا نے کہی وہ کسی نے سُنی ہی نہین۔ اُنکے میان انکو ترڈ تم کہتے ہین۔

اسپر سب کی سب ہنس پڑین۔

بنو۔ کہو بی ترڈ۔ ترڈ کہ طرارڈ۔

سنیا۔ تارا سے ترڈ ہوئین۔

لاڈو۔ اب ترپا و کدو لعنت بہدو (بہردو) کب ہو گی؟

اسپر بھی بڑی ہنسی ہوئی۔

تارا۔ یہ تم لوگ ترڈ کیون کہتے ہو۔ ترڈ ہمارے میان نے نام رکھا ہے۔ اپنے پکارنے کے لیے۔

سنیا۔ اے کیا میان میان کہتی ہو۔ مسلمان کے گھر کیون نہ جنم لیا۔ گھر والا کیون نہین کہتی ہو۔ دولھا کیون نہین کہتی ہو۔ ترڈ کے گھر والے نے تو یہ نام رکھا ہے۔ نہین معلوم

تر۔ تو نے اپنے میان کا نام کیا رکھا ہے۔
تارا۔ ہم نے اپنے میان کے نام دو رکھے ہین۔ دن کو گھگھو رات کو جڈا گلخیرو۔
اسیر اس زور سے قہقہہ پڑا کہ شیورانی اور کندن جو گھر کے اندر چلی گئی تھین وہ بھی باغ مین آگئین۔
کندن۔ یہ قہقہہ کس بات پر پڑا۔ جلدی بتاؤ۔ پیٹ مین چوہے چھوٹے ہوے ہین۔
بہت بڑا قہقہہ پڑا۔ مین تو کودتی ہوئی بھاگی کہ دیکھون کون بات ہے۔
کیسر۔ اچھا تم اور شیورانی اپنے اپنے گھر والے کا نام بتاؤ۔
شیو۔ اسکے کیا معنی۔
کیسر۔ تارا کے میان کا نام جانتی ہو؟
شیو۔ ہان ہان۔ ایلو ہم نہین جانتے۔
کیسر۔ وہ نام نہین۔ وہ نام جو تارا نے رکھا ہے۔
شیورانی۔ یہ بھی ہوتا ہے۔ ایک نام باپ مان رکھین۔ ایک نام کہین کہین ساس سسر رکھے۔ ایک نام کسی کسی کا لاڈ کا ہوتا ہے۔ نام ہے سروپ ناتھ۔ کہلاتے ہین ننھے۔ نام ہے بشیشر دیال۔ کہلاتے ہین بیوا صاحب۔ اب آج یہ معلوم ہوا کہ جورو بھی نام رکھتی ہے۔ اچھا وہ نام بھی سن لین۔
کیسر۔ دن کا نام انھون نے اپنے میان کا رکھا ہے گھگھو
اتنا سننا تھا کہ کندن اور شیورانی مارے ہنسی کے لوٹ لوٹ گئین۔
شیو۔ مار ڈالا۔ گھگھو کی ایک ہی کہی۔
کندن۔ اور یہ میان کو خطاب ملا ہے؟
شیو۔ یہ دن کا نام ہے اور رات کا نام کیا ہے۔
کیسر۔ رات کا نام جڈا گلخیرو۔
پھر دیر تک ہنسی رہی اور سب کے پیٹ مین بل پڑ پڑ گئے۔ دن کا نام گھگھو رات کا نام جڈا گلخیرو۔

کیسر (دوپٹا سر سے ہٹا کر آہستہ آہستہ گاتی ہوئی پڑھنے لگی)

گلابی کے غنچے مین مجھکو شتاب | پلا ساقیا کیتکی کی شراب
پیالی مین نرگس کی دے سیر تجان | کہ دیکھون مین کیفیت بوستان
حکایت کرون ایک دن کی رقم | کہ دنیا مین توام ہے شادی و غم
اٹھی سوتے اکدن وہ رشک پری | ذرا جا کے دیکھون چمن کو ذری
زبس گل سے آتی تھی بو یار کی | ہوا پھر ہوئی اسکو گلزار کی
پھر اکدن ہوا یہ کہ منھ ہاتھ دھو | چلی اٹھکے دالان کی سیر کو
زمرد کا مونڈھا چمن پر بچھا | وہ بیٹھی عجب آن سے دلربا
کہ زانو پہ اک پائون کو دھر لیا | اور اک پائون مونڈھے سے لٹکا دیا

ادھر کیسر برہنہ سر جھومتی اٹھلاتی ہوئی یہ شعر لہرا لہرا کر پڑھتی تھی۔ ادھر دوسری جانب سے آواز آئی۔

رہے کن سوتنیان کے اور ۔کدر پیا آئے نہ سمجھا سو رکدر سیان کے نہ سمجھا سو ر یہ تارا کے گانی کی آواز تھی۔ باغ مین ان ہمجولیون کے سوا اور کوئی بھی نہ تھا۔ نہ مرد نہ لڑکا تک۔ نہ کوئی غیر۔ عورتین جو تھین وہ نوکر۔ اور کوئی بڑی بوڑھی بھی نہ تھی کہ اسکا لحاظ ہوتا کہ اسکے سامنے نہ گائین۔ سب برابر کی تھین انمین دو چار خوش گلو بھی تھین۔ نازک آواز۔ زمزمہ پرداز۔ دو ایک رنگیلی۔ دو ایک بانکی قتالہ عالم۔ دو ایک ذرا ذراتین بھی تھین۔ کوئی اٹھلاتی تھی کوئی رنگ رلیان مناتی تھی۔ کوئی چھپلی چھپلیان کھیلتی تھی کوئی ایک دوسرے سے لپٹی ہاتھا پائی کرتی تھی۔ معلوم ہوتا تھا ایک ایک بوتل چڑھائے ہوئی ہین۔ نشہ جوانی مین چور۔ اور سب خوش کہ کامنی اچھے گھر جائیگی سب سے زیادہ کامنی خوش کہ اب سب معاملہ لیس ہوگیا۔

فصل آٹھوین

تنی جھانکی جھونکی لیتو مورے پیارے بلم

جب سب کارروائی ٹھیک اور معاملہ لیس ہوگیا تو رنبیر سنگھ نے اپنی ایک رشتہ دار راج دلاری کے ہاتھ جوڑے کہ ہمین کامنی کو ایک دفعہ پاس سے دکھادو تو عمر بھر احسان مانون - یہ کامنی کی بھی عزیز تھین - دھنو اور کملا اور راج دلاری نے آپسمین سانٹھ گانٹھ کر کے کامنی کو راج دلاری کے گھر پر بلایا پہلے تو اُسکی مان نے بھیجنے سے انکار کیا مگر جب راج دلاری خود ڈولی پر سوار ہو کر گئین تو مجبور ہو کر بھیجنا پڑا - گھر کی پالکی گاڑی مین دونون سوار ہوئین - ایک مہری گاڑی کے اندر بیٹھی دوسری باہر راہ مین راج دلاری نے کامنی کو چھیڑنا شروع کیا (کہو رنبیر سنگھ کو جانتی ہو) کامنی نے کہا جو دق کرو گی تو ہم اسی گاڑی پر گھر کی راہ لینگے - راج دلاری بولی واہ چلا جانا کیا دل لگی بازی ہے - کامنی نے کہا گاڑی ہماری گاڑی بان ہمارا نوکر - سائیس ہمارے چاکر - ابھی حکم دون ابھی گاڑی پھیرلے - راج دلاری نے ہنسکر پھر چھیڑا اوہ تو بھاگ جانے کا سبب کیا - ایسا گورا چٹا دولہا ملے کہ بھوک پیاس بند ہو جاے - ہم لوگ اس فکر مین ہین کہ تمھارا دولھا سے بڑھ کے اور کسی کا ہمارے کنبے مین نہو -

اتنے مین گاڑی گھڑ گھڑاتی ہوئی راج دلاری کے دروازے پر پہونچی وہان دھنو اور کملا تپی بھی تھین - راج دلاری نے کہا - کامنی اگر تمکو ہماری محبت ہے تو ان سے پردہ نہ کرو - ہماری پیاری بہن - مین واری - اتنا کہنا مانو - نہین تو ہمین رنج ہو گا -

کامنی اس سے بالکل ناواقف کہ یہان کیا گل کھلا ہے کیا کیسی چشم انتظار کسی شوخ ستمگر کے پیاری پیاری صورت دیکھنے کی مشتاق ہے وہ راج دلاری کے کہنے سے نیچی نظرین کیے ہوئے ایک مسہری پر جسپر قالین خوشنما بچھا ہوا تھا بیٹھ گئی -

کامنی گو بہت بنی ٹھنی نہ تھی - کنواری لڑکی - اور یہ سمجھ کے آئی بھی نہ تھی کہ کوئی اسکو پیار کی نظر سے دیکھنے آئے گا مگر با این ہمہ جوبن پھٹا پڑتا تھا نیچی نظرین مارے ڈالتی تھین - ایک سادگی مین لاکھ جوبن تھے خلقی شوخی غضب ڈھاتی تھی - سچ ہے

وہ بھولی بھولی باتین نیچی نیچی نظرین خلقی ہین سکھائے سے کہین انداز معشوقانہ آتا ہے

یہ بے تکلفی کے ساتھ کملا کی بھاوج سے باتین کرتی تھی - گویا اپنے گھر مین بیٹھی تھی اور ادھر آڑ مین رن بیر سنگھ اسکے جمال کا نظارہ کر رہے تھے ع مچھلی کو کیا خبر تھی کہ پانی مین شست ہے اسکی ایک ایک آواز پر لوٹ تھا کبھی بھاوج جا کے مسکرا کے کہتی تھی (پسند ہے) اور وہ مسکرا کر کہتا تھا (بھلا یہ چیز بھی ایسی ہے کہ کوئی اسکو پسند نہ کرے) کبھی بہن کسی بہانے سے جا کے پوچھتی تھی (دیکھی - دیکھی - یہ ویسی ہی لڑکی جیسا مین کہتی تھی) کامنی انکے بار بار اٹھ اٹھ جانے سے کچھ تاڑ گئی اور غور سے دیکھنے لگی -

کامنی - یہ تم دونون گھڑی گھڑی اٹھ اٹھ کے جاتی کہان ہو -

بھاوج - این! اب رنگ لائی گھہری -

کملا - کیا ہوا - کیا کہتی ہین -

بھاوج - پوچھتی ہین یہ تم دونون اٹھ اٹھ کے جاتی کہان ہو -

کملا - ہے ہے - یہ کیا جانے اپنے دل مین کیا سمجھی -

بھاوج - ارے پرندہ تو یہان پر مار نہین سکتا -

کملا - کس کی مجال - اور تمکو شک ہو تو دیکھ لو -

کامنی - گھڑی گھڑی جو اٹھ اٹھ کے جاؤ اور مسکراتی ہوئی آؤ تو میرے دل مین شک پیدا ہو

مہری - کنواری سیانی لڑکی - یہ باتین تو سوچا ہی چاہین -

بھاوج - یہ بڑھیا مہری بھی دیوانی ہو گئی -

کملا - تجھے کون سوجھ پڑا مہری -

مہری - ناہین بی بی یہان کوؤ آ سکت ہے بھلا -

کملا - ٹانگین کاٹ ڈالی جائین - ایک کے دس ٹکڑے ہو جائین - یہان یہ بات ہو سکتی ہے

بہن (بھاوج سے) اپنی وہ تصویرون والی کتاب تمنے بہت دن سے نہین دکھائی ہمین
بھاوج - وہ کیا رکھی ہوئی ہو - اچھا بتاؤ ان تصویرون مین سب سے اچھا کون مرد ہے
اور سب مین خوبصورت کون عورت ہے -
کملا اور بھاوج نے جو آلبم کی تصویرین اُلٹنا شروع کین تو اُنکے ساتھ ساتھ کامنی بھی دیکھنے
لگی - کملا نے جان بوجھ کے اپنے میان کی تصویر آگے کی رکھی اور کہا مردون مین تو ہمکو سب سے
زیادہ یہ پسند ہے اور اپنی تصویر کو دکھا کر کہا عورتون مین یہ پسند ہے -
کامنی - (مسکرا کر) یہ تو تمھاری ہی تصویر ہے - اور یہ مرد کون تمنے پسند کیا -
کملا - پسند نہین کیا - ایسی باتین نہ کرو کہ ہمارا میان سُنے تو بدگمان ہوجاے - اس
آلبم بھر کی تصویرون مین ہمکو یہ سب سے اچھا معلوم ہوتا ہے -
کامنی - کیا تمھارے دولھا کی تصویر اسمین نہین ہے -
کملا - ہے کیون نہین - (سوامی دیانند جی کی تصویر دکھا کر) یہ ہے -
کامنی - ای نہین - یہ تو کسی سنیاسی کی تصویر معلوم ہوتی ہے یہ تو بوڑھا آدمی ہے -
کملا - اے کچھ خبر ہے تمکو - ہمارے چودہ برس کے میان کو بوڑھا بنانے دیتی ہو - ا
سنیاسی فقیر بنا دیا -
بھاوج مارے ہنسی کے لوٹ لوٹ گئی کہ کملا نے اپنے میان کو تو غیر مرد کہہ کے اسکی تصویر
پسند کی اور سوامی جی مہراج کی تصویر دکھلا کر اپنے میان کی بتائی - لاکھ ہنسی ضبط کی مگر ضبط
نہو سکا - بھاوج نے عورتون مین ایک میم کی تصویر پسند کی اور مردون مین اپنے ایک چچازاد
بھائی کی جسکو کامنی نے نہین دیکھا تھا - اب اِن دونون نے کامنی سے اصرار کیا کہ تم بتاؤ
کس مرد کس عورت کی تصویر تمکو پسند ہے - اُسنے اِدھر اُدھر دیکھکر کہا ہمکو تو اسمین اچھی صورت
اس آلبم بھر مین کسی کی نہین معلوم ہوتی - یہ تصویرین بیرسنگھ کی تھی - کملا نے بھاوج کو
آہستہ سے چٹکی لی - بھاوج نے کملا کی طرف اشارہ کیا اور باآواز بلند کہا (اور جو یہ خوبصورت
لڑکا تمکو ملجاے تو کیسا) کامنی نے شرما کر کہا ایسی واہیات بات کا ہم جواب نہین دیتے -
کملا - اخاہ - من بھائے - منڈیا ہلائے -

بھاوج - چھتری کا لڑکا ہے - چھتریون بھرمین دھوم ہی اسکی -
کملا - بھلاہی سانام بھی ہے اسکا - دیکھو - یادنہین آتا -
بھاوج - مگر پسند اچھا کیا - ابھی کنوارا ہی -
کملا - شیر کی سی کلائی - چیتے کی سی کمر - ہنس مکھ - ہاتھ پانون سڈول اچھے کو پسند کیا -
بھاوج - پرمیشر کرے اسی کے ساتھہ کامنی کا بیاہ ہوجاے -
کامنی - اجھیب پرم اری کیون گالیان دیتی ہو -
کملا - بھئی اس سے بڑھکر خوش قسمت کوئی عورت نہوگی جو اسکو بیاہ کے جاے -
بھاوج - ہماری شادی نہوئی ہوتی توہم توباپ مان سے کہتے کہ اگر یہ ہمارا دولھا اور ہم اسکی دولھن نہوے توہم بیاہ نہ کرینگے -
کامنی اتنا ریجھ گیئن -
بھاوج - اچھا تم ہی بتاو - ان مین سب سے اچھا ہی کہ نہین -
کامنی - مین نے ایسی صورت آج تک نہین دیکھی - آنکھوان مین موہنی ہے (دبلے دانتون) عورتین اسکو ضرور پیار کرین -
اس فقرے پر ان دونون نے زور سے قہقہہ لگایا - کامنی بہت شرمائی - کہنے کو تو کہہ گئی مگر پھر سوچی کہ یہ مین نے کیا کہا - یہ کیا زبان سے نکلگیا - بھاوج سے کہا تم لوگ کھود کھود کے پوچھتے ہوا در پھر ہنسنے کو تیار -
بھاوج ہنستے ہی گھر بستے ہین - اب ہمکو فکر ہوئی -
کملا - انکی بڑی بہن سے کہو اور تم خود ہی کیون نہ کہو -
بھاوج - ہماری دیورانی اپنے بھائی کے لیے کہہ رہی ہی - مین آج امان سے ذکر کرونگی -
کملا اور بھاوج دونون کی ملی بھگت تھی - کامنی اچھی طرح سمجھی نہین کہ یہ کیا کہہ رہی ہین یہ گول گول باتین کرنے لگین - ایک نے کہا کہ کامنی کی بہن سے اس لڑکے کی بات چیت کرو دوسری بولی (اماں سے کہونگی) اور یہ کامنی کو معلوم ہی نہ تھا کہ ایک اس لڑکے کی بچازاد بہن ہے اور ایک بھاوج - اور وہ خود بھی آڑ مین سے گھور رہا ہے اور ٹھنڈی

سانسین بھر رہا ہے۔ رن بیر سنگھ باتون اور قرینے سے سمجھ گئے کہ ہو نہ ہو ہمارا ہی ذکر خیر ہی
اس بدمعنی ستم کی چھوکری نے ہمین کو پسند کیا ہی۔ بیتاب اور بیقرار تھے کہ کہین جلد معلوم
ہو جاتا کہ یہ کسکا ذکر ہو رہا ہے۔ کہین ایسا نہو کہ کسی اور کو پسند کیا ہو۔ بھاوج بہانے
سے چلدی۔ کملا پتی اور کامنی اکیلی رہ گئی۔ بھاوج نے جا کے رن بیر سنگھ سے کہا سچ
کہنا کیسی پری لڑکی ہی۔ پرمیشر کرے یہ ہمارے گھر مین آئے۔ آدھی رات کو جس کونے مین
بیٹھا دو اُجالا ہو جائے۔ چاند مین میل اسمین میل نہین۔ رن بیر سنگھ نے کہا یہ تو بتاؤ پسند
کسکو اس البم مین کیا۔ کسکی قسمت کھلگئی کسکا ستارہ چمکا۔ اسنے کہا تمھاری تصویر پسند کی۔
سن نہین رہے تھے۔ رن بیر سنگھ نے کہا دیکھو بھابی بھانجی نہ مارنا۔ بھتین کہین یہ حسد نہ
دلمین پیدا ہو کہ دیورانی ہمسے گوری کیون آئی ہمین سب سے بڑھ کے رہین۔ جو کوئی گھر
مین آئے کہے کہ سب بہوؤن مین یہی اچھی ہین۔ وہ بولی بڑے بے ایمان تم لوگ ہوتے ہو
مین تو ان ترکیبون سے ٹپس لڑا رہی ہون۔ لڑکی دکھادی۔ اُس سے تیرے سامنے
قبولوا لیا کہ اس مرد کو عورتین ضرور پیار کرین اور تو یہ بے اعتباری کی باتین کرے۔ اچھا یہ
جھگڑا ہمارا تمھارا تو ہوتا ہی رہیگا۔ سچ یہ ہی کہ چھوکری بڑی قیامت کی ہے۔ یہ تو اگر سچ مچ
پان کھائے تو سرخی گلے سے دکھائی دے۔ واہ ری صورت۔ رن بیر نے کہا مین بھابی سے
ضرور کہوانگا اور گنگا اُٹھالونگا کہ بھابی کہتی تھین اگر میری شادی نہوئی ہوتی تو تیرے ساتھ
زبردستی بیاہ کر لیتی۔ اُسنے کہا نیکی کا بدلہ تو بدی ہوتا ہی ہی مین کملا پتی کو اُسکے پاس چھوڑ
آئی ہون کہ برابر والیان ہین۔ کھلکے باتین کرین۔ چلو ایک بات تو معلوم ہوگئی کہ تم کو وہ
اور اُسکو تم پسند ہو۔ اور نہ پسند ہونے کا کیا سبب۔ دونون عمر مین کم۔ گورے سرخ
سفید پھر شلجم کے سے نہین۔ تمکینی لیے ہو۔ گھر سے دونون کے باپ مان خوش۔ ہاتھ پانون
دونون کے اچھے۔ نک سک سے درست۔ دیکھو یہ بات پکی ہوئی جاتی ہے رن بیر سنگھ
نے کہا (اگر یہ بات پکی ہو جائے تو ہم مان باپ کی خوشامد کرکے تمکو اپنے بھائی کے پاس
بھجوادین۔ بہت دن سے ترس رہی ہو) وہ ہنسکر بولی (بس چپ رہو۔ ہم کیا خود نہین
جاسکتے یہ بڑے سفارش کرنے والے آئے وہان سے) رن بیر سنگھ نے کہا جیسی تصویر ہمنے دیکھی تھی

ویساہی پایا اب اور بھی برس بھر زیادہ ہوا) بھاوج نے طعنہ دیا (تم تو کہتے تھے کانی ہی - بھلی ہے جیسی وہ ہے اب اپنے ہاتھون سے اپنے گانون پر چھپٹر لگاؤ) رن بیر سنگھ نے کہا ہمسے دو۔ ایک بدذات نون نے اسکے کہا تھا کہ پہلے یہ لڑکی ایسی تھی کہ چاند کو مات کرتی تھی مگر اب کوئی پانچ چھ مہینے سے جب سے چیچک نکلی صورت بگڑ گئی اور ایک آنکھ قریب قریب جاتی رہی بس مین سوچا کہ کانی سے کون بیاہ کرے جیسی تھی تو آدمی بہان بوجھ کے بھی نہین ہوتا اگر بے جانے کانی بیاہ جاے تو مجبوری ہے بھاوج بولی تمھاری عقل کیا سیا لوٹ میدان کی چرائی کو گئی تھی اتنا نہ سوچے کہ تیرہ چودہ برس کی لڑکی اور بڑی چیچک - اب اس انگریزی مین کسی پڑھے لکھے آدمی کے گھرمین بھی بے ٹیکا لگاے کوئی بچہ رہ سکتا ہے مگر تم پڑھے لکھے بیوقوفون کو کوئی کیا کرے - وہ لوگ تو اپنا مطلب نکال لیتے تھے اور تم سڑی سودائی بنتے تھے -

دیور بھاوجون مین تو یہ باتین ہو رہی تھین اور ادھر کملاپتی اور کامنی مین ادہر ہی گفتگو مزے مزے سے ہو رہی تھی - جب بھاوج ٹال کے چلی گئی اور کامنی اور کملاپتی اکیلی رہ گئین تو کملا نے اسکے دل کا بھید لینا شروع کیا -

کملا - دیکھو بہن ہم تم برابر کی ہین - وہ دو چار برس چھوٹائی بڑائی ہوئی تو کیا - یہ کوئی بڑائی چھوٹائی نہین کہلاتی - ہماری بھاوج بھی برابر کی ہین - وہ ہمسے بھی پانچ سات برس بڑی ہین انکا ذرا ہمکو تمکو دونون کو لحاظ ہے - اب وہ تو اسوقت یہان نہین - ہم ہی تم ہین - یہ بتاؤ کہ اس لڑکے مین کیا عیب ہی -

کامنی - (شرما کر) مجھے نہین معلوم - کوئی اور باتین کرو

کملا - اچھا اس بات کا تم ہمکو جواب دے دو اور بس -

کامنی - (منہ پھیر کر) ہم جواب نہین دیتے -

کملا - اگر گدگدا کر دیکھین تو کیسے جواب نہین دیتین -

کامنی - (ہنستی ہوئی) اس مین کیا جواب دون بہن شرم حیا بھی کوئی چیز ہی کہ نہین - ہم کیا جانین -

کملا - اری بیوقوف اپنے طور پر پوچھتی ہون کہ یہ لڑکا پسند ہی یا نہین - ایسا پریا لونڈا نہ ملیگا -

کامنی - ای پریا پریا نہ کرو کوئی سن لیگا - کیسا کیسی مُہر دنگی لڑکیان ہی تباہی بک رہی ہین -

کملا - کچھ سٹرن ہوئی ہو - یہان سننے کون آتا ہی دیوارین - بتا دو اری یہ موقع ہاتھ سے نہ دینا - کہتی ہون پیچھے پچھتاوے گی - دیکھ لینا ایسی جوڑ نہ ملیگی -

کامنی - تینے اپنا بیاہ بر دیکھ کے کیا تھا -

کملا - اُسنے ہمکو نہین دیکھا تھا ہمنے اُسکو دیکھا تھا - ہمارے بھائی نے ہمین دکھایا تھا مین کھڑکی سے چقون سے دیکھا کی - ہمارے یہان بالکل انگریزی پن ہی - جیسے اگلے وقتون مین سوئمبر ہوتا تھا -

کامنی - ای بہن ہمارے میکے مین بھی یہی چال ہی - باپ بھائی سب کو انگریزی جیسے چڑی ہوئی ہی - پردے کا بہت خیال نہین - مگر ہان جو ذرا کوئی بات جاتے بیجا ہو تو سر کاٹنے کو تیار - ہمارے باپ کا قول ہی کہ لڑکی دور سے لڑکے کو دیکھ لے اُسکو پسند ہو اور گھر کے مردون عورتون کو پسند ہو تو بس جھٹ سے بیاہ ہو جاوے جس مین لڑکی کو اس شکایت کا موقع نہ ملے کہ ہماری مرضی کے بغیر ہمکو جھونک دیا -

کملا - کتنی اچھی بات ہی - بھلا کوئی ہندو ایسا کاہے کو کرنے لگا -

کامنی - توبہ توبہ - کوئی کہے تو آدمی بار بیٹھے

کملا - اچھا اب بتادے بہن - کیا برا کیا ہی -

کامنی - اب تم چاہتی ہو کہ مین شرم کو تہ کر رکھون -

کملا - اب بتاؤ - نہین ہم بار بیٹھین گے -

کامنی - (لجاتی ہوئی) بھلا کوئی بھی ایسا ہی جو اچھی چیز کو بُرا کہے - یا جسکو اچھا مرد نہ پسند آئے - اتنے مردون مین مین نے یہ تصویر کچھ تو سمجھ کے چھانٹی کہ بے سمجھے بوجھے چھانٹی - اور یہ لڑکا لاکھون کرورون مین ایک ہی - اسکو کون پسند نہ کرے گا خاصکر کنواری عورت -

کملا - کوئی شک نہین کہ اس لڑکے کی جورو خوش نصیب عورت ہوگی - شیر ہی شیر -

کامنی - رن مین سپاہی کی جان کیا ہے - اچھی ولایتی تلوار جو خوب کاٹ کرے - شہسوار کی جان کیا ہے - عمدہ عربی گھوڑا - باپ مان کی جان کیا ہے - ہونہار لڑکا - بدیارتھی کی جان کیا ہے - بدیا کا خوب جاننا - اسی طرح کنواری لڑکی کی جان کیا ہے - اچھا بر - وہ میان جو صورت مین لاکھ دو لاکھ مین ایک ہو اور سیرت مین صورت سے بھی بڑھ چڑھ کر -

کملا - ہمارے دل کی بات تمنے کہی -

کامنی - تم گھڑی گھڑی پوچھتی کیا ہمین -

کملا - پھر ہم کوشش کرین -

کامنی - کیا سچ مچ چھتری ہے -

کملا - چھتری چھتری - اصل چھتری - یہ چھتری اسکا باپ چھتری -

کامنی - کیا جانے کون چھتری ہے -

کملا - جو ہم تم ہین - کہو گنگا جلی اٹھالون - بولو - ہم مرضی کوشش کرون -

کامنی - (پھر شرمائی) بہت چھیڑتی ہین بہن -

کملا - اب مین مار بیٹھون گی ہان -

کامنی - مین بھلا کیا کرسکتی ہون - خودسر تو ہون نہین - کنواری لڑکی کچھ زبان سے نکال سکتی ہے -

کملا - یہ مطلب نہین ہے - اتنا معلوم ہوگیا کہ تمکو پسند ہے - بس اب ہم تمھاری مان بہن سے پیغام کرینگے - وہ اپنے یہان کے قاعدے کے موافق تمکو بر دکھانے کی کوشش کرینگے تم کہدینا -

کامنی - بہن ہمارے میکے کی اس رسم کا حال کسی اور سے زبان پر نہ لانا نہین مفت کی بدنامی ہوگی -

کملا - میرے یہان تو خود یہی رسم ہے -

کامنی - تمکو اس لڑکے سے کیون اتنی محبت ہے -

کملا - اچھی صورت سب ہی کو بھلی معلوم ہوتی ہے -

کامنی - نہین کوئی بات ہے ضرور -

کملا - اب صاف صاف کہدون نہ کہونگی -

کامنی - کہو تمھین قسم ہے سچ سچ کہو - کہ تم سے اس سے کیا ناتا ہے - تم کیون اسکی طرف سے کھڑی کہتی ہو -

کملا - یہ میرا بھائی ہے - چچا کا لڑکا - بہن کو محبت نہوگی تو پھر کسکو ہوگی - اب آج سے ہم تمکو دولھن کہینگے -

کامنی - (ہنسکر) سوت نہ کپاس کوری سے لٹھم لٹھا - ابھی سے دولھن کہنے لگین - بے اپنی بھاوج سے یہ سب باتین نہ کہنا - نہین ہمسے کہنے گی نہین -

کملا - وہ کوئی غیر تو ہین نہین - وہ خود خوش ہونگی - مگر اچھا ہم اُنسے اتنے کھلے بندون نہ کہین گے -

جب بھاوج نے بخوبی دیکھ لیا کہ بات چیت ہو چکی تو انکے پاس آئی - کملا نے پوچھا یہ اتنی دیر کہان رہین - کہا دھوبن کے کپڑے لکھتی تھی تمھارے انکے کیا باتین ہوئین - کملا نے کہا یہی اِدھر اُدھر کی باتین ہوئین دنیا کی - کہین آلبم دیکھا - کہین اس لڑکے کا ذکر کیا - کہین کچھ کہین کچھ - ایک بات البتہ تم سے کہنے کے قابل ہے وہ یہ کہ اب آج سے ہم انکو دولھن کہین گے بھاوج نے بہار کہا دی - کامنی نے بناوٹ کی خفگی کے ساتھ کہا ہمین ڈولی منگوا دو ہم جائینگے کملا بولی (روپے بنیا گڑ دیگا ہنس رے بنیا چھین لیگا) بھاوج بھی مسکرائی - کامنی کہنے سے تم بُرا مانو گی - کیا بُرا کیا ہے جی - ہم تمھاری بہن ہین کہ نہین - ہم بھلا یہ چاہین گے کہ تم کو کسی ایسی ویسی جگہ جھوک دین - اور سچ یون ہے کہ میرا دیور اور کملا کا بھائی ہے - مین چاہتی ہون تو میری ہی سسرال مین آئے - اچھا چلو اب شہ نشین مین چلکے بیٹھون - تمھاری مہری کہان ہے کامنی - مہری اپنے گھر جاکے تھوڑا سا بیٹھا ہو اکتھا ہمارے نام سے مانگ لا - مہری کو یون ٹال کامنی اور کملا تینون شہ نشین مین لیگئی - جب مسہری پر کامنی بیٹھ گئی تو ایک دفعہ ہی بھاوج نے قہقہہ لگایا - کامنی دیکھتی ہے تو ایک مرد سامنے - جلدی سے کملا کو لپٹ گئی اور بدھ

لگا چھپنے لگی - بھاوج نے یہ کیفیت دیکھکر جھٹ پٹ ایک دلائی اُڑھا دی اور دیور سے اشارہ کیا کہ ذرا ہٹ جاؤ - کامنی سے کہا آنکھین کھولو - کوئی نہین ہی کامنی وہی دلائی اوڑھ کر سکڑ سکڑا کے پھرتی کے ساتھ مسہری کے نیچے اُتر آئی -

کامنی - (بہت آہستہ سے) ڈولی منگادو -

کملا - (مسہری کے پردے گرا کر) اب بالکل آڑ ہی - پیارے سے پیارے کی قسم کھا کے کہتی ہون کہ اب بالکل ہی آڑ ہی -

کامنی - (بہت غصے مین) واہ یہ بھی کوئی ہنسی ہی -

کملا - اپنی آنکھون کی قسم اسمین کوئی بری کی بات نہین تھی -

کامنی - چلو بس چپ رہو - یہ سارا فساد راج دُلاری کا ہی - نہ یہ ہمکو بہانے سے بلواتی نہ غیر مرد کا اور ہمارا سامنا کراتین - میری آنکھون مین خون اُتر آیا -

کملا - بہن یہ میرا بھائی ہی - مجھے نہین معلوم تھا کہ یہ یہان بیٹھے ہین - یہ سب ہماری بھاوج کی کرتوت ہین -

بھاوج - یہ لو مجھی کو دھروا دیا -

اتنے مین رن بیر سنگھ سے نہ رہا گیا - بگڑ ہی اُٹھا کہ یہ گھونگھٹ اور حیا تا کجے - کملا اور بھاوج دونون مسکرائین کہ یہ بیچ مین کہان سے بول اُٹھا - کامنی بہت شرمائی - کہا جو کہین میرے بھائی کو معلوم ہو تو خون کرنے پر تیار ہو جائے - رن بیر نے کہا وہ بھی راضی ہین اُنسے دو بدو بات چیت ہو چکی ہے - یہ بی بی ہین کس خیال مین - کامنی نے بھاوج سے کہا کہ راج دُلاری کہان جا کر بیٹھ رہی ہمکو ذلیل کرنے کو بلایا (واہ اچھی بہن ہین) راج دلاری جان بوجھ کے اس معاملہ مین نہ پڑی کہ اگر اس گفتگو سے کامنی بگڑ جائے تو مین سمجھا لونگی کہ بہن جانے دو - اتنے مین وہ بھی آئی دیکھا تو کامنی ایک دُلائی اوڑھے مسہری کے نیچے خفا بیٹھی ہی اور بھاوج اور کملا سمجھا رہی ہین جب اُسکو معلوم ہوا کہ رن بیر سنگھ کی اور کامنی کی چار آنکھین ہوئین تو یہ امر راج دلاری کو بھی بُرا معلوم ہوا - اسنے کہا اب تم لوگ بہت بڑھ گئین یہ بات ہمارے بھی ناپسند ہوئی - پرائے مرد کا اسطرح دیکھ لینا واہیات بات ہی -

بھاوج ۔ تو بہن آلبیمن اتنا پردہ نہ چاہیے ایک توم ایک نسل ۔ درد دکھ مرنے جینے کے شریک ۔ کوئی غیر قوم کا ہند و نہین ۔ کوئی مغل پٹھان نہین ۔ دھوکے مین ذرا سا منہ ہو گیا

کملا ۔ ہان یہ تو کوئی ایسی بات نہین ہی کہ اتنا برا مانین ۔

کامنی ۔ مجھے اپنا تو بالکل خیال نہین ہی ۔ میرا تو دل صاف ہی ۔ ایک چھوڑ اگر سو بھی ہون تو کیا ۔ مین آنکھ آٹھا کے نہ دیکھون مگر بات اچھی نہین ہی جو سنیگا وہ کیا کہیگا ۔

کملا ۔ بھائی اور دیور کا یہ حال ہم گلی کوچے کہتے پھرینگے ۔ تمھاری عقل کو کیا ہو گیا ہے تم تو پڑھی لکھی ہو ۔

بھاوج ۔ اے ہان ہمارے دل کا تو ان باتون سے کنول کھلتا ہی اور تم کیا جانے کیا سمجھتی ہو

کملا ۔ ان کو چوری بڑی ہی جب بھو نرے پھرو گی تب جھک کے سلام کرونگی کہ اب کہو کامنی بی بی ۔ وہ دن یاد ہی ۔

کامنی ۔ بیاہ کے بغیر تمنے دولہا سے بڑی بڑی باتین کی ہونگی ۔

کملا ۔ کون ۔ ہماری بھلی کہی ہم تو اس گھر کی ہین جہان سو برس تک جائز نہی ۔ گو ہو تا نہین مگر بوڑھے مرد اب تک اسکی تعریف کرتے ہین اور یہان ہمارے تمہارے سوا اور ہی کون ۔

راج ۔ اچھا کامنی اب غصہ تھوک دو اور ذرا لہرا لہرا کر اندر سبھا کے شعر تو پڑھو گلا ابھی اچھا ہے

کامنی ۔ بڑی بی تو بڑی بی چھوٹی بی سبحان اللہ ۔ یہ ادر سب مین تیز نکلین ۔ مین نے سنا تم ناچتی خوب ہو ۔

راج ۔ اب یہ باتین کرو گی تو تگنی کا ناچ نچاؤنگی ۔

کملا ۔ ہان اب یہ راضی ہو نگی ۔

بھاوج ۔ ایک سا تھ کی پڑھی ہوئی ہین نا ۔

راج ۔ اگر بڑی شرم ہے تو تصویر کا ہے کو پسند کی مین سن رہی تھی کہ لا اسکو سب عورتین پیار کرینگی تم کو ایسا لڑکا ملے کہان ۔

کامنی ۔ آخاہ ! ایک تم اور ایک (دبے دانتون) وہ لڑکا بس دہی تو ہین ۔

راج ۔ جی مین تو خوش ہو گئی ہونگی ۔

کملا - ہان کہتی ہی جو تھین -

بھاوج - تصویر دیکھ دیکھ کے مسکیان بھرتی تھین -

اسپر بڑا قہقہہ پڑا - اور کامنی خود ہی مارے ہنسی کے بیتاب ہوگئی کہا جو کسی اور کے سامنے کہو تو اسکو یقین آجاے کہ بڑھی بھرنگی لڑکی ہے - پھر کامنی کو ہنسی آئی -

بھاوج - بڑی خوش ہین - وہ ٹھیک ٹھاک بات ہوئی نا -

کامنی - اب مین کچھ کہہ بیٹھونگی (مسکراکر) پرائی لڑکی کو اکیلا پاکر بنا رہی ہین مل کے سب کی سب -

راج - کچھ چور تو تمھارے دل مین ضرور ہے -

کامنی - مین کہتی ہون کہین کوئی جا کے آپا ہمارے بھائی سے نہ جڑ دے - بڑا ڈر معلوم ہوتا ہے - اب ہمین جانے دو - مہری کو نہ معلوم ہونے پائے -

بھاوج - کیسی بگلی لڑکی ہے - مہری سوئی ہے کہان -

کملا - ہم تو اپنے میان کو بیاہ کے پہلے ہی لپٹ گئی تھین - جب میان ہی ہے تو چوری کا ہیکی -

راج - بس ہزار بات کی ایک بات کہی - بی کامنی اسی بات پہ جا کے چوم لو جا کے بہن

کامنی - تم ہی نہ جاؤ - چوم لو جا کے -

اسپر سب کو بڑی ہنسی آئی کہ جھلا کے کامنی سے نہ رہا گیا اور اٹھی -

بھاوج پھر رنبیر کے پاس گئی - اسنے کہا بھائی خدا جانتا ہے یہ ڈھونڈیا لاکھ دو لاکھ مین فرد ہے تدبیر پٹ نہ پڑے - بھاوج نے کہا کچھ خیر ہے اب تو سب پکی پڑھی ہوگئی ہے کسی کی مجال ہے کہ بیچ مین بھانجی مارے - اب بیاہ کی تیاریان ہورہی ہین - ہم نے تمھاری ہی خاطر سے دکھا دی - وہ سچ کہتی ہے کہ جو اسکے میکے والے سن پائین تو برا مانین - رنبیر نے کہا اجی مین بیچاری کو بہت چھیڑو نہین) اسپر بھاوج نے زور سے قہقہہ لگاکر کہا کملا نے یہ سکھئے ہین کہ اس بیچاری کو بہت نہ چھیڑو اپنی آنکھون کی قسم - اسپر اور زور سے قہقہہ پڑا -

چین دم بھر نہیں ہر دم ہے مرا دل بیتاب
نظر آتی ہے نہ آنکھون کو کبھی صورت خواب

بے چینی مین چین کہان حالت اضطراب مین صورت خواب کجا دل کی بیتابی بڑی چیز ہے اور پھر جب یہ بے چینی اور اضطراب اور بیتابی عشق کے سبب سے ہو تو خدا ہی حافظ ہے۔ بے تعلقانہ معشوق گھڑی بھر چین نہین آتا۔ مہوش ماہ سیما بی کملا یتی اور پیاری ادا والی راج دلاری اور کملا کی شوخ و شنگ بھاوج کی بدولت ایک ایسے گبھرو نے جسکا سا خوبصورت ہندوستان مین کم ہے ایک ایسی پریا بانکی حسینہ کو اپنی آنکھون سے دیکھا جو خوبروئی اور جمال مین اپنی آپ ہی نظیر ہے۔ کامنی کی یہ کیفیت تھی کہ ع۔

ہوش جاتا رہا نگاہ کے ساتھ

اور رنبیر سنگہ کا یہ حال تھا کہ ع۔

صبر رخصت ہوا اک آہ کے ساتھ

رنبیر سنگہ تو صرف اسکی حسن کا زبانی ذکر سنکے عاشق زار ہو گئے تھے۔ سچ ہے کہ ؎

نہ تنہا عشق از دیدار خیزد
بسا کین دولت از گفتار خیزد

جب اس معشوق سمن بر کو بے حجاب دیکھا تو دل لوٹ گیا اور کامنی بھی رنبیر سنگہ کے حسن اور جوانمردی کی تعریف سنکر چاہتی تھی کہ اسی کے ساتھ بیاہ ہو اور جب دیکھا تو عشق کا تیر کلیجے کے پار ہو گیا۔

تھوڑی دیر کی چہل پہل کے بعد کامنی اپنے گھر آئی گھر کی عورتون نے پوچھا کون کون تھا۔ اسنے کہا کسی غیر کو نہین بلوایا تھا۔ بلوانے کو

تو تیون کو تھے مگر میرے سبب سے نہین بلوایا - یہ کہکر کوٹھے پر گئی - ہنیا سے سارا کچا چٹھا کہہ دیا اور دل ہی دل مین سوچنے لگی کہ اگر اس سے بیاہ ہوا تو زندگی تلخ ہوجائیگی - بلکہ جینا محال ہوجائیگا - اب میری زندگی کا دارمدار اسی بات پر ہے - جو اس سے بھونری پھیری گئی تو جی گئی اور نہین تو کڑھ کڑھ کے مرجاؤنگی - یہ یوسف ہے تو مین زلیخا - ایسی صورت ہی مین نے آج تک نہین دیکھی - دیکھنا کیا معنی ذرا بھی خیال نہ تھا کہ ایسی صورتین بھی پرمیشر نے بنائی ہین - مگر اندھا تب پتیائے جب دو آنکھین پائے - ابھی کون جانتا ہے - ہاتھی چھوٹے گھوڑا چھوٹے - سائین کے سو کھیل - ایک دفعہ کی بوڑھی ہوئے کیسا گڑبڑ ہوگیا تھا - کوئی امید ہی نہین رہی تھی کہ وہ بات ہوگی جو مین چاہتی ہون - کیسے کیسے رخنے بیچ مین پڑے تھے اور کیا سے کیا ہوگیا تھا - کوئی کہتا تھا مرگی کی بیماری ہے - کوئی کہتا تھا یدو ضع ہے - بھلے مانس نہین ہے - کسی نے آکے کہا وہ تو گھوسن گدن جیاری ہی ہتھیاری کسی پر بند نہین ہے - شہر بھر اسکا حال جانتا ہے - یہ سن سنکے میرے کلیجے مین جیسے کچھ ہوتا تھا کہ ہے پرمیشر مین کیا کرون جو بات سنتی ہون اپنے خلاف ہی سنتی ہون - کوئی اچھی بات اب تک سنی ہی نہین - پہلی دفعہ اتنا بڑا صدمہ ہوا کہ سٹرن ہی ہوگئی - بالکل دیوانی - تنکے چننے لگی تھی - اب ذرا ذرا سہارا ہوا اور آج تو اپنی آنکھون دیکھ ہی لیا - دل کو بڑی ڈھارس ہوئی - جتنا سنتی تھی اس سے بہتر پایا - دل ہاتھ سے جاتا رہا - اب یہ فکر پیدا ہوئی کہ کہین ایسا نہو کہ کچھ گڑبڑ ہوجائے - اگر پرمیشر کو میرے ساتھ بھلائی کرنا منظور ہے تو تو سب اچھا ہی ہوگا اور نہین تو جو اسکی مرضی ہو -

کامنی اپنے دل ہی دل مین سوچ رہی تھی اور انھین فکرون مین غلطان پیچان تھی - ہنیا نے جو انکو اتنی دیر تک خاموش پایا تو کہا بی بی کہتے کہتے یہ تم چپ

کیون ہو رہین - مین بھی کسی طرح دیکھتی -
کامنی - تم کو کون مشکل دیکھنا ہے - کسی بہانے سے چلی جا
دیکھ آ -
ہنسیا - دلاری کے ساتھ جاؤنگی اور بس چھپکے سے دیکھ آؤنگی -
کامنی - وہان یہ نہ کہنا کہ فلان جگہ نوکر ہون وہان سے آئی ہون -
ہنسیا - نہین - اور اگر کہون بھی تو کوئی ہرج تو نہین دکھائی دیتا -
کامنی - اری ہنسیا سچ کہتی ہون - ایسی صورت نہین دیکھی ہوگی - کہین نہ دیکھی
ہوگی - بس یہ جی چاہتا ہے کہ عمر بھر گھورا کرے - ایسی صورت پائی ہے - مین
نے نظر بھر کے نہین دیکھا بس ایک جھلک سی دیکھ لی تھی اسی مین یہ حال
ہے کہ ایک دفعہ پھر دیکھنے کو جی چاہتا ہے -
اب ادھر رنبیر سنگھ کا حال سُنئیے کہ کامنی کو دیکھتے ہی انکا جی چاہا کہ اس پرستان
کی پری کو گودی کے اُڑن کھٹولے پر اُٹھا لیجائے اور تمام عمر اسکی پرستش کرے
اور صبح شام صدقے ہوا کرے - بلبھدر سنگھ سے جا کے کہا یار ایک بات کہین جو کسی
سے نہ کہو - خصوصاً اندر بکرم سنگھ سے - بھئی قسم کھا کے کہتا ہون کہ وہ چھوکری اسوقت
دیکھ کے آیا ہون کہ دیدہ کی آنکھون نے کبھی نہ دیکھی ہوگی اور نہ شنید کے کانون سے
کبھی سُنی ہوگی - پری کا نام سُنتے آئے ہین مگر اصل پری یہی ہے - واللہ اصل
پری - بلبھدر سنگھ نے کہا یا وحشت - تمہید اتنی لمبی چوڑی - طول طویل اور مطلب ایک
نہین - اور یہان پیٹ مین چوہے چھوٹے ہوئے ہین کہ سنون تو کہان تیر مارا -
رنبیر - ارے ظالم وہان کمند پہونچے جہان فرشتون کے پر جلتے ہین -
ب - اب آپ مار کھائینگے - اچھا دل لگی تو ہو چکی - لے اب بتاؤ کہ اصلیت کیا ہے
ر - بھئی کہتے ہوئے خوف معلوم ہوتا ہے - ہم اپنی آنکھون اُسکو دیکھ آئے -
ب - (متحیر ہوکر) کس کو - کس کو ؟
ر - اسی رشک پری غیرت حور کو - جس کا نام - نہ بتاؤنگا -

ب۔ (رنبیر سنگھ کا ہاتھ پکڑ کر) کامنی کو؟ ارے یار بولو۔ جلد بتاؤ تو۔ ہمارے سر کی قسم واللہ پیٹ مین چوہے چھوٹے ہوئے ہین۔

ر۔ کامنی۔

ب۔ (انتہا سے زیادہ متحیر ہوکر) ارے ظالم کامنی کو دیکھا۔ اور کہان دیکھا۔ وہ تو اب باہر نکلتی نہین۔ دل لگی کرتے ہو اور جو واقعی دیکھا ہے تو کمال کیا واللہ۔

ر۔ بلبھدر سنگھ خدا گواہ ہے۔ میری قطعی یہ راے ہے کہ ساری خدائی مین ایسی عورت نہین پیدا ہوئی۔

ب۔ واللہ! اور یہ دیکھا کہان۔ ارے ظالم یہ تو بہو پنچ کہان گیا۔

ر۔ سب حال بتاؤنگا گھبراتے کیون ہو۔ پہلے یہ بتاؤ کہ اگر نہ ملے تو ہماری زندگی کا حال کیا ہوگا۔ مردے سے بدتر۔ بھئی واللہ دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے۔ مین تو کچھ کہہ ہی نہین سکتا۔ کلیجے پر سانپ لوٹنے لگا۔

بلبھدر سنگھ نے انکی تسلی کی اور کہا تم جاؤ مین ابھی اندر بکرم سنگھ کو بلاتا ہون اور سب حال پوچھتا ہون کہ تمھارے ہان اب کیا ہوتا ہے۔ انکے بیاہ مین اب کیا دیر ہے۔ انھون نے کہا بندہ نواز اگر اسمین مجھے مایوسی ہوئی تو سمجھ لینا مین دنیا سے گذر گیا۔ پھر میری زندگی کا کوئی بھروسا نہ رکھیے گا۔ ہاے کیا صورت زیبا پائی ہے مین تو پرستش کرنے کو موجود ہون۔ سادگی اور بانکپن۔ خوبصورتی اور نمکینی۔ ادا کیسی اسکو ادا آفرین کہنا لازم ہے۔ واللہ ہے اگر ہمارے ساتھ شادی ہو تو ہم سے بڑھکر خوش نصیب کوئی نہین۔ بلبھدر سنگھ نے کہا تم کچھ کسی قدر پاگل بھی ہو مگر اب کیا ڈرنا خدانخواستہ ہے۔ سب پختگی ہو گئی۔ طرفین سے سامان ہو رہے ہین۔ اب یہ فکر کیون کرتے ہو کہ کیا ہوگا اور نہ ملیگی تو خدانخواستہ جان جائیگی۔

رنبیر سنگھ رخصت ہوئے تو اندر بکرم سنگھ کو بلبھدر نے بلوایا۔ کہا کہو بھئی بہن کی شادی مین اب کیا دیر ہے اسنے کہا اب دیر کیسی پوچھا (تو ہم رنبیر سنگھ سے دعوت مانگین) اندر بکرم نے کہا ضرور بس ایک اٹھوارے مین شادی ہے)۔

فصل دسوین

چاند سورج کی جوڑی

یعنی

دولھا دولھن کی یکجائی

بیا ساقی از مے مرا تازه کن — درین ره صبوری باندازه کن

بده ساقی آن جام جمشید را — شب تیره رخشنده خورشید را

بیا ساقی آن آتش توبہ سوز — بآتشگہ مغز من بر فروز

بمجلس فروزی دلم خوش بود — کہ چون شمع بر فرقم آتش بود

بده ساقی آن مے کہ فرخ پے است — بمن ده کہ داروے مردان مے است

بیا ساقی آن جام آئینہ فام — بمن ده کہ بردست بہ جاے جام

بیا ساقی آن مے کہ جان پرورست — بمن ده کہ چون جان مرا درخورست

مے کان درروے کار آورد — نہ آن مے کہ در سر خمار آورد

بیا ساقی آن آب آتش خیال — در افگن درین کہرباگون سفال

گوارنده آبے کہ زین تیره خاک — بدو شاید انده را شست پاک

بیا ساقی آن جام رخشنده مے — بکف گیر بانغمۂ ناے و نے

مے کو بفتواے مے خوارگان — کند چارۂ کار بیچارگان

بیا ساقی آن آب ظلمات رنگ — بجوے و بیار آب حیوان بچنگ

بدان آب روشن بصر کن مرا — وزین زندگی زنده تر کن مرا

بیا ساقی آن مے کہ دلکش است — بمن ده کہ مے در جوانی خوش است

بده تا دران مے دہان تر کنم — بدو بخت خود را جوان تر کنم

بیا ساقی آن باده بردار زود — کہ بے باده شادی نباید نمود

بیا ساقی آن بکر پوشیده روے — بمن ده کہ گرمش است پرواے شوے

بل زور سنگھ ٹھاکر گجراج سنگھ۔ مانسنگھ اندر بکرم سنگھ ٹھاکر شمشیر بیر سنگھ۔ سدہ مانسنگھ جگپال سنگھ۔ نیل کنٹھ دُھج سنگھ۔ بلبھدر سنگھ۔ گمان سنگھ۔ پہلوان سنگھ ظالم سنگھ رن سور سنگھ۔ خونخوار سنگھ۔ یہ سب راجپوت ایک جگہ بیٹھکر کھا پی رہے تھے سب جنگجو خونخوار۔ کوئی خانہ جنگیان دیکھا ہوا۔ کوئی مورچون پر گولی اور تلوار کھایا ہوا کسی کے میدان جنگ مین دس ٹانکے لگے ہوئے۔ کوئی گولی کی بارش دیکھا ہوا۔ کوئی فوج مین بھرتی ہونے کے لیے تیار۔ غرضکہ اِس صحبت مین سب فوجی ہی لوگ تھے مگر بالکل اجڈ نہین۔ سب تلوار کے دھنی اور تھوڑا بہت پڑھے لکھے اور صحبت یافتہ بل زور سنگھ نے کہا ہمارا لڑکا برات لیجانے پر راضی نہین ہوتا۔ کہتا ہے انگریزی قاعدے سے شادی ہونی چاہیے۔ کوئی بچہ نہین ہے کہ مار دن پیٹون۔ بارہ برس کے کو بیدکیا کرے اور سولہ برس کے کو قید کیا کرے۔ اور پھر ہونہار لڑکا۔ مجھسے ہر طرح اچھا علاقے کا انتظام ایسا اچھا کیا کہ تعریف سے باہر ہے۔ اِن سب مین ایک بوڑھو ٹھاکر البتہ اجڈ تھے۔ ٹھاکرون کو نظر بد سے بچانے کے لیے انمین پُرانے زمانے کا اجڈپن باقی تھا۔ سن شریف نوے سے کم نہ تھا اور لقات۔ نیم جان۔ مگر بڑا تیکھا بُڈھا۔ جیین۔ کابل برمھا۔ دکھن کی لڑائیان دیکھا ہوا۔ انھون نے جو سُنا کہ لڑکا باپ کا کہنا نہین مانتا تو بگڑ گئے اور آو دیکھا نہ تاؤ۔ غل مچا کے کفن پھاڑ کے چیخ اُٹھے زمونڈکاٹ کے سارے کا انگریز بنے چلے ہین۔ پھر انگریز کے گھر مین جنم کیون نہ لیا) سب ہنسنے لگے اتنے مین ایک اور بوڑھے ٹھاکر جنکا بایان ہاتھ چلین والا کی لڑائی مین کٹ گیا تھا وہ بگڑ گئے دسنو بھائی رن سور سنگھ۔ وہ لڑکا سچ کہتا ہے۔ ہم سپاہیون کو ڈھول دمامے اور بین پین اور نوبت ادر دھولنے اور لگر جھینڈ سے کیا کام۔ ہمارا باجا کرپیتون کا کڑکا جس سے اینون بنیون کے دل مین ہو دھڑکا۔ سچ کہتا ہے لڑکا۔

اِسپر سب نے زور سے قہقہہ لگایا۔ ایک نے کہا۔ واہ رے بُڈھے تک بندی اچھی کی اور اُسنے پھر رن سور سنگھ سے کہا سنو بھائی۔ یہ باجا واجا۔ برات کے ساتھ بنیون اور لکھنی چند لوگون کو زیبا ہے۔ لڑکے کو گہنا پہنا کے گھوڑے پر بٹھا دیا۔ ہمارا

لڑکا کنگنا پہنے توموڑ کاٹ لون سارے کا۔ میان بھائی نوشہ بنا کے ستھنا پہنا کے رنگے
کپڑے انجھے کا جوڑا ڈانٹ کے بیاہنے جاتے ہین۔ ہم تو اپنے لڑکے کو برات کے
دن دو دھری تلوارین بندھوائینگے اور باجے کے عوض سرکار سے توپ ساتھ
لیجائینگے دولہن کے دروازے پر سنکھ اور باجے کے بجاے توپین دغین گی اور
نوبت کے عوض صبح کی وردی بجیگی۔ دوپہر کو بگل ہوگا۔
نیلکنٹھ دھج سنگھ نے یہ تقریر سنکر ذرا چھیڑنے کے لیے دل لگی کی باتین کین
ضرور۔ ٹھاکر خونخوار سنگھ کے لڑکے کی شادی مین توپ ضرور ہو۔ بلکہ ایک آدھ
محلہ اُڑا دیا جاے تاکہ شہر بھر مین یہ برات یادگار رہے۔ کہ محلے کے محلے خاک سیاہ ہو گئے
اور دو ایک راہ چلتون کو توپ دم بھی کر دیجیے تاکہ اور ناموری ہو۔ پیر دل سنے لکھوکھا
روپیے صرف کر کے سُھگی نکالی نام کیا۔ اب تم اسمین نام کرو۔ اور بگل تو واقعی ضرور ہو
بلکہ آدھی رات کو سمدھیانے مین آگ لگا دیجیے اور آتش زنی کا بگل فوجی قاعدے سے
بجاے تاکہ آدھی رات کو لوگ جو خواب سے چونک اُٹھین تو سنین کہ ایسے سورما
چھتریون کی برات آئی تھی کہ محلے کے محلے سرنگ سے اُڑا دیے گئے اور جو ادھر اُدھر
ملا توپ کے منھ اُڑا دیا گیا اور سمدھیانے کا جھگڑا ہی پاک کر دیا ایسی آتشبازی چھوٹی
اور آگ لگنے کے بعد بانس اور شہتیرین جو پھٹین تو گولون کی آواز آنے لگے۔
اسپر اس زور سے قہقہہ پڑا کہ دور تک آواز گئی اور دیر تک لوگ لوٹتے لگے کہ میان
بھائی اور بنیون کی ہجو جو کرنے پر آئے تو آتش زنی کے بگل بجے اور لوگ توپ دم ہونے
اور محلے کے محلے جلنے لگے۔ نیلکنٹھ دھج سنگھ ایک ٹھٹھول ہنسوڑ ٹھاکر تھے۔ رن سور سنگھ
کی تقریر سب کو ناگوار گذری تھی مگر خونخوار سنگھ کی زیٹ اس سے بڑھ گئی۔ دیر تک دل لگی
رہی۔ گمان سنگھ تحصیلدار نے خونخوار سنگھ کی خدمت مین عرض کی کہ حضور کے بلند اقبال
کی برات جس دن نکلے اُسکے دو ہفتے پہلے اس نیازمند کو اطلاع ہو جاے تاکہ رخصت لیا دن
ورنہ حکام کہینگے کہ تحصیلدار برات کے ساتھ اور آگ لگ گئی۔ جگپال سنگھ بولے ٹھاکر
صاحب مجھے بھی اطلاع کر دیجیے گا تاکہ موقع واردات کے وقت سمدھیانے سے بھاگ

جاؤن۔ سدرشن سنگہ نے ہنسکر جگپال کی یون تردید کی (ارے صاحب وہ سمدھیانے سے اگر آپ بچ بھی گئے تو فائدہ۔ اور جو رستے مین توپ کے مُہرے پر اُڑا دیے گئے۔ بہتر تو یہ ہے کہ برات مین شریک ہی نہو۔ مفر اسی مین ہے۔ بلبھدر سنگہ نے اُنکی بھی تردید کی (ذات سمیت) بھی مفر نہین ہے نہ سمدھیانے سے بھاگ آنے مین مفر ہے۔ نہ برات مین شریک نہونے سے آپ بچ سکتے ہین۔ مفر بس اسی مین ہے کہ شہر چھوڑ دے۔ کیونکہ یہ بھی تو اندیشہ ہے کہ محلے کے محلے اُڑا دیے جائینگے واللہ اعلم اُسوقت آپ کس محلے مین ہون۔

جبتک یہ صحبت رہی تب تک یہی دل لگی ہی چہل رہی۔ ہنستے ہنستے لوگ لوٹ لوٹ گئے۔ پیٹ مین بل پڑ پڑ گئے۔ خصوصاً نیلکنٹھ دھج سنگہ کی تقریر سنکر تو کسی سے ہنسی ضبط نہو سکی۔ یہ جلسہ تحصیلدار صاحب. گمانسنگہ نے اس غرض سے کیا تھا کہ سب معزز ٹھاکرون کی صلاح سے یہ بات طے پا جاے کہ ٹھاکر رنبیر سنگہ کی برات نہ نکلے اور انگریزی قاعدے سے شادی ہو۔ بھونری ضرور پھیری جاے۔ مذہبی رسوم سے کوئی مزاحمت نہین کرتا مگر یہ باجا اور آتشبازی اور ہاتھی گھوڑون کا سوانگ اس سے معاف رکھے جائین۔ یہان وہ گفتگو چھڑ گئی کہ چہل اور دل لگی کے سبب سے اسکی نوبت ہی نہ آنے پائی اور کھانی کے لوگ اپنے اپنے گھر چلدیے۔ دوسرے دن رنبیر سنگہ کی صلاح سے گمانسنگہ اور بلبھدر سنگہ انکے والد بل زور سنگہ کے پاس گئے اور کل حال بیان کیا کہ کل تو وہ بات دل لگی مین ٹل گئی اب آج ہم لوگ آپ کے پاس آئے ہین۔ رنبیر سنگہ کی دلی خواہش یہ ہے کہ برات نہ نکلے۔ اسمین آپ کا کیا ہرج ہے۔ بل زور سنگہ نے اس صلاح سے اتفاق کیا کہ چھتری کا دھرم تو بس تلوار ہے۔ یہ برات اور ڈھول اور دمامہ اور نوبت اور دھونسے سے کون غرض ہے۔ ہماری نوبت اور دھونسا بس کرکیت کا کڑکا ہے۔ مگر یہ ہم منظور نہ کرینگے کہ وہ کہین کہ پوجا نہو۔ پنڈت نہ آئین۔ بھونری نہ پھیری جاے۔ یہ ہم نہ مانینگے۔ برات نہو نہ سہی۔ اب رہا عورتون کا خیال۔ ہمارے یہان عورتون کی کم چلتی ہے۔ مزید برآن نیست کہ جب برات دولہن کے گھر پہونچے۔ شگون کے لیے کچھ بجا دیا جاے۔ باقی رسمین جیسا عملدرآمد اور رسم آمد قدیم ہے ویسا ہی ہو۔ تم لوگ اپنی راے کے مطابق کارروائی

کرو۔ ہم کھانا کھانے کے وقت اپنے احباب اور عزیزون کو لیکر سمدھیانے جائینگے اور
کھا پی کے چلے آئینگے تم لوگ رات بھر رہنا۔ عورتون نے اس راے سے اتفاق کرلیا
دونون گھرون کی عورتین فہمیدہ اور تربیت یافتہ تھین گران کے عزیزون کی مستورات
نے اس قسم کی شادی پر نکتہ چینی کی کہ اگر ٹھاکر کی لڑکی بیاہنی ہے تو ہمارے باپ دادا
کی رسم کے موافق کارروائی کیجاے اور جو رسم کے ساتھ شادی کرنی ہو تو وہ دوسری بات
ہے۔ ہم لوگ ایسی شادی مین شریک نہونگے۔ الغرض بعد رد و قدح بسیار یہ بات طے پائی
کہ گجراج سنگہ کے گانون مین شادی ہو اور وہان خیمون اور شامیانون اور مکانون کا بندوبست
ہوگیا اور شادی کے دس دن پہلے گجراج سنگہ اور اندر بکرم سنگہ اور گجراج سنگہ کی بھتیجی
شیورانی اور انکے میان لال بہادر سنگہ اور گجراج سنگہ کی بہو سمترا اور کامنی کی بڑی بہن
برہنی اور انکے میان شیودت سنگہ اور نیلکنٹھ دھج سنگہ اور شمشیر بیر سنگہ اور خونخوار سنگہ
اور انکے گھر کی عورتین اور نوکر چاکر سپاہی گانون مین گئے اور بل زور سنگہ کی جانب
سے بلبھدر سنگہ نے لڑکے والون کے قیام کا انتظام اور اہتمام کیا۔ شادی کے تین
روز قبل بل زور سنگہ مع نوشہ اور اپنے اعزا اور اقربا و احباب کے تشریف لیگئے۔
شادی کے دن رنبیر سنگہ اور بلبھدر سنگہ اور یان سنگہ اور رنبیر سنگہ کے دو بھائی اور ایک
چچازاد بھائی اور کملاپتی کے میان سروپ سنگہ گھوڑون پر سوار ہوکر دولہن کے مکان
گئے۔ شہنائی نواز راستے مین دولہن کے مکان کے پاس کھڑے تھے یہ پنجاب
بل زور سنگہ تھے۔ تاکہ عورتون کو بدشگونی کا خیال نہو۔ ڈیوڑھی پر شہنائی بجی اور
دولھا صاحب گھوڑے سے اُترے تو شمشیر اصفہانی در کمر اور جامۂ پہلوانی در بر اور چیرۂ زعفرانی
بر سر۔ اس قطع سے اونچی بنے ہوئے۔ دولھا میان یا ٹھاکر دولھا یا سپاہی دولھا
یا کپتان نوشاہ صاحب پشت توسن سے زمین پر آئے۔ انکا گھوڑے سے اُترنا
تھا کہ گجراج سنگہ کے سپاہیون نے بندوقون کی سلامی سر کی اور ادھر رنبیر سنگہ
کی جانب سے بھی انکے آدمیون نے بندوقین داغین۔ کھانا کھانے کے وقت کل
ارباب برادری جمع ہوئے جنمین اکثر فوجی افسر تھے کھانے کے بعد دولھا نے مکان

مین گئی وہان رسمین ادا ہوئین اور جن جن کو ہنسی کا رشتہ تھا اُنھون نے ہنسنا شروع کیا

(سالیون سلہجون نے)

۱- یہ بھونڈی پھیرنے آئے ہین کہ پیترے بدلنے -

۲- ہمکو تو چالیس کا بہروپیا سا معلوم ہوتا ہے -

۳- کچھ لوہیا بندوق میان مین رکھ لی چلو ٹھاکر بنگئے - کون لڑائی فتح کی ہے ٹھاکر صاحب -

۴- اینٹھا سنگہ کی کتنی ہوتی ہے - اب یہ بکرے پر چڑھا ہی چاہتے ہین -

۵- کہین کوئی چھینک نہ دے -

ان دونون پھبتیون پر بڑا قہقہہ پڑا اور دیر تک میان اینٹھا سنگہ خود بھی دل مین بہت ہی جھیپے اور چھینک کی بھی خوب ہی ہوئی مگر ایک بوڑھی ٹھکرائن کو بُرا بُرا معلوم ہوا - کہا لڑکیو ذرا سمجھ کے زبان سنبھال کے بات کرو - چھینکنے و کنے کا نام نہ لو - ناکون کو کاٹ ڈالو - یہ تو کہکر چلدین اور ادھر رنبیر سنگہ کو دل لگی ہاتھ آئی - کہا دیہ ماجی صاحب ناحق کہتی ہین کہ اپنی اپنی ناک کاٹ ڈالو - یہان ناک ان اتنے مین ہے کسکو - دیکھنے کی ناکین ہین مگر سب خدانخواستہ لبس سمجھ جاؤ) اتنا سُننا تھا کہ ایک شوخ نے عجب ادا سے دلربا سے کہا (اے واہ میان نکو - واہ میان بڑنکو واہ) دوسری بولی (منہ کے آگے ناک) پر کوئی پھبتی نہ تھی مگر سب کی سب اسطرح بے تحاشے ہنس دین کہ رنبیر سنگہ جھیپ گئے اور انکو کہنا پڑا کہ (ہم تم لوگون سے نہین جیت سکتے - ایک کہتی ہین اور سب کی سب ہنس دیتی ہین - ہم ہارے) انمین سے ایک بولی - (ہات تمھارے کی - دوہری دُہری سر وہیان باندھ کے آئے تھے اور آخر ہار ہی ماننی پڑی نا -

الغرض صبح کو نوشاہ دولہن کو لیکر اپنے گھر آئے دولہن کے باپ مان بھائی عزیزان بہنون کے رونے اور اشک بہانے نے دولہن کی وداع ہونے کے وقت ایسا رنگ اثر جمایا کہ بڑے بڑے بانکے ٹھاکر او تلور یئے راجپوتون تک کو رونا آگیا - اب شب کا حال سنیئے -

بیا ساقی از سر بنہ خواب را
مے کو چو آب زلال آمدہ است
بیا ساقی از خم دوشینہ مے
فزونده سیلے کہ ریحان باغ

مے ناب دہ عاشق ناب را
بہر چار مذہب حلال آمدہ است
کہ ماندہ ست باقی ز کاؤس و کے
ز قندیل او بر فروزد چراغ

اپنے خاندان کی رسم قدیم کے مطابق دھنتو ٹھکراین دو مہریون کو ہمراہ لیکر کامنی کو کوٹھے پر لیگئین۔ کامنی گردن جھکائے چپ چاپ دبے پانون ساتھ ہولی دھنتو نے اسکو پلنگ پر لٹا یا اور خود چلی گئی اور کامنی کے سیکے کی ملساکی چھوکری ہنسیا سے کہا کہ جب انکے دولہا آئین تب تو نیچے چلی آنا۔ رنبیر سنگھ کو پوشیدہ طور پر اطلاع دیگئی۔ یہ تو۔ ع۔ چون گوش روزہ دار بر اللہ اکبر ست۔ بنے ہوئے تھے۔ اسطرح دوڑے جیسے گولہ توپ سے چھوٹتا تیر کمان سے باہر نکلتا ہے۔ چھت پر آئے تو ہنسیا نے مسکرا کر کہا (اپنی امانت خبردار) رنبیر سنگھ بھی مسکرائے۔ حکم دیا کہ تم باہر والی چھت پر لیٹو۔ ہم دروازہ بند کر لینگے شاید کوئی ضرورت ہولے۔ سب دروازے احتیاط کے ساتھ بند کر کے رنبیر سنگھ پلنگ پر آئے۔ کامنی منہ چھپائے کروٹ سے سو رہی تھی۔ پوشاک بہت بھاری۔ قیمتی بنارسی ساری سبز رنگ۔ چارون حاشیون پر کلابتو کا کام کیا ہوا بیچ مین آڑی بیل۔ کارچوب کی کرتی۔ آسمانی رنگ۔ پھنسی آستیون دار۔ زیور سے گوندنی کی طرح لدی ہوئی۔ سر پر چھپکا۔ بندی۔ ماتھے پر جھومر۔ چوٹی مین سیس پھول۔ ناک مین نتھ۔ سچے موتی۔ جڑاؤ کیل۔ کانون مین کرن پھول۔ جھمکے۔ بالیان پتے۔ گلے مین چمپا کلی کنٹھا۔ پنج لڑی۔ ہاتھون مین مہندی کا شوخ رنگ۔ پور پور چھلّے پہونچیان کنگن۔ دستبند۔ نورتن جوشن۔ کمر مین تاگڑی۔ پانون مین کڑے چھڑے پازیب چوٹی سے پانون تک عالم نور تھا۔

پری پیکرے چون گل آراستہ
دہن تنگ و سر گرد و دل فراخ
بہ شیرینی از گل شکر نوش تر

پری دست از سندان خاستہ
رخ چون گل سرخ بر سبز شاخ
بہ نرمی ز گل نازک آغوش تر

گرہ برگرہ چین زلفش چو دام | ہمہ چینیان چین اوراغلام
چو آہوے چین مشک پروردہ بود | قرنفل بہندوستان خوردہ بود
زگیسو کہ زنجیر از مشکناب | فرو ہشتہ چون ابرے از آفتاب
ازان مشک تر آب گل ریختہ | نہ از سنبلہ سنبل آویختہ
شکر خندہ راست چون نیشکر | لطیف و خوش و سبز و شیرین تر
نگارے بدین خوبی و دلکشی | بگوہر ہم آبی و ہم آتشی

رنبیر سنگھ کے دل کی جو کیفیت اسوقت تھی اسکے قلمبند کرنے کے لیے ایک بہت بڑے منشی گرانمایہ کی ضرورت ہے بلکہ اُسکو بھی قلمبند کرنے کے وقت دعا مانگنی پڑیگی۔

یارب مرے خامے کو زبان دے | منقار ہزار داستان دے
جو نقطہ لکھون کہین نہ حرف آئے | مرکز پہ کشش مری پہونچ جائے

اور دولھن کے دل کی جو کیفیت تھی اسکا قلمبند کرنا منشی فرزانہ اور ناظم بلند پایہ کے بھی امکان سے خارج ہے۔ رنبیر سنگھ کا جوش دلی امنگو نپر تھا۔ سولہ برس کی دوشیزہ جادو جمال عنبرین خال۔ پرستان کی پری شرمانیوالی۔ لب لعل۔ جواب یاقوت رمانی۔ گورے گورے گال حسن صبیح و ملیح دونون مین بے مثل و فقید المثال۔ گو مارے شرم کے سکڑی ہوئی لیٹی تھی مگر گردن کے گورے پن اور سیاہ چوٹی کی عنبر افشانی اور گورے گورے پانون اور رانپر حنا کے جوبن کو کہان چھپاتی۔ قدرتی نزاکت کہین شرمانے اور بدن کے چھپانے سے چھپتی ہے چھت کی ہر چہار طرف۔ بندھنوار اور پھولون کے ہار بیشمار۔ اور پھولے ہوئے گملے قطار در قطار۔ اور گجرے اور کنگن اور بدّیان خوشبودار اور شیشے کے ناپاب کھلے ہوئے نلون مین پانی کی روانی۔ ایجاد دھنو ٹھکرانی۔ کمرے سے لوبان اور گوگل کی بو سے خوش و دلکش مسہری کے اردگرد پھول۔ چاندی کے ڈنڈون مین گجرے اور ہار لپٹے ہوئے۔ بستر روح خس اور عطر عنبر سے بسا ہوا پلنگ کسا ہوا۔ اس خوشبو پر سے حاصل قنوج و گلشن نثار تھا۔ عجب رنگ بہار تھا۔ حقیقت یہ ہے کہ اگر زال صد سالہ اور پیر فرتوت بھی دم بھر کے لیے یہان آتا تو بے شک اور بلاشبہ مست ہو جاتا۔ نوجوانون کے مزاج کی طرح اسکا مزاج

بل کرنے لگتا - اور جو خود ہی از سرتا پا مست ہون انکی ستی کا خداہی حافظ ہے - سولہ برس کی دولہن اور بائیس برس کا دولھا - دونون کی اُٹھتی جوانی - عنفوان شباب دولہائی مسین بھیگتی تھین - سبزہ آغاز ہونے کے قریب - دولہن کے ابھار کے دن - مرادون کی راتین - اُٹھتی کونپل - نئی جوانی - جوبن پھٹا پڑتا تھا - کامنی نے جو آنکھین بند کین اور ایک کروٹ سے سوئی تو پھر وہ کروٹ نہ بدلی - رنبیر سنگھ نے گلے سے لگا کر کہا (پیاری یہ حیا اور شرم تا کے - اور کس سے ؟ اُس سے جو صدہا عورتون مردون کے سامنے ہاتھ پکڑ چکا - جسکے ساتھ سیکڑون گواہون کے روبرو بھونری پھیری - اُس سے حجاب کیسا - زبردستی چوم کر) تم تو پڑھی لکھی ہو - اچھا ! اس گرمی مین ہمارے ہان کی جاہل عورتون نے تمکو زربفت اور کارچوب اور گہنے سے لاد دیا اس سے تم کو انتہا سے زیادہ گرمی معلوم ہوتی ہوگی - ہمارا اتنا سا کہنا مان لو کہ کمرے مین جا کے سادے کپڑے بدل آؤ - یہ کہکر رنبیر سنگھ نے دروازہ کھول کر ہنسیا کو چپکے سے بلایا اور کہا انکے کپڑے تو بدلوا دو زربفت اور کمخواب کے کپڑے اس گرمی مین اور پریشان کرینگے - ہنسیا نے ذرا جھجکتے ہوے کہا (سرکار - یا تو ادھر کھلے ہوئے مین نکل جائین یا چھت پر چلے جائین - مین بھی ابھی بالکل جوان ہون - عمر مین بی بی سے بھی کم - اور آپ بھی جوان آدمی - ایسا نہو بی بی کو شک ہو تو مین کہین کی نہ رہون) رنبیر سنگھ مسکرا کر ہٹ گئے اور ہنسیا نے جا کے کامنی سے کہا (چل کے کپڑے بدل لو مجھے جگا کے بھیجا ہے) کامنی نے پہلے برف کا ٹھنڈا پانی پیا اسکے بعد کمرے مین جا کے کپڑے بدلے - شربتی کی سفید ساری - آدھی کی کٹاو کی ہوئی آستینون دار کرتی پہن کر آئی اور پھر اسی طرح لیٹ رہی - ہنسیا دبے پانون کمرے کے باہر گئی - رنبیر سنگھ نے مسکرا کر کہا (ہنسیا تم ہماری سسرال کی ہو - اس حساب سے میری سالی ہوئین اور سالی آدھی جورو ہوتی ہے) ہنسیا نے ہنسکر کہا (مین لونڈی ہون آپ کی) رنبیر سنگھ نے جواب جورو کو دیکھا تو بے اختیار کہہ اُٹھا - ع - زیور ہے سادگی ترے رخسار کے لیے - شربتی کی ساری اور آدھی کی کرتی مین بھی وہ جوبن تھا کہ نور برستا تھا - رنبیر سنگھ نے گلے لگا کے کہا جانی اب اسقدر سختی نہ کرو -

غنچۂ ناشگفتہ کو دور سے مت دکھا کہ یون
بوسے کو پوچھتا ہون مین منہ سے مجھے بتا کہ یون

آدھ گھنٹے تک رنبیر سنگھ خوشامد کیا کیے کہ کامنی بات کرین مگر مارے شرم کے کامنی کی زبان سے ایک لفظ بھی نہ نکلا آخر کار رنبیر سنگھ نے زبردستی اس نازنین مہ جبین کو اٹھا کر بٹھایا۔ اسپر بھی کامنی نے چار آنکھین نہ کین اور ابھی تک اتنے قریب سے اس عروس زیبا شمایل کو یہ نہین دیکھ سکے۔ اب رنبیر سنگھ نے گدگدانا شروع کیا اور کامنی سے ہنسی ضبط نہو سکی۔ بہت آہستہ سے ایک ادائے دلربا کے ساتھ یون گویا ہوئی (نئی نویلی سیدھی سادی دولھن کو بے شرمی سکھانا کون سی بھلمنسی کی بات ہے) یہ سنتے ہی دولھا کا کلیجا ہاتھ بھر کا ہو گیا اور اسی مین دولھن کے رخ زیبا سے گھونگھٹ ہٹا کے دیکھا تو سچ مچ یہ معلوم ہوا کہ ایک چاند کا ٹکڑا بغل مین ہے۔ اس بت دلفریب کے رخسار تابان کی بلائین لینے ہی کو تھا کہ کامنی نے ہاتھ روک لیا۔ اسکے بعد عرصۂ دراز یعنی کئی سال تک یہ دل لگی رہی کہ جب کبھی ہنسی مذاق مین رنبیر سنگھ کامنی کے چھیڑنے کے لیے اپنے حسن کی تعریف کرتے اور کہتے کہ تمھاری خوش نصیبی تھی کہ ہمارا سا سرخ و سفید گبھرو میان ملا تو کامنی تنک کے ہنسی ہنسی مین دندان شکن جواب دیتی (جبھی صورت دیکھتے ہی بے اختیار بلائین لینے کو چلے تھے۔ مین چوک گئی۔ مجھے لینے دینی تھین) غرضکہ جب بے حجاب و برافگندہ نقاب چاند سا چہرہ دیکھا ع۔ ہوش جاتا رہا نگاہ کے ساتھ ؎

چہ فرخ کسے کو بہنگام دے
بجستے ز نارپستان بدست آورد

ہم آتش نہد میش ہم مرغ دے
کہ در نار پستان شکست آورد

ازان ناردن تا بوقت بہار
گہے نار خواند گہے آب نار

بردن انگ آرد سرانگبخ کاخ
کہ آرد بردن سرشگوفہ ز شاخ

گگیر دسر زلف آن دلستان
زرخانہ خرامان سوی گلستان

گل آگین حیشمۂ قند را
لبشادی گذارد دمے چند را

پانچ بجے تاروں کی چھاؤن مین کامنی دبے پاؤن جانے لگین۔ دولھا نے دو تین کروٹ

لیے اور منیا کے ساتھ کانی چپکے سے بیچے جا کے ایک پلنگ پر جو دھنو بی بی کے پلنگ کے پاس بچھا تھا سو رہین -

فصل گیارھوین

اپنی بی بی ہمین دکھا دو

رنبیر سنگھ ۸ بجے بستر استراحت سے اٹھے - اور اوپر ہی اوپر ہوتے ہوئے باہر آئے اور باغ کی کوٹھی مین جا کے حمام کیا اور کپڑے پہن کر عطر ملکر گول کمرے مین آئے تو وہان بلبھدر سنگھ اور گمان سنگھ بیٹھے تھے - ایک دوسرے کو دیکھکر مسکرایا -

ب (بلبھدر) حضور کی خدمت مین کورنش -

ر (مسکراکر) تسلیم -

گ - (گمان سنگھ) باچھین آپ ہی آپ کھلی جاتی ہین -

ر - پھر آپ جل مریے -

ب - رات کو شاید حضور کو نیند نہین آئی - آنکھین سرخ ہین - کہیے خیریت تو ہے -

گ - اب بھی کیون کسی کو خواہ مخواہ جھپاتے ہو -

ر - بجا ارشاد ہوا - جھینپنے والے کوئی اور ہی ہوتے ہونگے -

گ - بیحیا کی بلا دور -

ب - واللہ تم میرے منہ سے لیگئے - مین کہنے ہی کو تھا -

گ - مگر ذرا حضور کے بشرے کی قطع تو دیکھیے -

ر - (ہنسکر) ہماری سمجھ مین نہین آتا کہ یہ آپ لوگ بکتے کیا ہین -

گ - تم لاکھ باتین بناؤ مگر سچ کہنا ہم کیسا تاڑ گئے -

ر - کیا خوب - آپ لوگون نے اپنے نزدیک ہمکو بنا لیا -

ب - اُستاد - چہرہ کچھ اُترا سا نظر آتا ہے - اسکا کیا سبب -
رنبیر سنگھ - شیروں کے چہرے کہین اُترتے ہین - یہ چہرے اُترنے والے ہین بھلا ایک
گھونسا تان کے دون تو ہاتھی کا دم نکلجا ے -
ب - بجا اب یہ بتاؤ کہ اسوقت شرمائے جھیپے ہوئے کیون ہو -
ر - پاگل ہو کون - ہم کہین شرمانے والے جوان ہین -
ب - بھئی تحصیلدار - ذرا انکی صورت دیکھنا - پھٹکار برستی ہے -

کیا جانیئے وصال مین کیا بات ہو گئی
آنکھین نہین ملاتے ہین شرمائے جاتے ہین

گمان - ارے میان چھتری لوگ کسی سے شرمانے والے ہین - جیسے شیر بچے پہلے بنے
ہوئے تھے ویسے ہی اب بنے ہوئے ہین -
ب - اب یہ بتاؤ بی بی ویسی ہی خوبصورت ہو جیسی سُنتے تھے -
ر - اَیَن! تصویر ہی دیکھ چکے ہو - تم سے کیا چھپا ہوا ہے - یار سب سے زیادہ خوش
نصیبی یہ ہے کہ ناگری خوب جانتی ہین - اور شین قاف بھی درست ہے - ٹھاکرون کی
لڑکی اور زبان یہ شستہ!! اسا نگریزی مین برق ہو* اور کیا
ب - کیا آتے ہی شیر شیر باتین کرنے لگی - بڑی شوخ لونڈیا معلوم ہوتی ہے - دو تین رات
تو حجاب چاہیے -
گمان - تو اب ہوئے بھی تو آٹھ پہر - کیا تھوڑا زمانہ ہے بد
ب - بجا ارشاد ہوا - آٹھ پہر گویا برسون ہو گئے ر
ر - گنوار آدمی ہونا - ایسے حجاب بھی حجاب سا ہونا چاہیے - یہ نہین کہ دس دس دن
میان سے بولتی ہی نہین - ہمین تو وحشت ہو جائے - مگر جو لوگ عقلمند ہین وہ ایک
گھنٹے مین اپنے رنگ اور ڈھرے پر لا سکتے ہین -
گمان - ہو بڑے خوش قسمت یار - چاند سی بی بی پائی - جین لکھتا ہے - ہنسی مون کہ
لطف اُٹھاؤ - مگر یہ سب کارروائی بلبھدر سنگھ کی ہے -

ب ۔ احسان فراموشی نہ کرنا۔ اور کچھ نہیں تو ایک منہ جھکڑاہی دکھادو ۔ ہم بلائیں لینگے۔ ہمیں خواجہ سرا سمجھو بس ۔ اور کسی کو نہ دکھاؤ ۔

گیان ۔ آپ میں کونسی بیری ہے ۔ اور ہم نے کیا گناہ کیا ہے ۔ اندر بکرم سے تو ہم نے پہلے بہس ذکر کیا تم کہان بیچ میں کودے پڑتے ہو۔ ہم البتہ کم سے کم بوسے کے مستحق ہیں۔

ر ۔ کیوں نہیں ۔ ایک نہیں بلکہ دو ۔ منہ دھو آؤ جا کے ۔ بہوبیٹیوں کی نسبت بیہودہ باتیں بکتے ہو۔

گیان ۔ اب رنگ لائی گلہری ۔ شادی ہوگئی نا ۔

ب ۔ پاجی کے ساتھ کبھی احسان نہ کرے واللہ ۔

گ ۔ دیکھتے ہو یار ۔ اگر ہم تم اتنی کوشش نہ کرتے تو یہ پیاری دولہن کہاں سے ملتی ۔ اب جو ہمارے طفیل میں چاند سی دولہن ملی تو نخرے دکھلانے تیار ہے ہیں ۔ الٹا تلوں تیل ہی نہ تھا گویا ۔ آپ سے میل ہی نہ تھا گویا ۔

ر ۔ کچھ واہی ہو گیا ۔ چلو اپنی راہ لو ۔

گ ۔ واہ ری سوم ۔

ایک بوسہ ہم نے مانگا راہ سولا واہ جی
بھپنے منہ سے یہ نہ نکلا لیتے جاؤ شاہ جی

ل ر ۔ (مسکرا کر) ساہ جی اس وقت پھر مانگو ۔ اور گھر دیکھو ۔

ب ۔ بیجیے بندہ نواز ۔ سنگتا تو نگیرے ۔

گ ۔ ارے ظالم آخر ہمارا کوئی حق ہے یا نہیں ۔ تیرے کارن کس کس سے لڑے ۔ کس کس سے بُرے بنے ۔

ر ۔ اب یہ بتائیے کہ بلبھدر سنگھ نے اور آپ نے جو پارٹی دینے کا وعدہ کیا تھا وہ کب دیجائینگی ۔

ب ۔ کل ہی یا ابکی ہفتے پر رکھیے سنیچر کے دن دعوت ہو جاے ۔ ہم تو ہوٹل میں پکوائینگے جسکا جی چاہے آئے ۔

ر - اجی ہم تو کھانے ہندوں کھائینگے - کچھ پروا نہیں -

گ - اور ہم کب چوکنے والے ہین بھلا - اب تو ہندوستان بھر مین رواج ہے - کلکتہ سے اسکی کارروائی شروع ہوئی اور اب عالمگیر ہے - مرہٹا برہمن بڑی بڑی چوٹیان کیے ہوئے وید پاٹھی اور چھیری کا ناشتہ ہوٹل مین چل رہا ہے - اسکا سبب ... - اور برہمو اور فری میسنون کے سبب سے ہوٹل بازی کا رواج ... مین اور بھی زیادہ ہوگیا - بنیے جنکے ہان گوشت کا نام بھی کوئی نہین لیتا وہ مرغ اور مرغی اڑاتے ہین - فراق مین ہوتے ہین کہ مرغ کی کٹلٹ پکین - ٹرک ... دست ہو - باپ دادا ساگ سبزی کے نام سے بھلے تھے صاحبزادے نام روشن کر رہے ہین - اب تو ہوا ہی ایسی چلی ہے - اور کوئی قوم اس طوفان بے تمیزی سے بچی نہین ہے - ہان المورے کی طرف البتہ ابھی پرانا فیشن ہے وہان کے بی اے اور ایم اے سب پرانے فیشن کے - کھانے پینے مین وہی پرانا رنگ - مگر خیالات اچھے -

ر - اچھا تو بھائی اتوار شنبہ کو ملہار سنگھ کی جانب سے دعوت ہو اور تم بھی کمان سنگھ - اپنی کہو -

گ - ہماری لیاقت انکے برابر نہین ہے - ہم تو چھٹ بھیون مین سے ہین -

ب - بائیس تیئیس برس کے سن مین تحصیلداری کرتے ہو اور کہتے ہو نالایق ہون - چھپیان ہو روپیہ خرچ کرنے کے وقت چھپنا بھیا نہیگا - آپ کشمیری باورچی بلوائیے اور عمدہ عمدہ کھانا کھلوائیے -

گ - یہ تو سب کچھ ہوگا مگر یہ تو فرمائیے کہ جنہنے اتنی کوششون کے بعد چاند سی دولہن پائی ہے اور نوخیز کم سن سولہ برس پندرہ یا کہ سولہ کا سن ہے جوانی کی راتین مرادون کے دن اُن سے بغل گرماتی ہے اُس سے پہلے دعوت لینی چاہیئے یا ہم سے ؟

ب - بھئی ہان انصاف کے تو یہی معنی ہین -

ر - سنا آپ نے ارے میان ہم کب بند ہین - دو وقتہ دعوت لیجیے صبح کو سیخ کے گولہ کباب اور خمیری روٹی اور کمرک کی چٹنی - لہسن اور پیاز اور بوتل بھر ہینگ بھنی ہوئی اسمین

ہا دیجائیگی۔
گ۔ سبحان اللہ۔ ہینگ کیا ذراسی تبائی ہے۔ توبل بھر ہینگ کے لیے من بھر چٹنی چاہیے
آپ کی دعوت بھی آلا اودھون کی رسوئی ہوگئی کہ ایک ہاتہ نون ہینگ سے دال گھاری
جاتی تھی۔
ب۔ مگر دعوت ماشاء اللہ کیسی اعلی درجے کی ہے۔ گولا کباب اور خمیری روٹی اور چٹنی۔ واہ
صاحب واہ۔ اسقدر فضول خرچی!!! دوالا نکالو گے کیا۔
گ۔ بھئی دل لگی جانے دو۔ اپنی اپنی دعوت کا سامان تبا دو کہ کیا کیا ہوگا اور اسمین آپس مین
ترمیم کی جائے۔
ب۔ ہم تو صاف صاف کہہ چکے کہ ہوٹل مین دعوت ہوگی انگریزی اور مسلمانی دو قسم کا کھانا
اور ہر شئے فرسٹ کلاس۔ چاہیے جو صرف ہو شیمپین پارٹی۔
ل۔ خالی خولی شیمپین سے کیا ہوگا۔
گ۔ نام شیمپین پارٹی ہوتا ہے اور پینے کو جی چاہے وہ پیو۔ کہ مے پرسد۔
ب۔ جی اور کیا۔ وسکی برانڈی جو چاہو پیو مگر پہلے شیمپین ہی کھلیگی۔
گ۔ چاہیے تو یہ کہ سب سے پہلے ہم ایک خوبصورت گلاس مین شام مین اپنے ہاتھ سے
بی کامنی جان صاحب کو پلائین اور اسکے بعد وہ اپنے پیارے پیارے گورے گورے ہاتھون سے
ہم کو شیمپین کا جام پلائین۔ ہم کو بھی کچھ یونہین سا سرور ہو اور انکی آنکھون مین بھی لال لال
ڈورے رنگ جمائین۔ معشوق و عاشق ایک دوسرے کی جوانی کے لطف اٹھائین۔
ر۔ اب آپ بہٹینگے۔
ب (نہنسکر) گمان سنگہ تو اب کھری کھری کھلی کہنے لگے۔ اجی خیر مذاق تو ہو چکا
اب رنبیر سنگہ کوئی دن دعوت کا مقرر کرین اور پاگل پینے کی باتین چھوڑین کہ سیخ کے
گولا کباب اور خمیری روٹی کی دعوت کرینگے۔
اتنے مین خدمتگار نے آن کر گمان سنگہ سے کہا (تحصیلدار صاحب آپ کا چپراسی
آیا ہے اور کشمیری باورچی کو لایا ہے) حکم ہوا ان دونون کو حاضر کرو۔ کشمیری باورچی سے

تحصیلدار نے کہا۔ دل پنڈت۔ کیا کیا چیز پکا سکتے ہو۔ اسنے کہا سرکار جو حکم ہو سب بن سکتا ہے حضور کا پیسا ہماری محنت۔

ت (تحصیلدار) بھئی جو کہو وہ منگوا دین عمدہ سے عمدہ۔ مگر بھئی پکا وچی لگا کے۔

پ (باورچی پنڈت) سرکار حضور کی عملداری ہے جہان سے جو چاہیے منگوا لیجیے۔ کتنے آدمیون کا کھانا چاہیے اور کب چاہیے۔ ہم تین طرح کا پکاتے ہین ایک اٹھاؤ چولا (لھا) دوسرے معمولی کھانا اور تیسرے تحفہ کہ برسون یاد رکھے۔ جس قسم کا کہیے وہ پک جائے دغل فصل ہم نہین جانتے۔ ہمارا باپ مہاراجہ کے دربار مین بخشی تھا ہمپر یہ بپتا پڑی ہے رسوئی بنانے لگے۔ گلستان۔ بوستان۔ سکندر نامہ۔

چو عاجز رہا نشدہ دانم ترا　　　درین عاجزی چارہ خواہم ترا

راوی۔ بس پنڈت جی بس کشمیریون کا نام نہ بد کیجیے اور ایرانیون کو اصلاح نہ دیجیے۔

ت۔ شعر شاعری کی بحث بھی ہو جائیگی۔ پہلے کھانے کا معاملہ طے کیجیے۔

ب۔ اور وہی تحفہ کھانا پکائے۔ کوئی پچاس آدمیون کے لیے۔

پ۔ دوسرے باورچی کی جانب مخاطب ہوکر اپونا دتو شنک مین سلے سامان مگکھہ تلی نامین مرکھہ۔

(دوسرا) ہم کیا زانن کھیون۔ گڈین پہتد بن تا کھیوسُت چھوڑ کے۔

تحصیلدار نے پوچھا یہ دوسرا آدمی کون ہے۔ باورچی نے کہا حضور یہ ہمارا برادر ہے۔ اچھا یہ تم نے کیا کہا اور اسنے جواب کیا دیا۔ باورچی نے مسکرا کر کہا سرکار ہم نے کہا کہ آپ ٹھاکر لوگ شکار کھانے والے بڑے ہوتے ہین! اور سچ بات یہ تھی کہ ایک باورچی نے دوسرے سے کہا کہ ان لوگون نے ہمکو کھانا پکانے کو بلوایا تو ہے مگر جب ہم گھی مسالا مانگینگے تو انکی نانی مر جائیگی اور دوسرے جواب دیا کہ یہ لوگ کھانا کیا جانین۔ انکے باپ نے بھی کبھی کھایا تھا۔

گمان سنگھ نے ایک روپیہ ان دونون کو انعام دیا اور کہا سویرے سویرے آؤ۔ اور وہ سلام کرکے رخصت ہو گئے۔

اتنے مین رنبیر سنگھ کے ایک دوست ٹھاکر کے ہان سے گھی آئی اور خدمتگار نے کہا حضور کو بلایا ہی۔ گیانسنگھ اور بلبھدر سنگھ سے رخصت ہو کر رنبیر سنگھ ٹھاکر کے مکان پر گئے جہان نور بھی بیٹھے تھے

نور۔ سچ کہنا۔ کیسی صورت ہی ہے ہے چاند کا ٹکڑا۔

ر۔ واقعی۔ ماہرو اور مہ پارہ اور ماہوش سنا کرتے تھے مگر اب آنکھون دیکھی۔

ن۔ (مسکراکر) بھلا ارباب نشاط مین کس سے صورت ملتی ہے۔

ر۔ (مسکراکر) دُت۔ نامعقول۔

ط۔ کیا باتین ہو رہی ہین بھئی۔ یہ ڈود دبک کیسی۔

ن۔ ہم نے انسے پوچھا کہ تمھاری بی بی چاند کا ٹکڑا ہے یا نہین۔ انھون نے کہا بیشک ہی مین نے پوچھا بھلا ارباب نشاط مین کس سے صورت ملتی ہے۔

ر۔ اور مین نے جواب دیا کہ انکی ہمشیرہ سے۔

ط۔ (قہقہہ لگاکر) بھئی دونون خوب ہو گئین۔ واللہ

ن۔ اچھا ایک بات بتادو (کان مین کچھ کہا)

ر۔ (مسکراکر) اب آپ پٹین گے۔

ن۔ (پھر کان مین کچھ کہا) سچ بتانا۔

ر۔ اپنی ہمشیرہ سے جاکے پوچھو۔

ط۔ یہ کاناپھوسی کیسی۔ کچھ راز دنیاز کی باتین ہو رہی ہین۔

ر۔ گالیان بک رہا ہے واہی تباہی۔ اب یہ میرے ہاتھ سے پٹے گا۔

ن۔ پیٹ لو بھائی مگر ایک بات پوچھتے ہین۔ بتادو۔ ہمین تمھارا کون ہرج ہی۔ آخر دوست ہو یا نہین ہو۔

ط۔ انکی بی بی کے حسین ہونے مین تو کوئی شک نہین مگر یہ انکی بھلمنسی ہی کہ ہم لوگون کو نہین دکھاتے۔

ر۔ تم اپنی بی بی ہمکو دکھادو تو پھر ہم بھی دکھا دین۔

ط۔ ہماری بی بی اب بوڑھی ہو نے آئین۔ اُنکو دیکھا کیا نہ دیکھا کیا۔

ن۔ اور کیا ہم لوگون کی بی بیان اب فقط نسل بڑھانے کے لیے بچہ کشی کے کام کی ہین۔ چہرے پر جُھریان پڑی ہوئین۔ روپ نہ رنگ۔

ر۔ آپ کے کہنے سے روپ رنگ نہین ہے۔ کوئی ہماری آنکھون سے دیکھے۔
ن۔ ہمارا سکان ہوتا تو ہم تو اپنی بی بی دکھا دیتے۔ ارے سیان دوستون سے کاہیکا پردہ ہے۔
ط۔ اچھا بھئی اگر ہماری بی بی راضی ہو جائین تو کیا مضایقہ ہے۔ دیکھو اندر جا کے کہتے ہین۔ شاید راضی ہو جائین۔
راوی۔ یہ کہکر اُٹھے اور پردہ اُٹھا کر اندر گئے۔ وہان جا کر گھر مین یہ سب گفتگو بیان کی۔ انکی بی بی نے کہا یہ کونسا شہدا پن ہے۔ انھون نے ایک بوڑھی ماما سے کہا تم ذرا سکڑ سکڑا کے دروازے سے جھلک دکھا دو۔ گھر مین بڑی ہنسی ہوئی۔ ماما نے کہا سرکار مین وہان مردون مین کہان جاؤن بھلا۔ کوئی کام نہ کاج۔ بوڑھیا سے دل لگی کیسی۔ یہ بوٹے کا م کاج ہین سے بڑھکر کیا ہوگا کہ ہماری بی بی بنکے چلوگی۔ اسپر بڑا قہقہہ پڑا اور انکی بی بی تک ہنس دین اور یہ صلاح دی کہ خاصدان لے کے اور ہمارا کوئی بھاری سا دوپٹا اوڑھ کے جاے اور خاصدان دے کے ایک جھلک دکھا کے چلی آیئے
تم کہنا یے ہماری بی بی تو آپ لوگ دیکھ چکے اب ہمکو اپنی بی بی دکھایئے۔ اسپر ماما راضی ہو گئین۔ میان طور باہر گئے۔ کہا بھئی ہم نے راضی کر لیا۔ مگر دور دور کی دیکھا بھالی ہے۔ اُنسے مین نے کہدیا ہے کہ وہان کوئی نہین ہے۔ گلوریان بنا کے لیتی آو۔ زنانہ مکان ہو گیا ہے۔ ذرا دیر وہین بیٹھو۔ اتنے مین ماما جی ایک بھاری دوپٹا اوڑھے ہوئے خاصدان لے کے آئین اور جلدی سے ٹیک کر چلی گئین۔
ط۔ دیکھ لین۔ اب اپنی اپنی بی بی دکھایئے۔
ن۔ یہ آپ کی بی بی ہین۔ یا آپ کی اماجان کی نانی کی پھوپھی اماں۔
ر۔ اس زنبٹ بوڑھیا کو کہان سے پکڑ لاے بھئی۔
ط۔ بوڑھیا ہے تو ہماری ہے اور جوان ہے تو تمہاری ہے۔ ہم نے اپنی بوڑھیا دکھا دی اب آپ حسب اقرار اپنی جوان دکھایئے۔
ن۔ یہ آپ کے باپ کی بی بی ہین یا آپ کی۔

ط۔ کیا بکتے ہو۔ گالیان دیتے ہو۔
ن۔ نہین حقیقت مین یہ انکے باپ کی بی بی ہے۔ معلوم ہوتا ہے کسی ماما یا سائیس پر پچھے ہی
ط۔ اب ہماری آپ کی لپا ڈگی ہو گی۔ یہ بھی کوئی شرافت ہے بھلا۔ پرائی جورو تو دیکھ
نی اور اپنی جورو اسے پردہ۔ بڑے وہ بن کے آئے ہین۔ آپ چلیے اپنے گھر
اور دکھائیے۔
ن۔ اچھا چلو تم بھی کیا کہو گی۔ ہم بھی وہ دکھائین کہ یاد کرو عمر بھر۔
سب کے سب نور کے مکان پر گئے۔ مکان قریب تھا۔ پیدل ہی گئے۔
ط۔ لے بسم اللہ زوجہ مکرمہ کو بلوائیے۔ کیسے جھگڑا دکھائین۔
ن۔ ابھی ابھی مگر اُسی طرح جسطرح آپ کی والدہ تھین۔ بی بی تھین۔ کون تھین۔ وہ آئی تھین
جیسے کٹ تپلی کے تماشے کی تپلیان آتی ہین۔
ر۔ بھئی خوب کہی۔ جو کہتا ہے ایسی ہی کہتا ہے۔
ن۔ بیشک۔ خاصدان ٹپک کے بھاگین اور اُس تیزی کے ساتھ کہ گویا کوئی
دشمن انکو گرفتار کرنے آتا تھا۔ اور اُس ٹھیٹی اور بھاری دوپٹے کی جوڑ کا پائجامہ کتنا
معقول تھا ماشاء اللہ۔
ر۔ (قہقہہ لگاکر) واللہ مین کہنے ہی کو تھا۔ میری زبان سے آپ لیگئے۔ معلوم ہوتا ہے
کسی ماما یا بوڑھی دداجی کو انکی بی بی نے اپنا پائجامہ اور کسی کا دوپٹا اُوڑھا دیا ہے۔
یہان سے نور اندر گئے۔ وہان سے سکھا پڑھا کر ایک سانگ بنا کر لائے۔ یہ دونون منتظر
تھے کہ دیکھین یہ کس زینت کو لاتے ہین۔ یہ تو معلوم ہی تھا کہ کوئی پاگل ہوتے نہین
کہ اپنی بی بی کو لاکے دکھا دے۔ کوئی نہ کوئی دل لگی ضرور ہو گی۔ رنبیر نے کہا بھئی
کوئی جدت تو ضرور ہونی چاہیے۔ اگر میان نور بھی کوئی بوڑھیا اسی طرح دوپٹا یا
دوشالہ یا لحاف اُڑھا کر لے آئے اور وہ بھی خاصدان ٹپک اور پھینیا کے چلے تو
تو جدت نہوئی۔ یہ ہی معمولی بات ہوئی۔ طور نے کہا۔ بیشک۔ اتنے مین نور تشریف
لائے۔ کہا بھئی وہ۔ رضی نہین ہوتین وہ کہتی ہین تم تو نہین روز صبح کو اٹھ کر سید کی

جو روین ایک سرے سے دیکھتے آؤگے تو مین تو اسی کی ہو رہونگی کہ سب کو صورت دکھاتی پھرون - بندی درگذری - تم دوسرا نکاح پڑھوالو اور سب کو دکھاتے پھرو اب مین اسکو کیا کرون - کہو پھر جا کے کہون - خیر تمھاری خاطر ہے - ابھی آتی ہین - کہدیا ہے کہ مین تم ہی سے دبکر کے بیٹھونگی - کسی اور کے پاس نہ بیٹھونگی - تو بھائی صاحب اگر آپ دونون صاحبون مین سے کسی صاحب کو خواہش ہو کہ ہماری بی بی صاحب سے ٹھکر کے بیٹھے تو بندے کے کپڑے پہن لیجیے وہ خواہ مخواہ سیرے دھوکے مین آکے ٹھکر کے بیٹھینگی مگر دست درازی کی سند نہین - دل لگی دور دور کی اچھی ہوتی ہے - رنبیر سنگھ نے کہا حضرت بندے کو اس سے معاف رکھیے - آپ کی بی بی آپ کو مبارک - نور نے کہا ارے بھئی جوان عورت ہے - انھون نے جواب دیا وہ جوان ہون چاہے بارہ برس کی حضور ہی کو مبارک رہین - میان طور نے کہا ہم کو اپنے کپڑے دیدیجیے - ہم ٹھکر کے بیٹھین گے - نور نے اسکے کپڑے پہن لیے اور طور نے نور کے کپڑے پہنے کہ اتنے مین بی صاحب تشریف لائین - اور طور کے قریب زانو سے زانو بھڑا کے بیٹھین - نور نے خدمتگار سے کہا جا کے تلوار اٹھالا اور دست بقبضہ ہو کر بیٹھے - کہا خبردار اگر ہاتھ لگایا تو سر ہی کاٹ ڈالونگا - ٹھپا سا اڑا دونگا اتنے مین خدمتگار نے آکے کہا سرکار وہ نواب صاحب آگئے ہین جو منصور نگر کی چڑھائی پر رہے ہین - نور فوراً انکے استقبال کو گئے اور وہی سنٹ مین گاڑی کے گھڑ گھڑانے کی آواز آئی اور خدمتگار نے دروازے سے بازار کی جانب جھانک کے کہا کہ میان تو سوار ہو گئے اتنا سننا تھا کہ طور کی باچھین کھل گئین -

طور (خدمتگار سے) ارے میان احمد - کیا آج آپ کے یہان رمضان شریف ہین - نہ حقہ نہ پان نہ خاطر نہ تواضع -

خدمتگار - (باہر سے) حاضر کرتا ہون -

طور - کہیے بی صاحب - آپ ہم سے پردہ کیون کرتی ہین - وہ تو ہین نہین ذری مکھڑا دکھادو - مین صدقے -

عورت - (انکی ران سے ران بھڑا کر آہستہ سے کہا) یہ جو سامنے بیٹھے ہین انکو ہٹا دو -

طور - ارے میان او راجپوت کے پوت - ذرا ہٹ جا یہان سے -

رنبیر سنگھ آڑ مین چلے گئے تو کیا دیکھتے ہین کہ نور کھڑے مسکرا رہے ہین -

نور - (انگلی سے اشارہ کرکے) خاموش (مسکرا کر) دیکھو تو کیا دل لگی ہوتی ہے -

ر - مین تو سمجھا ہی تھا -

جب رنبیر سنگھ بھی کمرے سے باہر آگئے تو یہ دونون آڑ مین سے اسطرح سے دیکھتے تھے کہ طور انکو نہین دیکھ سکتے تھے - اب سنیئے کہ میدان خالی پاکر میان طور صاحب نے اس عورت یعنی وہی میان نور کی بی بی کی ران پر ہاتھ رکھ ہی تو دیا اور کہا (تم کتنی سیدھی سادی عورت ہو - اری ظالم تمھارے میان تو ہم سے کہ گئے تھے کہ تم جانو تمھارا کام جانے - بس اسکے معنی سمجھ جاؤ - اُسنے بھی بڑی شفقت سے انکے زانو پر ہاتھ رکھا اور انکو بڑی محبت کے ساتھ اس زور سے دبایا کہ انکی زبان سے بے اختیار نکل گیا (آہ) اور آہ کہکر انھون نے آو دیکھا نہ تاؤ جلدی سے لپٹا ہی تو لیا اور ویسے ہی نور تلوار لے کے غل مچاتے کلّے پر پہونچے (خبردار - مار ہی ڈالونگا) رنبیر سنگھ بھی ہنستے ہوے پیچھے پیچھے گئے - طور واقعی ڈر ہی گیا اور ایک دفعہ ہی کانپ اُٹھا - تلوار کی آنچ بری ہوتی ہے - ہاتھ جوڑ کے اُٹھا اور بھاگنے کو تھا کہ اُس عورت نے برقع پھینک دیا اور رنبیر سنگھ اور میان نور صاحب نے زور سے قہقہہ لگایا اور خدمتگار اور سپاہی بھی آڑ مین ہنسنے لگے - برقع اُٹھتے ہی میان طور صاحب کیا دیکھتے ہین کہ جسکو وہ عورت سمجھے تھے - وہ میان انور علی خان خواجہ سرا نکلے - طور اسقدر جھینپے کہ جسکی حد نہین - ادھر یہ لوگ قہقہے پر قہقہہ لگاتے تھے اور مارے ہنسی کے لوٹ لوٹ جاتے تھے جسکو دیکھو لوٹن کبوتر بنا ہوا - اب جو آتا ہے وہ پوچھتا ہے -

۱ - ارے بھئی کیا پڑا پایا -

۲ - یا الٰہی ہنسی رک ہی نہین سکتی - آخر کوئی سبب تو معلوم ہو - ہم بھی ہنسین

۳ - کوئی بڑی دل لگی کی بات ہے - معلوم ہوتا ہے میان طور اُلّو بنائے گئے ہین

جبھی چپ چاپ کھڑے ہین۔
ہ۔ ع۔ چپکا بیٹھا ہے کبوتر مرا اُلو کی طرح۔
نور۔ مولوی طور صاحب قبلہ تسلیم۔
خواجہ سرا۔ ادئی ان موںڈے کا ٹے مردون کی ڈھٹائی تو دیکھو مین انکی بیاھتا جورو
سامنے کھڑی ہون اور دل لگی کرتے ہین۔
نور۔ (ہنسکر) آداب عرض ہے جناب۔ اجی ادھر دیکھیے بندہ نواز۔
ر۔ (بہت ہنستے ہوئے) کیون بچہ یہ پرائی جورون کو گھورنا کیا معنی۔
نور۔ گھورنا؟ گھورنا کیسا؟ ران پر ہاتھ رکھدیا۔
خ۔ (خواجہ سرا) آپ نے بڑی جلد بازی کی ورنہ مادرزاد برہنہ دیکھتے۔
ر۔ بھئی واللہ جلدی کر گئے۔ لاحول ولا قوۃ۔!
خ۔ سارا مزہ کرکرا کردیا۔
نور۔ ابھی یہ اور بڑھتے۔ مگر سچ کہنا تلوار دیکھکر کیسا ڈرا ہے۔ ابے واہ بے گیدی
بات تیرے کی۔
خ۔ اب مین نالش کرنے جاتا ہون کہ میری ران پر ہاتھ رکھا۔ کیا دل لگی ہے۔
ر۔ آخر تم سمجھے کیا تھے۔ یہ سمجھے تھے کہ نور نے واقعی اپنی بی بی اور بیاھتا بی بی کی
ڈالی لگا دی۔
ط۔ ارے یارو کیون اور ذلیل کرتے ہو۔ اتنی ہی ذلت کیا تھوڑی ہے۔
نور۔ کیون بے۔ بے ایمان تیری دوستی کا اعتبار کیا۔ آخر تو کیا سمجھا تھا۔ اگر میری
بی بی سمجھا تو یہ کیا بات تھی اور اگر کوئی بڑھیا سوڑھیا سمجھا تو یہ اختلاط کیا معنی
اسکا جواب دیجیے۔
ر۔ ہان واللہ یہ آدمی کھوٹا معلوم ہوتا ہے۔
ط۔ اب ہم آج سے یارانہ ترک کردینگے۔
خ۔ اہاہاہا۔ اور سنیے گا۔ جو کوئی اپنی بی بی کی ان ایسے شہدون سے حفاظت

کرے تو آپ اُس سے یارانہ ترک کر دین - یہ ایک ہی ہوئی - واہ بھیّا واہ -

ر- تو جناب ہم سے آپ سے آج ہی یارانہ ترک - جبتک شادی نہین ہوئی تھی جب ہی تک یارانہ ٹھیک تھا -

نوز- واللہ مارے ہنسی کے بُرا حال تھا -

ر- پہلے تو میری سمجھ مین خود نہ آیا کہ یہ دل لگی چھوڑ کے چلے کہان گئے - پھر مین سمجھا کہ یہ گاڑی بھی دل لگی بازی ہے -

نور- ارے بھئی نواز گنج سے زنانی سواریان آئی تھین بس جب گاڑی سے سواریان اُتر گیئن اور گاڑی جانے لگی مین نے فوراً احمد سے کہا کہ فوراً جا کے کہدینا کہ میان تو چلے گئے -

ط- (مسکراکر) لاحول ولاقوۃ -

نور- لے اب دل لگی تو ہوچکی - یہ فرمائے کہ آپ بنے کیسے -

ط- ارے یار مین سیدھا سادہ مسلمان - آگیا چکمے مین - لاحول ولاقوۃ -

نور- یہ نہین بتاتے کہ اس برقع پوش کو کون عورت سمجھے تھے -

ط- اجی اب کیا بتاؤن کون عورت سمجھے تھے - اپنا سر سمجھے تھے - اسکے سوا اور کیا کہین - ایسے اُلو کبھی نہین بنے تھے -

ر- نہین ایک آپ نے دل لگی کی کہ بُڑھیا زبٹ ماما کو اپنی بی بی کا دوپٹا اُڑھا کر بھیجا بھونڈی بات - بڑی بھونڈی بات - بڑھیا ماما چلی آتی ہین -

نور- جی ہان - مگر سچ کہنا کیا سوجھی ہے -

ط- اب یہ دونون کی ساٹھ گانٹھ تھی یا نورہی کو سوجھی -

نور- رنبیر سنگھ سے پوچھ لو نا -

ر- مجھے تو خود نہین معلوم تھا اور مین نے تو اُنسے کہہ ہی دیا تھا کہ اگر اب کی بھی وہی نانا والی دل لگی ہوئی تو کوئی لطف نہ آئیگا -

ط- ہان کہا تھا (بہت ہنسکر) واللہ مین اسقدر جھینپا کہ مین ہی جانتا ہون - مجھے یہ

سوجھی کیا۔ بس اسی کو دو گھڑی کا جنون کہتے ہین۔ نہ یہ فکر کہ یہ ہے کون۔ نہ یہ خیال کہ دن کا وقت ہے۔ دروازے کھلے ہین۔ یہ کیا حماقت ہے۔ جیسے ایک جنون سا ہو گیا ہے

نور۔ اب چلو رنبیر سنگھ کے ہان انکی بی بی کو دیکھین۔

ط۔ بس معاف کیجیے جناب۔

نور۔ ارے میان نئی دولہن ہے۔

ط۔ ہونے دیجیے۔

نور۔ اب ایسی نفرت ہو گئی۔ وجہ کیا کہ یہ ہماری آپ کی بی بی کو دیکھین اور ہم آپ انکی بی بی کو نہ دیکھین۔

ط۔ تو آپ شوق سے دیکھین۔ بندے کو معاف فرمائین۔ بلی بخشے جو۔ ہا۔ بیچارا اللہ دیا ہی ہو کے جیے گا۔

ر۔ چلیے تو ہمین کوئی عذر نہین ہے۔

ط۔ میان نور کو لیجائیے۔ بندے نے بھر پایا۔ دیکھتا ہون کہ ادھر تو ایک شخص ننگی تلوار لیے کلے پر سوار ہے اور ادھر برقع جو ہٹا تو میان صاحب کی پاکیزہ صورت نظر آئی۔

راوی۔ اسپر بڑا قہقہہ پڑا۔

خ۔ (خواجہ سرا) مجھ ٹور سے خواجہ سرا پر تو حضور اسقدر ریجھے تھے کہ مین چاہتا تو جاگیر بن لکھوالیتا۔ مجھپر تو حضور کے دشمنون کی جان ہی جاتی تھی اور میرا مارے ہنسی کے برا حال تھا۔

ط۔ لاحول ولاقوۃ۔

ر۔ بھئی آج کی دل لگی بھی یاد رہیگی۔

نور۔ کیسے بے اختیار ہمارے سرکار ہو گئے۔ کہ توبہ ہی بھلی۔ لپٹے ہی جاتے ہین ران پر بڑی شفقت سے ہاتھ رکھدیا۔

ط۔ ارے کمبخت وہ جو کیا وہ کیا اب کیون جھیاتے ہو۔ مین اب جھلا کے ایک آدھ

مارڈالونگا۔
الغرض یہ دل لگی ہوکر رنبیر سنگھ گھر گئے۔ وہان دھنو نے کہا کہو۔ ہے چاندسی دولھن کہ نہین۔ یہ سب ہماری جوتیون کے طفیل ہین۔ نہین تم کو تو ناؤن نے شہدا بنا ہی دیا تھا۔ یہ کیا جانے کس خوش نصیب کے ہان جاتی۔ مگر گھوڑی تو تمھاری بنائی گئی تھی کہین اور جاسکتی تھی۔ کملاپتی نے کہا سچ یہ ہے کہ انکی شادی مین وہ وہ ٹھن منڈل ہوے کہ ہم سب عاجز آگئے۔ اب انھین سکھ پہننا نصیب ہو۔
شب کو کامنی کو ایک اور نیا جوڑا پہنایا گیا۔ ع۔ گر نغنہ کند ور نکنند دل بفریبد کا معاملہ تھا جو لباس پہنے تھی وہی زیب دیتا تھا۔ جامہ زیب ہونا اسے کہتے ہین۔ میان نے جو حلہ مین دیکھا تو کہا خدا گواہ ہے۔ اس وقت بے اختیار جی چاہتا ہے کہ گلے سے لگاؤن تو دس برس تک گلے ہی لگائے رہون۔ کامنی نے گردن نیچی کرکے آہستہ سے شرماتے ہوئے کہا ہم کس سے کہین کہ ہمارا کیا جی چاہتا ہے۔ رنبیر سنگھ مسکرائے۔ کہا ہم بتائین تمھارا کیا جی چاہتا ہے۔ صورت سوال ہے۔ اسپر کامنی نے جھینپ کر گردن پھیر کر کہا (ہم ایسی باتون کا جواب نہین دیتے)۔
یون تو میان کو بی بی اور بی بی کو میان کا پیار ہوتا ہی ہے اور پھر نئی دولھن کو کون کلیجے سے لگانا نہین چاہتا۔ میان تو میان غیر لوگ راہ چلتے جو دولھن کی فنس برات کے پیچھے پیچھے دیکھتے ہین۔ تو خوش ہو جاتے ہین اور دوستون مین مذاقاً اشارہ بازیان ہونے لگتی ہین کہ دولھن بیاہ کے جاتی ہین۔ نہ کہ میان۔ انتظار کی ایک ایک گھڑی ایک ایک صدی کے برابر ہو جاتی ہے۔ اور پھر کامنی سی دولھن غیرت حور جو سچ مچ خدا نے اپنے ہاتھ اور اپنے نور سے بنائی تھی۔ جسکو دیکھکر خود اچھی اچھی دولھنون کا جی بے اختیار چاہتا تھا کہ چوم لین۔ جن نوخیز معشوقون کو اپنے حسن اور بانکپن اور جوانی اور دلربائی پر غرور تھا وہ اسکو دیکھکر جھینپ جاتی تھین اور دل مین اقرار کرتی تھین کہ اسکے سامنے ہماری کوئی حقیقت نہین ہے۔ ایسی پری چہرہ دولھن کو بھلا کون پیار نہ کرتا

رنبیر سنگھ کی واقعی اسیر جان جاتی تھی اور کامنی کا بھی یہی حال تھا۔ دونون اس شعر کے پورے مصداق ؎

من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جان شدی
تا کس نہ گوید بعد ازین من دیگرم تو دیگری

جب میان بی بی مین بے تکلفی ہوئی کیونکہ ؎

حجاب نو عروسان در بر شوہر نمی ماند
اگر ماند شبے ماند شب دیگر نمی ماند

تو کامنی سے ایک دن گلے لگا کے کہا پیاری مین نے ٹھان لی تھی کہ اگر تم نہ ملین تو عمر بھر شادی نہ کرونگا اور ایسا ہی ہوتا بھی۔ مین نے تو جس روز تمھاری تصویر دیکھی اسی روز سے ہر گھڑی دعائین مانگتی تھی کہ ہے پرمیشر یہ جسکی تصویر مین نے دیکھی ہے اسکی مین ہی بی بی ہوون۔ معلوم ہو گیا تھا کہ کس خاندان کے ہو۔ اور پھر جب مین نے ہاتھی پر دیکھا تو صاف تو یہ ہے کہ بے اختیار جی چاہتا تھا کہ چھت سے کود پڑون اور یہ تو سن ہی چکی تھی کہ اسی لڑکے کے ساتھ بیاہ ہوگا۔ تصویر سے تو تم پر ریجھی ہی تھی مگر پاس سے جو اپنی آنکھون دیکھا تو صبر ہاتھ سے جاتا رہا۔

الغرض ایک مہینے تک میان بی بی یک جان و دو قالب شہر ہی مین رہے۔ اسکے بعد کا حال آئندہ فصل مین ملاحظہ ہو۔

فصل بارھوین

جنگل مین منگل

شادی کے ایک مہینے کے بعد رنبیر سنگھ اپنے علاقے کو گئے۔ کامنی اور کلا پتی کو بھی
ساتھ لیتے گئے۔ خود اپنے قیمتی دیلر گھوڑے پر سوار۔ اور بی بی اور بہن اور رہنیا گھر کے
رتھ پر۔ رتھ بھی قیمتی۔ ناگوری بیلوں کی جوڑی جُتی ہوئی۔ سینگوں پر پیتل چڑھا ہوا۔
پردہ نیا اور بہت صاف۔ دری قالین اور چاندنی کا فرش۔ پانی کی صراحی جست
کی۔ چاندی کا آبخورہ۔ مراد آباد کا پاندان۔ عمدہ عمدہ دساوری پان۔ سفید کتھا
بسا ہوا۔ چونا چھنا ہوا۔ کیوڑا پڑا ہوا۔ لکھنؤ کے میر نثار حسین کی دکان کی مشہور تمباکو
کی گولیاں کہ شیشی کھولتے ہی مشک کی خوشبو آئے۔ اُن پر چاندی کے ورق لگے
ہوئے بعینہ سوتی۔ دیکھنے میں بھی اچھے اور کھانے میں بھی اچھے۔ ڈلی کتری
ہوئی۔ چھوٹی الائچی سفید۔ بڑے بڑے دانے۔ چوگھڑے کی الائچی۔ رتھ کے ساتھ
ایک سپاہی۔ بڑا سا لٹھ لیے ہوئے۔ اور ایک پاسی۔ پیچھے چھکڑا۔ اس پر تلساہری
گھر کی بارن۔ ایک عورت روٹی پکانے والی برہمنی۔ ایک مہرا۔ ایک باری سامان
کی دو بہنگیاں۔ ایک پر کامنی کا لکھنے پڑھنے کا سامان۔ رامائن۔ بھاگوت۔ گیتا
پریم ساگر۔ بارہ ماسا ناگری میں۔ اور اردو میں فسانۂ آزاد۔ جام سرشار۔ مثنوی
گلزار نسیم۔ مثنوی میر حسن۔ گرہست آسرم۔ مراۃ العروس۔ سیر کہسار۔ الف لیلی
پدماوتی۔ حساب کی کتاب۔ جغرافیہ۔ تاریخ ہند۔ جام جہان نما۔ تاریخ روسنس یا دس
انگریزی کی کچھ کتابیں۔ ایک بہنگی پر کچھ نمک پارے کچھ شکر پارے
پوریاں۔ ترکاریاں۔ اچار۔ چٹنی۔ مربہ۔ تلی ہوئی مچھلی اور کباب۔

گرمی کے دن تھے رنبیر سنگھ نے رات کے تین بجے سے سفر کا انتظام کیا۔
یعنی تین بجے رتھ اور چھکڑا روانہ کر دیا اور دو سپاہی ہتھیار بند اس غرض سے
ساتھ کیے کہ تڑکا ہوتے ہوتے واپس آئیں اور خود بھی رتھ کے ساتھ گھوڑے
پر چلے۔ اندھیری رات پچھلا پہر مشعل ساتھ ہوا تیز تھی۔ رنبیر سنگھ نے چلتے وقت
ہوئسکی کے دو جام ٹھنڈے پانی کے ساتھ پیے اور ایک شیشی میں تھوڑی
بوتل سے کچھ کم پتلون کی جیب میں رکھ لی۔ لو چھٹنے کے وقت ان دونوں

اور لوگون کو رخصت کیا صرف ایک سپاہی اور پاسی رہگیا - صبح کو گھوڑا بڑھا کر رتھ کے قریب گئے - کملا نے کہا بڑی خنکی ہے آج - جیسے سردی کے دن ہوتے ہین - انہون نے کہا ایک تو ٹھنڈی ہوا دوسرے جنگل کا واسطہ - کھلا ہوا میدان اور ذرا خنکی آج ہے بھی - پہلے بھی تو پچھلے پہر تھے - اب اسوقت بھی خنکی ہے - دھوپ نکلنے دو - پھر کیفیت دیکھنا - ہم نے تو چلتے وقت دو جام لے لیے تھے - طبیعت راستے بھر بشاش رہیگی - گھوڑے کی سواری کا کیا کہنا - تم لوگون کو تکلیف تو نہین ہوئی کچھ - کملا پتی نے کہا ذرا نہین - تکلیف کیسی ہم پوچھا یہ بتاؤ کہ کھانے کو کیا ساتھ ہے - کملا نے کہا کچھ او نہین تمھارے پسند کی چیزین ہین - تلی مچھلی اور کباب - اور پکوان ہے رنبیر سنگہ نے کہا بس کوئی گیارہ بجے بلکہ دس ہی بجے تالاب پر پہونچ جائینگے دونان پرد... کا مکان بھی ہے - وہین ذرا استائینگے کھانا کھائینگے - برف ہمارے ساتھ ہے - بس پھر کوئی چار بجے ٹھنڈے ٹھنڈے چلینگے - شام ہوتے ہوتے گانون پہونچ جائینگے - وہان کم سے کم ایک اٹھوارے تک چین سے رہینگے - بی کامنی صاحب کیا آرام مین ہین - کملا نے ہنسکر کہا پوچھو - آرام مین تو نہین ہین - خاسی کشوراسی آنکھین کھلی ہوئی ہین - کامنی نے مسکرا کر رتھ کا پردہ ذرا یونہین سا اٹھا کر رنبیر سنگہ کو دیکھا اور دونون ہنسے -

کامنی - معلوم ہوتا ہے کچھ مسالا پاس بھی ہے -

کملا - کچھ مسالا ! یہ نہین کہتین کہ پتلون کی بوتل اور پیپے کے پیپے ساتھ ہونگے

کامنی - ساتھ کا ذکر نہین ہے - مین کہتی ہون اسوقت گھوڑے پر ساتھ ہے یقین نہ آئے تو پوچھ لو -

رنبیر سنگہ - (پتلون کی جیب سے نکال کر) بس اتنا مسالا ہے -

کملا پتی اور کامنی دونون کھلکھلا کر ہنس پڑین - کامنی نے کہا مین تو سمجھ ہی گئی تھی کہ کچھ نہ کچھ جیب مین ضرور ہوگا - کملا پتی نے ہنسکر کہا تم نے مینا ہی بھر مین خوب پہچان لیا - یہ تو شیشی کی شیشی ساتھ لگائے ہوئے ہین - کیا راستے مین بھی پی تھی

رنبیر سنگھ نے کہا نہین نہین - اُسوقت سے چھوٹی نہین - ہان چلتے وقت البتہ اٹھائی تھی -
کملا - کہین دولہن کو نہ بلا دینا - تم تو انگریزی پڑھے ہو - دیبی دیوتا کو مانتے نہین - تم لوگون کا اعتبار کیا -
کامنی - پینے والی کوئی اور ہی ہوتی ہوگی -
کملا - آے مین ہنستی ہون - اب ذرا ٹھنڈک ہوئی - جب چلے تھے تو بڑی خنکی تھی - اور ہوا سے اور بھی تیز ہوگئی تھی -
کامنی - اب کے بجے ہوگئے - دھوپ تو سارے مین پھیل گئی -
رنبیر سنگھ - ٹھیک آٹھ بجے ہین - بس دو گھنٹے مین دوپہر پا سنائینگے -
کملا - جھگڑا کہان ہے - بہنگیان کہان ہین -
رنبیر سنگھ - سب ساتھ ہین بی بی - کہو نہین ذرا دم لے لین -
کملا - کہو دولہن - کیا کہتی ہو -
کامنی - اب اُسی تالاب پر گاڑی روکنا - اور جاہے ذرا سستا لو -
رنبیر سنگھ نے رتھبان سے کہا بھیکم رتھ روک لو - اور کملاپتی سے کہا ذرا یہان حقہ پی لین - تم لوگ جاہے کچھ کھا پی لو - کوئی عجلت تو ہے نہین - کملا نے کہا بھیا ایسی جگہ ذرا رتھ روکو کہ ایک طرف کا پردہ اُٹھانے کے قابل ہو - دم گھٹ گیا -
رنبیر سنگھ نے کہا اس سے بہتر پردے کی جگہ نہو گی - تم پردہ اُٹھا دو - چھکڑے سے تلسیا اور بارن اُترین - رتھ کے پاس آئین - کامنی اور کملاپتی سے باتین ہونے لگین
تلسیا - اے دولہن مین اینٹھ گئی -
ہنسیا - ہم کو تو سردی معلوم ہی نہین ہوتی -
تلسا - رتھ کے اندر پردے ڈال کے بیٹھی اور مجھ بڑھیا کو کھلے ہوئے چھکڑے مین بٹھایا - مین اینٹھ گئی -
کملا - ہمکو تو سردی ضرور معلوم ہوئی مگر پردے بند کرنے سے آرام ملا - اچھا اب

پانی منگواؤ۔ منہ دھو کے تو گھر سے چلے ہی تھے مگر پھر دھو لین تو کیا برا ہے۔

رنبیر سنگہ۔ اور ہمکو ذرا سی مچھلی دیدو تو ہم اپنا مسالا نکالین۔

اتنے مین بہنگی کے کہار نے ایک پیالے مین تلی ہوئی مچھلی دی اور رنبیر سنگہ نے ایک چاندی کے آبخورہ مین شیشی سے انڈیل کے پانی ملا کر پی اور مچھلی کھائی۔ کہا تم لوگ چاہے ناشتا بھی کر لو۔ کامنی اور کملا نے منہ دھو کر پان بنا کے کھائے اور کہا ہم لوگ اب اس تالاب ہی پر پہونچ کر کھائینگے۔ تم بدرقہ کر لو۔ اب تھوڑی دیر تو ہے ہی۔ رنبیر سنگہ نے منہ ہاتھ دھو کر ناشتا کیا اور گھوڑے پر سوار ہوا ادھر رتھ اور چھکڑا تیار ہوا۔ کہارون نے بہنگیان لیس کین۔ قافلہ روانہ ہی ہونے کو تھا کہ سپاہی نے کہا سرکار ذرا ٹھہر جائیے۔ گورون کا رسالہ جاتا ہے۔ نکل جانے دیجیے رنبیر سنگہ نے بہن اور بی بی سے کہا دیکھو آج ایک نئی چیز تمکو دکھائین جو کبھی نہ دیکھی ہو۔ انگریزی فوج جاتی ہے۔

کملا۔ ہے ہے یہ موے اجڈ گورے کہین رتھ کو تو نہ چھیڑینگے۔

کامنی۔ اے رتھ کو آڑ مین کر دو۔

رنبیر سنگہ۔ نہین جی۔ مجال ہے بول سکین۔ افسر ساتھ ہونگے۔ کوئی لوٹ پڑی ہے۔ یہ بھی نوابی کی فوج ہوئی کہ جدھر نکل گئی ستھراؤ کر دیا۔ تم لوگ پردہ تھوڑا تھوڑا اٹھا کے دیکھو۔ یہ کیفیت کبھی نہ دیکھی ہوگی۔

کملا۔ تم جانو۔ ہمکو تو ڈر معلوم ہوتا ہے۔ ہاتھی چھوٹے گھوڑا چھوٹے۔

اتنے مین رسالے کے گھوڑے دکھائی دیے۔ کامنی اور کملاپتی نے پردے مین سے دیکھنا شروع کیا۔ گھوڑے سب سرنگ یکرنگ۔ سوارون کے گال صاف داڑھیان ایک سرے سے ندارد۔ سب ران پٹری جمائے چست و چالاک بنے ہوا ہتھیارون کی چمک اور آواز اور وردیون کی شان عجب لطف دکھاتی تھی۔ کامنی اور کملاپتی نے واقعی یہ سمان کبھی نہین دیکھا تھا۔ جب انھون نے دیکھا کہ سوار برابر چلے جاتے ہین کوئی کسی سے بولتا چالتا مزاحم نہین ہوتا تو بے جھجک پردہ ہٹا کر

دیکھنے لگین۔ سوارون کو رتھ ایک نئی چیز تھی۔ رتھ اور بیلون اور رتھ کی اندر کی پریون کو شوق سے دیکھتے جاتے تھے کیونکہ کامنی اور کملا پر تو انتہا کا جوبن تھا ہی گرہنیا بھی بستم دھاتی تھی۔ سوارون کے بعد توپخانہ آیا۔ بڑے بڑے گران ڈیل خوش رو جوان۔ گاڑیون کی گھڑگھڑاہٹ سے کان پڑی آواز نہین سُنائی دیتی تھی۔ سب کے بعد بڑی بڑی ڈولیان آئین۔ جن پر زخمی گورے لڑائی مین لادے جاتے ہین۔ انگریزی فوجی باجے کی آواز بڑی خوش آیند تھی۔ جب فوج نکل گئی تو کملا اور کامنی باتین کرنے لگین۔

کامنی۔ بس اسی طرح دوسری طرف کی فوج آتی ہوگی۔ کیسے کیسے جوان رن کے میدان مین جوجھتے ہونگے۔ بس ننھی سی گولی کام تمام کردیتی ہوگی۔

کملا۔ جسوقت گولہ چلتا ہوگا تو کیا جانے کیا کیا بچارے سوچتے ہونگے۔

رنبیر سنگھ۔ کچھ نہین۔ اسوقت سوائے آگے بڑھنے اور مارنے کے اور کچھ نہین سوجھتا

کملا۔ ایسا ست سوار ہوجاتا ہے۔

کامنی۔ کیا جانے انمین کون کون رانڈ بیوون کے پوت ہونگے جنکی زندگی اور روٹیون کا دارمدار انھین پر ہوگا۔ کون کون اُنمین سے اپنی نئی بیاہی ہوئی دورن کی دولہن کو اس امید پر چھوڑ آئے ہونگے کہ ہندوستان سے بُلا لینگے اور کون کون یہان سے زندہ جاے کون نہ جاے۔

رنبیر سنگھ۔ جہان لڑائی چھڑ جاے وہان بھیجدیے جائین اور جانا پڑے۔ سپاہی کی جان ہر دم ہتیلی پر۔ لڑائیون کے جو نقشے ولایت کے تصویر دار اخبارون مین طبع ہوتے ہین اُنکے دیکھنے سے ریخ ہوتا ہے کہ کیسے کیسے گلبدن خوش رو جوان دم کے دم مین دم توڑتے ہین۔ دیکھو مین بھی جلد رسالداری لیتا ہون۔

کامنی (ٹھنڈی سانس لیکر) اچھتری کا تو دھرم ہی یہ ہے۔

کملا۔ ہان پھر یہ تو ہے ہی۔ راجپوت کی جان تلوار ہے۔

رنبیر سنگھ۔ ہمارے نانا نے کیسا نام کیا تھا۔ کابل مین آجتک اُنکی دھاک

ہندو مین ہر۔ چھتریون مین ہے اور سکھون مین گرو گوبند۔ اور کشمیری پنڈتون مین نندرام۔ جسنے
اپنا سکہ تک چلایا تھا۔ ع۔ سکہ زد در کابلستان نندرام۔ چھتری لاکھ گیا گذرا ہو
پھر چھتری ہے۔
اتنے مین گولے کی آواز آئی۔ دھننا۔ پھر آواز آئی۔ تھوڑی دیر مین گولیون کی باڑھ
چلنے لگی۔ کملا اور ہنیا ڈرین۔ رنبیرسنگھ نے کہا معلوم ہوتا ہے کہین کا دھاوا ہے۔
ملی ہوئی لڑائی ہے مگر جاڑے کی فصل تو ہے نہین۔ کیا جانے کیا بات ہے
کملا۔ تم تو چار بجے چلنے کو کہتے تھے۔ ابھی سے کیون اُٹھ کھڑے ہوئے۔
رنبیرسنگھ۔ ہم سمجھے تھے بڑی گرمی ہوگی۔
منیا۔ بھیّا کوئی ڈر تو نہین ہے۔ ادہر گولی وولی تو نہ آئیگی۔
رنبیرسنگھ۔ دیوانی ہوئی ہے۔ وہ تو بہو بچے ہونگے دو کوس اب۔
دو گھنٹے کے بعد پھر وہی فوج ملی۔ ابکی توپخانہ آدھا سڑک پر تھا آدھا اور جانب
وہان سے ذرا دور۔ اور سوار بھی منتشر تھے۔ انہین سے ہوکے جو رتھ نکلا تو عورتون
کو ذرا خوف معلوم ہوا کہ کہین کوئی گورا ہاتھ نہ ڈالدے۔ کملا نے کہا بھیّا ان بھوتون
بندرون مین سے کہان چلتے ہو۔ کہین کوئی ہاتھ نہ ڈالدے۔ ہاتھ گلے کا نہ نکال
لے۔ موئے ہوش تو ہوتے ہی ہین۔ رنبیرسنگھ نے کہا اگر یہ خوف ہوتا تو مین
کوئی سڑی تھا کہ جوکھم کی جگہ عورتون کو لیکے آتا۔ ذرا ترچھی نظر سے کوئی دیکھے
تو بھٹا سا سر کاٹ لون۔ چھتری نہین کوئی اپنے بنئے ہین کیا۔
کملا۔ (ہنسکر) رجپوت کی رگ جوش مین آگئی۔ تم اکیلے کیا بنالو۔
رنبیرسنگھ۔ جو اکیلے دُکیلے کا خیال کرے وہ چھتری نہین۔ چھتری وہ جو باگ سے
کچھار مین جاکے لڑے۔ ہمارے نانا پیدل بندیلے کا شکار کرتے تھے۔ ہم اُن کے
نواسے ہین۔
کملا۔ ہان بندیلے کا شکار تو پیدل کرتے تھے۔
رنبیرسنگھ۔ اس فوج کو دیکھکر جی پھڑپھڑاتا ہے کہ جنگی وردی ہم بھی پہنے ہوتے

خدا نے چاہا تو وہ دن بھی آیا چاہتا ہے - اسوقت ایسا جوش ہو کہ جی چاہتا ہے کسی سے چھیڑ کے لڑ پڑ دون -

کامنی - (مسکراتی ہوئی) وحشت با -

اسپر کامنی اور کملاپتی اور ہنسیا اور خود رنبیر سنگھ ہنس پڑے - اتنے مین دور سے گولے کی آواز آئی - اور ادھر سے بھی گولہ دغا - تو ساتھ کے سپاہی نے کہا گولہ بیچے لاگ رہجور - اسی جھیل کے پاس ہماری دگلے والی پلٹن سے اور چرکھاری والے جمین دار (زمیندار) کے ناتی سے گولہ چلا تھا اور یہی ران دکھا کر) یہ گولی ہمارے لگی تھی - یہ وہی بھوم ہے - گردھار اسنگھ چکلہ دار کھیر آباد (خیر آباد) سے اور پنڈت ڈیلے رام کاشمیری چکلہ دار - دو چکلہ دار بھیجے گئے تھے - ہم بھی سپاہیون مین تھے - وہ جو سامنے اترا لگ اونچا اونچا ٹیلا ہے وہین گڑھی بھی - اٹاری پر سے گرد دیکھا اُسنے گولہ برسایا - دلے رام کے ساتھ کدار ناتھ کاشمیری تھے وہ آگ برستے ہی مین پھاند پڑے اور راجا بھاگ گیا یہ وہی جگہ ہے - آج کتنی برسون بعد یہان سپاہی دیکھے -

رنبیر سنگھ - تو یہان گڑھی تھی - ہمکو اب تک نہین معلوم تھا -

سپاہی - کئی لڑائیان ہوئین سرکار یہان -

رنبیر سنگھ - بھلا تمھاری دگلے والی پلٹن اس فوج کا مقابلہ کر سکتی -

سپاہی - ہجور توڑے دار بندوک کا انکے رفل کی کون برابری اتنا لوڑ کہان ایسی توپ کہان تھین - ہان تلوار کی لڑائی کھلے میدان مین ہو تو یہ ایک نہ ٹھہرے - آڑ مین جاکے رکھا کی (خاکی) وردی پہن کے دائین وائین چھونک دیا ستھرا کر دیا - کھلے میدان مین تلوار سوت کے آئین تو جانین اور یون سپاہی تو ہین ہی - طلب اچھی پاتی ہین - گوشت بھر پیٹ ملتا ہے - جورو بچون کو کھانا کپڑا ملتا ہے - رم شراب پینے کو سندر چھولداری رہنے کو -

جھیل جب ایک گولی کے ٹپے پر رہگئی - تو رنبیر سنگھ نے اپنے دلیر گھوڑے کو گرگرا دیا فوج سے رہتھ دور نکل آیا تھا - کملاپتی نے کہا یہ ہمکو اکیلا چھوڑ کے کہان گھوڑا دوڑا کے چلدیئے

بوڑھے سپاہی نے کہا ہو جی کچھ چنتا نہین ہے - گاؤن سامنے ہے کوئی ڈیڑھ گھنٹے کی راہ پر - سامنے کوئی بھڑ کے ٹپّے پر جھیل سرکاری ہے اور گورے تو دور ہین - کوئی ڈر کی بات نہین - کوئی آدھے گھنٹے سے کم مین جھیل کی طرف سے گولی کی آواز آئی - سپاہی نے کہا یہ سرکار نے بندوق چلائی - بڑی چڑیان اس جھیل پر ملتی ہین - مرگابی اور ٹٹیریا اور ہریل - کبوتر - کرکرا اور جنگلی مرغی - اتنے مین دوسری گولی چلی - رتھ بان کو کامنی نے حکم دیا بھیکم تیز چلو - اُسنے بیلون کو سنکار دیا - ناگوری بیل - عربی گھوڑون کے سے سریع السیر - اُچلے تو چشم زدن مین جھیل پر تھے - چھکڑا پیچھے رہگیا - سپاہی بھی گرتا پڑتا پہونچا - انھون نے دیکھا کہ رنبیر سنگھ شکار کھیل رہا ہے - تھوڑی دیر مین دو کبوتر اور پانچ مرغابیان اور بارہ چہے لاد کے آدمی چلے - رتھ اور چھکڑا اور کہار سب جھیل کے پاس ایک باغ مین گئے - اسمین املاک بھی تھی و دو دالان نیچے اور ایک بڑا اور ایک چھوٹا کمرا اوپر - دونون کچھ انگریزی کچھ ہندوستانی فشن کے سجے ہوئے - ہر شئے قرینے کے ساتھ اور کمرون کے سامنے ایک خوشنا برآمدہ - یہان سے جھیل بڑا لطف دکھاتی تھی - کامنی اور کملا نے کھانا کھایا - ادھر رنبیر سنگھ نے چار چہون کا کباب برہمن سے پکوایا اور کھانا کھا کے اُسی برآمدے پر کرسیان بچھوائین اور خود بھی بیٹھا اور بی بی اور بہن کو بھی بٹھایا کہ اتنے مین وہی فوج قرینے کے ساتھ ڈول کوچ کرتی ہوئی جانے لگی - اس بلندی سے فوج کا صف لیتے ہو کر آب رواں کیطرف سے جانا اور وردیون کی آن بان اور ولایتی ہتھیارون کا چمکنا اور گھوڑون کی شان اور بھی لطف مزید دکھاتی تھی اور ان دونون کو اچھا موقع ملا کہ بلا قید پردہ بے حجاب و برافگندہ نقاب اس جماعت کو دیکھین - اپنا باغ - اپنا گھر - اپنا علاقہ - اپنا گانون - آدمی نوکر - چاکر سپاہی - عورتین - باورچی - باورچن - مہریان سب موجود - پانچ بجے کے قریب رنبیر سنگھ مچھلیون کے شکار کو چلے - کملا اور کامنی برآمدے سے میدان اور جھیل اور باغ اور جنگل کی سیر کر رہی تھین - یارن تلسا ہٹینیا - برہمنی وغیرہ کے علاوہ گانون کی دو کاچھین اور ایک گڈن بھی اپنی مالک

کو دیکھنے آئین کہ اتنے مین زینے سے آواز آئی (واہ رانی صاحب ہمکو چھوڑکے چلی آئین - بندگی) سب کو حیرت ہوئی - ارے زینب کی مان تم یہان کہان - اُسنے پھر بندگی کرکے ہنستے ہوئے کہا اے سیرا وہان کب جی لگتا بھلا - ہم جو کوئی آٹھ بجے گئے تو سُنا وہ باغ گیئین بس وہین سے اِکا کیا - راہ مین سوے گورے ملے دم ہی تو فنا ہو گیا - جب وہ نکل گئے بھیر کی بھیر تب چلے - لے اِکے والے کو ڈیڑھ روپیہ دیدو - کامنی اِسکے جانے سے بڑی خوش ہوئی - کہا ہم نے تو ایک جگہ رتھ و رتھ کھول دیا تھا - مگر پھر صلاح ہوئی کہ چلے بھی چلو - اُسنے پوچھا گورون کی پلٹن ملی تھی -

کامنی - دو دفعہ - ابھی تو ادھر سے پلٹن گئی -

زینب - گولنداز بھی تھے - ٹبار رسالہ تھا -

کملا - اے بیچ کے بیچ بنے ہوئے تھے -

ہنسیا - ایک بار تو ہم اُنکے بیچ سے آئے -

زینب - ہم تو اکیلے پن کے سبب سے بہت ڈرے - اِن موئونکا اعتبار کیا - جنگلی تو ہین ہی -

کملا - بولے بالے تو کچھ نہین - مگر ہان گھورتے ہوئے گئے -

کامنی - نہین - رتھ کو زیادہ تر دیکھتے تھے -

زینب - وردیان کتنی اچھی تھین - سازسامان سے لیس - مین تو پندرہ دن پلٹن مین رہ چکی ہون - زینب کے ابا وہان اسپتال مین کمپونڈر رہتے تا -

کملا - (مسکراکر) خیر - مین تو کچھ اور ہی سمجھی تھی -

زینب - اوئی - تم کیا سمجھی تھین بیٹیا کہ کوئی گورا دُورا ہمکو اُڑا لیگیا - منہ جلا دُن پکڑکے سوئے کا - چھاونی مین اُنسے کوئی نہین ڈرتا -

اتنے مین کملا نے کہا اے تلسا بوا یہ سارس ہین نا - تلسا نے کہا ہان بٹیا - سارس کی جوڑی ہے - پوچھا کیا پالو ہے گردن مے کہا (ناہین) بلاؤ ہیان جنگل مان کہان کامنی اور کملا اِتی نے غور سے دیکھا - کہا میان بی بی ہین - نر کون ہے اِمین - زینب کی مان

نے کہا اُدھر والا نر ہے - انمین ایک عجیب خاصیت ہی - جو ایک مرجائے تو دوسرا
پھٹپھا رہتا ہے - پھر جوڑا نہ دکھائی دیگا - نر مرجائے تو مادہ اکیلی رہیگی اور مادہ مرجائے
تو نر تڑپ کے دن ٹوٹن - اِتنی محبت اسکو اپنے جوڑے سے ہوتی ہے کہ پھر دوسرا نہین
ہونے پاتا - اِسی سے شکاری لوگ اسپر گولی نہین چلاتے اور ہنس کے جوڑے
کا بھی یہی حال ہے - وہ بھی بس ایک ہی کے ہو رہتا ہے - اسکا بھی کوئی
شکار نہین کرتا - ترس آتا ہے - لوگ کہتے ہین کہ کسُو جنگل مین ایک سارس کو کوئی
بیرحم نے گولی سے مار ڈالا - تو دوسرے نے جو مادہ تھی اس کے سوگ مین
گھانس پھوس پیڑون کی لکڑی جمع کرکے اُسکی لاش کو تو پا اور بیچ مین آگ لاکے اُسکے
ڈھیر کو جلایا اور جب شعلے نکلنے لگے تو آپ بھی اُسی مین جل مری - کملا کو بڑا عجب ہوا
کہا یہ تو ستی ہو گئی - واہ وا - یہ جانورون تک مین اِتنی محبت ہوتی ہے - کچھ ٹھکانا ہی
کاشی اُس جوڑے کو غور سے دیکھا کی کہ تھوڑی دیر مین ایک جوڑا اور دکھائی دیا - اور
پھر ایک تیسرا جوڑا جھیل کے پاس دیکھا - دیر تک سارس اور ہنس کی باتین رہین
تو کہا یہ تو ہم نے اپنی آنکھون دیکھا ہے کہ چکوا چکوی کا جوڑا رات کو بچھڑا رہتا ہی
دریاؤ ہو - ندی ہو - جھیل ہو - نر پانی کے ادھر - مادہ اُدھر - چکوا ادھر سے بولتا ہی
چکوی اُدھر سے - رات بھر سوال جواب رہتے ہین - اور لوگ تو کانون کی سنی کہتے ہین
کہ چکوا چکوی کہانیان کہتے ہین کہ رات کہین ختم ہو تو بچھڑے ہوئے ملین - زینب
کی مان نے کہا دیکھو اِن جانورون مین اپنے جوڑے سے ایسا پیار ہوتا ہے اور
آدمیون کو دیکھو کہ میان بی بی جان کے دشمن ہو جاتے ہین - زہر کھلا دین کنوئین
مین ڈھکیل دین - لوگون کو لگا دین کہ مار ڈالو - عمر بھر ایک دوسرے کی صورت
نہ دیکھین اور اِن جانورون کو دیکھو کہ جوڑا جاتا رہا تو بس دنیا سے کچھ مطلب نہین -
دن بھر چگا چرا کھایا پیا رات کو سو رہے - یہان ستر ستر کرتی ہین اور رات دن
کی دانتا کلکل الگ - کاشی نے کہا جب جوڑا مر جاتا ہوگا - تو کیسی بپتا پڑتی ہوگی بس
اُنکی زندگی ہی تلخ ہو گئی - جو ایسون کا شکار کرے اُس سے بڑھ کے بیرحم کوئی نہین

ایک تو شکار ہی کرنا کون اچھی بات ہے مگر مرد کب مانتے ہین۔ دوسرے ایسے بیچارے جانورون کا شکار کرنا تو بڑی ہی بے رحمی کی بات ہے۔

یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ بندوق کی آواز آئی تلسا نے کہا بھیا تو مچھلی کے شکار کو گئے ہین یہ بندوق کہان سے چلی۔ معلوم ہوا کہ ایک سائی نکلی ہے اسکا شکار ہوا۔ پھر خبر آئی کہ سائی زخمی ہوکے بھاگ گئی۔

زینب کی مان دو تین عورتون کو ساتھ لیکر باغ دیکھنے گئی تو تنہائی مین نند بھاوجون مین یون چہل ہونے لگی۔

کملا۔ ارے خوب یاد آیا۔ مین آج سوؤنگی کہان۔

کامنی۔ یہ کیون۔ اسی برآمدے مین ہم تم اس بڑے پلنگ پر سوئینگے۔ اسمین تو پلٹن کی پلٹن سما جاے۔

کملا۔ چلو بس اوپر کے دل سے باتین نہ بناؤ (مسکراکر) بہت جوٹھ نہ بولو۔

کامنی۔ اور سنو۔ اچھا پھر کہان سوؤگی۔ ہمکو اکیلا چھوڑ دوگی۔

کملا۔ اے کیون بناتی ہو۔ بڑی وہان سے وہ بن کے آئی ہین۔ ہم تمکو اکیلا چھوڑ دینگے کہ تم رسیان توڑاکر بھاگوگی۔

کامنی۔ (کھلکھلاکر) تمکو یہ ہوکیا گیا اسوقت۔ ہمکو تو شرم آتی ہے اب ہم ایسے بیحیا ہوگئے کہ تمکو چھوڑکے چلے جائینگے۔

کملا۔ یہ تو پرمیشر ہی نے کہا ہے۔ تمھاری جوڑی سلامت رہے۔

کامنی۔ چکوے چکوی کیا کرتے ہین۔ کیا انکی رات نہین کٹتی۔

کملا۔ ہان۔ اچھی بات تو ہے۔ ادھر سے تم کہانی کہو وہ ہون ہون کرین۔ پھر تم ہون ہون کرو۔ وہ کہانی کہین۔

کامنی۔ مین تمھارا مطلب سمجھ گئی۔ اچھا آج سفارش کرونگی کہ نندوئی کو بلادیا جاے کہونگی بہن اکیلی ہین۔ بہنوئی کو بھی بلالو۔

کملا۔ آپ معاف کیجیے۔ ہم لوگ اب پرانے ہوگئے۔

کامنی - اُفوہ - بڑا بیچ ہے اسکا (ہنسکر) بڑی ٹھنڈی سانس بھری -
کملا - یہ زینب کی مان کہان دھم سے پہونچ گئی -
کامنی - اسکو ہمارے بغیر چین کہان - بڑی نیک عورت ہے - اور بے عذر - کسی کام مین بند نہین - اسی کو بھجوا کے ننداوی کو بلوا لین -
کملا - چلو باتین نہ بناؤ - دعائین مانگ رہی ہو گی کہ کہین رات جلد آے - ہمارے بھائی کو بہت چھیڑا نہ کیا کرو -
کامنی - ہم تمھاری باتون سے صاف سمجھ گئے کہ سفارش چاہتی ہو - دھیان تڑکے سے اُنھین کیطرف ہے - اب آج تو رات کسی طرح کاٹو - کل ہم نہ بلوا دین تو ہمارا ذمہ -
کملا - (ہنسکر) آج شام دیر مین ہو گی -
زینب - کیون دیر مین ہو گی شام - واہ - تم اکیلی ہو اس سے شام دیر مین ہو -
کامنی - جب سے تم گئی ہو تب سے یہ ہمکو چھیڑ رہی ہین کہ شام آج دیر مین ہو گی -
اتنے مین رنبیر سنگھ آے - این ! زینب کی مان یہان کہان - اُسنے کہا جہان راجا وہان پرجا - جہان سرکار وہان لونڈی - بہن سے پوچھا کھانے کو یہان کیا پکا ہے اُسنے کہا - چاول روٹی - گوبھی اور آلو کی بھجیا - سرسون کا ساگ - ماش کی دال - آلو کا بھرتا - مرغابی - اور چینے - کل بکرا ضرور مارا جاے - رنبیر سنگھ نے کوٹھے پر سے آواز دی - ذرا دریافت تو کرو نیچے کیا پکا ہے - آدمی نے کہا سرکار - مچھری (مچھلی) تلی جاتی ہے اور گرم گرم کباب - جب کھانا پک گیا تو نیچے کا کھانا بھی رنبیر سنگھ نے منگوا لیا اور ہوئیسکی کے ساتھ پہلے کباب اور مچھلی کھائی - پھر دوسرے کمرے مین جاکے روٹی اور مرغابی اور چینے اور تھوڑا سا ساگ کھایا اور کیتھے کی چٹنی اُسی وقت بنوائی - ادھر کامنی اور کملا چوکے مین کھانے بیٹھین - رنبیر سنگھ کو کھانے پینے کا بہت بچار نہ تھا کہ چوکے ہی مین کھائین اور کپڑے ضرور اُتارین - بزرگون کے سامنے لحاظ کے سبب سے کبھی ظاہرداری کرنی پڑتی تھی - ورنہ آزادی کا خیال زیادہ تھا اور صحبت بھی زیادہ تر اسی خیال کے لوگون سے تھی - کوئی آٹھ بجے کے وقت جب

مالک اور نوکر سب نے کھانے سے فراغت پائی تو کملاپتی نے کہا معلوم ہوتا ہے ان سارسون کی جوڑی اسی باغ مین رہتی ہے - ایک ٹہل رہا ہے - کچھ جھک رہا ہے - اچھی طرح دکھائی نہین دیتا - کامنی نے غور کر کے دیکھا - کہا ایک اُدھر والا ایک ہی ٹانگ سے کھڑا ہے - اسپر زینب بولی سرکار ایک باورچی اپنے آقا کے لیے ایک دن مرغی پکا کے لیگیا - تو اسمین ایک ہی ٹانگ - دوسری ٹانگ باورچی چکھ گیا - باورچی چور تو ہوتے ہی ہین - پوچھا ارے اسکی دوسری ٹانگ کہان ہے - باورچی بولا سرکار سنا نہین مرغی کی ایک ہی ٹانگ - دوسری ٹانگ تو اسکے ہوتی ہی نہین - آقا نے جھلا کے باورچی کو ساتھ لیا اور گھورے کے پاس جا کے کہا لے ایک ٹانگ کی مرغی ہمین دکھا تو دے) اتفاق سے ایک مرغی اُسوقت ایک ہی ٹانگ سے کھڑی تھی - باورچی نے کہا یہ دیکھیے یہ ایک ٹانگ کی مرغی کھڑی ہے - آقا نے لکڑی سے ذرا ہش جو کیا تو مرغی دونون ٹانگون سے بھاگی - اُسنے کہا دیکھ وہ دونون ٹانگین موجود ہین - ذرا سے ہش کر دینے مین دونون ٹانگین دکھائی دین کہ نہین - باورچی بولا تو سرکار کو جب یہ ترکیب معلوم تھی تو دسترخوان پر ہش کیون نہ کر دیا - دوسری ٹانگ بھی ہو جاتی - مجھے تو پکاتے وقت یہ ترکیب معلوم نہ تھی - نہین مین بھی ہش کر دیتا دوسری ٹانگ بھی نکل آتی - ذرا سے ہش کر دینے مین میرا کیا نقصان تھا - کامنی اور کملاپتی اور منیا بہت ہی ہنسین اور رنبیر سنگھ نے بھی داد دی کہ باورچی بڑا حاضر جواب تھا - ٹانگ کی ٹانگ چٹ کر گیا - اور پھر مرغی کی ایک ہی ٹانگ قایم رکھی - اچھا لطیفہ ہوا - ایک شخص اپنے پڑوسی کی بکری حلال کر کے چکھ گئے - اُنکے دوست نے کہا یار چکھنے کو تو تم چکھ گئے مگر پڑوسی حشر کے دن بکری کی گواہی اللہ میان کے سامنے دلوائیگا کہ یہی چور اسے حلال کر کے کھا گئے - انھون نے کہا آپ تو پاگل ہین جب کہا پڑوسی شکایت کریگا مین کان پکڑ کے بکری اُسکے حوالے کر دونگا کہ لو اپنی بکری اور کیا کسی کی جان لوگے - اس لطیفے پر بھی قہقہہ پڑا -

زینب - اے ہان اپنی مرغی بڑی ہو تو پرائے گھر انڈے کیون دے -

رنبیر سنگھ - اور کیا - یہ تو بتاؤ - تم لوگون نے مچھلی بھی کھائی -
کملا - ہان کھائی - اب آج ہم اپنے ہاتھ سے پکائینگے - اب سردی کے دن آئے
مچھلی کی بہار ہے -
زینب - ایک طرح دیکھو تو سردی تو شروع ہو جانی چاہیے تھی - دو دن سے
کوئی تو نہین چلی ہے - نہین تو دس بجے رات تک گرم ہوا برسون تک چلی -
رنبیر سنگھ - اِس موسم مین دُلائی کی سردی ہو جاتی تھی -
کامنی - کل کیا جانے کاہیکا شکار ہوگا -
رنبیر سنگھ - ہم تو اسی جھیل پر کھیلینگے اور شکاریون کو ہرن کے شکار کو بھیجدینگے - سب
شام کو کباب پکین -
کامنی - تیتر اور چیتے اور فاختہ اور ہریل سب سے ہرن اچھا - ایک کی جان جائے
تو دس آدمیون کا پیٹ تو بھرے -
کملا - ہان ہے تو ایسا ہی اور مٹھی بھر کے جانور مارے تو کیا - کیا ہڈی اور
کیا ہڈی کا شوربا - بکری کی جان گئی اور کھانے والے کو مزہ نہ آیا -
رنبیر سنگھ - ہریل اور چیتے اور فاختے کا گوشت خوب ہوتا ہے -
زینب - اور تیتر کا گوشت را جا کیسا ہوتا ہے -
رنبیر سنگھ - بہت اچھا - خصوصاً کالے تیتر کا -
کامنی نے میان سے بڑا اصرار کیا کہ کل جسطرح ہو - ہرن کا گوشت ضرور پکے بہت
دن سے نہین کھایا ہے - کوئی سال بھر ہوا ہوگا - رنبیر سنگھ نے کہا آج سے مہینا بھر تک
کھاؤ - تم نے پہلے کیون نہ کہا - ہم کل سے ہرن کا گوشت بانٹ دینگے - یہ کون مشکل بات ہے
کوئی گیارہ بجے کے قریب سب نے آرام کیا اور کھلے میدان اور جنگل بیابان کی ہوا نے وہ لطف
دکھایا کہ گویا گھوڑے بیچ کے سوئے تھے - رنبیر سنگھ شکاریون کو لیکر چار بجے سے تارون
کی چھانون مین شکار کھیلنے گئے - سب سامان صید افگنی ہمراہ تھا -

شام کو رنبیر سنگھ شکار سے واپس آئے۔ دو ہرن اور کئی مرغابیان اور طرح طرح کے جانور ساتھ تھے۔ کئی قسم کا گوشت لگا۔ ہرن کے کباب کامنی نے بڑے ذائقے کے ساتھ کھائے اور دوسرے دن تاردن کی چھاؤنی مین شہر روانہ ہوگئے۔ دو دن یہان رہکر کملا پتی اپنی سسرال گئین۔

فصل تیرھوین

بوسہ بازی پر تکرار

بگاڑ بھی نہین انکا بناؤ سے خالی
نہ جاؤ عاشق ومعشوق کی لڑائی پر

عاشق اور معشوق کے لفظ کی ان اردو گو شاعرون نے ایسی مٹی پلید کی کہ اب لوگ برے معنون پر اسکو استعمال کرتے ہین۔ حالانکہ ان دو لفظون سے بڑھ کے پیارا اور کوئی لفظ ساری دنیا مین نہین ہے۔ اب یہ فرمایئے کہ کامنی اور رنبیر سنگھ مین عاشق کون ہے اور معشوق کون۔ آپ کہینگے کہ رنبیر سنگھ عاشق اور کامنی معشوق ہم کہتے ہین یہ غلط ہے۔ دونون عاشق اور دونون معشوق۔ کامنی رنبیر سنگھ پر جان دیتی تھی یا نہین۔ بیشک۔ رنبیر سنگھ کے نام پر عاشق تھی۔ رنبیر سنگھ کو تہ دل سے کامنی کا عشق تھا یا نہین۔ ضرور تھا۔ اس سے کوئی انکار ہی نہین کر سکتا کہ اس درجے کا عشق کسی کو کم ہوگا۔ کامنی کی ایک ایک ادا پر انکی جان جاتی تھی۔ ہر ایک جیب دل کو لبھاتی تھی۔ پس کامنی رنبیر سنگھ کی عاشق اور رنبیر سنگھ کامنی کی عاشق رنبیر سنگھ کامنی کے معشوق اور کامنی رنبیر سنگھ کی معشوقہ۔ دونون عاشق اور دونون معشوق ہوئے یا نہین۔ جس وضع۔ جس قطع جس لباس جس پوشاک مین کامنی ہوتی تھی رنبیر سنگھ کو اسکی صورت دیکھتے ہی گویا قارون کا خزانہ ملجاتا تھا اور رنبیر سنگھ کی رفتار گفتار دستار کامنی کو ہر حالت مین مرغوب تھی۔ ایک روز کامنی گھر کے کوٹھے پر ہنسیا سے باتین کر رہی تھی اور کہہ رہی تھی کہ کیا جانے

کہان چلے گئے اسوقت جی نہین لگتا وہ ہوتے تو ان کے خالی دیکھنے ہی سے طبیعت بہل جاتی اگر اسوقت آجائین تو جان مین جان آجائے۔ ہنسیا نے کہا آتے ہی ہونگے۔ انھین تمھارے بغیر کب چین آئیگا۔ کہین یارون دوستون مین بیٹھ گئے ہونگے استنے مین گھوڑے کی ٹاپون کی آواز آئی اور ہنسیا نے کہا وہ آگئے۔ کامنی کی باچھین کھل گئین۔ رنبیر سنگھ سیدھے کوٹھے پر آئے۔ ہنسیا سے کہا سائیس سے جاکے ہمارا ریشمی رومال لے آ۔ ہنسیا کا جانا تھا کہ کامنی کو لپٹ کر چوم کے کہا تمھارے بغیر دم بھر چین نہین آتا۔ کھانا کھاکر جب تخلیہ ہوا تو یون گفتگو ہوئی۔

کامنی۔ اسوقت جی نہین لگتا۔ آو نقش کھیلین

ر۔ بغیر ہم کچھ لئے کوڑی کو بھی نہ چھوئین گے

ک۔ مگر تم تو بے ایمانی کرنے لگتے ہو۔

ر۔ بجا۔ ہم بے ایمانی کرتے ہین کہ تم۔

ک۔ ہم برابر سے کھیلین گے۔

ر۔ بسم اللہ۔ یہان کب بند ہین۔

ک۔ مگر کہو کہان گیا کھچڑی مین۔

ر۔ گھی دھی مین نہین جانتا۔ اور کھچڑی اور دانے دار گھی رہنے دو۔ ہم تو بوسہ بدتے ہین۔ دس دس بوسے۔

ک۔ واہ۔ بڑے ہوشیار۔ ہر طرح اپنی ہی جیت۔

ر۔ یہ کاہے سے۔ اگر ہم جیتین تو ہم تمھارے پیارے پیارے گالون کے بوسے لین۔ تم جیتو تو تم اپنے ہونٹھون سے ہمارے گورے گورے گالے چوم لو۔

ک۔ اخاہ۔ بڑے گورے۔ اچھا منظور۔

نقش کھیلنے لگے۔ کامنی تین بار جیتی اور تینون بار مسکرا کر میان کو چوما۔

ر۔ ہمکو شرم آتی ہے کہ ہم مرد ہو کے عورت سے نقش مین ہار جائین۔

ک۔ چلو بس اب بناؤ نہ بہت۔

ر - تم کو گنجفہ بھی پیار کرتا ہے -
ک - اسمین کیا شک ہے -
ر - تم عورتون مین ایسی ہو جیسے پتون مین یہ پتّا (پان کی بیبیا دکھاکر)
ک - (مسکراکر) مجھے بھی سب بی بیون مین پان ہی کی بیبیا اچھی معلوم ہوتی ہے -
ر - حسن کے ساتھ باکپن لیے ہے نا -
چوتھی بار رنبیر سنگھ نے نقش مین بے ایمانی کی - انکا قاعدہ تھا کہ شطرنج چوسر گنجفہ کیسی
جاہے جسکے ساتھ کھلین اسمین بے ایمانی ضرور کرتے تھے اور بدبد کے کبھی نہین
دیتے سے - نقش مین انھون نے یہ بے ایمانی کی کہ اپنے پتون مین سے ایک پتا پھینک
دیا اور کہا اکیس کا نقش - کامنی انکی گھاتون سے واقف تھی - اُسنے دیکھ لیا اور
کہا (وہ پتّا پھینکا - مین نے دیکھ لیا - بڑے بے ایمان ہو) - رنبیر نے کہا ہم کچھ نہین جانتے
ہمارا اکیس کا نقش ہے - یہ کہکر بوسے لینے ہی کو تھے کہ کامنی زن سے وہ ہو رہی یہ
بھی پیچھے دوڑے - مگر اُسنے دروازے بند کر لیے - عورتین جو گھر مین نوکر تھین انکو میان
بی بی کے خلوت خانے سے کیا کام - مگر ہنسیا دراڑون سے دیکھ رہی تھی - اُسنے اپنی
ہمجولی ر دھیا سے یون باتین کین -
ہ - دیکھتی ہو کیا چھلی چھلیا ہو رہی ہے - میان بی بی مین
ردھیا - پھر اسکے دن ہی ہین - مگر رام نے یہ جوڑی اپنے ہاتھ سے بنائی ہے -
ہ - میان تو پلنگ پر لیٹے - بی بی ابھی روٹھی ہوئی ہین -
ر - اے روٹھنا منانا کیسا - میان بی بی کی لڑائی جیسے ساون بھادون کی جھڑی -
ہ - آج بڑی ٹھنڈک ہے -
ر - جبھی تو یہ چھلی چھلیا کی اُمنگ ہے -
اب سنیے کہ رن بیر سنگھ ایک پلنگ پر لیٹے اور کامنی نے کمرے بھر کے دروازے
بند کر لیے اور انکے اُنکے سوال جواب ہونے لگے -
ک - جب دیکھو بے ایمانی -

ر۔ جھوٹے کی ایسی تیسی

ک۔ بیش باد۔

ر۔ لے اب دروازہ تو کھولو۔

ک۔ (مسکراکر) ہم بے ایمانون سے بات نہین کرتے۔

ر۔ اچھا کھیل کو جانے دو۔ یون بوسہ دو۔ لے آؤ۔

ک۔ نا ہرگز نہین۔ جب تمکو دو ایک دن بوسے کو ترساؤنگی تب یہ بیتے اُڑانا اور بے ایمانی کرنا چھوڑو گے۔

ر۔ اچھا اب ایسی بات نہوگی۔ مین صدقے دروازہ کھولو۔

ک۔ (تناک کر) ہزار بار سمجھایا کہ صدقے کا لفظ نہ کہا کرو۔ مجھے برا معلوم ہوتا ہے مین البتہ تمپر سے واری ہو جاؤن تو بات ہے۔

ر۔ اچھا اب اسی بات پر بوسہ دیدو۔

ک۔ یہ ہونے کا۔ ہمین بھی ضد آگئی۔

رنبیر سنگہ نے دوسرے کمرے مین جاکر ایک پرچے پر لکھا ؎

مین صدقے اور تم پر واری پیاری

ہمین دس بوسے از بہر خدا دو

یہ لکھکر منہیا کو دیا اور کہا جاکے دیدے۔ یہ کہکر ایک کمرے کے اندر سے ہوکر چھت پر سہری پر لیٹے۔ چھت اونچی۔ دیوارین نیچی۔ خانہ باغ کا پورا پورا لطف سہری پر سے آتا تھا۔ سہری بہت قیمتی اور اتنی بڑی کہ تین آدمی آرام سے آرام کرین۔ فرش ستھرا صاف شفاف سفید۔ چھت پر دس پشکون سے چھڑکاؤ کیا ہوا۔ چاندنی کے نیچے سہری پر پھول۔ اور چنگیرون مین بیلے چمیلی کے ہار۔ پانی سے تر بتر۔ چاندنی خوب نکھری ہوئی۔ کوری صراحیان بالو کی بنی ہوئین۔ فلٹر کے پانی سے لبریز۔ انمین اصغر علی کی دکان کا کیوڑا پڑا ہوا۔ سفید صاف کپڑا لپٹا ہوا سرہانے کے پاس رکھی ہوئین ایک چھوٹی اور خوشنما سینی پر ایک خوبصورت سے کنٹر مین بادہ گلگون مصفا

جوہر- اور قیمتی قیمتی کٹ گلاس- اور برف- یہ سامان مہیا- خاصدان عمدہ قرینے سے
رکھا ہوا- تنباکو کی گولیان موتی کی سی آب وتاب- کتھا کیوڑے سے بسا ہوا-
چونا صاف کیا ہوا- چھوٹی الایچی جو گھڑے کی-
اب ادھر کا حال سنیئے کہ ہنسیا رقعہ لیکر گئی- کہا سرکار کھولیے- چٹھی لیکے آئی
ہون- کامنی نے پوچھا سچ بتا تا کوئی اور تو ساتھ نہین ہے- اسنے کہا جی نہین
اور کوئی نہین ہے- کہا اگر اور کوئی ہوا تو مار ہی ڈالونگی- یہ کہکر دروازہ کھولدیا
اور رقعہ پڑھا تو پھڑک گئی اور کچھ دیر بعد جواب یون لکھا

ہمین ضد ہے کہ ہم بوسہ نہ دینگے
کبھی ہرگز نہ تم سے کچھ بدینگے

ہنسیا نے جا کے رنبیر سنگھ کو جواب مین یہ پرچہ دیا تو پڑھ کر مسکرائی اور دل
مین بہت ہی خوش ہوئی اور سوچنے لگی کہ ندینگے اور بدینگے کتنا اچھا قافیہ ہے
اسکا جواب یون لکھا-

تمھین ضد ہے کہ مین بوسہ نہ دونگی
اگر ہم آپ سے لیلین تو کیا دو

کامنی نے بھی جواب منظوم بھیجا-

پرائے مال پر لچھمی نرا ین
بڑے وہ بنکے آئے ہو چہ خوش واہ

اسکا جواب

کبھی اب تک نہ کی ضد ہم سے لیکن
لپٹ جاؤ گلے سے آکے جھٹ پٹ

زمانی بات تم نے آج جانی
حسینون کی ہو تم سرتاج جانی

پڑھکر کامنی دروازے بند کرکے دبے پاؤن اُس چھت پر آئی- جہان رنبیر سنگھ
لیٹے تھے اور دبے پاؤن جا کر بوسہ لیا-
ر- اب کیون آئین وہ ضد کہان گئی-

ک ۔ (ایک اور بوسہ لیکر) ضد کیسی ۔

ر ۔ ضد کاہے کی تھی ۔

ک ۔ ضد یہ تھی کہ نقش کا بوسہ ہم نہ دینگے بلکہ نقش کی جو بوسے ہم سے مانگوگے تو ہم نہ لینے دینگے اور یون ہم چاہے اپنی خوشی سے ہزارون بوسے تمھارے لین اور تم ہمارے لو ۔ بس یہی ضد ہے ۔

ر ۔ روٹھ بہت جلد جاتی ہو ۔

ک ۔ تمھاری ناک

اس گفتگو کے بعد رنبیر سنگھ نے ایک خادمہ کو پکارا اور برف کے دو ٹکڑے مانگے ۔ خود جام شراب برف ڈال کر پیا اور ربی بی کو صراحی کے پانی مین برف ڈال کر پلایا ۔ جب خادمہ رخصت ہوئی تو رنبیر سنگھ نے کہا ہم دونون کو اسوقت یہ کیا ہو گیا تھا ۔ ذرا سی بات پر روٹھ گئے ۔ بھئی واہ اور یہ نہ سمجھے کہ ہم نے بوسہ لیا تو کیا اور تم نے لیا تو کیا ۔ تم کو یہ ضد کہ ہم ہی جیت مین رہین ۔ اگر تم جیت مین رہین تو اپنے پیارے پیارے ہونٹھون سے ہمین چومتین ۔ کوئی پوچھے اسمین ہمارا کونسا ہرج تھا ۔ پری چھم بی بی کمسن کم عمر ۔ نوجوان نوخیز خوبرو عنبر سوا گر رات بھر چوما کرے تو خوشی کی بات ہے یا لڑائی کی ۔ ایسی نصیب تو کسی کے ہون کہ بی بی اور ایسی بی بی لپٹ لپٹ کے چومے ۔ ہائے اس سے بڑھ کے اور خوش طالعی کیا ہوگی ۔ کوئی ہم سے پوچھے ارے بیوقوف اسمین تیرا ہرج ہی کیا تھا ۔ کوئی اور ہوتا تو وہ تو ہارتا ہی جاتا ۔ مگر ضد بات کی بات ۔ اب تم اپنی عقلمندی کو دیکھو کہ مین ہارتا تو فائدہ تمھارا ہوتا ۔ اور مین جیتیا تو تمھارا کونسا نقصان تھا ۔ مین جیتتا تو مین تم کو چومتا اور تم جیتین تو تم مجھے چومتین ۔ مگر بس ایک دفعہ ہی روٹھین تو ؎

ان تلون (؟) تیل ہی نہ تھا گویا
آپ سے میل ہی نہ تھا گویا

لیکن ؎

نباؤ بھی نہین انکا بگاڑ سے خالی
نہ جاؤ عاشق و معشوق کی لڑائی پر

روٹھنا عین نخرہ ہے۔

ک۔ پہلے تو مین سمجھی کہ تم ہنسیا کو سمجھا بجھا کے لائے ہو۔ مین نے اوسکو قسمین دین اور جب خوب یقین ہوگیا کہ وہ اکیلی ہی آئی ہے تب مین نے دروازہ کھول دیا۔ اُسنے وہ پرچہ مجھے دیا۔ پڑھتے ہی مین پھڑک گئی ؎

ٹھنی ضد ہے کہ مین بوسہ نہ دونگی   اگر ہم آپ سے لیلین تو کیا دو

ر۔ یہ کوئی بہت عمدہ شعر نہین ہے۔ اگر ایک بات اسمین ایسی پیدا ہوئی ہے کہ مزا دیجاتی ہے۔ اگر پرانے فیشن کے کسی شاعر کے سامنے یہ پڑھو تو وہ اسکو پسند نہ کرے۔

ک۔ اجی وہ پسند کرے یا نہ کرے۔ ہمکو تو پسند ہے بس پڑھتے ہی مین خوش ہوگئی۔ پھڑک اُٹھی۔ تمھاری انھین باتون پر میری جان تم پر جاتی ہی۔ پیشتر جانتا ہے کہ یہ شعر پڑھکر پھر مجھ سے نہ رہا گیا۔

ر۔ روٹھے ہوئے کو منانا کوئی ہم سے سیکھ لے۔

ک۔ ہان یہ تو ٹھیک ہے۔ اسکے تو ہم بھی قایل ہین۔

ر۔ اب یہ بتاؤ کہ آج کا روٹھنا منانا ہماری تمھاری دونون کی بیوقوفی تھی یا نہین۔

ک۔ نہین بیوقوفی نہین۔ یہ اِک ضد کی بات تھی۔ اور یون دیکھو تو وہ بات ہی کیا تھی دس دس بوسون کا جھگڑا۔ اب ہنسی آتی ہے۔ وہ تم نے لیے تو کیا مین نے لیے تو کیا اور میری اُس بیوقوفی کو دیکھو کہ مین تم کو بوسے نہین دیتی کوئی پوچھے کیون۔ اِس سبب سے کہ تم نہین جیتے۔ مین جیتی۔ اسکے یہ معنی کہ بوسے مین لون

ر۔ (ہنسکر) کیا دل لگی کی بات ہے۔

ک ۔ (مسکراکر) مجھے خود ہنسی آتی ہے ۔

ر ۔ یہ روٹھنا تمھارا لونڈیاپن تھا ۔

ک ۔ (تنک کر) میرا لونڈیاپن تھا اور تمھارا لونڈاپن نہین تھا ۔

ر ۔ مین جو تین دفعہ ہارا تو ذرا جھلا گیا ۔

ک ۔ یہ تم سے کہا کیونکر جاتا ہے ۔

ر ۔ یہ کیون ۔

ک ۔ تم ہارے تو تمھارا کیا بگڑا ۔ ارے مین نے تین دفعہ بوسے لیے تو تم ہار مین کاہے بین رہے ۔

ر ۔ (گلے سے لگاکر) اپنے سر کی قسم کھاکے کہتا ہون کہ مین خود یہ سوچا تھا مگر اسوقت شیطان سر پر سوار تھا ۔ ہمارے اس گدھے پنے کو کوئی دیکھے کہ پریا جورو چوم رہی ہے اور ہم لڑ رہے ہین کہ ہم جیتے ۔ ہم ہی بوسے لینگے ۔

ک ۔ (بہت ہنسکر) اور مین روٹھ گئی ۔ بقول تمھارے کوئی پوچھے کہ روٹھین کس بات پر ۔

ر ۔ اور میرا اسوقت بے اختیار جی چاہتا تھا کہ بوسے لون ۔

ک ۔ اجی اب جانے بھی دو ۔ اس ذکر کو جانے ہی دو ۔ کچھ ہنسی آتی ہے کچھ بیچ ہوتا ہے ۔

ر ۔ یہ دل لگی بھی عمر بھر یاد رہیگی ۔

ک ۔ اور مین نے تو جو بیوقوفی کی وہ کی یہ تمکو کیا سوجھی ۔

ر ۔ خدا کی قسم روٹھنے مین بھی وہ مزہ آتا ہے کہ دل ہی کچھ اُسکے مزے خوب لوٹتا ہے ۔

ک ۔ ہے تو ایسا ہی ۔

ر ۔ ہمارے تمھارے گیند دتوٹ کا نہین ہوا ۔

ک ۔ (مسکراکر) کیا اب کوئی نئی لڑائی مول لینے کو جی چاہتا ہے ۔ ابھی بیٹھ

نہین بھرا۔

ر۔ کتنی روٹھی ہوئی تھین کہ معلوم ہوتا تھا دو دن تک نہ بولینگی۔ ع۔
مین بھی دیکھون تو بڑے بات نہ کرنیوالے

ہے ذرا ٹھنڈا ٹھنڈا پانی تو پلواؤ۔

ک۔ (گلاس مین صراحی سے پانی اُنڈیل کر) لو۔

ر۔ بے برف کے تو ہم پانی پیتے ہی نہین۔

کامنی نے ایک عورت کو بلایا۔ اُسنے برف کا پانی پلایا ایک تو یونہین پانی برف ہو رہا تھا اب اتنا ٹھنڈا ہو گیا کہ اگر کوئی اور پیالو دا ہون کا خدا ہی حافظ تھا مگر یہ اسکے عادی تھے۔ ڈیڑھ گلاس پی گئے آدھا گلاس جو بچا تھا وہ کامنی کو دیا مگر یہ دو گھونٹ سے زیادہ نہ پی سکین۔

ر۔ ہم کتنے خوش نصیب ہین۔ چاندنی رات کیسی نکھری ہوئی کہ واہ واہ۔ اور ادھر بغل مین ایک چاند۔ اُس چاند سے کہین بڑھ کے جسپر نکھار ہے ادھر کامنی جسکو سنو کامنی بھی کہتے ہین پھولی ہوئی۔ باغ کیا محلہ بھر مہک رہا ہے اور ادھر کامنی اصل کامنی کی زلف عنبر بار کی لپٹین آ رہی ہین۔ باغ کے پھولون کی خوشبو کے علاوہ جوئی بیلے چنبیلی کے پھول اور ہار جو پلنگ پر بچھے اور ادھر اُدھر رکھے ہوئے ہین۔ انکی خوشبو الگ مست کر رہی ہے۔ عجب بہار کی رات ہے۔ اسوقت جیسے کسی نے ہمکو کرورون روپیے دیدیے۔ مین ایک بات اسوقت سوچتا ہون کہ جن بدنصیب عورتون کے پیارے میان جاتے رہتے ہین ان بیچاریون کے دل پر کیا گذرتی ہوگی۔ ہماری صلاح تو یہی ہے کہ۔

راوی۔ رنبیر سنگھ ابھی پورا فقرہ کہنے بھی نہین پائے تھے کہ کامنی نے بیچ مین انکی بات کاٹی۔

ک۔ چلو بس چپ رہو۔ یہ تمکو کیا سوجھی۔ کہان ہنسی خوشی کی باتین کر رہے تھے کہان بیچ مین یہ بکنے لگے۔

ر۔ اچھا اب اور طرف دھیان کرو۔

ک۔ یہ تمکو سوجھی کیا۔

ر۔ چلو جانے دو۔

ک۔ کس خوشی اور آرام مین اسوقت لیٹے ہوئے تھے اور کیا تم نے طبیعت کو پریشان اور مزہ کرکرا کر دیا۔ (ٹھنڈی سانس بھرکر) کیا سوجھی!۔

ر۔ وہ گورون کی فوج یاد ہے۔ جسدن باغ جاتے تھے اُسدن دیکھی تھی

ک۔ ہم تو سُنتے تھے کہ بڑے ہوش ہوتے ہین مگر اُنہین سے تو کوئی شکایت نہین۔ کان دبائے چلے گئے۔

ر۔ یہ انگریزی راج ہے۔ سونا اُچھالتے چلے جایئے۔ اندھیر نگری تھوڑا ہی ہے جب افسر ساتھ ہوتے ہین اور فوج جاتی ہے تو گورے سنک نہین سکتے۔ ہان اکیلے جب بلا افسر کے تین چار گورے شکار کھیلنے جاتے ہین۔ تب البتہ ذرا دھاندل مچاتے ہین۔ سو وہ بھی کبھی کبھار۔

ک۔ تم نے کبھی کوئی لڑائی دیکھی ہے۔

ر۔ ہان مصنوعی جنگین دیکھی ہین۔

ک۔ ابھی تمھاری عمر ہی کیا ہے۔ تمکو تو مین جانتی ہون کوئی فوج مین اتھی تی بھی نہ کرے۔

ر۔ واہ وا۔ کیون نہ بھرتی کرے۔ اب ایسے ننھے بھی نہین ہین۔ اور گورون مین تو ہم سے کہین چھوٹے چھوٹے بھرتی ہوتے ہین۔

ک۔ تم فوجی وردی مین بالکل انگریز معلوم ہونے لگو۔

ر۔ اور تم کو اگر میمون کی پوشاک پنھا دیجائے تو یہ معلوم ہو کہ کسی بڑے جلیل القدر انگریز کی مس بابا ہے۔

ک۔ (بہت ہنسکر) اب تو تم گالیان دینے لگے۔ نہین۔ سچ کہتی ہون۔ فوج کی وردی تم پر بہت سجے اور تلوار و لوار اور یہ اور وہ پورے صاحب بہادر معلوم

ہونے لگو۔

ر۔ خدا وہ دن تو دکھاے کہ ہم فوج مین بھرتی ہون کہین۔

ک۔ تم ایسے کو تو فوج مین نوکری نہ کرنی چاہیے۔

ر۔ یہ کاہے سے۔

ک۔ جسکو گھر مین کھانے بھرکو روٹیان ہون اُسکو جان جوکھم کی نوکری نہ کرنی چاہیے۔

ر۔ اور یہ جو بڑے بڑے کروڑپتی انگریز فوج مین بھرتی ہوتے ہین۔

ک۔ کروڑپتی تو کاہیکو ہوتے ہونگے۔

ر۔ ارل اور ڈیوک کے لڑکے۔ وہ وہ نوجوان جنکے پاس ساٹھ ساٹھ گھوڑے ہین اور جو ہزارون روپیے کی بازی ہار جاتے ہین اور اُف تک نہین کرتے۔

ک۔ پھر نوکری کیون کرتے ہین۔

ر۔ انکو بہادری کا شوق ہوتا ہے۔ نام پیدا کرنے کا ولولہ۔ قومی جوش۔ ملک پر سے جان قربان کرنے کا دلی خیال۔ کچھ روپیے کے لیے تھوڑا ہی سب نوکری کرتے ہین۔ دو ڈھائی سو کی ماہواری تنخواہ مین بھلا پچاس پچاس گھوڑے کوئی پال سکتا ہے۔ دو سو روپیے تنخواہ کے تو دس گھوڑون کے باندھنے مین صرف ہو جاین اور ہار جیت کے ہزار ہا الگ۔

ک۔ تو یہ نام کے واسطے فوج مین بھرتی ہوتے ہین۔ اپنے ملک پر سے گویا صدقے ہو جاتے ہین۔

ر۔ اور کیا ہمارے دل مین بڑا ولولہ پیدا ہوا ہے کہ کسی جنگ مین شریک ہون۔ اور چھوٹی نوکری کیا نہ چاہین۔ رسالہ داری دفعتہً ملانہ چاہیے۔ ہان اگر بہت بڑی سفارش ہو تو شاید سٹپا لڑ جاے۔ ورنہ محال ہے۔ قاعدے کے خلاف۔

ک۔ اگر تم فوج مین بھرتی ہو تو ہم کہان رہین۔

ر۔ جہان ہم رہین وہان تم رہو۔

فصل چودھوین

چاندی کے پایون کے تین بادی چور

رنبیر سنگہ نے اُٹھ کے جن شراب اور ادرک کی شراب (جنجر وائین) اور عرق لیمون لمن جوس (اور ملا کر ایک گلاس بنایا اور بہت سی برف اسمین ڈالی اور نصف گلاس پی کر بی بی کو دیا اور کہا ہمین کو دے ئے جو اسکو نہ پیے۔ کامنی دھک سے رہگئی سوچی کہ یہ آج انکو ہوا کیا آج تک کبھی اصرار نہین کیا تھا آج یہ قسما قسمی کیسی۔ مگر کرتے کیا۔ پیارے میان نے اتنی بڑی قسم دی تھی یہ اگر زہر بھی دیتے تو کامنی آب حیات سمجھ کر پی لیتی۔ مجبور رہی۔ فوراً گلاس لیکر آنکھون سے لگایا اور ایک گھونٹ پی کر کہا کہ جیسے کلیجے تک کو ٹھنڈا کر دیا۔ یون ہی ٹھنڈک کیا کم تھی اور اس نے تو بالکل ٹھنڈا ہی دیا۔ رنبیر سنگہ نے کہا تمھارے کلیجے کو تو ٹھنڈک پہونچی ہی مگر ہمارے کلیجے کا حال تو کہو کہ اسکو کتنی ٹھنڈک پہونچی کہ تمنے بلا عذر ہمارا کہنا مان لیا۔ کامنی نے جواب دیا یہ کون بڑی بات ہی اگر سنکھیا دو تو یہ امرت سمجھ کر آنکھ بند کرکے پی جاؤن۔ تمھارا کہنا نکرون بھلا یہ بھی کوئی بات ہی مگر ایک بات مجھے کہنی ہی وہ اسوقت نہ کہونگی پھر کہونگی رنبیر سنگہ نے پھر اصرار کیا کہ تم تو بس ایک گھونٹ پیکے رہ گئین کوئی کڑوی چیز تو ہی نہین خوش ذائقہ شی ہی۔ ایسا شربت بھی کبھی نہ پیا ہو گا کامنی نے دو گھونٹ اور پیئے باقی رنبیر سنگہ پی گیے اسکے بعد انہون نے برانڈی کا جام برف کے ساتھ لیا اور کامنی سے کہا جانی کون دیکھنے آتا ہی۔ ذراسی پی لو اس سے کامنی نے انکار کیا مگر جب رنبیر سنگہ نے انتہا سے زیادہ اصرار کیا تو ہونٹھون کے پاس لائی یہ جب قاش لینے کو جھکی تو کامنی نے پھینکدی اور انسے چار آنکھین ہوئین تو منھ بنا کر کہا یہ چیز بری ہی۔ وہ پہلی چیز اچھی تھی۔ انہون نے کہا وہ شراب ہی یہ شراب ہی۔ وہ اور یہ اور اتنے مین کامنی بولی کیا اندھیر ہی کہ تین چور چاندی کا پلنگ چرائے لیے جاتے ہین۔

رنبیر۔ کیا (متحیر ہو کر) کیا کہا۔

کامنی۔ تین چور چاندی کا پلنگ چرائے لیے جاتے ہن۔

رنبیر۔ اب رنگ لائی گلہری۔

کامنی - تین چور ایک نہین موئے تین تین -
رنبیر (ہنسکر) ٹھنڈا پانی پیو گی -
کامنی - ارے وہ تو سب کچھ ہو گا جی یہ موئے تین تین چور چاندی کے پایون کا پلنگ چُرائے لیے جاتے ہین اور کوئی سنکتا تک نہین -
رنبیر - پکڑے جائینگے - اور پلنگ ہی کسکا -
کامنی - یا تو سورج نراین کا ہی یا شاید چاند کا پرشاد کا ہو -
رنبیر (بہت ہنسکر) بڑی دل لگی ہو رہی ہی - یا صاحب تو سورج نراین کا پلنگ تین چور لیے جاتے ہین -
کامنی - چاندی کے پایونکا پلنگ -
رنبیر (ایک جام اور لیکر) چاندی کے پایونکا پلنگ کل ہم بھی نکلوائینگے -
کامنی - بڑا اندھیر ہو رہا ہی اور کوتوالی پاس -
رنبیر (مارے ہنسی کے لوٹتے ہوئے) کوتوالی پاس اور چوری ہو جاوے سلور اندھیر ہی -
رنبیر سنگھ نے ہنسیا کو آواز دی - ہنسیا آئی - کہا آج ذرا بی بی صاحب کی کیفیت تو دیکھو - اتنے مین کامنی نے اسکو مخاطب کرکے پھر وہی ہانک لگائی (ارے ہنسیا یہ آج کیا اندھیر ہو رہا ہی کہ تین چوٹے چاندی کے پایونکا پلنگ لیے جاتے ہین)
ہنسیا - کیا - کیا لیے جاتے ہین -
کامنی - تین چوٹے چاندی کے پایونکا پلنگ چُرائے لیے جاتے ہین
ہنسیا (مسکراکر) کیا بھنگ پی ہی -
کامنی - ارے دوانی تین چور اور ایک چاندی کے پایونکا پلنگ -
رنبیر (آہستہ سے) پوچھو کس کا پلنگ ہی -
ہنسیا - وہ پلنگ جو چور لے گیا کس کا ہی -
کامنی - مین تو جانتی ہون سورج نراین کا ہی یا چاند کا پرشاد کا -
رنبیر (آہستہ سے) پوچھو کہان سے چوری گیا -

کامنی۔ کہان سے کہان سے لگایا ہی۔ کوتوالی سے اور کہان سے۔
ہنسیا (ہنسکر) آج کچھ پی ہو ضرور۔
رنبیر۔ لو ہنسیا آج تم بھی پیو (پھول کے آبخورے مین برانڈی انڈیل کر) لو پی جاؤ آج کی معاف ہی۔
ہنسیا۔ یہان یہ جان پڑتا ہی کہ جیسے بیکنٹھ مین بیٹھی ہون۔ کیسی مہکین چلی آتی ہین کہ واہ۔ اچھے اچھے راجہ بابوؤن کو یہ بات نصیب نہوگی۔
رنبیر۔ ہان صاحب تو یہ بڑا اندھیر ہو رہا ہی۔ پھر اب اسکا علاج۔
کامنی۔ تارون کی چھاؤن چھاؤن لیے جاتے ہین۔
رنبیر۔ دور کی سوجھ رہی ہی آج۔
کامنی۔ ستارون کی چھاؤن چھاؤن۔
ہنسیا۔ ہنستی ہوئی (کبھی کی عادت ہین ہی)۔
رنبیر۔ مگر سچ کہنا چاند مین اور انکی صورت مین کوئی فرق معلوم ہوتا ہی ہمکو تو نہین معلوم ہوتا۔ خدا جانتا ہی ہمسے بڑھکے خوش نصیب کوئی نہین ہی دور دور تک ایسی عورت نہوگی سراپا سانچے کا ڈھلا ہوا کپڑون سے نور چھن چھن کے برستا ہی۔ سر سے پاؤن نورانی۔ نور آگین۔ نور بار۔ ہمہ نور۔ نورٌ علےٰ نور گردن فوارہ نور۔ گلا نور کا۔ طبیعت نور کی پائی سچ ہی کہ۔ ع۔ آپ اللہ نے بنائی ہی۔ تھوڑی دیر ہنسیا اُٹھ کے چلی گئی اور میان بی بی نے آرام کیا ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا کے جھونکے چل رہے تھے۔ چاندنی نکھری ہوئی تھی۔ صبح کو منھ ہاتھ دھوکر کامنی خانہ باغ مین آئی اخبار پڑھ رہی تھی اور ہنسیا مولسری کے درخت مین جھولا جھولتی تھی کہ رنبیر سنگھ گھوڑے سے اُتری۔ اور وہ بھی باغ مین آئی۔ کامنی نے مسکراکر کہا ہوا کھا رہی؟ یہ بھی مسکرائی اور آکے کامنی کے پاس بیٹھی اور ایک اخبار یہ بھی پڑھنے لگی۔ پڑھتے پڑھتے ایکدفعہ ہی کہا ارے۔ کامنی چونکتی ہوئی پوچھا۔ کیا پڑھا۔ خیریت تو ہی کچھ بولے نہین مگر دانتون کے تلے اُنگلی دبائی اور پھر غور سے پڑھکر زور سے بولے ارے رے رے۔ بڑا اندھیر ہوگیا) اب کامنی چلائی) ای تو کچھ کہوگے بھی ہبلے مالش

ہمارا جی گھبراتا ہی رنبیر سنگہ نے پھر زور سے کہا ایسا اندھیر ہمنے سنا ہی نہین تھا اخبار والا لکھتا ہی کہ سورج نراین چاندکا پرشاد کا چاندی کے پایون کا والا پلنگ تین چور اٹھا لیگئے یہ پڑھکر زور سے ایک قہقہہ لگایا۔ کامنی دل مین سمجھ گئی مگر ہنسی کو ضبط کرکے تجاہل عارفانہ سے پوچھا کس کا پلنگ چوری گیا۔ انہون نے ہنستے ہوئے کہا سورج نراین چاندکا پرشادکا پلنگ۔ کامنی بولی ہونگے کوئی مین تو ڈر گئی تھی کہ کیا جانے کیا لکھا ہی۔ اتنے مین ہنسیا بھی چھوے سے اتر آئی اور سمجھ گئی کہ کل والی بات پر بنا رہے ہین خود بھی جاکے مسکراکر پوچھا کیسا پلنگ چوری گیا سرکار انھون نے بتایا۔ چاندی کے پائے ہین اور سورج نراین کا پلنگ اس نے پوچھا اورے کون گیا سرکار کہا تین چور۔ ایک نہین موئے تین تین چور۔ یہ فقرہ کہکر رنبیر سنگہ بہت ہنسے اور ہنسیا بھی کھلکھلاکر ہنس پڑی۔ کامنی بولی معلوم ہوتا ہی کوئی دلگی کی بات ہی۔ پلنگ کیا اور یہ چاندی کے پائے کیسے اور سورج نراین کون ہی اور وہ تین چور کون اور لکھا کہان ہی ذرا مین بھی دیکھون تو۔

رنبیر سنگہ کچھ یاد ہی۔ کل کی گفتگو یاد۔ ہوگی۔

ہنسیا۔ پہلے تو مین سمجھی نہین کہ کیا کہتے ہین پھر تاڑ گئی۔

اتنے مین دھنو آگئین اور ان سب نے بات ٹالدی۔ میان بی بی کی بات دھنو کے کہنے کی نہین ہی۔ رنبیر سنگہ بھاوج سے دل لگی کرنے لگے کہ تمکو بڑا افسوس ہی بھائی کہ بھائی کے عوض ہمکو کیون نہ بیاہ کے آئین اور مین سچ کہتا ہون کہ مجھسے تم سے دم بھر نہ بنتی۔ وہ بولی کچھ سڑی ہو گیا ہی لونڈے اب تو کچھ سننے کا جورو کے سامنے پھندہا۔ بچون کی سی آنکھین۔ اسپر کامنی بھی ہنسی اور دھنو اور کامنی اور ہنسیا جھولا جھولنے لگین۔ آہستہ آہستہ گائین۔ جب دھنو رانی جھول کر گھر کے اندر گئین تو۔ رنبیر سنگہ نے پھر بنانا شروع کیا واجی بی کامنی صاحب بی کمینا صاحب کہیئے وہ پلنگ کیا ہوا (مسکراکر) یہ تمکو سوجھی کیا۔ اور بڑے اصرار کے ساتھ فرماتی تھین کہ تین چور۔ ایک نہین موے تین تین۔ اور کوتوالی کے پاس اور سورج نراین چاندکا پرشادکون ہنسیا اور خود بدولت خوب ہنسے۔ کامنی نے قطعی انکار کیا کہ ہم جانتی ہی نہین ہمنے کہا ہی نہین۔ ہمین معلوم ہی!

تب رنبیر سنگھ نے رات کا حال سب کہہ سنایا کہ دس دس بار تم یہی کہو کہ ایک نہین ہوے تین تین چور۔ ایک نہین ہوے تین تین چور۔ ہنسیا نے بھی تصدیق کی مگر کامنی انکار ہی کرتی گئی کہ مین نے کچھ نہین کہا۔

جب رنبیر سنگھ قسمین کھانے لگے کہ ضرور کہا تو کامنی نے ایک دفعہ ہی پلٹ کے کہا (اچھا کہا تو خوب کیا اور نہین کہا تو اب کہتے ہین اور سچ بھی یہی ہے کہ تین چور چاندی کے پایون کا پلنگ چرائے لیے جاتے ہین۔ جائیے اب پھر کہتے ہین (ہنسکر) آپ ہین کس پھیر مین میان صاحب) میان صاحب کے لفظ پر رنبیر سنگھ اور ہنسیا دونون کو بہت ہنسی آئی۔

رنبیر۔ اب تم بنتی ہو۔ جھیپ مٹاتی ہو۔ اچھی طرح یاد نہو گا۔

کامنی۔ مین سچ کہتی ہون تین چور پلنگ لیے جاتے تھے۔ چاہے بدلو۔

رنبیر۔ آئیے بدتے ہین۔ سو سو بوسے۔ اچھا پچاس پچاس روپیے۔

کامنی۔ پچاس پچاس روپیے ہم نہین جانتے۔ ہم کوئی کنگال نہین ہین۔ ہم گانون گانون بدتے ہین۔ ایک ایک گانون بدو۔ مگر بےایمانی کی سند نہین۔

رنبیر۔ جو کوئی جھینپتا ہے اور جھیپ کے پھر دوسرے کو بیوقوف بنا کے جھیپ مٹانا چاہتا ہے۔ اس سے ہم بہت ناراض ہو جاتے ہین۔ صریح جھینپے ہوئے ہین۔ مگر بن رہی ہین

کامنی۔ مین تم سے سچ کہتی ہون تم ہار جاوگے۔ اچھا تو بدتے کیون نہین ہو۔

رنبیر۔ اچھا آؤ بدتے ہین۔ یون ہی سہی۔

کامنی۔ ہاتھ پر ہاتھ مارو۔

رنبیر۔ (ہاتھ پر ہاتھ مارکر) مین پھر لونگا بی بی صاحب۔

کامنی۔ مین بھی پھر لونگی میان صاحب۔

ہنسیا۔ بہت ہنسی۔ کہا یہ ہار جائینگی۔ تیسے مین آکے بدتو لیا ہے مگر ہاری دھری ہین اور یہ دیونگی نہین۔ رنبیر سنگھ نے کہا (کیا دیونگی نہین۔ کیا دل لگی ہے۔ مین زیور نہ اُتار لونگا) کامنی بولی (اور مین نالش کر دونگی۔ کامنی نے ہنسیا کو بھیجکر

دھنو رانی کو بلوایا۔ اور کہا گو لہ رہنا۔ ایک شرط بدی گئی ہے۔ دھنو نے پوچھا (رہ گیا) اسنے کہا (پوچھو) رنبیر سنگھ نے پینے وینے کا ذکر تو نہین کیا مگر اور سب باتین کہدین دھنو بھی بہت ہنسی۔ پوچھا یہ تین چیرا اور پلنگ کوئی پہیلی ہے یا بھنگ پی ہے کامنی نے کہا تم بھی بد لو۔ ہم نے تو ایک گانون بدلیا ہے۔ دھنو نے پھر چند سوال کیے اور کہا ہماری سمجھ مین تو کوئی پہیلی ہے۔ مگر ہان گواہ ہون۔ کامنی نے کہا اسکا فیصلہ تمھاری ہی راے پر ہے اگر تم نہ کہدو کہ کامنی کنور جیت گئی تو ہمارا ذمہ۔ اسنے کہا اچھا یہ ہمنے مانا اب دیکھین ٹھاکر رنبیر سنگھ جیتتے ہین یا کامنی کنور ٹھکراین۔ اب یہ نہ معلوم ہوا کہ گانون کی شرح کیا ہے۔ کتنا بڑا گانون کیسا گانون کس آمدنی کا گانون۔ رنبیر سنگھ نے کہا چاہے جتنا بڑا ہو۔ مطلب تو جیتنے سے ہے۔ نام تو ہوگا کہ اتنی بڑی شرط جیتے ٹھاکر بل زور سنگھ کے لڑکے ٹھاکر رنبیر سنگھ رانا بہادر دھنو رانی ٹھکراین کے میان۔ وہ۔ تو بہ توبہ دگالون پر تھپڑ لگاکر) میان نہین دیور۔ چمڑے کی زبان تھی پھسل گئی۔ دھنو نے مسکراکر کہا یہ رسان رسان تھپڑ لگانے کی سند نہین۔ ہمارے ہاتھ ہون اور تمھارے گال رنبیر سنگھ بولے ہمارے گال ہون اور تمھارے ہونٹھ۔ اسنے مسکراکر کہا منہ بنوا آو۔

تھوڑی دیر پھر دھنو ٹھکراین نے جھولا جھولا اور چلی گیئین۔ کامنی نے علیحدہ جاکر رنبیر سنگھ کو بلایا اور کہا دیکھو یہ بات پڑھے لکھے آدمی کی عقل کے خلاف ہی مانا کہ ہندوستان کی بعض قومون مین بڑی بھاوج سے اسطرح کی دل لگی کرنا جایز ہے اور خالی خولی ہنسی دل لگی مین کوئی ہرج بھی ظاہر اسباب نہین معلوم ہوتا۔ دو گھڑی کی دل لگی ہے مگر گنوارپن ضرور ہے۔ اچھا بنا ضرور ہے۔ چاہے شہر مین برابر رواج ہو اور ہے ہی مگر برابر رواج ہے۔ بڑی بھاوج کی تعظیم کرنی چاہیے۔ نہ یہ کہ ہمکو چوم لو ہمکو لپٹ جاو۔ ہمارے پاس سو رہو۔ بیحیائی کی بات ہے۔

رنبیر سنگھ بی بی کی تقریر غور سے سُنتے رہے جب یہ کہہ چکین تو انھون نے گلے لگا کے چوم لیا اور کہا تم نے اسوقت لاکھ روپیے کی بات کہی۔ واقعی یہ بھل منسی کے خلاف ہے۔ ہماری بڑی بیوقوفی ہے۔ وجہ کیا۔ وجہ یہ کہ لڑکپن سے یہی سنتے آئے ہین اسی کے

عادی۔ اسی کے خوگر۔ اب آج سے نہ کہینگے۔ کامنی نے کہا واہ ان عقل کے تو یہی معنی ہین یہ کون دل لگی ہین دل لگی ہے۔ جسکی تعظیم کرنی چاہیے اس سے کہتے ہین ہمکو لیٹ کے پیار کر تو ہماری جورو ہے۔ واہ وا۔ اپنے بھائی سے یہی کہوگے کہ ذرا اپنی جورو آج بھیجدینا۔ نہین کہوگے نا۔ مگر بھاوج سے کہوگے کہ (آ دل جانی کھٹولے پہ سورہ) اسپر رنبیر سنگھ کو بڑی ہنسی آئی۔ لوٹ لوٹ گئے۔ پیٹ مین بل پڑ پڑ گئے۔ کہا حقیقت یون ہے کہ یہ بڑی بُری رسم ہے۔

الغرض جب رات آئی تو رنبیر سنگھ نے کہا لے اب اپنا وعدہ پورا کیجیے اور گاون لائیے۔ وہ بولی۔ بجا۔ گانون لائیے کی اچھی کہی۔ اُلٹا چور کو توال کو ڈانٹے۔ اب دو دو گانون بدلو۔

ر۔ اب تم نے بے ایمانی پر کمر باندھ لی۔

ک۔ (آسمان کی طرف اشارہ کرکے) وہ سات ستارے ہین۔ چار پلنگ کی صورت تین پیچھے ببد دیگرے۔ وہ تینون چور ہوئے۔ اور پلنگ چاندی کے پایون کا ہے یا نہین۔ سورج زاین اور چاند کا پرشاد آسمان پر ہین یا نہین۔ السر سیان آسمان پر ہین یا نہین۔ کوتوال پاس ہوئے یا نہین۔ بندگی۔ لے اب گانون لائیے۔

ر۔ (شرماکر) لاحول ولاقوۃ۔ عربی مین انھین سبعہ سیارہ کہتے ہین۔ سنسکرت مین سپت رشی۔

ک۔ مین نے تو جان بوجھ کے بار بار کہنا شروع کیا تھا جسمین تم کو پورا پورا یقین ہوجائے کہ مجھے تپ ہو گئی۔ مین نے تو وہ سب کی سب پھینک دی تھی۔ جون جون مین کہون کہ اس اندھیر کو دیکھو کہ تین چور ایک پلنگ کو اُٹھائے لیے جاتے ہین اُسقدر تم کو اور یقین ہوتا جائے۔ لے اب گانون لائیے۔ دوسرے دن دھنو ٹھکرائن اور نہیا نے سنا تو بڑی دل لگی ہوئی لعد رنبیر سنگھ کو وعدہ پورا کرنا پڑا گانون کا تو انکو ذرا بھی خیال نہ تھا کیونکہ کبھی کہان گیا۔ تھوڑی مین گربار جانے کا بڑا افسوس تھا۔

اب سنیے کہ دوسرے دن ایک ایسی بات ہوئی جسکا حال رنبیر سنگھ نے بی بی اور

مان باپ کسی پر نہین ظاہر کیا تھا۔ صرف اپنے بڑے بھائی کو لکھا تھا۔ مدت سے انکی تمنا
تھی کہ فوج مین بھرتی ہون۔ چنانچہ کئی بار انھون نے بی بی سے باتون باتون مین
تذکرہ بھی کیا تھا۔ کئی جلیل القدر فوجی افسرون سے انسے ملاقات تھی اور چونکہ جوان
خوبرو تھا۔ قدآور۔ قوی ہیکل۔ ہاتھ پانون خوبصورت۔ سڈول۔ فنون سپہ گری
مین برق۔ شہسواری مین لاثانی۔ بڑی زبردست سفارش پہونچائی گئی اور انکے
نام صیغۂ جنگی سے تار آیا کہ تم ۲۰ نمبر رسالے کے رسالہ دار مقرر ہوئے ایک ہفتے کے
اندر حاضر ہو۔ انھون نے اب خوش خوش بی بی کو بھی اطلاع دی۔ دھنو ٹھکراین اور اپنی
والدہ سے بھی کہا۔ باپ اور بھائی کو چٹھی لکھی اور اپنے مربی افسران فوجی کو بھی اطلاع
دی۔ انکے ہان کی عورتین تو اسکی عادی ہی تھین۔ انکے نزدیک کوئی نئی بات نہ
تھی مگر کامنی کو یہ خبر سنکر رنج ہوا کہ میان سے کچھ دن کے لیے جدائی ہونے والی ہے

فصل پندرھوین

نوجیندی جمعرات

رنبیر سنگہ کی مان کو ذرا بھی دل مین افسوس نہ تھا کہ لڑکا فوج مین بھرتی ہو کے
جاتا ہے بلکہ بلا کر نصیحت کی کہ دیکھو بیٹا تمھارے باپ میان اسوقت نہین ہین وہ
تو لڑائی بھڑائی مین لڑ بھڑ رہے ہین مین عورت ذات ہون۔ مگر تمھاری تعلیم مین
لاکھون ہی روپیہ صرف کیا گیا ہے۔ چھتری کے دھرم کا خیال رکھنا۔ اسی سے ہمارا
نام اور آبرو ہے۔ اسی سے ہماری عزت ہے اور اسی سے ہماری روٹیان چلتی ہین
یہ نہین ہے تو ہم کوئی چیز نہین۔ اگر اسکا خیال نہ رکھا تو دودھ نہ بخشوا ؤنگی۔
انکے یارون دوستون کو اسکا تو رنج ضرور تھا کہ ایک دوست اور رنبیر سنگہ کا
سا دوست صحبت سے جدا ہوتا ہے مگر اس بات کی بڑی خوشی تھی کہ رنبیر سنگہ نے
فوج مین ایسا معزز عہدہ پایا جسکی انکو مدت سے آرزو تھی۔ ہان کامنی کو البتہ رنج
تھا کہ رنبیر سنگہ سے جدائی ہوتی ہے۔ گو میان نے کہدیا تھا کہ ہم دھان کی جیا تنا

مین یہ تعینات ہوئے تھے) جاتے ہی بلوا لونگا مگر اس جھنیا بیس روز کی جدائی
بھی اسکو شاق تھی - شب کو تخلیے مین میان بی بی مین یہ باتین ہوئین -

رنبیر - جب سے یہ خبر تم نے سنی ہے تب سے جیسے تم خوش نہین ہو -

کامنی - مین نے تو اُف تک نہین کی -

رنبیر - مگر تمھاری قطع بات چیت چہرے سے صاف ظاہر ہے -

کامنی - اچھا یہ بتاؤ کہ میان کی جدائی کب بی بی کو شاق نہ گذریگی -

رنبیر - جدائی کیسی - ہوگی چھاونی قدم بھر پر ہے - جا کے کوئی عمدہ کوٹھی
پسند کر کے تم کو بلوا لونگا -

کامنی - اچھا تو مین کچھ کہتی تھوڑا ہی ہون -

رنبیر - چلو کل تمھین نوچندی جمعرات کی سیر دکھائین رستم نگر کی چڑھائی پر
ایک مکان مول لیا ہے وہان سے بیٹھ کر سیر دیکھنا چقین پڑی ہوئی ہین -

کامنی - جیسا کہو - مگر میرے سر پر ہاتھ رکھو جلد بلا لوگے اور جو دو چار دن اچھی
کوٹھی نہ ملی -

رنبیر - تم یہ اسقدر اصرار کیون کرتی ہو - مجھے تو خود ہی اسکا خیال ہے - تم گویا ان
کبھی کملاپتی کبھی راج دلاری کبھی اپنی کسی بہن کبھی کسی بھاوج سے دل بہلاؤگی
مین تو وہان بالکل اجنبی ہونگا - ہر دم تم یاد آؤگی - تمھارے بغیر دم بھر چین نہ
آئیگا - اب ہنسی خوشی جانے دو - چلو کل تمکو نوچندی دکھا لائین - بہن کو بھی
بلا لینگے - زینب کی مان کو بھی لیلین گے

رنبیر سنگھ دوسرے روز اپنی روانگی کی تیاری کرنے لگے - اور بی بی کے ذرا دل
بہلانے کے لیے چار بجے گاڑی پر سوار ہو کر رستم نگر مین لائے کملاپتی اور
زینب کی مان بھی تھین - مکان مین بٹھا کر خود کسی دوست سے ملنے گئے اور
کہہ گئے کہ ابھی آتا ہون - ان لوگون نے جو دیکھا تو وہ بھیڑ بھڑکا کہ واہ -

کامنی - اے یہ تو میلا ہے

زینب - بڑی بھیڑین ہوتی ہین -
کملا - وہ ہاتھی آتا ہے -
زینب - ابھی ہاتھی شہر مین ہین - اکا دُکا ہونگے -
کامنی - موئی چھاؤنی تو دور نہین ہے -
کملا - اے یہ کیا بودی بُزدلی عورتون کی طرح کانپی جاتی ہو -
زینب - اجی ہان وہ بات ہی کون ہے -
کامنی - جب سے سنا ہی یہ بیشتر جانتا ہے میرا جی ٹھکانے نہین -
کملا - دل کو ڈھارس دو - مرد سب کے باہر جاتے ہین -
اب لوگون کی جماعت اور آمد ورفت زیادہ ہونی لگی - نوچندی جمعرات کی کیفیت عجب لطف انگیز تھی -
کامنی - یہ کیفیت تو ہم نے آج تک دیکھی ہی نہ تھی -
کملا - بڑی بھیڑ رہتی ہے - اب یہ ہجوم کب تک رہیگا -
زینب (ٹھکی تان) بس کوئی بارہ بجے ایک بجے تک (کامنی سے) تم تو گئی ہو - جب ننھی سی تھین کئی دفعہ تمھارے نانا تمکو لے گئے تھے -
کامنی - ڈولی پر ڈولی اور بہینس پر بہینس چلی جاتی ہے - کتنی گھیان گاڑیان اٹکے گئے
زینب - اس شہر کی رجب کی نوچندی ملکون مشہور ہے -
اتنے مین رنبیر سنگہ کا گھوڑا دور سے دکھائی دیا - مشکی دیلر - جوان - کاٹھی اور ساز نیا اور قیمتی - اسپر رنبیر سنگہ کا سا خوشرو جوان ران پٹری جمائے سوار -
کملا - لو بھیا آگئے -
زینب - یہ البتہ رئیس معلوم ہوتے ہین - کس شان سے بیٹھے ہین -
کملا - تینون بھائی اچھے ہین مگر انکی بات ہی اور ہے -
زینب - دشمنون کی آنکھون مین خاک - اور تو نہین جانتی - اتنے مرد ادھر سے گئے ایک تو پاتا نہین ہے - ایک لقات ابھی گئے نہ تھے - جی چاہتا تھا - دو دھو لین

مار کے گھوڑا چھین لون - اور سائیسون مین نوکر رکھ لون -

کملا - اور بھیا کسطرح تھا - کمر ٹیڑھی - آنکھون مین دم -

زینب - بھیا جہان جا کے کھڑے ہو جاین یہ معلوم ہو کوئی بڑا سردار آتا ہے -

یہ باتین ہو ہی رہی تھین کہ رنبیر سنگ کھٹ کھٹ کرتے ہوئے کوٹھے پر آئے -

کملا - آئے رانا رنبیر سنگھ بہادر آئے -

زینب - ابھی تمھاری ہی تعریفین ہو رہی تھین کہ اٹّے مرد اسوقت ادھر سے گئے کوئی تمھاری جوتی کی پھٹ پھٹ کو بھی نہین پہونچتا -

رنبیر - ہین ہی ہم ایسے (مسکرا کر) مگر جیسے ہم ہین ویسی ہم نے جورو نہین پائی -

کامنی - کہتے ہوئے شرم نہین آتی -

ر - جیسے ہم نے شادی کی جیسے چاند سورج کو گہن لگتا ہے - ویسے ہی ہمکو گہن لگا - کہان یہ ہمارا سورج کا سا چہرہ اور کہان بی بی صاحب -

کامنی - اپنے منہ میان مٹھو نہ بنو بہت -

زینب - یہ تو بہٹ دھرمی ہے صاحب - بی بی تو ایسی چاند سی بی ہے جسکا جواب نہین دیکھنے سے بھوک پیاس بند ہو جاے - اللہ جانتا ہے چاند مین داغ ہے انمین داغ نہین -

کامنی - بہت خوشامد نہ کیا کرو -

کملا - یہ نوچندی تو ہم نے اس دھوم کی آج دیکھی - ہر نوچندی کو آیا کرینگے -

رنبیر - ضرور آیا کرو - سیر کی سیر دیکھو - دل کا دل بہلاؤ -

کملا - نوچندی جمعرات پیرون کی کرامات سنتے تھے مگر آج آنکھون سے دیکھی -

رنبیر - گاڑی پر تم دونون بیٹھ لو - اور زینب کی مان کو ساتھ لیلیا کرو - یہان آدمی نوکر چاکر موجود ہی ہین -

کامنی - نوچندی جمعرات - سب جمعراتون کی رانی -

رنبیر - یہ وہی مثل ہوئی - اشنا غاری

زینب - تم لوگون مین سب برتون سے سہل اور فریدار برت اننت چودس کا برت

ہوتا ہے نمک کے سوا اور جو چاہے وہ کھاؤ۔ اور چاہے جتنی بار کھاؤ۔ دودھ بالائی شکر
پراٹھے۔ ایک مولویصاحب نے بھی جو کبھی لالہ کے ہان نوکر تھے برت رکھا تاکہ مزے سے
مانجتیان اُڑائین۔ تر مال کھانے مین آئے۔ ایک نمک سال بھر مین ایکدن نہ ملا نہ سہی
برت رکھا۔ دن بھر سنہ چلاتے رہے۔ ال سفت دل بیرحم۔ پھر سفت را چہ گفت غم منکہ
مولوی صاحب رشتہ خطی ہو گئے۔ بڑے خوش۔ عقیدہ جم گیا کہ ہندؤن کا ہر تہوار مزیدار ہے
کھانے پینے کی بڑی بہار ہے۔ اب روز دعائین مانگنے لگے کہ اللہ کرے جلد ہندؤن کا کوئی
تہوار آئے تو ہم بھوگ کھانے مین آئے۔ انکی دعا خدا نے قبول کی۔ اور اہل ہنود کا
وہ تہوار آیا جسکو شیو برت کہتے ہین۔ مولوی صاحب نے بڑی خوشی سے برت رکھا سات
بجگئے۔ آٹھ بجگئے۔ نو بجگئے۔ دس بجگئے۔ اب مولوی صاحب کی کوئی فکر نہین لیتا۔ جب انکی
آنتین قل ہو اللہ پڑھنے لگین تو بہت جھلائے۔ شاگردون سے کہا بھئی آج کوئی پرسان حال
ہی نہین۔ نہ بالائی نہ مٹھائی نہ میوے۔ یہ ماجرا کیا ہے۔ شاگردون کو بڑی ہنسی آئی۔ کہا
مولوی صاحب آج کھانا کہان۔ آج تو برت ہے اور برت بھی نرجل۔ پوچھا نرجل کیا معنی۔ انھون
نے کہا نرجل کے یہ معنی کہ پانی تک نہ پیے۔ کھانا درکنار۔ کھانے کا تو آج کوئی ذکر ہی
نہین ہے۔ مولوی صاحب نے سر پیٹ لیا کہ برفی اور لڈو اور بالائی اور قند و نبات اور
لوزیات تو خیر۔ وہ روزمرہ کا معمولی کھانا دال روٹی بھی ندارد ہے۔

کامنی۔ ہم کو سب دنون سے اچھا انکی سالگرہ کا دن معلوم ہوتا ہے۔ مگر اب نوچندی جمعرات
کو بھی ہم سالگرہ ہی کے دن کے برابر سمجھینگے۔ آج طبیعت بڑی خوش ہوئی۔ جیسے لاکھون روپیے
ملگئے۔

رنبیر۔ کیا جانے سالگرہ کے دن اتنی خوشی لوگ کیون کرتے ہین۔
کامنی۔ اور خوشی نہ کرنے کا کیا سبب۔
رنبیر۔ یہ کہ زندگی کا ایک برس اور کم ہو گیا۔
کامنی۔ واہ۔ یہ خوشی سالگرہ کے دن کیا کم ہوتی ہے کہ ایک برس اور پرمیشر نے دکھایا
چاہے تم جو کہو ہم تو اب ہر نوچندی کو آئینگے اور ہر نوچندی کو ہماری طرف سے خوش روزہ

ہوا کرے گا۔

رنبیر۔ ازین چہ بہتر۔ ہم خوش ہمارا خدا خوش۔ ہر مہینے مین ایک دن تمھارے ہی مہمان سہی۔

کامنی۔ تعجب یہ ہے کہ تم نے آج تک اسکا ذکر بھی نہین کیا۔ کہ رجب کی نوچندی کیا چیز ہے۔

رنبیر۔ لکھنؤ کی نوچندی جمعرات خصوصاً رجب کی نوچندی دور دور مشہور ہے۔ مگر تاف شہر مین اسکا لطف ہے اور یہان ان گلی کوچون سے طبیعت گھبراتی ہے۔ اور اسکے ساتھ ایک بات اور بھی ہے۔ بے پردگی کا بھی کسی قدر خیال ہے۔

کامنی۔ ہان یہ ایک نئی بات ہے۔ ادھر تو اتنی انگریزیت کہ کھانا بھی انگریزی اور پینا بھی انگریزی اور گھوڑے کی سواری بھی انگریزی۔ اور شطرنج مین بھی انگریزی چالین اوڑھنا بھی انگریزی اور ادھر پردے کا یہ خیال۔ اسکے کیا معنی۔ جسکے ایسے خیالات ہون وہ پردے کا اتنا خیال کیون رکھے۔

کملا۔ یہی مین بھی کہتی ہون۔

رنبیر۔ تم بھی یہی کہتی ہو اور یہ بھی یہی کہتی ہین مگر تم دونون انصاف سے کہو کہ جب باغ ہمارے ساتھ جاتی ہو تو وہان ہم پردے کا کونسا ایسا خیال رکھتے ہین۔ جب گانون مین ہوتی ہو تو وہان کیا پردہ ہوتا ہے۔ اب رہا شہر۔ یہان یہ بات ہے کہ جتنے ہمارے یار دوست ہین۔ عزیز ہین۔ جان پہچان ہین۔ اُن سب کے ہان پردہ ہوتا ہے۔ ہم خواہ مخواہ انکو کیون نہین۔

کامنی۔ (چہل کے ساتھ) جو کسی کی بی بی بدقطع یا کانی ٹتو ہو تو خیر۔ اور جسکی بی بی چاند کا ٹکڑا ہو وہ کیون شرمائے۔

اس فقرے پر سب ہنس دیے اور رنبیر سنگھ بھی بہت ہنسے۔ ان دونون میان بی بیون مین یہ نوک جھونک ہوا کرتی تھی کہ وہ کہتے تھے کہ ہم تم سے خوبصورت ہین اور یہ کہتی تھین کہ ہم تم سے کہین زیادہ حسین ہین اور لطف یہ کہ اپنی بی بی کی ایک ایک ادا پر انکی جان جاتی

تھی اور وہ اپنی جان تک اِن پر سے صدقے کرنے کو تیار تھین - یک جان و دو قالب -
دونون عاشق اور دونون معشوق - اور اس چُہل اور نوک جھونک کے معنی بھی یہی تھے کہ ایک
دوسرے کے حسن کی تعریف کرین ورنہ ظاہر ہے کہ جس میان کو بی بی کی اسقدر محبت ہوگی اسکی
بی بی اگر حسین نہ بھی ہو تو بھی وہ بی بی سے یہ نہ کہے گا کہ تم بد قطع ہو کہ مبادا اسکا دل دکھے
رنبیر سنگھ جو اپنی بی بی سے کہتے تھے کہ ہم ایسے خوبرو جوان کو تم ایسی بی بی کا ملنا ایسا ہے
جیسے چاند مین گہن تو یہ سمجھ کے کہتے تھے کہ بی بی بُرا نہ مانینگی کیونکہ وہ ماہرو ماہ وش بھلا یہ
کب سمجھ سکتی کہ مجھے کوئی سچ مچ بد قطع سمجھے گا وہ خوب جانتی تھی کہ میان میرے ایک ایک
ادا پر ریجھے ہوئے ہین - اور رنبیر سنگھ بھی روز دیکھتے اور تجربہ کرتے تھے کہ کامنی اپنی جان
سے زیادہ انکو عزیز رکھتی تھی -

کامنی دُہری دُہری چھتون مین سے سیر دیکھ رہی تھین کہ ایک فقیر اُدھر سے یہ کہتا ہوا
نکلا کہ بابا جو چھنے شاہ کو آج پیٹ بھر ملاؤ کھلا دے گا اسکی منو کا پوری ہو جایگی - آج نوچندی جمعرات
پیرون کی کرامات ہے - بھائی ہندو مسلمانون آج ثواب کمانے کا دن ہے - یہ نوچندی
جمعرات ہے - لیلۃ القدر کے بعد سب راتون کی سردار - اور بابا یہی دیا لیا کام بھی آتا ہے
یہی کچھ رہجاتا ہے -

کامنی - ہمارے شہر کے فقیرون کی صدا بھی عجب صدا ہوتی ہے - منو کا منا بھی کہتے ہین
لیلۃ القدر بھی کہتے ہین -

زینب - اور جسکو دیکھو وہ چھنا شاہ - یہ نام سب کو پسند ہے -

کملا - ہان یہ میرے دل کی بات کہی -

رنبیر سنگھ - اسمین کوئی شک نہین کہ یہان کئی چھنے شاہ ہین -

کامنی - نوچندی جمعرات کو اِن فقیرون کو بھی بہت کچھ مل جاتا ہوگا - کہ ہنس لوگ
نہ دیتے ہونگے -

زینب - پھولون کے ہار گجرے بدھی گنگن - مٹھائی روٹی کباب ساری دنیا کی شے
ہوتی ہے - ساتی فقط حقے کے دم پلانے مین مہینا بھر کا خرچ پیدا کر لیتے ہین - تنبولی - گاڑی

والے۔ یہ وہ۔ تھوڑی دیر اچھی بھیڑ ہو جاتی ہے۔ کیا نوچندی جمعرات کا نام نہین سنا۔

کامنی۔ نام تو سنا مگر اتنی بھیڑ اور یہ دھوم دھام نہین دیکھی تھی۔

کملا۔ خاصا میلا ہے۔

زینب۔ یہان یہ تو ہے ہی۔

کامنی۔ نوچندی جمعرات اور پیرون کی کرامات۔

شب کو کوئی دس بجے تک یہ قافلہ یہین رہا۔ اسکے بعد گھر گئے۔ چار روز رنبیر سنگھ نے کامنی کو بہت ڈھارس دی۔ ان کے پاس گھنٹا دو گھنٹا روز بیٹھے احباب اور عزیزون سے ملے۔ فوجی افسرون سے ملاقات کی۔ حکام ضلع سے ملے۔ سب سامان لیس کیا۔

جس شب کو تار ون کی چھاؤنی مین روانہ ہونے کو تھے اُس شب کا حال کوئی کامنی کے دل سے پوچھے جیسے کوئی ایسی شئے کسی کی کھو جاتی ہے۔ جسکے بغیر وہ ایک دم چین سے نہ رہ سکے۔ دل کو تسلی دیتی تھی مگر ذری دیر کے بعد قابو سے جاتا رہتا تھا۔ رنبیر سنگھ برابر غور سے دیکھ رہے تھے کہ کامنی آج بہت بیقرار ہے نہ وہ شوخی۔ نہ وہ پیار کی باتین نہ وہ دلربائی کی گھاتین۔ نہ وہ چہل۔ سمجھ گئے کہ خدا جانے دل مین کیا سوچ رہی ہے اور اس بیچاری کے دل پر کیا اثر ہے۔ آخرکار رہنے نہ رہا گیا۔ اور سمجھانے لگے۔ مگر کامنی نے جو سکوت اختیار کیا تو کسی بات کا جواب نہ دیا۔ کچھ کہنا چاہتی تھی مگر دل اسقدر اسقدر آیا تھا کہ زبان سے کوئی لفظ نہین نکلتا تھا۔ رنبیر سنگھ زیادہ چھیڑنا بھی نہین چاہتے تھے کہ شاید اس نازمین ناز پرورد کے دل نازک پر کوئی برا اثر پیدا کرے اور چلتے چلاتے دونون کو اور بھی زیادہ رنج ہو۔

جب چار کا گجر بجا تو کامنی قریب تھا کہ رو دے۔ مگر بہت ہی ضبط گریہ کیا کہ انکے سفر کے جانے کے وقت کوئی ایسی کارروائی نہ کرنی چاہیے کہ انکو اور بھی بادل قلق ہو۔ جب دربان نے باہر سے آواز دی تنہا بلا اسرار سے کہہ دو ٹھاکر بلبھد سنگھ

اور تحصیلدار صاحب اور ٹھاکر اندر بکرم سنگھ آ گئے ہین۔ گجر بج گیا تو کامنی سمجھ گئی کہ اب۔ ع۔ جدائی کی گھڑی سر پر کھڑی ہے۔ اب اسکا دل اور بھی بے قابو ہو گیا۔ اب نہ بات کرنے کا موقع رہا نہ کچھ کہنے کا نہ سننے کا۔ کیونکہ اگر رنبیر سنگھ ہی کا معاملہ ہوتا تو ممکن تھا کہ وہ ایک روز نہ جانے دیتی۔ مگر اب تو گیان سنگھ اور بلبھدر سنگھ اور اندر بکرم سنگھ دروازے پر آ گئے۔ دل مین سوچی کہ بلبھدر سنگھ اور گیان سنگھ تو خیر آئے ہی تھے یہ بھائی کو کیا سوجھی کہ میری اور اپنے میان کی جدائی کے باعث ہوئے۔ رنبیر سنگھ کامنی کے دل کا سب حال سمجھتے تھے اب یہ وہ موقع تھا کہ دونون کے دل بھرے ہوئے۔ آنکھین پرنم۔ مگر دونون ضابط۔ رنبیر سنگھ نے گلے لگا کر ایک بوسہ لیا اور بہت ہی آہستہ سے بوسے کا جواب دے کر کامنی نے پھر کلیجے پر رکھکر کہا (خطلون) کو نہ ترم نہ ترسانا کہنے کو بھی مگر صرف (ترم) کا لفظ کہنے پائی تھی (سانا) منہ سے نہ نکل سکا اور اسقدر آنسو آنکھون مین بھر آئے کہ تمام دنیا تیرہ و تار نظر آتی تھی۔

اتنے مین دربان نے پھر آواز دی۔ رنبیر سنگھ نے سنی مگر کامنی اسقدر محو اور از خود رفتہ تھی کہ اب کی دفعہ دربان کی آواز نہ سن سکی اور رنبیر سنگھ روانہ ہوئے مگر قدم اٹھانا محال تھا۔ دو قدم چلے اور پیچھے پھر کے دیکھا تو کامنی بت بنی ہوئی کھڑی ہے اور دوپٹے کے آنچل سے آنسو پونچھ رہی ہے مگر آنسو ہین کہ امنڈے ہی چلے آتے ہین کوئی انتہا ہی نہین۔ دل کا عجب حال تھا۔ مان سے ملے۔ انھون نے دعائین دین۔ بھاوج بہن عزیز سب رونے لگے۔ انھون نے کہا مین باہر سے ابھی آتا ہون یہ باہر گئے۔ دوستون سے کہا ارے یار ابھی ایک گھنٹا ہے مین ابھی آیا۔

اب ادھر کامنی کا حال سنیے کہ ہنسیا نے منہ دھلایا اور رومال سے آنسو پونچھے تو کیا دیکھتی ہے کہ رنبیر سنگھ غائب۔ ارے کیا چلے گئے! الہٰ ان آنسوؤن سے پرمیشر سمجھے کہ مجھے ایک دفعہ نظر بھر کے دیکھنے بھی نہ دیا۔ لوہے کی

دیوار بنگئے - رنبیر سنگہ کا دل تو بھرا ہوا تھا ہی اور خصوصاً جب کامنی کی بے بسی
دیکھی تھی کہ انکو یہ چھوڑ رہی ہے اور وہ مثل سیل اُمنڈتے چلے آتے ہین اور
انکو اسقدر بھی وقت نہین کہ جاکے اس پری پیکر کے آنسو تو پونچھے - گھر یہ کہہ
ہی گئے تھے کہ مین ابھی باہر سے آتا ہون سیدھے چھت پر گئے اور کامنی کو
علیحدہ لیجاکر کہا اے اب ذرا ہنسکے مل تو لو آج کا سفر ہمکو گران نہ گذرے کامنی
کو اس سے بہتر نعمت اور کیا مل سکتی تھی - جی خوش ہوگیا سمجھی تھی کہ جلدی کے
سبب سے چلدیے اور مین اسکون کی روانی کے باعث سے آنکھ بھر کر
دیکھ نہ سکی - اب جو اپنے جانجان کو پایا تو گلے سے لگا لیا اور کہا اگر اب رودُن
تو سزا دینا ہنسی خوشی جاؤ اور ہمین جلد بلاؤ -
مان اور بھاوج اور بہن سے پھر رخصت ہوکر اور پان کھاکر رنبیر سنگہ سُو کی چھاؤنی
تشریف لے گئے -

فصل سولھوین

رن کی زمین

رنبیر سنگہ روز ایک خط بھیجتے تھے اور کبھی کبھی تار بھی آتا تھا - کامنی بھی روز خط لکھتی
تھین - انکی ساس اور بھاوج اور کملاپتی سب سے خط کتابت تھی اور اکثر خطون مین
انھون نے لکھا کہ کامنی اور کملاپتی دونون کو بلوا لینگے - دونون خوش تھین - مگر یہ معلوم
تھا کہ کوئی اچھی کوٹھی نہین ملی ہے ڈھونڈھ رہے ہین ملتے ہی بلوا لینگے -
ایک روز کامنی خط پڑھ رہی تھی کہ رنبیر سنگہ کے کئی خط آئے جنمین ایک خط کامنی
کے نام بھی تھا کامنی نے حسب معمول خوش خوش خط کھولا جسمین مختصر طور پر
لکھا تھا - میرے پیارے جانی - آج مین نے چو طرفہ کوٹھی ڈھونڈھی کہ کوئی
دلکش بنگلہ یا خوش نما کوٹھی کسی فرح بخش مقام پر چھاؤنی کے پاس ملے تو کرایہ
پر لون اور تمکو فوراً بلاؤن کیونکہ اب دیکھنے کو بہت جی چاہتا ہے - یون تو کبھی

بنگلے اور کوٹھیان خالی ہین مگر ایک نہایت ہی خوشنما بنگلہ دریا کے کنارے ایسا اچھا ملا ہے کہ جسکا جواب نہین ایک ہفتے مین خالی ہو جائیگا۔ فوراً تار دونگا تمکو خود آکے لے آؤنگا۔ دو دن کی تعطیل لے لونگا۔ اسمین شک نہین کہ ہمارے تمھارے جدائی بہت جلد ہوئی اور یہہ تھوڑے دن کی جدائی بھی کھل گئی۔

کامنی کو گویا کروڑون روپیے مل گئے۔ میان سے ملنے کی بڑی خوشی ہوئی کملاپتی کو فوراً بلوایا اور خوشی خوشی خط سنایا۔ اسنے کہا مین بھی اُن سے پوچھ کر چلونگی۔ یقین تو ہے کہ مان لین۔ کامنی کو میان کی جدائی بڑی شاق گذری تھی مگر اس خط کے آنے سے دل کو ذرا ذرا ڈھارس ہوئی۔ کملاپتی سے دیر تک باتین کرتی رہی۔ دونون انتہا کی خوش تھین۔

دوسرے دن سویرے ایک کوے نے چھت کی منڈیر پر بیٹھکر کاؤن کاؤن جو شروع کی تو کملاپتی نے کہا کہ جو آج بھائی کا خط بلوٹے کا آے تو دو دن ملائی کھلاؤن۔ اتفاق سے اسی وقت ڈاکیا خط لایا اور مہری نے نیچے جاکر خط لیا اور کامنی کو دیا۔ پڑھا تو یہہ لکھا تھا۔

میری پیاری جانی۔ آج اس خط مین جو مین بڑی محبت سے تمکو لکھ رہا ہون معمول کے خلاف ایک بات یہہ ہے کہ اسکو مین نے تمہید سے شروع کیا ہے۔ میان بی بی کے خط مین تمہید کیسی مگر اس خط مین تمہید کی بڑی ضرورت ہے۔ اور وہ تمہید یہہ ہے کہ جو نسبت پھول کو خوشبو سے۔ عورت کو جوبن سے۔ امیر کو سخاوت سے۔ درویش کو قناعت سے گھر گرہست کو پارسائی سے۔ آنکھ کو نور سے۔ بادشاہ کو عدل سے۔ وزیر کو خیرخواہی سے۔ شیر کو پنجے سے۔ مُل کو سرور سے۔ حسینون کو غرور حسن سے۔ موتی کو آب سے۔ دن کو آفتاب سے۔ مشک کو بو سے۔ نافے کو آہو سے۔ سینے کو موتی سے۔ باغ کو گل سے۔ صراحی کو قلقل سے۔ بہشت کو کوثر سے۔ کان کو گوہر سے۔ فلک کو اختر سے۔ درخت کو ثمر سے۔ دعا کو اثر سے ہے وہی نسبت چھتری کو جنگ سے ہے۔ جو راجپوت

لڑائی سے ڈرے وہ شیر ہے جس کے پنجہ نہین۔ صدف ہے مگر بے گہر۔ درخت ہے مگر بے ثمر۔ یعنے بیکار چیز ہے۔ جس آنکھ مین نور نہین وہ آنکھ کیا۔ جس شراب مین سرور نہین وہ شراب کیا۔ راجپوت کا دھرم یہی ہے کہ رن کے میدان مین جائے۔ تلوار کے مُنہ مرے اور اگر زندہ آئے توبھی نیک نام ہو مگر دشمن کو پیٹھ نہ دکھائے۔ برہمن جل سور۔ چھتری رن سور۔ اس سب کا مطلب یہہ ہے کہ آج میرا کلیجا باغ باغ ہے۔ ایسی خوشی خبری سُننے مین آئی کہ خط لکھ رہا ہون اور میری باچھین کھلی جاتی ہین۔ جو بات مین لڑکپن سے چاہتا تھا وہ پوری ہوئی۔ دل کی آرزو برآئی۔ اسوقت طبیعت نوجوان معشوقون کے مزاج کیطرح چل کر رہی ہے۔

لڑکپن سے میرے دل کی تمنا تھی کہ مین کسی لڑائی مین شریک ہون کیونکہ جس راجپوت کے بدن پر گولی کا نشان یا تلوار کا زخم نہو وہ پورا پورا چھتری نہین معلوم ہوتا۔ چھتری کی بڑی بڑائی یہہ ہے کہ رن کے میدان مین زخمی ہو۔ مورچے اور دھاڑے سے جو بے زخم کھائے آئے وہ چھتری نہین۔ جتنے زخم اُتنے گویا تمغے ملگئے۔ یہہ آرزو مدت کے بعد آج پوری ہونے والی ہے۔ اب جو اللہ کی دین ہو۔ اور جو اُسکی مرضی ہو اور اصل چھتری کی یہہ بھی ایک پہچان ہے کہ اُسکے گھر کی عورتین اُس روز جشن کرین اور خوشی روز منائین جس روز گھر سے مرد جنگ کو جائے۔ اگلے وقتون مین یونانیون مین یہہ قاعدہ تھا کہ جب اسپارٹا شہر سے کوئی لڑکا فوج مین بھرتی ہو کر جنگ کے میدان مین جاتا تھا تو ماں لڑکے کو رخصت کرتے وقت کہتی تھی کہ یہہ ڈھال جو ساتھ لئے جاتا ہے یا تو اسکے ساتھ آنا۔ یا اسپر آنا۔ مطلب یہہ کہ یا تو فتح کر کے مع ڈھال کے آنا۔ یا تیری لاش اس ڈھال پر لد کے آئے۔

جب تو اسپارٹا والے شیر نر پیدا ہوتے تھے۔ سکھون کی مان لڑکون سے کہدیا کرتی تھین کہ بیٹا اگر مورچے سے بھاگ کے آؤگے تو دودھ نہ بخشونگی۔ بہادرون کی عورتین بھی بہادر ہوتی ہین۔ باپ بیٹے دونون دھاوے مین شریک ہین

لڑکے کو گولی لگی اور گرا- باپ نے دیکھا کہ جوان بیٹا چل بسا- بہو بیوہ ہوگئی- ماں
کا ایک ہی لڑکا وہ جاتا رہا- اب نام لیوا پانی دیوا کوئی نہین ہے- گھر کا چراغ گل
ہوگیا مگر واہ رے بہادر اُف تک نہ کی- اسی تیور اور اسی ٹھاٹھ سے لڑتا رہا
جب لڑائی ختم ہوئی تو بیٹے کی بے کفن لاش کے پاس گیا اور لاش کو جو خون سے
بھری ہوئی تھی کلیجے سے لگا کر کہا بیٹا جس طرح تمنے سرکار کے نمک کا حق ادا کردیا
اور یہہ نام کیا کہ رن مین گولی اور تلوار کھاتے پڑے ہو اسی طرح خدا کرے
ہم بھی تلوار کے منھ مرین تمھارے دادا کی روح اسوقت خوش ہوتے ہوتے
سپاہیون کی عزت رکھ لی- فوج کا کرنیل یہہ دیکھکر اس بوڑھے جمعدار سے جب
ہی خوش ہوا اور کہا [بیٹے سپاہی ایسے ہی ہوتے ہین] جس جس نے یہہ حال
دیکھا کہ بیٹے کی لاش کو کلیجے سے لگا کر اسکے جیالےپن کی تعریف کرتا ہے اُسکو رونا
آنے لگا کہ نہ لاش پر آنسو گراتا ہے نہ رنج کرتا ہے کہ گھر بھر مین ایک لڑکا اور وہ
عین جوانی مین مرگیا بلکہ اسکے برعکس اسکی جیوٹ بیٹے کی تعریف کرتا ہے اور دعا مانگتا ہے
کہ مین بھی اسی طرح تلوار کے منھ مرون- اسکے لیئے بڑا دل گردا چاہیئے-
آج صبح کو جو مین بستر سے اٹھا تو طبیعت روز سے زیادہ لشاش پائی- اور ابھی یہہ خبر
آئی کہ ہمارا رسالہ سمندر پار لڑائی مین شریک ہونے کو تیار رہے جس وقت حکم
آئے فوراً روانہ ہو جائے- اسوقت سے یہہ دعا مانگ رہا ہون کہ حکم تو جو آئے
فوراً آئے- مگر اتنی مہلت ملے کہ تمکو دیکھ لون- ع- اتنی فرصت دے کہ مین
کل سے تک آزاد ہم- اگر تمکو ایک نظر بھی دیکھ کر گلے سے لگا لون اور پھر لیکر
رخصت ہون تو سمجھون کہ ارمان نکل گئے- ورنہ خوش خوش جاؤنگا اور بے دیکھے
بھی خوش خوش جاؤنگا- کیونکہ جنگ مین جانے کی جو خوشی ہے میرا دل جانتا
ہے یا مین جانتا ہون- ہان اسکے ساتھ ہی اگر یہہ وقت ان سے روانہ ہونے کے
قبل تمکو نظر بھر کے دیکھ لون تو سمجھون کہ بڑا خوش نصیب ہون فوج کے کوچ سے
آج سب دریافت کرکے آج ہی رات کو یا کل صبح کل حال مفصل لکھونگا اور اگر کیا گیا

لی ہی رخصت ملی جسکی امید نہین تو رسیان تو راہیو نچونگا۔
اس وقت دو قسم کے خیالات میرے دل مین آتے جاتے ہین۔ ایک یہہ کہ میرا دل بشاش ہے۔ کلیجا ہاتھ بھر کا ہوگیا ہے اور اُس گھڑی کو دلی خوشی سے بُلا رہا ہون جب مین جہاز پر سوار ہونگا اور ہم اور ہماری فوج کے لوگ بڑی خوشی سے نعرے بلند کرینگے۔ اور ایک طرف تم یاد آتی ہو کہ تمکو دیکھ لیتا جب سے یہہ خبر آئی ہے یہی دو خیال دل مین ہین کہ تم سب کو دیکھون اور بس جنگ جنگ جنگ۔ گولون کی آواز کان مین آئی۔ کہین غنیم سے ٹدھ بھیڑ ہو جاسے۔ تو دل کا دلولہ نکلے اور بس دوسرا خیال وہی ہے کہ ایک دفعہ تمکو گلے سے لگا کر چوم لون اور والدہ سے رخصت ہون۔ بھائی بھاوج بہن بہنوئی احباب اعزا سے ملون اور جہاز پر سوار ہو کر یہہ جا وہ جا۔
تم اسکا کچھہ خیال نہ کرنا۔ یہہ تو ہمارے تمھارے خاندان مین ہوتی ہی آتی ہے اسکا کون اندیشہ ہے۔ ابھی تک یہہ بھی نہین معلوم ہے کہ ہمکو کہان جانا ہو گا۔ مگر یہہ معلوم ہوگیا ہے کہ سمندر پار جانا ہوگا۔ سمندر کی لڑائی نہین ہے اور نہ ہندوستان مین جنگ ہوگی۔ چاہے کہین ہو۔ جب لڑنے ہی کو چلے تو جیسے لنکا ویسے کابل۔ ویسے ہندوستان۔ سب یکسان۔
مین مفصل حال کل تک لکھونگا ابھی صرف اسقدر خبر معلوم ہوئی ہے کہ کسی جنگ پر جانا ہوگا اور وہ لڑائی سمندر پار ہوگی۔ جس دم حکم آئے فوراً روانگی کے لیئے سب تیار رہین۔ ہماری فوج مین اسکا بڑا جوش ہے۔ ادنی سے اعلی تک کے دل مین انتہا سے زیادہ جوش وخروش۔ سب تلے ہوئے کہ ادھر حکم پایا مین اور ادھر روانہ ہون۔ اس رسالے کی بڑی تعریف ہے۔ کئی لڑائیان فتح کر کے آیا ہے۔ ہمارے رسالے مین اکثر افسر نوجوان ہین۔ اور اکثر ایسے بھی ہین جو کبھی جنگ مین شریک نہین ہوئے ہین مین بھی انہین نوآموزون مین ہون۔
لکھون اس خط کا جواب تم کیا بھیجتی ہو۔ اپنے باپ دادا بھائی اور نانا اور میرے دہال اور ننہال کے لوگون نے جو جو کارروائیان رن کے میدان مین کی ہین انکو

یاد کرو۔ بس مین نے کل ہی ایک کوٹھی کرایہ پر لی تھی اور تمکو تار بھیجنے کو تھا کہ چلی آو کہ ادھر یہ خبر آئی۔ جناب والدہ کے نام علیحدہ خط بھیجا ہے۔ کملاپتی کو بلا کے سمجھا دینا۔ تمھاری یاد میرے پیاری جانی کبھی نہین بھولتی۔ رنبیر سنگہ

خط کیا آیا کہ گولا آیا۔ کامنی کی رنگت پڑھتے پڑھتے فق ہو گئی۔ اور چہرہ پر بڑی اداسی چھائی کہ کملاپتی فوراً سمجھ گئی کہ کچھ دال مین کالا کالا ضرور ہے۔ کامنی نے دوبارہ خط پڑھا اور پلنگڑی پر لیٹ کر تلسا سے پانی مانگا۔ کملا کے ہاتھون کے طوطے اڑ گئے مگر سکوت مین رہی۔ جب دو چار منٹ مین دل کو ذرا سکون ہوا تو کہا (لو۔ یہ ان پٹاکا ہو گیا۔ سوچے کیا تھے ہوا کیا۔ کل وہ خط آیا جی خوش ہو گیا۔ دعا مانگی کہ جلد آئین اور ساتھ لیجائین ہم تم دونون خوش خوش رہتے تھے۔ آج کچھ اور ہی گل کھلا۔ حکم آیا کہ سمندر پار لڑائی پر جانے کو تیار رہو) ۔ کملا اور کامنی دونون نے ایک ٹھنڈی سانس بھری اور کئی منٹ تک چپ رہین۔ اسکے بعد کامنی نے جابجا خط سنایا۔ اور کبھی کامنی نے کملاپتی کو ڈھارس دی کبھی کملاپتی نے کامنی کو۔

کامنی نے کئی بار خط کا جواب لکھنا چاہا مگر سطر دو سطر لکھ کر چاک کر ڈالا۔ مرضی کے موافق دیر تک نہ لکھ سکی۔ آخرکار دل کو ذرا ڈھارس دیکر مختصر جواب یون بھیجا۔

(میرے کلیجے سے زیادہ پیارے جانی۔

شکل امید تو کب ہمکو نظر آتی ہے
صورت یاس بھی بن بن کے بگڑ جاتی ہے

پرسون جو تمھارا خط آیا تو اسنے وہ کام کیا جو سانپ کاٹے ہوے کے ساتھ تریاق کرتا ہے۔ جان بلب کو جلا لیا۔ آج جو خط آیا اسنے وہ کام کیا جو شراب حجاز کے پیاسون کے ساتھ کرتا ہے کہ مارے پیاس کے جان ہونٹھون پر آنے کے بعد ایک دفعہ دیکھا کہ وہ سامنے دریا لہرین مار رہا ہے۔ دوڑے تو جسکو دریا کا پانی سمجھے تھے وہ ریگستان نظر آیا۔ کچھ اور لکھتی مگر دل اسقدر امڈا آتا ہے کہ کچھ لکھ نہین سکتی۔

پرمیشر وہ دن جلد دکھائے کہ ہم مین تم مین یکجائی ہو۔ ع ۔بچھڑے ہوئے پھر ملیںن خدایا جلد جلد۔ تار بھیجا کرو تمھاری کملاپتی بھی کل سے آئی ہین۔ کل سے اسوقت تک جو سیان منائی تھین آج یہ خط آیا۔ خیر جو پرمیشر کی مرضی۔ وہ کون دن ہوگا کہ جسطرح تمنے پیٹھ دکھائی تھی اسی طرح منہ دکھاؤ۔ تمھاری پیاری کامنی ۔ چھ روز کے بعد تار آیا کہ مین آج جہاز پر سوار ہوتا ہون۔ سب خیریت ہے کل اور ایک تار بھیجونگا (۔ انکے گھر مین توسب کو معلوم ہی ہوگیا تھا کہ رن کے میدان مین جاتے ہین اب روانگی کا تار بھی آگیا۔ دوسرے روز تار آیا کہ ہم جزیرہ بیرم مین داخل ہوے۔ یہان کی قوم کے لوگون نے ایک برٹش جہاز پر گولیان چلائی تھین ۔ انھین سے جنگ ہے۔ مفصل حال پھر لکھونگا) اسکے بعد ایک اور تار آیا (تمھارے دو تار پہونچے خیریت معلوم ہونے سے تسلی ہوئی۔ آج غنیم سے ادرہم سے جنگ ہوئی۔ انکے نشتر زخمی ہوئے۔ ہمارے باون۔ انکے سات ہلاک ہوئے۔ ہمارے پانچ۔ انکی جماعت زیادہ ہے) اس تار کے آنے سے ذرا فکر پیدا ہوئی۔ گھر بھر کو تردد ہوا۔ اندر بکرم سنگھ بلوائے گئے کامنی کی ساس نے کہا بیٹا تمھاری بہن نے تو کیا جانے کیا پڑھا تم تو پڑھو۔ اندر بکرم نے پڑھکر ہی سنایا اور دیر تک باتین ہوتی رہین اور یہ خبر دور دور تک مشہور ہوئی۔ گمان سنگھ اور بلبھدر سنگھ نے بھی سُنی۔ پہلے اندر بکرم سنگھ کے پاس گئے ۔ سنا ٹھاکر بل زور سنگھ کے مکان پر گئے ہین۔ یہان آئے ۔ اندر سے بلوایا تار پڑھا سب کی یہی راے ہوئی کہ مقابلہ بیڈھب ہے۔ نشتر اور باون ادھر اُدھر کے مجروح ۔ اور سات اور پانچ ادھر اُدھر کے مقتول۔ معلوم ہوتا ہے وہ بھی لڑنے والے ہین۔ اندر بکرم سنگھ نے بہن اور اسکی ساس اور بھاوج اور بہن کو تسلی دی کہ گھبرانے کی کون بات ہے جنگ مین تو یہ ہوا ہی کرتا ہے دھنتو ٹھکراین۔ اور کملاپتی اور رنبیر سنگھ کی مان اور کئی اور عورتین دیر تک یہی باتین کیا کئین اور کھانا کھا کر اپنی اپنی جگہ پر سوئین۔

صبح کو ٹھاکر اندر بکرم سنگھ دوڑے آئے اور کہا مین نے خواب دیکھا کہ رنبیر سنگھ بڑی شان سے

فوجی وردی پہنے تمغے لگائے سرپٹ گھوڑا دوڑائے چلے جاتے ہین۔ مجھے دیکھکر گھوڑے کو روک لیا۔ مین نے کہا ارے یار یہ تمغے اسقدر جلد کہان سے ملگئے ہنسکر کہنے لگے چار لڑائیان سر کین اسکے صلہ مین ملے ہین۔

عورتین ضعیف الاعتقاد تو ہوتی ہی ہین سب کو یقین آگیا۔ ایک ہفتہ کے بعد تار آیا کہ ہم بخیریت جنگ کے میدان مین ہین اور غنیم بھاگتے جاتے ہین گھر مین خوشی کے شادیانے بجنے لگے۔ اسکے دو دن بعد پھر تار آیا اور اندر بکرم سنگھ کے نام خط بھی آیا۔ بڑا لمبا چوڑا خط جسمین منجملہ اور باتون کے یہ بھی لکھا تھا کہ ہم سے اور ایک کپتان سے روز بحث ہوتی ہے۔ یہ ہمارا دلی دوست ہوگیا ہے۔ آج کا مکالمہ لکھتا ہون۔ بلبھدر سنگھ کو اور اپنی بہن کو یہ خط دکھا دینا۔

کپتان۔ یورپ مین کے مقابلے مین کوئی اصل و حقیقت ہندوستانی کی نہین ہے۔

رنبیر۔ چو گفتی دلیلش بیار۔

کپتان۔ ہمارے گورون اور اپنے تلنگون کا مقابلہ کیجے۔

رنبیر۔ جی تو اس بھروسے بھی نہ رہیے گا ایک تلنگا دو گورون کو لڑادے۔

کپتان (ہنسکر) بجا۔

رنبیر۔ ہندی بڑے سورما ہوتے ہین۔ سکھون کو دیکھیے۔ تمام دنیا مین کسی قوم کی فوج سے دب کے نہ رہینگے۔ گورکھا پلٹن سے بہتر پلٹن ہو ہی نہین سکتی۔ ہم چھتری لوگ تلوار کے منہ مرنا ایسا سمجھتے ہین جیسے مُردہ جی اُٹھا۔ ہندی ایسے گئے گذرے نہین ہین کہ مُردے سے بدتر سمجھے جائین۔ بُندیلکھنڈ یے کیا کسی قوم سے کم ہین۔ بیسواڑے کے برہمنون کا ساری خدائی مین نام ہے۔

کپتان (ہنسکر) ہم یہ نہین کہتے کہ ہندی کمزور یا بودے ہوتے ہین ہمارا منشا یہ ہے کہ وقت پر جو پھرتی ہمارا گورا میدان جنگ مین دکھائیگا وہ ہندی سپاہی نہین دکھا سکتا سکھون کے ہم قایل ہین گورکھا پلٹن بیشک تعریف کے قابل ہے۔ راجپوتون کی شجاعت اور بہادری مین کوئی فرق نہین۔ مگر ہم پھر ہم ہی ہین

رنبیر - کل وہ ٹبڈھا کیا کہتا تھا -
کپتان - ہم نے اچھی طرح سُنا نہین -
رنبیر - کہتا تھا کہ اس ٹاپو کو آج تک کسی نے فتح نہین کیا - صرف ایک دفعہ یہ ٹاپو زیر ہوا تھا وہ گورکھا اور چھتر لوین نے فتح کیا تھا - ٹاپو کے باشندے محکوم رہنے کے عادی نہین تھے - پہلے پہل اُنکو بہت کھلا اور ضعیف الاعتقاد لوگ چھتر لوین اور گورکھون کو دیوتا سمجھنے لگے - کہتا تھا کہ سات دن تک لاکھون آدمیون نے مقابلہ کیا اور ادھر صرف دو جہاز - ایک پر تین سو راجپوت ایک پر ڈھائی سو گورکھا مگر ایسا مقابلہ کیا کہ غنیم کے دانت کھٹے ہو ہو گئے - جزیرے کے باشندے جان پر کھیل کھیل گئے مگر چھتر لوین اور گورکھائی پلٹن کا لوہا مان گئے -
کپتان - چلین والا کی لڑائی مین انگریزون نے کیا کیا -
رنبیر - بڑی بہادری کی اسمین کوئی شک نہین -
کپتان - یورپ کی کُل قومین بہادر ہین -
رنبیر - ہمارے نزدیک تو مانٹی نیگرو سے بڑھ کے کوئی یورپ کی قوم جری نہین ہے -
کپتان - جری تو افغان بھی ہین مگر وحشی - اجڈ - اور انکی حرکتین گولی مارنے کے قابل - روس نے ہزار ہا ترک قید کیے مگر سب کو چھوڑ دیا - عثمان پاشا نے جو چھٹی قید خانے سے لکھی تھی وہ پڑھنے کے لایق ہے - لکھا تھا کہ گھر مین مجھے کبھی ایسا آرام نہین ملا - جیسا اس قید خانے مین ہے اور ایشیا والون کی کارروائی کو دیکھو کہ ہمارے ایک کپتان کو کابلیون نے قید کیا اور جب بھاگنے لگے - تب اس بیچارے کو قتل کر ڈالا - یہ جہالت اور سفاکی ہے یا نہین -
اسکے چھ روز بعد خط آیا کہ اب غنیم نے پیشتر کی نسبت مخالفت پر زیادہ کمر باندھی ہے اور انکی جماعت بھی زیادہ ہوتی جاتی ہے - یہ خط بھی اپنی بہن کو ضرور دکھا دینا - انکے نام مفصل خط الگ بھیجونگا - اندر بکرم سنگھ نے بہن کو یہ خط بھی دیدیا اسکے پڑھتے ہی رنگ فق ہو گیا شب کو نیند نہ آئی -

کامنی نے لاکھہ لاکھہ جتن سئے کہ ذرا آنکھہ لگ جاے تھوڑی دیر نیند آئے ۔ مگر پلک تک نہ جھپکی نیند تو در کنار رہا برکر وٹین بدلا کی کبھی اس کروٹ لیٹی کبھی اون کروٹ سوئی ۔ نیند کا نام نہین ۔ اور نیند آسے کیونکر ۔ دل توڑھ کانے تہا ہی نہین ۔ محبت بری چیز ہوتی ہے ایک دم چین نہین ۔ تلسا کی عجب کیفیت تھی ۔ دل اُمنڈا آتا تھا ۔ تلسا بارن چپکے چپکے یہ حال دیکھہ رہی تھی ۔ سمجھ گئی کہ اس تار اور اس خط نے یہ گل کھلایا ہے اس بیقراری اور بے چینی کا یہی سبب ہے ۔ اتنے مین کامنی نے جلد جلد کروٹین بدلین اور آہستہ آہستہ کراہنے لگی ۔

کباب سیخ ہین ہم کروٹین ہر سو بدلتے ہین
جو جلجاتا ہے یہ پہلو تو وہ پہلو بدلتے ہین

تلسا سے اب نہ رہا گیا ۔ بچپن سے پالا پوسا تھا اور اوسکے مان باپ کے نمک سے گھر بہر پلا تہا ۔ سارے کنبے کی پرورش ہوتی تہی ۔ ان کی سی ماامتا تہی ۔ یہ بہی تلملا کے اُٹھ بیٹھی ۔ کامنی سمجھتی تہی کہ رات زیادہ بھیگی ہے ۔ پچھلا پہر قریب ہے تلسا سو گئی ہوگی مگر اوسکے اوٹھ بیٹھنے سے دل کو ذرا ڈھارس ہوئی کہ کوئی بات کرنے والا تو ہے ۔ اسکی طرف مخاطب ہو کر کہا ۔

کہانی مجھے کوئی جھٹ پٹ سُنا
اُچٹ جاتی ہے نیند آئی ہوئی
سدھارے پیا گھر سے مُنھ موڑ کر
ادھر وہ گئے رن کے میدان مین
جو سونے کا لقمہ بہی کوئی کھلاے
مگر کیا کرین اُنکا ہے کیا تصور
کہ موڑے نہ مُنہ منہ سے تلوار کے
نہ بہاگے کبھی رن کے میدان سے
جو لاکھون مین جائے سر وہی کوسوت
یہ سب سچ مگر دل کو مین کیا کرون

مین واری گئی میری اچھی بوا
اُداسی سی ہے دل پہ چھائی ہوئی
اکیلا مجھے بن مین یان چھوڑ کر
تڑپتی ہون مین یان بیابان مین
پیا بن مجھے نیند کیونکر کے آے
کہ ہے چھتری کا دھرم یہ ضرور
چڑھے مُنہ وہ تلوار کی دھار کے
عزیز آبرو کو رکھے جان سے
وہی چھتری ہے وہی ۔ اچھوت
کہان تک بوا ٹھنڈی سانسین بھرون

نہین چین آتا ہے مجھے اک ذری | ٹھکانے نہین ہے طبیعت میری

پیا پیارے سے منزلون دور ہون | جو پر ہوتے اُڑ جاتی - مجبور ہون

پتا پیارے سیّان کا لا دو کوئی | مجھے اسکا مکھڑا دکھا دو کوئی

مین سوتی ہون یان پھولون کی سیج پر | وہ اور رن کا میدان تیغ و تبر

مین ترمال کھائون یہان واہ وا | اور اک دن کے فاقے سے ہون وان پیا

وہ میدان پٹ پٹ وہ دھوپ اور جنگ | وہ گورے وہ چہرے وہ توپ اور تفنگ

وہ رن بھوم صورت دکھانے لگی | ونادن کی آواز آنے لگی

لڑائی کا ایسا بندھا کچھ خیال | سمجھتی ہون ہر شے کو تلوار ڈھال

ڈری جاتی ہون بن پیا کیا کرون | مین ہون بھولی باری بوا کیا کرون

بلم کو جو لاوے کوئی ڈھونڈھ کر | نہ بھولون یہ احسان مین عمر بھر

تلسا باران نے سمجھایا کہ بٹیا نیند کا دھیان کرو۔ دل کو ڈھارس دو سنبھلو منہ دھو ڈالو۔ دو گھونٹ ٹھنڈا پانی پی لو۔ آنکھ لگ جاے۔ اب پچھلا پہر ہے کوئل بار بار کوک رہی ہے۔ کامنی نے ٹھنڈی سانس بھر کے کہا بوا کوئل ہی کے کوکنے سے تو کلیجے کو کوئی اور بھی مسوسے لیتا ہے۔ رہ رہ کے ہوک اُٹھتی ہے۔ اسی نے تو اور بھی بے چین کر دیا۔

آ عندلیب مل کے کرین آہ و زاریان
تو ہاے گل پکار مین چلاؤن ہاے دل

اور نیند ہی موئی آجاتی تو یہ سارا رونا کاہے کا تھا۔ دل کو بہتیرا ڈھارس دیتی ہون مگر جب دل بھی مانے۔ ہاتھون بہیرن - بلیون اُچھلتا ہے۔ ذری قابو مین نہین پاتی۔ دل سا دوست جان کا دشمن ہو گیا۔ بغلی گھونسا اسی کو کہتے ہین۔ ابھی پورے چھ مہینے بھی نہین ہوئے کہ بیاہ ہوا تھا اور اتنی جلد جدائی ہوئی اور منزلون کی راہ سمندر کا طے کرنا۔ لڑائی کا میدان۔ جدھر کا سامان یہ پوری سال بھر بھی ایک جگہ نہ رہ سکے۔ تفرقہ ہو گیا۔

کھلتے ہی مثل لالہ ہوئی مبتلاے داغ | اٹھتے ہی باغ دہر مین ہمنے اٹھاے داغ

اور میں نے اسی لیے جو مدی اور منت کر کر کے لکھا تھا کہ مجھے بھی ساتھ لیتے چلو جدائی بڑی کٹھن بلا ہے۔ وہ کالی ناگن ہے جسکے کاٹے کا منتر نہیں۔ پانی بھی نہ مانگے۔ لو حرج ملتی اور بس۔ جدائی کا لفظ سنتی تھی مگر اب اپنے ہی اوپر بیتی۔

پیتم جو میں جانتی کہ پیت کیئے دکھ ہوے
نگر ڈھنڈھورا پٹتی کہ پیت کرے ناکوے
اگر دانستم از روزِ ازل داغ جدائی را
نمی کردم بدل روشن چراغ آشنائی را

ہائے دل کو کیونکر سمجھاؤن وہ کیا جدا ہوئے کہ دل کا چین۔ قلب کی راحت جگر کا سرور۔ آنکھوں کا نور سب ساتھ لے گئے۔ دل کا چین لیگئے اور ایک بےچین دل چھوڑ گئے وہ آپ بیچارہ بےچین ہے چین کیونکر لینے دے۔ یہان بھی محبت بنا ہی کہ سب مجھے اکیلا نہ چھوڑا۔ درد دکھ کا ایک ساتھی رکھ گئے۔ ہائے بوا میرے دل کا حال بس پروردگار ہی جانتا ہے۔ جانے کو تو گئے مگر مجھے کہین کا نہ رکھا۔ یہ اتنے دن جدائی کے صدمے کون سہیگا صدمے سہنے کو دل بھی تو چاہیے۔ ؎

لیتے گئے وہ راحت و صبر و قرار دل	اجڑا پڑا ہوا ہے ہمارا دیار دل
کھویا بس ایک آہ نے صبر و قرار دل	جی بھر کے ہجر یار مین نکلا بخار دل
یہ ضعف ہے زبان تک آنا محال ہے	مین کسطرح سناؤن تمھین حال زار دل
کیسا ہوا ہے آپ سے باہر فراق مین	دل پر کسی طرح نہ رہا اختیار دل

مجھے پورا پورا یقین ہے کہ اگر وہ میرے دل کے سچے سچے حال سے واقف ہو جاتین تو سیدھے چلے آئین اس طرح مجھے کبھی نہ تڑپائین۔ یہ سب اس دل کے کرتوت ہین بس اس بیچارے کی کون خطا اسکو کوئی کیا کہے۔

رپس پس کے پھنسا دل مرا خود اپنی خطا سے
رفتار کی پاپوش سے زلفون کی بلا سے

تلسا نے منہ دھلایا اور آدھا گلاس ٹھنڈے پانی کا پلا کر کہا۔ بٹیا نئی بات ہے

اِس سے یہ ساری بپتی ہے - نہین توکسکا دولھا دن رات عمر بھر پانون سے پانون باندھ کے رہتا ہے - ہمارے ہی پروس مین ایک پاروتی رہتی ہے اوسکے دو لڑکے دونون رسالے مین نوکر ہین - ایک کمپو مین ہے ایک مئو کی چھاونی مین - بڑا لڑکا تین برس کے بعد آیا چھٹی لے کے - یہان دو مہینے رہ کے چلا گیا - تمھاری نئی نئی بات ہوئی ہے اس سے تمکو کھلتا ہے اور کھلا ہی چاہے - اُن دونون کی دولھن گھر مین بیٹھی ہین - کیا کرین بچاری سپاہی کی جُرو ا بچھڑے ہوے دولھا کا کب تک دُکھ کرے - اِن دونون کو تو دو دو برس ڈیڑھ ڈیڑھ برس اکیلے رہنے کی عادت پڑ گئی ہے - تم گھبراؤ نہ ٹبیا - دیکھو تار آیا چھٹی بھی آئی - سب حال احوال آیا کرے گا - تمھارے پھوپھا کتنے دن تلک لڑائی مین رہے - کابل گئے اور سمندر پار گئے اور کلکتے گئے اور کہان کہان گئے - کہان کہان رہے - تیس اور چھ برس پلٹن ہی مین نوکری کی - کن کن چڑھائیون پہ گئے اور پرمیشر کو بچانا تھا گویا ان پھولون کی برکھا ہوگئین - جب اسکی دیا ہوتی ہے تو سانپ کے مُنہ مین اُنگلی ڈالو تو سانپ نہ کاٹے اور چار دن کی بچھڑون کی کون بات ہے - بہت سے گئے بہت سے چلے آئے - اب اِدھر دھیان نہ کرو - سونے کا دھیان کرو

کامنی نے پھر ایک ٹھنڈی سانس بھری اور کہا تلسا بوا ہنسیا سے کہو ذری پانی اور پلا دے - تلسا کی نواسی ہنسیا نے برف کا ٹھنڈا ٹھنڈا پانی پلایا کامنی پلنگڑی پر لیٹی ہنسیا نے ہولے ہولے چپی کی دل کو ذرا اندراسکون ہوا آنکھ لگ گئی ع

مثل سچ ہے کہ جھونکے نیند کے سونی پہ آتے ہین

جب کامنی نے اتنی پریشانی اور حیرانی کے بعد آرام کیا تو ہنسیا تھوڑی دیر کے بعد پلنگڑی سے اُتری اور ہلکی دُلائی اوڑھا دی اور اپنی نانی سے کہا نانی یہ دولھن کو آج کیا ہوا نصیب دشمن سب کے باہر جاتے ہین - انھون نے کوئی سپنا دیکھا ہے یہ اتنی بیاکل کاہے کو ہین - بات کرتے پھوٹ پھوٹ کے رونا آتا تھا - مین تو ڈر گئی کہ دیا رام یہ کیا ہو رہا ہے - لڑائی پہ گئے تنگ گئے - ہجارون جاتے ہین - اور راستے کون ڈھیر سے دن ہو گئے - اے ابھی آج ہی تو تار آیا اور ابھی سے اِن دُکھیا کی یہ گت

ہوگئی) تلسا نے کہا لڑکی ابھی تجا تجا (جمعہ) آٹھ دن ہوئے پیدا ہونے کو - تم یہ باتین کیا
جانو - دل کا ملجانا اپدر وٹھ جاتا ہی - اور پھر ابھی چھ مہینے بھی تو نہین ہوئے جس دن سے
بیچ نرمی پھیری اُسدن سے الگ نہین ہوے - ہنس کی سی جوڑی - جہان یہ وہان وہ -
یون تو دولھا دلھن کو آپس مین پیار ہوتا ہی ہے انکی سی پریم دیکھی نہ سُنی - جہان ایک کا
پسینا گرے وہان دوسرا لہو گرانے کو تیار اور پہلا پہلا واسطہ - ابھی اُنکو بہت کھلے گا -
یون جو کوئی کہین جاے تو آدمی کو بہت نہ کھلے اور یہ تو سمندر پار پردیس جانا ہی - سُنا
وہان گھوڑمونہے آدمی ہوتے ہین دریا سمندر جنگل کے اندر رہتے ہین کہین سمندر کا
اور نہ چھور - تھاہ تو ملتی ہی نہین - کہین پہاڑ سے اگنبوٹ ٹکرایا تو مانجھیون نے ہلّہ
مچایا کہ بھیا کشتی ڈوبتی ہی جسکو جو کچھ دان پُن کرنا ہو کرو - گنگا میّا ردھٹی ہوئی بڑے
کرودھ مین ہین - اور مسافرون نے اپنی چَونی دُوَنی پیسا جسکی جو سمائی ہوئی
وہ اُسنے سمندر مین پھینکدیا - جو کوئی پاپی اگنبوٹ مین ہوا تو ڈوب گیا - نہین تو پار
اُترے آیا - بڑے بوڑھون کا دیا لیا کام آیا -

ہنسیا نے جو یہ ڈراونی باتین سُنین تو بدن کے رونگٹے کھڑے ہوگئے تھر تھر کانپنے
لگی - کہا دَیّا گھوڑے کے منھ کے آدمی !!! اے وہ موئے کیسے ہوتے ہونگے - مین
دیکھون تو ڈرہی جاؤن - نانی یہ تو بھیّا نے اچھا نکیا - کل کی دلھن دکھیا کو گھر مین چھوڑ کے
سمندر پار چلے گئے - مین بھی کہون یہ اتنا کاہے کو کڑھتی ہین یہ کہان جانتی تھی کہ یہ بجوگ ہی
اب تو جیسے میرے ہاتھون کے بھی توتے اُڑ گئے - دیّا رے دَیا - کہان ساگر کہان مجدھر
کہان بارہ برس کی دلھن دکھیا کڑھ رہی ہی - بڑے کشٹن سے نیند آئی - جیسے جل کو مچھلی
ڈھونڈھتی ہی ویسے تڑپ رہی تھین - اب جو تمنے سمجھایا تو میری سمجھ مین آیا کوئی جتن
ایسا ہو کہ جلدی لوٹ آئین -

اتنے مین کامنی نے سوتے سوتے کہا بھیّا بھیّا دیکھو دیکھو دیکھو بس دیکھو کے
لفظ تک زبان سے نکلا تھا کہ تلسا نے کہا ای بٹیا اب سو رہو - کامنی کروٹ لیکر
پھر سو رہی - اسکو خواب مین ٹراتے ہوئے دیکھکر ہنسیا پلنگڑی پر گئی اور آہستہ آہستہ

بدن دبانے لگی جب کامنی اچھی طرح سو گئی تو پھر پلنگ سے اُتر کر ہنسیا نے نانی سے کہا
(دولھن کچھ سپنا دیکھ رہی ہین) اُسنے کہا جاکے نیچے سے کسی کو بلا لے - اسطرح
نہ چلا نا کہ یہ جاگ اُٹھین - آسانی سے جگا کے بُلا لا - ہنسیا جاکے ایک مہری کو بُلا لائی - تاسا نے کہا
بہنی تم اور ہنسیا تنک جاگت رہو - جب سے وہ چِٹھی چپاتی آئی ہو دولھن بہت بیاکل ہین
نیند نہین آتی تھی - بہت تنتو تھمبو کر کے سُلایا بدن دابا - پانی برف کا پلایا جب جا کے نیند
آئی - اب بھی سپنے مین ترا رہی تھین - ہنسیا اور مہری جاگتی رہین - تاسا رات بھر کی جاگی
تھی سو رہی - پو پھٹنے کے وقت ہنسیا کی آنکھ لگ گئی - مہری کھو نٹا نہی ہوئی بیٹھی رہی - تار
اور خط کے آنے سے گھر بھر کو رنج اور تردد تھا - اتنے مین کامنی نے کروٹ بدلی اور
لیٹے ہی لیٹے انگڑائی لی اور کٹورا سی آنکھین کھول دین - نارائن کا نام لیکر اُٹھ بیٹھی و لیسے
ہی تاسا بھی کابلا کے اُٹھی اور ہنسیا کو جگایا مگر وہ نوخیز - بارہ تیرہ برس کی عمر - رات کی
جاگی ہوئی - کروٹ بدل کے سو رہی - تاسا نے پھر جگایا - مہری بولی سونے دو بہن رات
بھر کی جاگی ہو - ابھی ابھی تو آنکھ لگی ہے - وہ مثل نہین ہو - لڑکپن کھیل مین کھویا جوانی
نیند بھر سویا بڑھاپا دیکھکر رویا سمجھ نادان پردیسی - کامنی نے آہستہ آہستہ کہنا شروع کیا -
(ہے میری ٹھاکر جی مہراج مین تمھارے کوَل ردبی چرنون کو جو پھولون سے بھی ادھک
کومل ہین ہردے مین رکھتی ہون - تمھارا چرن چھوکر دوسرا کوئی دھیان کرنے یوگ نہین
ہو - جو کوئی اُن چرنون کو یا دو دھیان و سمرن کرتا ہو وہ بھاگوان ہو کر اُسکو کسی دیوتا و
دیت و منش و پشو پنچھی آدک کسُو کا بھی نہین رہتا تمھارے چرنون کے پرتاب سے من
میرا کام کرودہ - موہ - لوبھ ین کرم ادھرم کی جڑ ہی نہین پھنستا - گنگا و جمنا و نربدا و سرستی
سب تیرتھ تمھارے چرنون مین رہکر چرن تمھارا سب دُکھ اپنے بھگتون کا دور کر دیتا
ہو جس سے تمھارے چرنون کا دھیان کرتی ہون اُس سے سب منورتھ میرے
پورن ہو کر کوئی اچھیا باقی نہین رہتی - مین آپ کو استتی و پالن و ناس کرنے والا سب
جگت کا بیان کر ڈنڈوت کرتی ہون) یہ کہکر اپنے ہاتھ دیکھے اور ہاتھون کو چوم کر ناز و ادا
کے ساتھ پلنگڑی سے اُٹھی - مہریان پیتل کے گگرون مین کنوین سے تازہ تازہ پانی بھر لائین

کامنی نے منہ ہاتھ دھوکر اشنان کیے اور کہتی گئی ر ہر گنگے ہر گنگے بھاگیرتی باپ کاٹے گی گومتی -
رام رام کہے گا سدا اسکی رہیگا) نہا دھوکر صاف ستھرے کپڑے پہنے بار اور ٹھی مہریون
نے پوجا کا سامان لیا - بیل پتر - پھول - چندن - اچھت - رتن دیپ - نویدیہ - مہریون
کو ساتھ لے کر مندر گئی - مہادیو کو جل چڑھایا - ٹیکا لگایا - پھول اچھت بیل پتر دودھ
بھنگ دھتورا چڑھایا - آرتی کی - استنے مین مندر مین آرتی ہونے لگی - گھنٹا اور
سنکھ بجنے لگا - کامنی نے دعا مانگی کہ اے گوری ناتھ میرا سہاگ تم بنا ئے رکھو تو سونے
کا چھتر چڑھاؤنگی - لڑائی جیت کے اچھی طرح گھر آئین جس طرح پیٹھ دکھائی ہے اسطرح
منہ دکھائین) کامنی نے تین بار پھیریا (طواف) کی اور گھر کی راہ لی - عورت خوبصورت
تو تھی ہی اور کیسی خوبصورت - لاکھون مین ایک - آنکھون مین وہ موہنی کہ جسنے دیکھا
وہ بیساختہ کہہ اٹھا کہ واہ کیا نارائن کی مایا ہے - کیسی کیسی مٹی کی مورتین بنائی ہین - خیر
مندر ہو چاہے مسجد چاہے بھٹی چاہے جوا رخانہ - چاہے سادہ سنت کی سنگت اچھے
برے سب کہین ہوتے ہین - اس مندر مین ایک کمسن آدمی جسکا سرن لال نام تھا
ایک اپنے ہی سے شہدے کو ساتھ لیکر آیا تھا - کامنی کو جوان اور خوبرو دیکھکر پیچھے
ہو لیا اور موقع پاکر آوازہ کسا (آج یہان سناٹا تھا کوئی عورت گھورنے کو نہ ملی - مگر
اب گھورا گھاری کا موقع ہے - چلو تڑکے تڑ سے کہنی ہو گئی - بڑھی مہری تلملا اٹھی ہی
آگ ہو گئی کہا ارلوت - کسکو گھورتے ہو - مین دادی کے برابر - یہ رنڈیا کی طرف دکھا کر تم
تمھاری لڑکی - یہ (کامنی کی جانب اشارہ کرکے) تمھاری چھوٹی بہن کے برابر - ان مین
کسکو گھورتا ہے سرن لال گو گرگا تھا مگر بہت شرمایا اور جیسا شہدون کا قاعدہ ہے کہ خفیف
یون مٹائی کہ (اپنے اپنے بھاگ ہین - جگہ ہے) کہتا ہوا چلا گیا جسمین لوگ سمجھین کہ بڑا
پوجا دھاری ہے یہ نہ کوئی سمجھے کہ شہدا ہے مندر مین عورتون کو چھیڑتا ہے اُلٹے لینے کے
دینے پڑین - مندر سے ذلیل ہوکر نکالے جائین کیونکہ مندر والے اور مندر کے جانیوالے
یہ لچا پن جائز نہین رکھتے اور عورتون کو عموماً مان بہن سمجھتے ہین اور یون تو نیک
اندر ہے - اس سے دنیا خالی نہین -

کامنی کو اس بدمعاش کا آوازہ کسنا بڑا ہی برا معلوم ہوا۔ تلسا نے کہا یہ موا ہتیارا ایک نہ ایک دن نکالا جاے گا۔ داڑھی جار۔ کامنی بولی بوا یہ ایسا پاپی ہی کہ منہ تک مین کھوٹ کی باتین نہین بھولتا کیا جانے اسکے کوئی مان بہن ہی کہ نہین۔ تلسا نے کہا کہ دیو جانے۔ رانڈ کا سانڈ بنا گھومتا ہی موا۔ تلسا اور کامنی دونون کو برا معلوم ہوا مگر ہنیا کے دل مین اس نوجوان گورے چٹے لونڈے کی ایک ایک ادا کھب گئی۔ سوچنے لگی کہ شکل صورت اچھی ہی۔ ہاتھ پانون خوبصورت نک سک سے درست۔ کیا برا ہی۔ پیار کا تیر کلیجے کے پار ہو گیا۔ سہ

ہم تو دم آپ ہی کا بھرتے ہین | ای مسیحا تمھین پہ مرتے ہین
خضر نظرون مین کب ٹھہرتے ہین | پانی چاہ ذقن کا بھرتے ہین
الحذر کیا غضب کی چتون ہے | بے چھری آپ ذبح کرتے ہین
بانکپن سے مٹا سیئے چل کر | سرو گلشن ہمیشہ بھرتے ہین
ٹھوکرون سے جلاتے ہین مردے | انھین چالون پہ لوگ مرتے ہین

گھر مین آکر ساس کو پاے لاگن کی۔ اسنے دعا دی ٹھنڈھی سہاگن رہو سکھ کرو۔ ساس سے جدا ہو کر کوٹھے پر گئی اور تلسا سے کہا (بوا رات ہمنے سپنا دیکھا کہ جیسے ایک چٹ پٹ میدان ہی) اسکے آگے اور کچھ کہنے کو تھی کہ تلسا نے کہا دلھن دن کو سپنے کا حال کہنے سے مسافر راہ بھٹک جاتے ہین۔ کامنی خاموش ہو رہی۔ تھوڑی دیر مین اسکی نند رنبیر سنگھ کے چچا کی لڑکی کملا پتی آئی۔ یہ کامنی کی بھولی تھی۔ آتے ہی پہلے چچی سے ملی۔ پوچھا بھیا کی کوئی چٹھی آئی سب حال سنکر پوچھا چھوٹی بھوجی کہان ہین۔ دکھنو نے کہا کوٹھے پر۔ کملا پتی کوٹھے پر گئی۔ نند بھاوج ملین۔

کملا۔ بھوجی کچھ اداس سی دکھتی ہو۔ بڑی دبلی ہو گئی ہو۔ تلسا بوا کیا اپنی دولھن کا کھانے کا ناہین دیت ہو۔

تلسا۔ بٹیا تم سمجھاؤ۔ گل کے کانٹا ہوے گیئن۔ باہر ادھر اودھر سب کے مرد جات ہین۔ کپا ایک اکیلے یہی گئے۔

کملا - بھوجی یہ کون بات ہی - تو چھتری کی گھر پیدا ہوئے جنم لیا - سر پے کھیلو منہ سے بولو - چھتری وہ جبکی تمھاری پوت سے کہے کہ بیٹا رن مین پیٹھ کو پیٹھ نہ دکھانا باپ دادا کا نام نہ ڈبونا - جو تم اُداس رہوگی بھوجی تو ہم چلے جائینگے -

کامنی - رات سپنا دیکھا کہ جیسے رن بھوم مین تمھارے بھائی سرنگ گھوڑے پر سوار ہین اور کیا جانی کہ سو گھوڑے اسی رنگ کے اور ہین سب پر افسر اور سوار اور بہت سے انگریز اور گورے اور ایک دفعہ ہی بگل بجا اور گورے چلنے لگے دن دن دن دن - اور کیا دیکھتی ہون کہ ایک سوار بھالے مین ایک سر لٹکائے ہوئے گھوڑا دوڑاتا چلا آتا ہی - یہ کٹا ہوا بھیانک سر دیکھکر مین ڈر گئی تو اُنھون نے اپنا گھوڑا آگے بڑھا کر مجھسے کہا (تم اس جدھر مین کہان پہونچین یہان یم دوت (ملک الموت) کی عملداری ہی - فرشتون کے پر جلتے ہین ایک ننھی سی سرسدن برابر گولی جان لے لیتی ہی تم پرمیشر کی راہ پر مجھے چھوڑ دو اور اس گولون اور اور گولیون کی برکھا سے بچو - مین نے تمکو یاد کیا اور بھائی سے کچھ کہا جو اچھی طرح یاد نہین ہی کہ بس آنکھ کھلگئی اور کلیجا بلیون اُچھلنے لگا اور سوچی کہ اس پریم کو دیکھو کہ سپنے مین بھی مجھے نہ بھولے - جب مجھے اُنکا یم دوت کہنا یاد آتا ہی تو آٹھ آٹھ آنسو روتی ہون - دل قابو سے باہر ہو جاتا ہے

شب فرقت مین سنبھالے رہین احباب ہمین
دے دے ٹیکے گا اُٹھا کر دل بیتاب ہمین

کملا - سپنے کا کون ٹھکانا - کبھی کچھ کبھی کچھ - مگر دل کی بڑی کچی ہو - تنک ڈھارس دو

کامنی (مسکرا کر) ایک دن ہمارے مُنھ سے بھی تنک کی لفظ نکلگئی تو بہت ہنسے کہا باپ مان نے اتنا پڑھایا لکھایا اور گنواری بولی ابھی تک نہ گئی - یہ تنک کہان سے سیکھا - بینا تو تمکو پڑھا پڑھا کے کہان تک آدمی بناؤگے -

کملا - میری زبان بھی بھیّا نے ٹوک ٹوک کے درست کی - ان پر جا عورتون سے بولنے مین پھر دھیان نہین رہتا -

کامنی - تمھارے آنے سے ذری دو گھڑی دل بہلا - اب مین تین چار دن نجانے دونگی - یہین رہو - ہان رات کو جو سندوئی راجہ نہ یاد آئین - اسکا ہمارے پاس کوئی علاج نہین ہے -

کملا - مین تو پوچھ کے آئی ہون - ساس سے پوچھ لیا ہے تین چار دن چھوڑ کہو اٹھوارے بھر رہون - بے پوچھے نگی بوڑھی کیسے تھوڑا ہی آئی ہون - تم اتنا کڑھو نہین بہن جی یہ تو ہوتا ہی آیا ہے - مرد لوگ باہر جاتے ہی آتے رہتے ہین - لڑائی پر جاتے ہی ہین -

کامنی - جو کل بھی خیر صلاح کا خط آگیا تو امان سے پوچھ کے دوپہر باغ مین خوش روزہ کرین گے -

کملا - وہ گھنٹا بجا - ہمارا دل گواہی دیتا ہے کہ چھٹی آئے گی - نہ آئے تو جبھی کہنا - ایلو وہ کوا بولا - جو چھٹی آجاے کہ وہ آتے ہین تو سونے سے تیری چونچ منڈھا دون دودھ بھات کھلاؤن - بھر بھر تھاری - اُڑ جا رستا دے -

ادھر یہ باتین ہو رہی تھین کہ اُدھر دوپہر کی توپ دغی - دھننا - دونون ایک دم سے بول اُٹھین دوہی کالی کی رام تلسا بولی شگون پر شگون ہوتا جاتا ہے - گھنٹا بجا کاگا بولا - توپ چلی - کل نو بجے کے ادھر ہی تو آتی ہے -

کملا - تمھارے منھ مین گھی شکر لوا -

کامنی - کہین آلے تو جان مین جان آجاے -

کملا - پھر ہنسی خوشی ضرور باغ چلین وہین سندر پکوان پکے ہنسی دل لگی رہے شام کو لوٹ آئین بس -

اتنے مین ایک بوڑھی برہمنی آئی اور آتے ہی کامنی کو سمجھانا شروع کیا -

برہمنی - سب اچھی طرح ہین - دولھن منھ اُترا سا ہے -

کملا - بھیا جو باہر گئے تو کھانا پینا چھوڑ دیا -

برہمنی - واہ کوئی باہر جاوت ناہین - ایک ہی گئے - بڑے بڑے گھر کے بڑے بڑے ہاتھ مین دلھن

ہان لڑائی ہی ہو۔ وہ مثل ناہین کہت ہین کہ کا و گولا باجت ہی تون پھر پھر گولا ہی ہی
اور جاسے کا کو ناہین جادت ہی۔ جبہ کی جہان بدی ہوے۔ تم بھگر نہ کرو
دولہن سندر ہو جن کرد۔ آنند سے رہو۔ ملکہ بکٹورِیا کا بڑا اکبال ہی کو ٹو کا بال
نہ بان نکا ہیو گی۔

کملا۔ آج چھٹی بھی آئی تار بھی آیا کہ خیریت ہی۔
برہمنی چلو بس چھٹی بھئی

کامنی۔ تلسا بوا ہنیسا سے کہو دیکھے کھانے مین کیا کسر ہی۔ آج بڑی دیر ہو گئی
رسوئیا آیا نہین۔ نہ کملا بھیجا کہ تکی کر لیتے۔

تلسا۔ دولھن ہنیا ناہین ہر موسی کے گھر آج گئی ہی۔

کامنی۔ تم دیکھو جا کے یہ ہمسے بے پوچھے کیون چلی گئی۔ آنے تو دو
کملا۔ یہ بُری بات ہی آدمی پوچھ کے چلا جاے۔ اور جو کوئی کام اُس سے ہوتا
یہ بھی کوئی بات ہی بھلا۔

کامنی۔ آنے دو ہم سمجھ لینگے۔ یہ آج نئی بات ہوئی کبھی بے پوچھے نہین جاتی
تھی۔ آج کہین نانی سے کسی بات پر لڑ کے تو نہین گئی۔

تلسا۔ نہین۔

کملا۔ نیچے ہو گی۔ ذرا آواز دے لے۔

تلسا۔ اے مہری۔ ہنیا نیچے ہے؟

مہری۔ ناہین۔

کامنی۔ دیکھو باغ مین ہو گی۔ جلد جاؤ۔

بارن۔ سرکار وہان بھی ناہین ہے۔

کامنی۔ تلسا کیا تم سے پوچھ کے گئی ہے۔

تلسا۔ نہین۔ کل سے جانتی ہون موسی کے گھر گئی ہو گی۔

کامنی۔ چھٹی آجاے تو جان مین جان آئے۔ آتی ہی ہو گی تم اسوقت اچھی آگئین۔

مین جو آج سندر گئی تو وہان ایک باپی نے آوازہ کسا ایسا برا معلوم ہوا کہ جی چاہا آنکھون کو تلوے کے تلے مل ڈالون جو کہین گھر کے مرد سن لین تو جیتا نہ چھوڑین - سو باپی -

کملا - تھا کون -

کامنی - سنتی ہون کوئی سرن ہے -

تلسا - مین نے بھی سنہ پکڑ کے کاٹ ہی ڈالا -

کامنی - تلسا نے کہا پوت کسکو گھورتے ہو - مین آپا کے برابر

تلسا - سنیا کو دکھایا کہ یہ لڑکی کے برابر -

کملا - کیا گھورتا تھا -

کامنی - اے پاس آ کے سوا کہنے لگا اب اسوقت بھنی ہوئی ایک صورت اب کہین گھورنے کو ملی - بس چلتا تو زہر دیدیتی -

کملا - باپی کم بخت -

کامنی - انسون کو ضرور سزا ہونی چاہیے جسمین پھر جرات نہو کہ کسو کی بہو بیٹی پر آوازہ کسین - جو کہین اپنے چھوٹے دیور سے کہدون تو مار ہی ڈالے - مگر ہمارا دل تو صاف ہی - یا ہم جانتے ہین یا پرمیشر - اورون سے کوئی مطلب نہین - مگر اس موے باپی کو جو کوئی پیٹ دے تو مین خوش ہوون -

کملا - اسپر از غیبی گولا نہ آئے تو سہی -

تلسا - جانے دو بٹیا - جو جیسا کریگا وہ ویسا پائیگا -

مہری - یہ ہے کون داڑھی جار -

تلسا - وہ سوا سرن - اسکی ٹکٹی نکلے -

کامنی - مگر تلک بوا نے خوب کیا کیا - پھر بس چپکے سے بھاگ ہی گیا سنیا کہتی تھی کہ چھپا ہوا تھا - مین نے تو دیکھا بھی نہین کہ سوا کون تھا کون نہین تھا - اب نام سنا ہے - اس سے بدلا لینا چاہیے - ایسے لوگون پر خدا کی مار -

کملا- اسی سے تو مرد لوگ ہم لوگون کو ایسی جگہ جانے نہین دیتے کہ سبا دا کوئی آواز ہ کسے- وہ تو سب جانتے ہین نا-

کانتی- اجی انکی جہالت ہے- ہر قوم کی عورتین اپنی اپنی مذہبی رسم ادا کرتی ہین کوئی کہین جاتی ہے کوئی کہین- جو نیک ہین- انکو کسی کا ڈر نہین ہے- اگر کوئی گھورے تو انکی آنکھ پر پتھر پھوڑیگا- ہمارا کیا بگڑیگا- اور یون تو جو عورتین بد ہین انکو چاہے سات پردون مین بھی رکھو تو کیا ہوتا ہے- جنکے ہان پردے کا بڑا خیال ہے انکے یہان کیا ہوتا ہے- پردہ دل کا چاہیے- مگر ہان اب یہ بھی نہین کہ رات کو مندرون مین جائے یا اور قومون کی طرح ڈوڈبی نہانے سے منگوائی اور خالا جان یا پھوپھی اماکے مکان کا بہانہ کرکے پہونچی کیا جانے کہان- زینب کی مان ہم سے سب کچھ چکی ہے- نیک اندر بد سب کہین پاؤگے-

اتنے مین اندر بکرم سنگھ بہت خوش خوش آئے اور کہا کہ لو سبارک رنبیر سنگھ کا میدان جنگ سے تار آیا کہ مجھے صاحب کمانڈر انچیف نے وکٹوریا کراس کا تمغا دیا- اب میرے نام کے ساتھ وی سی لکھا جائیگا- ایک لڑائی مین مین نے اپنے کرنل کی جان بچائی اور غنیم کو ایک ایسے مورچے سے ہٹا دیا جس سے وہ ہماری کل فوج کو پس پا کر سکتے تھے-

گھر بھر مین خوشی کے شادیانے بجنے لگے- گجراج سنگھ اور انکا بڑا لڑکا اور اندر بکرم سنگھ اور بل زور سنگھ اور بلبھدر سنگھ اور گمان سنگھ اور رہزنام سنگھ اور کڑک جنگ سنگھ اور کھڑک سنگھ- بید حڑک سنگھ- آلا اودھن سنگھ- ارجن سنگھ نے فرمایش کی کہ بھئی مٹھائی منگواؤ-

بلبھدر- ضرور منگوائیے-

مان سنگھ- ہمارے چپراسی کو بھیجو کہ کانے کی برفی اور دنیا کے دہیے بڑے لاے-

بلبھدر- انکا نام بھی لکھ لینا- برفی اور دہیے بڑے کا تال میل کتنا اچھا ہے-

خونخوار۔ یہ کیسے کیسے چھتری ہو بھئی۔ ذرا سی خبر سنی۔ چلیے مٹھائی کی فرمائشین ہونے لگین۔ مٹھائی کیسی۔

گمان سنگھ۔ وکٹوریا کراس ملنے کی خوشی ہوئی۔

خونخوار۔ کوئی خوشی نہین ہوئی۔ نہ خوشی ہوئی نہ رنج ہوا۔ کیا خواجہ سرا کے ہان لڑکا پیدا ہوا ہے؟ چھتری رنسور ہوتے ہی ہین۔ کرنل کی جان بچائی تو کون بڑا کمال کیا۔

گمان سنگھ (مسکرا کر) تمہارا پرانے اجڈپن کی بو نہین جاتی۔؟

بلبھدر۔ ابھی تو آپ مٹھائی منگوائیے۔ عمدہ پنچ میل۔ ہم سب کھائینگے۔ بس ایک آپ کو (خونخوار سنگھ) نہ ملے۔

گمان سنگھ۔ ہان بس میرے دل کی بات کہی۔

بلبھدر۔ انکے نزدیک تو کوئی خوشی کی بات ہوئی نہین۔ وکٹوریا کراس ملا ملا ملنا نہ ملنا یکسان ہے۔ مگر ہمارا کلیجا گز بھر کا ہو گیا۔

خونخوار۔ ابھی جمعہ جمعہ آٹھ دن کی پیدائش تم کیا جانو۔ رن بھوم کبھی آنکھون دیکھی ہے۔

گجراج۔ ارے صاحب تو آپ بیچ مین بھانجی کیون مارتے ہین۔ آپ نہ کھائیے گا۔ چلو بس چھٹی ہوئی۔ معلوم ہے کہ آپ بہت بڑے ٹھاکر ہین۔

بلبھدر۔ واقعی رنبیر نے بڑا نام کیا۔

گمان سنگھ۔ ٹھاکر رنبیر سنگھ وی سی۔

اتنے مین صاحب جج کی چٹھی بل زور سنگھ کے نام آئی کہ اخبار مین بصیغۂ تار برقی مین نے پڑھا کہ آپ کے لڑکے رنبیر سنگھ کو وکٹوریا کراس کا خطاب ملا۔ مین آپ کو مبارکباد دیتا ہون کہ شیر رنبیر نے ایسا نام اور خاندان کا نام روشن کیا۔ گجراج سنگھ کو مبارکباد کہد یجیے۔

گمان۔ سنیے۔ اتنا بڑا جج وہ مبارکباد کا خط بھیجتا ہے اور ٹھاکر خونخوار سنگھ کے نزدیک کوئی بات ہی نہین۔

گمان سنگھ - جی ہان -

خونخوار - اجی یہ جج کیا جانین - سویلین لوگون کو جنگ سے کون بحث -

گمان سنگھ - عقل تو ہے - نیک بد مین تمیز تو کر سکتے ہین -

خونخوار - آپ بھی تو تحصیلدار ہین - بنیون کی طرح روپیہ وصول کیا کیجیے -

گمان سنگھ - ہم بنیے ہین ؟ یہ کہیے - اجی ہم مجسٹریٹ ہین - جسدن کہو چالان کر دون صبح بداری دو بہ داری رکھی رہے - آٹے دال کا بھاؤ معلوم ہو جاے -

بلبھدر - مجسٹریٹ چون کا برا -

خونخوار - اجی بنیے ہین -

گمان سنگھ - ذ سنسکر یا بنیے ہین بھیجدون ایک مذکوری - ایک ادنی سا مذکوری اگر نہ گرفتار کر لاے تو ہمارا ذمہ -

خونخوار - بھاسا سر اڑا دون - اس مذکوری کا -

بلبھدر - کیون نہین چھتری ہو - ہاتھی لاکھ لٹے گا کہانتک لٹے گا -

الغرض گجراج سنگھ نے پانچ روپیے کی مٹھائی منگوائی اور اندر باہر یہان وہان سب نے کھائی - اندر بکرم سنگھ نے کامنی کو تار دیدیا اور جج صاحب نے جو خط بھیجا تھا وہ بھی دیا - کامنی سے زیادہ خوشی کسکو ہوتی - کملاپتی کو فوراً بلوایا - زینب کی ماں بھی خبر سنکر دوڑی آئی -

زینب - بی بیو مبارک - شیرینی کھلوائیے -

کملا - تم کو بھی مبارک -

کامنی - تم نے کہان سنا -

زینب - بکرپا لڑے مٹھائی گئی تھی - میکے مین آپ کے - وہان سنا تو مین دوڑی آئی کہ شیورانی بی بی بڑی خوش ہین -

کملا - خوشی کی تو بات ہی ہے -

کامنی - ایک خوشخبری تو سنی -

زینب - خدا اچھا ہی اچھا کریگا - یونہین روز اچھی اچھی خبرین آیا کرینگی -
کملا - کل جمعرات ہے - کل زینب کی مان عمدہ خوشبودار کھٹیان بنوا کے تاسا بو کے ہاتھ شہید مرد کے طاق پر لیجانا - ہم نے منت مانی تھی -
زینب - مین سر شام آجاؤنگی - ہار پھول گجرے بھی منگوا رکھیئے گا -
کامنی - (مسکرا کر) کیا سمجھ ہے - اپنی اپنی سمجھ -
کملا - اچھا تم اپنی سمجھ رہنے دو -
کامنی نے رنبیر سنگھ کا تار اور جج صاحب کا خط کئی بار پڑھا -
زینب - گولی گولا اللہ نے چاہا تو پھولون کی برکھا معلوم ہونے لگے -
کملا - پرمیشر کرے تمھاری دعا قبول ہو -
زینب - خطاب کیا ملا -
کامنی وکٹوریا کراس -
زینب - نہین - ہم نے تو کچھ اور سنا ہے -
کامنی - وی سی - وہ اسکے یہی معنی ہین -
زینب - یہ رسالدارون کو ملتا ہے -؟
کامنی - جو کوئی ہو - جو بہادری کا کام کرے -
کملا - چاہے کسے باشد -
کامنی - کوئی ہو -
اس خطاب کے ملنے سے گھر بھر کیا شہر بھر مین خوشی کے شادیانے بجنے لگے - کیونکہ رنبیر سنگھ ایسا ہر دل عزیز اور نوشرو جوان تھا اور سب سے جھک کے ملتا تھا اور فوجی وردی اسپر ایسی سجتی تھی کہ جو دیکھتا تھا عاشق ہو جاتا تھا -

ھنسیا

ہنسیا عشق کے تیر سے ایسی گھایل ہوگئی کہ ایکدم کبھی سری لال کے بغیر چین نہ آیا۔ مندر مین جو اُس سے آنکھ لڑی تو تیر کلیجے کے پار ہوگیا۔ تلملا بھی اپنی نانی سے پوچھا نہ گیا۔ فوراً اپنی گوئیان گلبیا مصری کے پاس گئی جو اسکی ہجولی اور دُکھ درد کی شریک تھی۔ اُسنے کہا آج کیا جاتی دنیا دیکھی۔ کدھر سے سورج نکلا ہے۔ یہ کہان بھول پڑین۔ مین تو سمجھتی تھی کہ دولہن نے اپنے گھر ڈال لیا۔ وہ بولی اے بہتی ہم سے اُسنے تو اب نہین بنتی۔ جبتک نباہ سکی نباہی اب نہین نبتی اور نانی اس بڑھاپے مین ایسی چڑچڑی ہوگئی ہے کہ اُٹھتے جوتی بیٹھتے لات۔ اس گھر سے جی اُکتا گیا۔ اب مین نے ایک ٹھکانے نوکری ٹھہرائی ہے وہ جو سری لال ہین اُنکی نوکری ہے۔ ٹہل تو ہم سے ہوگی نہین۔ برتن رگڑے نہ جاینگے اُنکے یہان کام بس یہ ہے کہ لڑکو کو کھلائے اور اوپر کا کام کرے۔ تین روپیہ مہینا اور کھانا اور کپڑا۔ گلبیا سری لال کا نام سنکر مسکرائی کہا بہتی جو سری کے یہان دو دن بھی ٹک جاؤ تو مین جرمانہ دینے کو تیار ہون۔ وہ بڑا نٹ کھٹ لونڈا ہے۔ تین روپیہ کا مہینا اور کھانا کپڑا کیسا۔ تمھاری عمر کی لونڈیا کو تو وہ چاندی کے گہنے سے کوڑی کی طرح لاد دے۔ اُسکا اعتبار نہ کرنا۔ لے دے کے اپنا مطلب نکال کے سب چھین لیتا ہے۔ اور بدنامی بڑی۔ تو نے اُسکا نام لیا اور مین کھٹک گئی۔ مین یہ پاپڑ بیل چکی ہون۔ بھلیا مالن اسکی کٹنی ہے۔ اُسکو بھیج کے مجھے بلوایا۔ گھر مین عورتون مین گئی کام کرنے لگی۔ مجھسے اکدن کہا مصری ہماری کوٹھری مین نہانے کا پانی تو رکھ دے کوٹھری اسطرح سے بنائی ہے کہ باہر سے رستا ہے۔ مین کیا جانون کہ اسکے دل مین پاپ ہے۔ مین گگرا لیکے گئی تو کوٹھری نگوڑی بڑی لمبی سی جیٹ۔ کہا مصری بوا۔ دھر پر جا کے گگرا رکھنا۔ بوا سُنکر مین چونکی ہوئی کہ مین چھوٹی عمر کی عورت مجھے بوا کیون کہا اور جب مین نے دیکھا کہ پیچھے پیچھے چلا آتا ہے تو اور بھی کھٹکی اب مین ڈری کہ یہ مرد۔ مین عورت۔ اکیلے زنانہ مکان دور۔ رام۔ میری لاج رکھ لینا۔ جیسے ہی گگرا چوکی پر رکھا اسے بس میری بہیان پکڑ لی۔ مین نے ہاتھ جھٹک کے کہا اے واہ لالہ۔ چلو ہٹو۔ بس لگا جر دری کرنے۔ کر جوڑنے۔ ہوتے ہوتے پانون پر گر پڑا۔ کہنے لگا مصری قسم ہے اتنا دونگا کہ تمکو رکھنے کو جگہ نہ ملیگی۔ اور یہان سوائے ہمارے اور تمھارے اور کون دیکھتا ہے۔ مین نے کہا لالہ اوپر والا تو دیکھتا ہے۔ لے بس

اب جانے دو۔ نہین گھر مین عورتین کہینگی کہ یہ کیا کرنے لگی اور ہمکو کس کا ہے کی ہ لالہ۔ گھر کی کیا بُری ہین۔ سیکڑون سے بڑھی ہوئی اور کتنی بچاری نیک۔ ہم بیرجا لوگون پر کیون ریجھتے ہو۔ نہ شکل نہ صورت۔ نہ لتا کپڑا گت کا۔ اتنے مین کسی نے پکارا تو جلدی سے باہر چلا گیا۔ اور مین بھی بھاگی۔ جان چھوڑکے بھاگ آئی جو مرد آیا تھا اُسنے سرن لالہ کو اور مجھکو آگے پیچھے نکلتے دیکھا تو مسکرایا۔ مین تو کٹ گئی کہ وہ کیا جانے کیا سمجھا ہوگا اب گھر مین جو گھُسی تو سرن کی عورت بڑی تیز ہوئی۔ گرم ہوکے کہا کیون ری تو ابھی تک وہان کیا کر رہی تھی۔ لالہ کے پانون باتی تھی کہ چپی کرتی تھی مین اور بھی مرگئی کہ کر تو ڈر۔ نہ کر تو رام کے کوپ سے ڈر۔ چار آنے پیسے مجھے دیے کہ جاکے سیر بھر شکر کی پھلیان لے آ۔ اُن دنون مین نئی نئی چلی تھین۔ میرے آنسو بھر گئے مین نے کہا بہو مین نوکری نہ کرونگی۔ لالہ کی نیت اچھی نہین ہے۔ مین بدنامی نہین چاہتی مجھے وہان گھیر لیا تھا۔ رام نے میری لاج رکھی۔ لالہ کی بھاوج بھی سُنتی تھی۔ وہ مسکرائین کہا اسکو کیا ہو گیا ہے۔ بارہ برس کی جورو۔ نکیلی سُندر گھر مین ہے اور یہ اِدھر اُدھر بارنون نائنون کہاریون کو ڈھونڈھتا پھرتا ہے۔ لالہ کو بُلا کے بھاوج نے بہت ڈانٹا کہ تیرا سا شہدا ہمارے کنبے مین اور کوئی نہین ہے۔ ارے تجھے ذرا لاج نہین بے غیرت۔ یہ کل کی آئی ہوئی مہری آج نوکری چھوڑے دیتی ہے دس گھر مین جاکے کیا رسوا کریگی۔ تیری بارہ برس کی بیری بنی ہوئی جورو اور تو اہری مہری کو پکڑتے پھرتا ہے۔ شرم نگوڑی بھون کھائی۔ گرہستون کے یہ کام نہین ہین۔ ذرا ذرا سی بہو وین جوان جوان بٹیان انہین تو ہر ڈنگا کرتا ہے۔ گھر بدنام ہو جائیگا تو کوئی لڑکا لڑکی نہ بیاہ لیجائیگا۔ چپ چاپ سُنتا رہا۔ سُنکے کہا بھوجی یہ جھوٹ بولتی ہے یہ تو آپ مجھ سے چھیڑ کرتی تھی جب مین نے نہ مانا تو یہ آگ آکے لگائی۔ بس اتنا سُننا تھا بہنی کہ دیمنہ جرا گھٹی اور میرے منہ سے بے سمجھے بوجھے نکل گیا (داڑھی جار) بس یہ سُنکر اُسکی بھاوج نے اسکی طرف دیکھکر کہا۔ (تھوتھو ہے !!! چلو بھر پانی مین ڈوب مرنے کی بات ہے۔ یہ ٹکے کی مہری داڑھی جار بنا سے۔ اور ہم سُنین اور سنین نہ تو کیا کرین۔ جو تو ایسا ہوتا تو اسکی مجال تھی کہ یہ کہتی۔ منہ نہ اسکا جھلس دیتے۔ مین چپ سُنتی گئی مگر پھر اُس دن سے اُنکے گھر نہ گئی کہ کون اپنی آبرو کھوا ے۔

ہنسیا نے جو یہ تقریر سُنی تو دل مین اور خوش ہوئی اور سوچی کہ گلبیا تو سُگھڑ ہے کہ ایسا موقع ہاتھ سے
دیا۔ یہ موقع گھڑی گھڑی تھوڑا ہی ہاتھ لگتے ہین۔ ٹھان لی کہ بھلیا مالن سے مل کے مطلب نکالے
گلبیا سے کہا بہنی لونڈا تو نٹ کھٹ ہے یہ تو معلوم ہوا اگر اپنا دل صاف ہو تو کوئی کیا کر سکتا ہے
کیا اُسکے پاس کوئی توپ لگی ہے۔ ہان منتر جنتر سے ہمارا دل پھیر کے مطلب نکالے تو وہ اور
بات ہے۔ گلبیا نے کہا تیرے پاس کہان سے پیغام آیا۔ اری دِوانی وہان ڈھول کے اندر
پول ہے۔ نہ دیگا نہ دلائیگا۔ خالی خولی ٹھائین ٹھائین رہے پچھتائیگی ہنسیا۔ یاد رکھ میرا کہنا تیری
نیت ڈانوان ڈول معلوم ہوتی ہے۔ یہ بتا کہ تو نے اُسکو دیکھا ہے کہ نہین۔ اُسنے کُل سرگذشت
کہہ سنائی اور کہا کہ چاہے کوئی مجھے دنیا مین بدنام کرے چاہے سات پردون مین رکھے مین اُس
سے ضرور ملونگی۔ میری اُسپر جان جاتی ہے۔ مین نے مردون مین ایسا نہین دیکھا۔ چاند مین
میل ہے اسمین میل نہین۔ مجھے کسی ترکیب سے اُس تک پہونچا دو۔ مین تیری لونڈی ہو جاؤن بہنی
مجھے وہ ماجرے کی ردّی ایک گت کھانیکو دے مین اُسکی لونڈی بنکے رہونگی۔ اور کہین کا منھ ہو گ
نہین اچھا۔ اُسکے یہان کا سوکھا کور سونے کا کور معلوم ہوگا۔ مین تو دیکھتے ہی اپنے آپے
سے جاتی رہی۔ جی چاہتا تھا وہین لپٹ جاؤن تو بڑی بدنصیب ہے کہ بھری تھالی کو دھکا دیا
آئی ہوئی لچھمی کو لوٹا دیا۔ گلبیا نے کہا جو تو اتنا ریجھی ہے تو آج ہی سہی وہ تو دن رات اس
فکر ہی مین رہتا ہے اور تیری سی لونڈیا کو تو وہ چھوتے ہی کلیجے سے لگا لے۔ اب تجھکو
روکنا مشکل ہے پچھتائیگی۔ دیکھ لینا روتے نہ بنے گی۔ ہنسیا بولی رونے کوئی اور ہوگی۔ مین راج
کرونگی۔ اُسکا سا ملے کہان۔ میری تو جان اُسپر جاتی ہے بہنی۔ کوئی اُپاے ایسا کرو کہ کام بنجائے
گلبیا نے کہا یہ تو کوئی ایسی مشکل بات نہین ہے۔ سیدھی بھلیا مالن کے پاس چلی جا۔ تھوڑی
دیر کے بعد ہنسیا اپنی گوئیان سے رخصت ہوئی اور سیدھی مالن کے گھر پہونچی۔ مالن تو اسی پھیر
مین رہتی ہی تھی۔ نند بھاوج ساس لڑکی داماد سب اُسکے اس کٹنا پے کی حرکتون سے ناراض
تھے اس بارہ تیرہ برس والی چھوکری کو اپنے یہان دیکھا تو بڑی خوش ہوئی۔ بڑے آدر
بھاؤ سے بٹھایا۔ کہا بٹیا آج کہان بھول پڑین۔ تلسا اماں کیسی ہین۔ اُسنے کہا مجھی کچھ نہ پوچھو
نانی کو تو بڑھو بجس لگا ہے۔ ابھی سسرے سے گونا آیا ہی نہین اور کہتی ہے تو چلی جا۔ مالن نے

تعجب مین آکر کہا ایسی بھار وپر گئی لڑکی کو نکالے دیتی ہے ایسا بھی کہین ہوتا ہے۔ ہنسیا بولی ہمکو
بچی کہین نوکر رکھا دیتین تو ہم ایسی نانی کی صورت نہ دیکھتے آدھ سیر آٹے سے لگا دو۔ مالن کی باچھین
کھل گئین دل مین بڑی خوش ہوئی کہ مار لیا ہے۔ چل کے ڈالی لگا دونگی ہنسیا کی تسلی کی کہ گھبرانے
کی کوئی بات نہین مین ابھی ابھی نوکر رکھا دونگی جیسی اسکی لڑکی ویسی سیری۔ یہ کہکر چادر اوڑھی اور
پھولون اور ہارون کی ٹوکری لیکر چلی۔ پاؤن کی انگلیون کے بچھوے اور پازیب کی آواز آتی تھی
راہ مین کہا سرن لالہ کے گھر مین نوکری ہے۔ چل کے اپنا لگا پوڑھا کرلے۔ بڑے دینے والے
ہین۔ ایسی نوکری پھر نہ ملیگی۔ سرن لالہ کے تو نام پر یہ اُدھار کھائے ہوئے تھی۔ جیسے قارون
کا خزانہ ملگیا۔ مالن کو بہت دعائین دین اور کہا جو نوکر ہو گئی تو عمر بھر جس مانونگی۔ بس چلتے ہی
رکھا دو۔ جو انکا جی چاہے وہ دین۔ مالن نے پوچھا تیرا دولھا کہان ہے۔ وہ بولی کون جانے
کہان ہے۔ جانے جیتا ہے کہ سدھر گیا اور ہوئے بھی تو کیا۔ بیاہ پر مین دس برس
کی تھی وہ ساتوین مین تھا۔ اب مین تیرھوین مین ہون وہ دس برس کا ہر۔ سکھیان ہمار
جھلو اجھلت ہین ہم ہی جھلاؤن ہاری۔ میرے کس کام کا۔

جھوٹ بلم بڑ نار رسک رسیلی مدھ بھری کوست گود لیپا رساس سسر پت بات کر
پیا میرا جھوٹا۔ مین چنچل سیانی کبھی پڑتی ہے میری گوئیان جوانی

سبھون کی تو گودی مین للنا برا جین

ہمارے پیا بال۔ پلنا برا جین

ملے جنکو ہم عمر پیتم وہ سکھیان کرین رات دن چین سے رنگ رلیان
بچھاتی ہین سیج اپنی چن چن کے کلیان بتاتی ہین پی سنگ مل کے رتیان

پردیس کے انگنا ہمارے پیارے

پپیہا بجاوت پھرین آم کارے

ڈرت سیج پر رات کا ہمرے سیان جو پکڑون تو بھاگین چھوڑا کے بیان
چپکتے نہین بھول کر ہمرے ارئیان یہ کیسی بپت ہم پہ ڈالی گسیان

ہمارے پیا ہوّا کے ڈر سے بھاگین

اُنھین سوتے سوتے تو روتے وہ جاگین

نہین بالے بالم کا کچھ دوش سجنی — ہری بدھ ماتا پتا کی بوڑھوتی
سسر ساس کی مت بھی سب بھرشٹ کردی — کچھ انجام کی انکھ مطلق نہ سوجھی

انھین اپنے مطلب نے اندھا بنایا
جو ہم سی کا بالک سے بندھن بندھایا

اتنے مین زینب کی مان ان دونون کو ملی آری ٹبیا تم یہان ائتے وقت پھلیا کے ساتھ کہان جاتی ہو۔ کہین اسکے پھیر مین نہ پڑنا۔ اسکے کاٹے کا منتر نہین ہے۔ اور تمھارے سن کی چھوکری تو اسکے بڑے ڈھب کی ہے۔ اللہ تمکو بچاے۔ یہ تم کسکے پھندے مین پھنسی ہو۔ مین تو دیکھو پیٹھ پیچھے نہین کہتی۔ انکے منہ در منہ کہتی ہون۔ تمھاری نانی کہان ہے۔ چلو دولھن کے پاس ہمارے ساتھ۔ پھلیا نے زہر خندہ کرکے کہا تم ہمارے پھندے سے بچی رہنا۔ ایسا نہو کہ تمکو بھی پھانس لون۔ اسنے کہا ہمکو تم بچاری کیا کھا کے پھانسو گی ہان اس ٹونڈیا کو خوب ڈھب پر لے آئی ہو۔ اسکا خدا ہی حافظ ہے۔ اب اسکا بچنا مشکل ہے اری دوانی ہوئی ہے۔ چل گھر چل۔ ٹہنیا نے تنک کر کہا اے ہٹو بھی واہ ڈگر بجار مین انکا پھرا لگت ہو) زینب کی مان نے سمجھا بجھا کے اپنی راہ لی۔ اتنے مین راستے مین گلبیا ملی۔ زینب کی مان نے کہا اے گلبیا۔ تمھاری گوئیان تو گئی گذرین۔ دونون جہان سے گئی گذری۔ دین کی رہی نہ دنیا کی۔ ابھی ابھی مین نے پھلیا مالن کے ساتھ دیکھا۔ رسان رسان کچھ گاتی جاتی تھی۔ مین نے تو اسا بلکل پھلیا کو برا بھی معلوم ہوا۔ معلوم ہوا تو ہو دسے ٹہنیا ایکے پٹون مین کہان سے آئی۔ نہ تو دولہن کے میکے مین ہم نے اسکو کبھی دیکھا نہ سسرال مین۔ کہین کی پھنسی۔ تم بھی سمجھاتا۔ گلبیا نے یہ تو صاف صاف نہین کہا کہ یہ سارے کانٹے اسی کے بوئے ہین۔ پھلیا کا بین تنے ہی نام بتایا بلکہ ظاہرا افسوس کیا اور کہا اب پھلیا کو کی کچھ تو ہے ہی نہین کہ اس سے ڈر ہو اور یون جیسا اسکا باپ جو جیسا کریگا ویسا پائیگا۔ زینب کی مان رسوخیت جتانے کے لیے کامنی کی سسرال گئی۔ کامنی کی ذرا انکھ لگ گئی تھی ایک ماما بیٹھی پانون دبا رہی تھی۔ کہا ایک پلنگ پر جوڑی والی سے

چوریان پہن رہی تھی جب چوڑیان پہن کے چوڑی والی کو سلام کیا تو زینب کی ماں نے کہا بیٹا خیر صلاح - بہت دلون بعد دیکھا - اچھی تو رہین - اور سب خیریت کیا دولہن آرام مین ہین کملا نے کہا ہان ذرا ابھی آنکھ لگ گئی ہے - تم نے تو زینب کی ماں ہمارے یہان آنا ہی چھوڑ دیا اسنے کہا اب کسی دن آؤنگی - کملا نے پان دیا - اتنے مین کامنی نے کروٹ لیکے کہا کیا زینب کی ماں ہین - سلام لیوا - اسنے کہا جیتی رہو - دودھون نہاؤ پوتون پھلو - اللہ سکھ دکھایا نصیب کرے - راج کرو - یہان وہان دونون جگہ خوش رہو - دلن کو تو دولہن کبھی سوتی نہ تھین - کامنی پلنگ سے اُٹھ بیٹھی اور رات کے جاگنے کا حال بیان کیا - تلسا سامنے آئی تو اسنے پوچھا کہان سے آتی ہو - زینب کی ماں نے کہا گھر ہی سے آتی ہون - آج ہنسیا نہین دکھائی دی - کیا کہین گئی ہے سسرے تو نہین گئی - تلسا بولی بڑی دیر سے دیکھا نہین - کیا جانے کہان گئی - کامنی نے کہا ہمکو اسکی طرف سے فکر ہو گئی وہ تو سوا اپنی ماں یا کسی اور عورت کے کبھی بازار بھی اکیلی نہین جاتی تھی - آج کیا جانے کیا ہوا اور کوئی لڑائی جھگڑے کی بات بھی نہین ہوئی گئی تو کہان گئی - زینب کی ماں نے کہا دم تم نے بھی تو جوان لڑکی ذرا سے بچے کو حوالے کر دی - مین نے تو یہی سُنا کہ میان بالک ہے - تلسا چھلا کر بولی کچھ سٹرن ہو گئی ہو - بائیس تئیس برس کا مرد ہے کیا دودھ پیتا بچہ ہے - رنگون دیس گیا تھا اب چھٹی آئی ہے کہ آنا ہوگا - زینب کی ماں نے کہا بھئی ہم سے تو بے کہے نہین رہا جاتا - ہم ابھی بڑے حضور کی ڈیوڑھی سے گھر جاتے تھے اس راستے مین کیا دیکھتی ہون کہ ہنسیا چلی آتی ہے اور پیچھے پیچھے پھلیا مالن - اس سے شکایت کرتی آتی تھی کہ نانی نے ۹ برس کے لڑکے سے ہماری بھوتری پھیر دادی اور وہ ہنسیا کو کہین لیے جاتی تھی - میرے پانون تلے سے مٹی نکل گئی کہ ادئی یہ کیا ہو رہا ہے - ارے مین نے کہا بیٹا کہان اتنے وقت - کہین اس پھلیا کے چکر مین نہ آجانا اسے وہ اور مالن دونون تلے مل کے الٹی سیدھی سُنانی شروع کی - جو مین ذری ٹھہری رہون تو ٹیوا ہی لیلے - یہ اچھی بات نہین ہے - وہ موئی بڑی کٹنی ہے - وہ جو ہندو کا لونڈا نیا بگڑا ہے سرن لالہ - اُسی کے یہان لیکے جاتی ہے - ہنسیا کو دباؤ -

کامنی - یہ گُل کھلا - وہ تو آج سویرے ہمکو ملا تھا یہ ہنسیا کو کیا ہو گیا - یہ تو ایسی تھی نہین اور یہ چھیلا کون ہے -

کملا - مالن ہے - پہلے ہمارے یہان آتی جاتی تھی - اب جبسے میرے دیور نے للکارا کہ خبردار یہان آئی دہلیز کے باہر قدم رکھا تو ٹانگین کاٹ ڈالونگا - تب سے نہین آئی وہ مشہور کٹنی ہے -

زینب کی مان - ہان میرا تو جانا ہے - اور وہ نگوڑا سر دن رات اسی فکر مین رہتا ہے بارہ برس کی جوان خوبصورت جورو کو چھوڑ کے چاریون کو ڈھونڈھتا پھرتا ہے - موا رانڈ کا سانڈ - مجھسے بھی ایک دن کہا تھا کہ زینب کو بہت دن سے نہین دیکھا - ہم نے کہا جوان لڑکی ہم بوڑھی عورتون کی طرح سے ماری ماری نہین پھرتی ہین - بدذات آدمی کہنے لگا بہت دن سے دیکھا نہین - ہمنے اپنے دل مین کہا تیرے پاس کیا آگ لگانے آتی -

تلسا - دیا یہ کیا سُن رہی ہون ہنسیا وہان پہونچی -

کامنی - رنجیت کو کسی بہانے بھیجو کہ چپکے سنے خبر لائے ہنسیا کہان ہے -

زینب کی مان اور بارن نے بوڑھے سپاہی رنجیت کو سمجھا بجھا کر روانہ کیا اور ادھر باہم یون مکالمہ ہونے لگا -

کامنی - جبسے ابتک یقین نہین آتا - یہ ہنسیا کو کیا ہو گیا -

تلسا - ذزینب کی مان سے) تم اپنی آنکھون دیکھیو رہا ہے -

زینب - ایلو اور سُنو - اے ہم سے باتین ہی جو ہوئین -

کملا - اور دن دُپہرے یہ کیا ہوا - بس وہ چھلیا پھانس لیگئی -

کامنی - یہ چھلیا کون ہے -

تلسا - دیبا مالی کی عورت - وہ ادھیڑ سی مالن جو تال پہ ملی تھی -

کامنی - ارے وہ دیبی مالی کی جورو - وہ کٹنی ہے - دور کر کم بخت کو - منہ سے تو نہین معلوم ہوتی ہے سچ کہتے ہین سونا جانے کسے آدمی جانے بسے -

کملا - یہ ہنسیا کم بخت کہان سے نکلیگی اور یہ آفت آتی ہی ٹوٹ پڑی کیونکر آسمان مین تھگلی لگائی - نہ ایسی بدکار عورتون کا ساتھ نہ ننگ - سمجھ مین نہین آتا -

بارن - عورت کا بگڑتے دیر نہین - اور سدھرتے دیر نہین -

تلسا پھوٹ پھوٹ کے رونے لگی - کامنی اور کملا اور زینب کی مان نے سمجھایا - بارن نے منہ دھلایا اس پر تھوڑی دیر وقت اسنے وہ بات کہی کہ مر جانے کے برابر ہے - کامنی نے سمجھایا کہ ابھی آنسو تو دو - دیکھو تو کیسی کیا ہے اب تو یہ چاہیے کہ کسی طرح بالکل ہاتھ سے نہ جاتی رہے ایسا نہ ہو کہ عمر بھر بے بس ہو جاین - بہت ڈھونڈنا ڈھونڈنا نہین - ایک بات کا خیال ہے کہ یہ اب اس طور پر چپکے سے باہر نہ نکل سکے اور ہماری بڑھیا کو نہ معلوم ہو - تمہاری شرم کی بات ہے وہ اپنے دلمین سوچیگی کہ واہ اچھا سنگ ساتھ ہے - پہرے والون سے کہدینگے کہ جب یہ باہر جانے لگے فوراً روک دین - کملاپتی اور بارن نے اس راے سے اتفاق کیا مگر زینب کی مان اور تلسا کی صلاح یہ تھی کہ اسکو اسکی سسرال بھجوا دین تمہین اسکی کچھ فکر بھی رہے اور وہان سسرن لالہ اور بھلیا مالن ہو گی اور اپنے مرد کے پاس رہیگی اور ہم بھی اسطرح سے چلینگے - جسکا مال ہے اُسکے پاس رہے - کامنی نے کہا ہم سوچتے تھے کہ اسکے دولھے کو بھی یہان بلا لینگے - باغ کا کام اسکے سپرد کر دینگے - مزے سے دونون میان بی بی یہین رہا کرینگے - مگر اسنے تو وہ گل کھلایا کہ اب اسکے رکھنے کی جرات نہین ہو سکتی - وہ تو جیسی ہے خیر مگر اسمین اپنی ہی بدنامی ہے - کملاپتی نے کہا خالی خولی بدنامی ہی نہین اسطرح کی عورتین اپنی مالکن کو کلنک کا ٹیکا لگاتی ہین - جہان جائیگی وہان کہے گی کہ بی بی کو بھی ٹھیک کر دونگی - دولہن سے بھی تمھاری تعریف کرونگی - یہ وہ اسی طرح انٹ کی سنٹ اڑا کر سارے شہر مین بدنام کر دیتی ہین -

اب سنیے کہ جو سپاہی ہنسیا کی تلاش مین بھیجا گیا تھا وہ واپس آیا - کہا ہنسیا اپنی گوئیان گلبیا کے گھر سے کہین گئی ہے گلبیا کو معلوم نہین ہے کہ کہان گئی ہے - زینب کی مان نے کہا معلوم ہوتا ہے گلبیا حرامزادی کو بھی اس بھید کی خبر ہے - دیکھو ہم باتون باتون مین لینگے کہ یہ ہو کیا رہا ہے یہ ایکا ایکی ہنسیا کی کایا پلٹ کیا ہو گئی مین جہانیان جہان گشت ہون ارے

چڑیا کے پر گن لون - ہم اس مُردار گلبیا کا پھیر ضرور - مین نے جو کہا کہ ہنیا کو آج پھلیا کٹنی کے
ساتھ دیکھا تو گلبیا بڑی تنکی - کہنے لگی - کٹنی وہ کہان سے ہوگئی - کسکا کٹنا پا گیا - مین نے کہا
وہ کٹنی - اُس موئی کا باپ کٹنا - مین تو مُنہ در مُنہ اس سے کہہ چکی ہون تو کا ہیکو اِتا تیکھی ہوتی
ہے اب سنا کہ پہلے گلبیا کے پاس ہو آئی تھی - ضرور ہے مگر ایک بات ہر گلبیا جسکا نام
ہے وہ بد نہین ہے دیکھو اُسکا پیٹھ پیچھا ہے -

کامنی - سپاہی سے پوچھو تجھ سے کسنے کہا کہ گلبیا کے یہان گئی تھی -

بارن - اُس سے گلبیا نے آپ کہا کہ آئی ہتی - ٹل چلی گئی -

کملا - یہ نہین بتایا کہ کہان گئی - کس کے ساتھ گئی - کیا کہہ کے گئی -

بارن - سپاہی کہتا ہے - یہ کچھ نہین بتایا اور چلی گئی -

کملا - کہو پھر جا کے دریافت کرے اور گلبیا کو اپنے ساتھ لے آئے -

بارن - دولہن سپاہی روٹی کھات ہے - کھا کے لے تو جائے -

زینب - لڑکی مان اب کوئی ترکیب سے اسکو سسرے بھیجدو - وہان کوئی بدوضعی کا کام
کرے گی تو ماری جائیگی -

کامنی - اسکے مرد کو بلوا لینگے اور اسکے سپرد کردینگے کہ تو جان تیرا کام جانے - جوان عورت
کو یون چھوڑنا اچھا نہین -

زینب - ای بی بی ابھی کونسی ایسی جوان ہوگئی - کہان کی جوانی ایسی پھٹ پڑی
بارہ برس کی عمر نگوڑی کون جوانی کی عمر ہے کھتریون کا ہتون مین ابھی بارہ برس کی
کنواری بیٹھی ہین کیا مجال کہ ذرا راہ سے بے راہ ہون آنکھون مین حیا شرم - عورتون
تک سے اچھی طرح بات نہین کرتین - ہم نے چودہ چودہ پندرہ پندرہ برس کی لڑکیان
دیکھی ہین جو مرد کی صورت سے واقف نہین مگر ساتھ آبرو کے رہتی ہین - ذرا سی لونڈیا اور
دیدے کی اسقدر صفائی - کلجگ اسی کا نام ہے

ادھر تو یہ ہنگامہ یا ایک رہی تھی - اب اُدھر کا حال سُنیے کہ سرن لالہ نے باغ مین ایک مختصر موزون
کوٹھی بنوائی تھی - جسمین اپنے یارون دوستون کو لیکر بیٹھتے تھے اس باغ کا ایک بڑا احاطہ تک

بازار کی طرف تھا اور دو دروازے تھے ایک دروازے پر درزنین بیٹھکر سلائی کا کام کرتی تھین اور دوسرا دروازہ جو دُھر گلی کے اندر تھا اُسکا نام چور دروازہ تھا اسطرف سے سرن لالہ کی دلبستگی کا سامان مہیا ہوتا تھا یعنی بدکار بدوضع عورتین اسی طرف سے آتی جاتی تھین اور کوئی کانون کان خبر نہین ہوتا تھا۔ گلی کا واسطہ۔ وہان رستا بھی بہت نہین چلتا تھا اسی چور دروازے سے پھلیا مالن ہنسیا کو لیکر باغ مین داخل ہوئین اور آتے ہی دروازے مین کُنڈی لگادی۔ سرن لالہ گلگشت باغ مین مصروف تھے ایک بہت باریک کلکتے والی قیمتی دھوتی کوئی پندرہ روپے جوڑے کی سفید بگلے کے پر کی سی سیاہ حاشیہ۔ اور ململ کا ہلکا صندلی رنگا ہوا کُرتا دو روپیے سلائی کا بخیہ کیا ہوا۔ بال بھونرا سے کالے۔ اُنمین حنا کا تیل چھوٹے گندھی کی دُکان کا سولہ روپیے سیر والا پڑا ہوا۔ دہنے ہاتھ کی چھنگلیا مین ہیرے کی قیمتی انگوٹھی۔ پانون مین پانچ روپیے والا بوٹ۔ کان مین ناگیسر کے عطر کی پھُریری۔ منہ مین خوشبودار پان۔ بائین ہاتھ مین مہندی لگی ہوئی۔ اس شان سے یہ رنگیلا جوان خانہ باغ مین ٹہل رہا تھا۔ پھلیا کو دیکھکر خوش ہوا۔ پوچھا کہو ڈالی والی بھی لائی ہو۔ کہ خالی خولی صورت دکھانے آئی ہو۔ پھلیا بولی۔ کہین ہم مالنین خالی ہاتھ بھی آتی ہین اور پھر ایسی سرکارون مین۔ وہ ڈالی لائی ہون کہ بھوک پیاس بند ہو جاے۔ ناگپور کے رنگترے اور سلہٹ کے کولے بھول جاؤ۔

سرن۔ اُترے ہوئے تو نہین ہین۔

پھلیا۔ ای ابھی اچھی طرح گدرائے بھی نہین ہین۔

سرن۔ اچھا پھر ڈالی کہان ہے۔

پھلیا۔ کہین الگ بیٹھو۔ یہان ٹھیک نہین ہے۔

سرن۔ ابھی بندوبست کیے دیتا ہون۔ سپاہی تم پھاٹک بند کردو۔ صرف کھڑکی کھلی رہے۔ اور درزنون کی طرف کا دروازہ بھی بند ہو جائے۔ جو کوئی آئے اُسکو ٹال دو یا اطلاع ہو جاے۔

سپاہی نے حکم کی تعمیل کی اور پھلیا نے اشارے سے ہنسیا کو بُلایا۔ ہنسیا شرماتی لجاتی مولسری کے درخت سے جسکے سایے کے نیچے وہ کھڑی تھی آئی۔ سرن لالہ نے جو اسکی اُٹھتی جوانی

اور پیاری پیاری صورت اور گورے گورے گال اور نمکینی اور سینے کے تھوڑے تھوڑے اُبھار کو دیکھا تو باچھیں کھلگئین۔ کوٹھی کے اندر مسہری پر جا کے بیٹھا اور وہین ان دونون کو بلایا ہنسیا دری کے فرش پر بیٹھ گئی سرن نے ہاتھ پکڑ کر مسہری پر اپنے پاس بٹھالیا۔ پھلیا فرش پر بیٹھ گئی سرن نے ہاتھ پکڑ لیا

سرن۔ یہ تو بڑی شرمیلی ہین۔

پھلیا۔ یہ باتین کیا جانے۔ ابھی بچہ ہے۔

سرن۔ کیا بات ہی نہین کرنا جانتین۔ زبان ہے یا نہین۔

پھلیا۔ بولو بٹیا۔ لالہ سے کھل کے باتین کرو۔ اب نہین تھوڑی دیر مین بولوگی۔ اور ٹر ٹر بولوگی۔ ہمارے سامنے بولو تو ہمارا کلیجا ہاتھ بھر کا ہوجاے کہ ہماری بچی نے ہمارے سامنے بات چیت کی۔

سرن۔ اچھا زبان ہی دکھادو۔

پھلیا۔ دکھادے بیٹی۔ دکھادو پوت۔

ہنسیا۔ کوا لیگیا۔

سرن اور پھلیا دونون ہنس پڑے۔

سرن۔ چھوکری [illegible] معلوم ہوتی ہے۔

پھلیا۔ پہلا پہل واسطہ ہے شرماتی ہے۔ کبھی مرد کی صورت تو دیکھی نہین۔ ڈرتی ہے رہنے سہنے سے شرم دور ہوجائیگی۔

سرن۔ عطر ملوگی

پھلیا۔ اے ہے عطر پر تو جان دیتی ہے۔ دن رات عطر۔ پھولون کے ہار۔ گجرے کنگن۔ پھول۔ پھلیل

اپنے خدمتگار مہین لال کو سرن لالہ نے بلایا۔ یہ بھی [illegible] رنگین تھا۔ ہنسیا کو لالہ کی بغل مین دیکھکر ذرا مسکرایا۔ لالہ نے کہا عطر کی صندوقچی جو باہر ہے وہ لے آو۔ وہ لے آیا۔ پھلیا نے کہا مہین لال اتنے بڑے لوٹھ ہوے آدمی نہ بنے۔ مسلمان سچ کہتے ہین کہ ناؤ اور کھدردار

خدمتگار مسلمان ہونا چاہیے۔ منہ دھونگا۔ سندر دری بچھی ہے۔ اس پر ننگے پاؤں آیا سب ستیاناس۔ سمرن لالہ بھی خفا ہوئے۔ بڑا بدتمیز ہے تو۔ روز بروز گدھا ہوتا جاتا ہے دری کو صاف کر۔ مہین لال نے جھاڑو سے پاؤں کے نقش مٹا دیے۔ اور خاصدان سے پہلے ہنسیا۔ پھر لالہ۔ پھر پھلیا کو گلوریاں دیں۔ بسا ہوا کتھا۔ لبا ہوا چونا۔ الائچی۔ پان سفید عمدہ دساوری۔ کرارے۔ خوش ذائقہ۔ اسکے بعد سمرن نے صندوقچی کھولکر عطر روح خس دس روپیہ تولہ والا ہنسیا کے کپڑوں میں ملا۔ اور رفتہ رفتہ کرتی کے اندر ہاتھ ڈالکر عطر ملنا شروع کیا۔ ہنسیا ذرا بگڑنے لگی تو پھلیا نے ڈانٹ بتائی۔ ای عطر لگانے دے چھوکری۔ محلہ بھر مہک گیا۔ کتنا مہکوا ہد۔ بس ریاست کے یہی معنی ہیں کہ کھائے اور کھلائے۔ اچھا پہنے اچھا کھائے۔ چین کرے اور جو رکھ کے مرگئے۔ ٹیاں سی جان نکل گئی تو روپیہ اور اینٹیں سب ایک ہیں۔ سمرن نے کہا ہنسیا اگر ہماری ہی ہوکر رہو تو اسی باغ میں مکان بنوا دوں۔ دو چارپائیاں ایک مسہری پانچ چھ مونڈھے دو کرسیاں لے دوں ایک بیٹھنے کا کمرا سجا دوں ٹاٹ دری۔ قالین تصویریں ایک سونے کا کمرا۔ کھانا پکانے کے لیے عورت رکھدوں ایک بارن ٹہل کو ہو۔ دن رات رہے۔ سویرے دال چاول روٹی سالن۔ ترکاری کھائے شام کو پوری کچوری بھجیا۔ دودھ دہی شکر چٹنی۔ اچار مٹھائی کھاؤ۔ دارو پیو شراب جائے دن رات پیا کرو۔ کچھ پروا نہیں۔ اسکے سوا گہنا بنوا دوں۔ چاندی کے چھلے۔ کرن پھول۔ بالی۔ چمپا کلی۔ چوڑیاں کنگن کی۔ چاندی کے کڑے سب بنوا دوں۔ اور اگر پھلی منی سے رہو تو گاؤں گرا دن تمہارے نام ہو جائیں۔ پہننے کو جو چیز پسند ہو پہنو۔ ساری۔ بنارس کا مال۔ کامدانی کے دوپٹے۔ ڈھاکے کی ململ۔ کسی چیز کو ترسو گی نہیں۔ چین کرو گی۔

اتنے میں گھڑ گھڑاتی ہوئی گاڑی کی آواز آئی اور یہ معلوم ہوا کہ جیسے گاڑی باغ کے اندر آگئی۔ پھلیا نے بھاگنے کی کوشش کی ہنسیا نے بھی مسہری سے نیچے قدم رکھا مگر سمرن نے ان دونوں کو ڈانٹ کر کہا بیٹھو۔ یہاں پرندہ پر نہیں مار سکتا دیکھیے ہی مہین لال دوڑتا ہوا آیا۔

سمرن۔ کیوں کیوں خیریت تو ہے۔ کیا ہوا کون ہے۔

مہین ـ سرکار بڑے لالہ آگئے ـ پھاٹک کی کھڑکی سے اندر آکے پوچھ رہے ہین کہ کہان ہین ـ

سرن ـ لاحول ولاقوۃ ! یہ بڈھا کہان سے آگیا ـ

مہین ـ کیا کہین ہم لوگ ـ یہ کوٹھی تو سب نبد ہے ـ

سرن ـ عین گڑیال مین غلہ لگایا ـ کہدو ورزش کر رہے ہین ـ چھایا تم ذرا ہنسیا دیدا اس آرمین ادھر کے کمرے کے پردے کی طرف کھڑی ہو جاؤ ـ مہین لال دروازہ کھولدو اور لالہ سے کہو چلیے بلاتے ہین ـ

بڑے لالہ ادھر سے چلے سرن لالہ ادھر سے ـ انھون نے کہا سرن بھیا [illegible] دس ہزار روپیہ لے کے دو سپاہی ساتھ لیو اور اسی گاڑی پر اسٹیشن چلے جاؤ ـ ریل کے جانے کو ابھی گھنٹا بھر ہے ـ کانپور کا ٹکٹ لیو ـ وہان پر بشیسری داس ہینگامل کی دوکان پر جا کے دس ہزار کا جو اسباب ہم نے لکھدیا ہے لو ـ نیپال کے رانا آتے ہین ـ شادی ہے ـ ان کو دو طرح کے تھان ہزار دن کے چاہین ـ بیاہ کے لیے ـ بیس ہزار تک کے ملین سے لو ـ دونے ہو جائینگے ـ یہ کپڑا ـ لکھنؤ ـ بمبی ـ کانپور کسی منڈی تک مین نہین ہے ہم ٹوہ لگا چکے ہین ـ کیونکہ بس بشیسری داس ہینگامل کی دوکان پر ہے ـ کل ہی لدا کے لاؤ ـ سرن لالہ اوہی فکر مین تھے ـ انکو ہنسیا کی چاہ تھی ـ ٹالنے کو کہدیا کہ لالہ اب کل پر رکھو اس وقت تک کپڑے پہونچا کب جاؤنگا ـ بڑے لالہ بولے ـ صاحب دیر مت کرو نا ہین تیس چالیس ہزار پر پانی پھر جائیگا ـ ایک جوڑا کپڑا لیلو ـ لحاف دوشالہ رکھ لو ـ دھوتی کا جوڑا رکھ لو ـ مجھے سے گنگا جی نہاؤ ـ مال لو ـ چلے آؤ ـ سرن نے پھر ٹالا ـ ہمارا جی [illegible] اچھی نہین ہے ـ باپ نے کہا ڈیوڑھے درجے کا ٹکٹ لے لو ـ سرن [illegible] ولیکن بڑے لالہ [illegible] مجبور ہوئے ـ کوٹھی مین آن کے مہین لال سے کہا ڈیوڑھے درجے مین کا [illegible] کا حکم ہے ـ ایک جوڑا رکھ لو ـ ہنسیا کو دو روپیہ اور چھلیا کو ایک دے کر روانہ کیا ـ کہا ہنسیا گھبرانا بھولنا نہین ـ ہم کل ہی آجائینگے ـ اسوقت ازغیبی گولہ لگا ـ اس بوڑھے کو دولت بڑھانے کا بڑا حرص ہے ـ ہنسیا اور چھلیا رخصت ہوئین ـ تو جانے کے وقت ہنسیا نے کہا یہ جو [illegible]

تلاؤ ہے اسکی دو چار لال لال مچھلیان پکڑ دو۔ سرن نے دوسرے آدمی کو حکم دیا کہ لال مچھلیان تالاب مین سے نکالنے مین دیر ہوگی۔ وہ اچاری جسمین لال اور ابلق مچھلیان ہین انکو دیدو۔ ہنسیا خوش خوش مچھلیون کی اچاری لے کے چلی۔

پھلیا مالن اپنی نئی چیلی ہنسیا کو باغ کے اُسی چور دروازے کی راہ سے لیگئی۔ رستے مین دونون خوش کہ اچھا کیا مارا۔ ہنسیا نے دو روپیے نقد پائے اور ایک روپیے کی اچاری ملی اور آٹھ آٹھ آنے والی دس مچھلیان۔ آٹھ روپیے یہ ہوئے اور عطر اور خاطرداری الگ۔ چھوٹی است کی عورت۔ ایسے امیر کی صحبت مین جو اسقدر خاطر ہوئی تو دماغ آسمان پر پہونچ گئے۔

پھلیا۔ سچ کہنا کیسا اچھا سبھاؤ اور کیا مجاز ہے۔

ہنسیا۔ بڑا دینے والا ہے۔ اس سے بہت کچھ ملیگا۔

پ۔ یہ داڑھی جار بڑھوا کہان سے آئے گوا۔ مرے کہین جلدی سے کیسا مجا کھویا۔ کہان سے آیا۔

ہ۔ کیا کہین۔ گھر گھر گھر گھر کرتا ہوا۔ موا بھد بھد۔

پ۔ سرن لالہ کو بھی رنج ہوا۔ کرتے کیا۔ جانا پڑا۔

ہ۔ بھلا آجائینگے کل تلک کہ دو چار دن بعد۔

پ۔ بٹیا یہ کھیت آئین۔ رسیان تڑا کے آئین۔ دل کی لگی بڑی ہوتی ہے۔

ہ۔ تو مکان بنا دینگے کہ جھوٹ موٹ۔

پ۔ کچھ سڑن ہے۔ ارے ایک مکان کیا۔ دل ملجائے تو کوٹھیان بنوا دین۔ کمی کیا ہے۔

ہ۔ ہان بڑا دینا والا معلوم ہوتا ہے۔

پ۔ ہمین نہ بھول جانا۔ احسان ماننا۔

ہ۔ دیکھ لینا دیدی۔ چاندی کی دیوارین اُٹھوا دون۔ گھر تمھارا بھر دون تو سہی۔

یہ مزے مزے کی باتین کرتی ہوئی ہنسیا پھلیا کے ساتھ اُسی کے گھر تک آئی وہان ایک عورت بروٹھے مین بیٹھی تھی اُسنے کہا مالن ہم تو دیر سے آسرا لگائے بیٹھی ہین۔ بی بی نے بُلایا ہے

بچے کو نکھار آیا۔ اسپر حکیم نے دستون کی دوا دی۔ اب جو دیکھا تو چیچکین نکلی ہین۔

ہنسیا۔ کیا مسلمانون کے گھر بھی جاتی ہو۔

عورت۔ کا ہے۔ گاؤ مسلمان کے جان ہی ناہین ہوت ہے۔

ہنسیا نہین۔ مین نے اس سے پوچھا کہ مسلمان تو مانتے نہین۔

مالن۔ اب سب مانتے ہین۔ ہماری جمانی کئی برس سے مسلمانون کے یہان ہر

اب کل تو نہین پرسون مجھسے ملنا اور وہان کسی کو پتا نہ بھی نہ دینا۔

ہنسیا رخصت ہوکر اپنی سرکار گئی۔ کامنی اور کملا پتی اور تلسا اور بارن اور زینب کی مان نے غور کر کے دیکھا۔

زینب کی مان۔ جیسے کوئی پردیس مین عطر لگاتا ہے

بارن۔ (مسکرا کر) بھل بھمکت ہے۔

کملا۔ ہنسیا لال لال مچھلیان کہان سے لائین۔

ہنسیا۔ بکاؤ ہین بی بی۔ دو روپیے کو سب دیتا ہے۔

زینب کی مان۔ انکو کیا کرو گی بیٹیا۔

بارن۔ (مسکرا کر) بھون کے کھتی ہین

ہنسیا۔ (شرما کر) پالونگی۔

کملا۔ دام دے دیے۔

ہ۔ دکھانے لائی ہون۔

ک۔ کون بیچتا ہے۔

ہ۔ میری ایک گوئیان۔

ک۔ کیا نام ہے۔

ہ۔ رمیا۔

ک۔ کون لوگ ہے۔

ہ۔ کاچھن ہے

ہنسیا۔ بھلیا نے چلتی بڑیا پانی سے دھوکے پلا دی تھی۔

کامنی۔ یہ گل کھلا۔ اچھا پھر سے کے کہان گئی اور عطر کہان ملا۔

ہ۔ سرن لالہ کے پاس۔ وہان پڑیا دینے گئی تھی۔ مین بھی یون ہی چلی گئی۔

ک۔ اچھا تو اسمین عیب کونسا ہے۔ وہان اسنے عطر ملا ہوگا۔

ہ۔ ہان۔ بس اور کوئی بات بھی ہم سے نہین کی۔ بھکیا نے یہ مچھلیان لا کے ہمکو دین ہم نے لیلین۔

ک۔ کچھ اُسنے تجھ سے ہنسی دل لگی کی۔

ہ۔ نہین۔ یہ کہا کہ تم ہمارے گھر مین نوکری کرلو۔ مین نے کہا صاحب مین اپنی سرکار کو چھوڑ کے کہین کیونکر جا سکتی ہون۔

اتنے مین تلسا آئی۔ کہا دولہن اُس موے سرن لالہ کا باپ نہ آے جاے تو یہ چھوکری ہاتھ سے گئی تھی۔ اور وہ بھلیا تو اسی مین اپنی حجبانی کھو بیٹھی۔ وہی اسکو بھی لے گئی تھی۔ سرن کا باپ آگیا اسنے سرن کو کمپو بھیجدیا تب بلا ٹلی۔ نہین یہ تو باپ دادے کے نام پر پانی پھیر چکی تھی۔ اب تم جانو تمھارا کام جانے۔ اس سے ہاتھ دھو یا۔ اِس کے مرد کو آدمی بھیجے دیتی ہون وہ چاہے نکال دے چاہے لیجاے۔ مین اب اسکی صورت نہین دیکھونگی۔ مرے ہوے اور جیتے سب کا اسنے نام بدکیا۔ زینب نے تلسا کو سمجھایا کہ اب اسکی روک تھام کرو۔ لڑکی ہو کم سن نادان ہو بھلیا کے ساتھ چلی گئی۔ چلو اب جانے دو۔ اب جو ہنسیا تم ایسی بُری صحبت مین جاؤ گی۔ تو تم جانوگی۔ بس اتنا یاد رکھو۔

شب کو کامنی سے ہنسیا نے کہا۔ دولہن وہ تو گھر بنا دینے کو کہتا ہے۔ اور گہنا بناے دیتا ہی گادن گراون میرے نام لکھے دیتا ہو۔ مجھے دو روپے دیے۔ عطر ملا۔ مچھلیان دین اور بڑے لالہ جو نہ آتے تو ہمکو کاہیکو جانے دیتا۔ کیا کرون بس نہین ہے۔ یہ بات مجھے اپنے مرد سے کہان ملیگی۔ وہان چکی پیسنا۔ موٹا کھانا۔ مجوری (مزدوری) کرنا اور چینا دانا۔ سڑا جو۔ یہ عطر وہان کہان اور لال لال مچھلیان کہان اور یہ سکھ کہان۔ کامنی نے کہا یہ سب دو دن کی باتین ہین۔ اتنے مین زینب کی مان جو کملا پتی کے بال گوندھ رہی تھی آئی اور

ہنسیا۔ پھلیا نے جلتی بریا پانی کے دھو کے پلا دی تھی ۔
کامنی ۔ یہ گل کھلا۔ اچھا پھر بے کے کہان گئی اور عطر کہان ملا۔
ہ۔ سرن لالہ کے پاس ۔ دہان پڑیا دینے گئی تھی ۔ مین بھی یون ہی چلی گئی ۔
ک ۔ اچھا تو اسمین عیب کونسا ہے ۔ دہان اسنے عطر ملا ہوگا ۔
ہ ۔ ہان ۔ بس اور کوئی بات بھی ہم سے نہین کی ۔ پھلیا نے یہ مچھلیان لا کے ہمکو دین ہم نے لیلین ۔
ک ۔ کچھ اُسنے تجھ سے ہنسی دل لگی کی ۔
ہ ۔ نہین ۔ یہ کہا کہ تم ہمارے گھر مین نوکری کرلو ۔ مین نے کہا صاحب مین اپنی سرکار کو چھوڑ کے کہین کیونکر جا سکتی ہون ۔
اتنے مین تلسا آئی ۔ کہا دولہن اُس موے سرن لالہ کا باپ نہ آے جاے تو یہ چھوکری ہاتھ سے گئی تھی ۔ اور وہ پھلیا تو ابھی مین اپنی جچبانی کھو بیٹھی ۔ وہی اسکو بھی لے گئی تھی ۔ سرن کا باپ آگیا اسنے سرن کو کیسو بھیجدیا تب بلا ٹلی ۔ نہین یہ تو باپ دادے کے نام پر پانی پھیر چکی تھی ۔ اب تم جانو تمھارا کام جانے ۔ اس سے ہاتھ دھویا ۔ اس کے مرد کو آدمی بھیجے دیتی ہون وہ چاہے نکال دے چاہے لیجاے ۔ مین اب اسکی صورت نہین دیکھونگی ۔ مرے ہوے اور جیتے سب کا اسنے نام بدکیا ۔ زینب نے تلسا کو سمجھایا کہ اب اسکی روک تھام کرو ۔ لڑکی ہے کم سن نادان ہے پھلیا کے ساتھ چلی گئی ۔ چلو اب جانے دو ۔ اب جو ہنسیا تم ایسی بُری صحبت مین جاؤگی ۔ تو تم جانوگی ۔ بس اتنا یاد رکھو ۔
شب کو کامنی سے ہنسیا نے کہا ۔ دولہن وہ تو گھر بنا دینے کو کہتا ہے ۔ اور گہنا بنا دیتا ہی گا دن گزار دن سیر سے نام لکھے دیتا ہے مجھے دو روپے دیے ۔ عطر ملا ۔ مچھلیان دین اور بڑے لالہ جو نہ آتے تو ہمکو کاہیکو جانے دیتا ۔ کیا کرون بس نہین ہے ۔ یہ بات مجھے اپنے مرد سے کہان ملیگی ۔ دہان چکی پیسنا ۔ موٹا کھانا ۔ مجوری (مزدوری) کرنا اور چنا دانا ۔ سٹرا جو ۔ یہ عطر دہان کہان اور لال لال مچھلیان کہان اور یہ سکھ کہان ۔ کامنی نے کہا یہ سب دو دن کی باتین ہین ۔ اتنے مین زینب کی مان جو کملا پتی کے بال گوندہ رہی تھی آئی اور

اُسکے بعد کملا بھی آئی۔ کامنی نے ان دونون سے کہا کہ اسنے تو اسپر جادو کر دیا۔ یہ تو کہتی ہے کہ وہ مکان بنوا دے گا اور گہنے سے لاد دے گا اور علاقہ اسکے نام لکھ دے گا اور یہ رانی بنکے سکھ کرے گی۔ یہان کے پاس کیا کرونگی جا کے۔ وہان ناچ کوٹنے ٹھسکنے کے سوا اور کیا ہے اور کھانے کو جو اور مٹرا۔ یہان بڑا سکھ ہوگا۔ گاؤن ملے گا۔ زینب سقی کی مان نے کہا گھر کی بگی باسی ساگ۔ کملا بولی (چار جوتیان وہان ملینگی۔ کُٹیا) کامنی نے کہا منھیا اس خیال خام سے در گذر۔ ایسے مرد بھلا کسیکے ہوتے ہین۔ جسنے اپنی بیاہتا بی بی کا خیال نہ رکھا وہ کسکا خیال رکھیگا۔ جس نے بیاہتا جورو کی موجودگی مین ادھر اُدھر کی بازاری عورتون سے دل لگایا اُسکا اعتبار کیا۔ ہرگز نہیچا۔ وہ بیاہتا بی بی جو عمر بھر جیتے جی جدا نہین ہو سکتی۔ جو مرد کا آدھا انگ ہے۔ جسکا بیاہ سون سیکڑون مرد عورت کے سامنے ہاتھ پکڑا اور دیبی دیوتا کو درمیان مین دے کر کہا یہ ہماری اور ہم اسکے۔ جبتک اسکی ہماری زندگی ہے کسی اور عورت کو بدنگاہ سے نہ دیکھون گا جب اُسی کا نہوا تو تمھارا کیا ہوگا۔ تمھاری ایسی کیا جانے کتنی آئین اور چلی گئین۔ دو دن تم کو بھی دس پانچ روپیے دیدیگا۔ بس نکال باہر کرے گا۔ یہ تو شیوہ ہی اُسکا ہے۔ تجھکو خوبصورت اور نمکین دیکھا اور ابھی نئی جوانی تیری ہے۔ بس ریجھ گیا یہ چار دن کی چاندنی ہے پھر وہی اُجالا پاک۔ دس پندرہ روپیہ ملے یا دو چار لال مچھلیان دے کے پھسلا دیا تو کیا عمر بھر کو گئی گذری۔ کوئی ٹکے کو نہ پوچھے گا۔ پھر پچھتائے بھی نہ بنے گی۔ سب مین سُبکی ہوگی۔ ایسے مرد بھلا کسی کے ہوئے ہین۔ اور جو تو یہ سمجھی ہوئی ہے کہ مکان بنا دے گا اور گہنا بنا دے گا اور عمر بھر کی روٹیان دے گا یہ اللہ اللہ خیر صلاح ہے۔ سب سُنا ہوا ہے۔ ہائے یہ تجھے کیا ہو گیا۔ اب تیری سمجھ ہی مین نہین آتا۔ گئی گذری۔ سچ کہتی ہون ساری آبرو خاک مین ملجائیگی اور عمر بھر ایسی مصیبت مین رہیگی۔ کہ ساری عمر رو یا کریگی روتے نہ بنے گی۔ یہ بتا کہ تجھ مین کون بات ہی کہ اُسکی بیاہتا جورو مین نہین ہے۔ کیسی گوری چٹی۔ خوبصورت۔ کم سن۔ سو دو سو مین ایک۔ جب اُسکا ہوکے نہ رہا۔ تو تو ٹکے کی عورت تجھکو کیا سمجھے گا۔ چار دن مین اسطرح نکالدے گا جیسے دودھ مین سے مکھی کو نکالدیتے ہین۔ بس ٹھوکرین کھایا کرنا۔ مچھلیا نے تجھکو تباہ کر دیا۔

زینب کی مان نے بھی بہت سمجھایا کہ اری دیکھ کس محبت سے تجھکو سمجھا رہی ہین جیسے کوئی بہن کو سمجھاتی ہے - یہ پڑھی لکھی رانیان ہین - ہم بیچ قوم مورکھ جاہل ہین - جو اونچ بیچ یہ سمجھین بوجھینگی ہم نہین جان سکتے ہم اندھے لوگ ہین - یہ کتابین پڑھتی ہین - اور جو تیرے معشوقون مین یہی بدی ہے کہ گلی گلی ٹھوکرین کھائے تو کوئی کیا کر سکتا ہے - تو جان تیرا کام جانے -

کامنی - ہو جٹیان نکل جاتی ہین تو کوئی کیا کر لیتا ہے - آپ ذلیل اور خوار ہوتی ہین کسی کا کیا جاتا ہے -

زینب - جی ہان - یہ تو مہری کی لڑکی کہاری ہے -

کامنی - ہم نے ایسے بدکام مین کسی کو پنپتے نہ دیکھا - سب کا انجام تباہی ہر - دیکھنے مین آیا

زینب - بھیک مانگتے دیکھا - بھیک بھی نہین ملتی -

کامنی - بھیک بھی نہین ملتی - اور جبتک اپنی چار دیواری مین ساتھ عزت آبرو کے رہے تب تک سب کی نظرون مین نیک سمجھی جاتی ہے - سوکھا چھوٹا کھاے اور چین سے رہے

زینب - اب ہنسیا نہ اُس کے پاس جانا - اب تک جو بدنامی ہوئی سو ہوئی اب بھی عزت آبرو نہین گئی ہے -

کامنی نے پھر سمجھایا -

ہنسیا تجھکو یہ ہوا کیا ہے
ننھے سے سن مین اسقدر بے باک
پھلیا مالن کے گھر تو جاتی ہے
خود ترا فرض ہے ابھی کمسن
پیار کی ہے یہ پہلی بسم اللہ
جز غم و رنج و درد و بدنامی
منہ پہ عورت نے پھیری جب لوئی
چھوڑ دے گا وہ دو ہی دن میں تجھے
عمر بھر کون ساتھ دیتا ہے

سامنے تیرے بیسوا کیا ہے
نہین معلوم یہ بلا کیا ہے
وہ پچھوڑا اسے ن موا کیا ہے
گو برا جیا بھی ہے برا کیا ہے
ابتدا یہ تو انتہا کیا ہے
اور اسمین اری دھرا کیا ہے
پھر اُسے ننگ اور حیا کیا ہے
مگر اس خبط کی دوا کیا ہے
سوا دو دن کا آشنا کیا ہے

سیکڑون گھر سرن نے گھائے ہین | اک بلا ہے وہ مُردوا کیا ہے
اپنی سسرال کیون نہین جاتی | اسمین نقصان موئی ترا کیا ہے
جب کسی کی بھی ہو سکے تو نہ رہی | آشنائی مین پھر مزا کیا ہے
غیب کا حال کیا کوئی جانے | تیری پیشانی پر لکھا کیا ہے
بادئی ہست بن اب بھی ہوش مین آ | اری اس عشق مین رکھا کیا ہے

ننھیا تنک کے دوسرے کوٹھے پر مچھلیان لے کے چلی گئی۔ زینب کی مان نے کامنی سے چپکے سے کہا (دولہن اب یہ روکے سے نہین رک سکیگی۔ انگریزی عملداری ہے پاؤن مین بیڑی ڈال نہین سکتے۔ قید کر نہین سکتے۔ یہ بالکل اسکے بس مین ہوگئی۔ تیور تو اسکے دیکھو ذرا) کامنی نے کہا جیسا کریگی ویسا پائیگی۔ مگر کتنی جلد بدل گئی۔ سرن نے جادو ہی کردیا۔ روئیگی۔ کملا نے کہا تھوڑے ہی دن مین بھیک مانگنے لگیگی۔

زینب۔ اے آخر ہم بھی تو کسو زمانے مین بارہ برس تیرہ برس کی تھین۔ مرد کی صورت دیکھکر دم نکلتا تھا۔

کملا۔ ایسی تو یہ بھی نہین۔ کیا چٹ پٹ کایا پلٹ ہوگئی۔ ایسی چھوکری کا کوئی اعتبار نہین۔ یہ تو بہو بیٹیون کو بدنام کردے۔

کامنی۔ زینب کی مان۔ تم کو دیکھکر کچھ جھجکی یا نہین۔

زینب۔ ذرا نہین۔ یہ معلوم ہوتا تھا کہ بھلیا مالن سے لاکھون برس کی ملاقات ہے۔

کامنی نے کہا اور کیسی تنک کے جلدی کہ جیسے کوئی ہماری برابر والی ہے۔ شراب بھی پی اور لال مچھلیان بھی لائی اور کیسی خوش خوش کیسی اٹھلاتی ہوئی آئی کہ گویا جنگ جیت کے آئی تھی۔ یہ لونڈیا ہاتھ سے گئی۔ تھوڑی دیر مین کامنی نے ایک مہری کو حکم دیا کہ جا کے ننھیا کو بلا تو لا۔ اسنے آکے کہا سرکار چوطرفہ ڈھونڈھ آئی کہین پتا ہی نہین چلتا۔ اور باہر سب کہین ڈھونڈھا۔ جانے کہان چلی گئی۔ کملا تی نے کہا اچھا پھر جا کے تلاش کر۔ باہر جا کے پوچھ۔ مالیون سے دریافت کر۔ کسی نہ کسی سے پتا لگ جائیگا۔

وہ پھر گئی اور واپس آکر کہا۔ سرکار کنوؤں مین بانس ڈال دیے مگر کہین پتا ہی نہین
جانے دھرتی کھا گئی آسمان کھا گیا۔
اب سب کو تشویش ہوئی۔ پھر ڈھنڈھوایا۔ مگر مفقود الخبر۔ چھلیا مالن کے گھر ایک
آدمی کو بھیجا کہ بہانے سے جا کے پھول اور لوڑیا مانگ لاے وہ وہان سے بیرنگ
واپس آیا۔ کہا چھلیا گھر مین نہین ہے۔ ارے اکثر کسی کو یقین ہو گیا کہ چھلیا کے
ساتھ پھر سرن کے پاس چلی گئی ہوگی مگر تھوڑے ہی عرصے مین نیچے سے ایک
مہری نے آکے کہا ہنسیا انگور کی ٹٹی کے نیچے سو رہی ہے دو چار عورتین جا کے
جگالائین معلوم ہوا نشہ تیز ہو گیا ہے مچھلیان باہر کے تالاب مین پھینک دین۔
مصلحت اسوقت یہی تھی کہ سر پر پانی ڈالا جاے۔ اسکے بعد برف کا پانی ذرا پلایا
اور سلایا۔
تیسرے دن ہنسیا کا پھر پتا نہ تھا۔ گو سب نے ملکر اسکی لے دے کی اور بہت کچھ
سمجھایا بجھایا مگر اسکا دل ایسا بے قابو ہو گیا تھا کہ نرہا گیا۔ سوچی کہ آج تیسرا دن
ہے۔ لالہ آگئے ہونگے۔ اسطرح گئی جیسے تیر کمان سے یا گولا توپ سے۔ دن
سے چھلیا مالن کے گھر پہونچی۔ چھلیا دیکھتے ہی پھڑک گئی۔ گلے سے لگا
لیا۔ کہا تجھکو تو مین ڈھونڈھتی تھی۔ ایک خوشخبری سناؤن۔ وہ آگئے۔
آدمی بھیج چکے ہین کہ اس پری کو لیکر آؤ جو مچھلیان لیگئی اور مچھیان دیگئی تھی۔
آدمی دوڑا آیا۔ ابھی ابھی دوڑا آیا تھا کہ کہا ہے جلدی سے لے کے آ۔ لالہ
سب بے چین ہین۔
ہنسیا۔ دل کو دل سے راہ ہے بھی۔
چھلیا۔ اب تو بڑی بڑی مثلین یاد کر لی ہین۔ واہ ری ہنسیا۔
ہنسیا۔ ایسا نہو ہوا کھانے چلے گئے ہون۔
چھلیا۔ اے نہین راستا دیکھ رہا ہوگا۔
خدا خدا کرکے یہ دونون پہونچین سرن لالہ کے ہان ایک جوان عورت جھوے پر بیٹھی گا

ہوا ابر یہ جوبن نکھرا گلشن اُتر دکھن کجلی بن
بجلی کی چمک ہو گُل کی مہک ہو دل کی لپک ہو پیا دن
سوروں کی وہ کوکیں رند نہ چوکیں خون نہ تھوکیں دل ہو گن

پھولوں پہ بلبل سرو پہ صلصل عشقہ وسنبل سن بھادون
کوئل کی صدائیں ٹھنڈی ہوائیں آدی گھٹائیں سن بھائیں
وہ نور کی نہریں نہروں کی لہریں نظریں ٹھہریں سجائیں
بجلی کے جگر نور قمر کو سوج گھر کو تڑ پائیں
سبزی کی لہک ہر گُل کی مہک ہر حوریں فلک پر ترسائیں
وہ رندوں کے میلے ستونکے ریلے میلے ٹھیلے البیلے
وہ اونچی دو کانیں نیچی تانیں کہتی ہیں جانیں دل لیلے
وہ ناز کالہنا گرد کا رہنا بنکے یہ کہنا غم جھیلے
وہ گال گُل تر صدقے ہو جن پہ لب کے مکر بوسے
حیران ہیں مالی جانہیں خالی ایسی جمائی ہریالی
گو جھنٹ بھی ہے چکی ہے ٹہری اُرکی ہو ایسی جھکی ہر ڈالی

اس عورت کا نام گورا تھا۔
ہنسیا۔ (جھجک کر) کوئی عورت بیٹھی ہے ۔
پھلیا۔ بیٹھی رہنے دے ہمارا کیا کریگی۔
ہ۔ شاید لحاظ کرتے ہوں ۔
پ۔ کون! سرن ؟ وہ اپنے باپ کا تو لحاظ کرنے والا نہیں ۔
ہ۔ ہمکو شرم آتی ہے ۔
پ۔ واہ۔ ناچنے چلیں گھونگٹ کاڑھ کے ۔ اری یہ بھی کوئی ایسی ہی ہوگی یہ کیسی پرندنیں ہے
ہ۔ یہ ہم سے جلیگی ۔
پ۔ جلا کرے ۔
اتنے میں سرن لالہ پھلیا مالن کے پاس آئے دیکھا تو ہنسیا بھی موجود بس دل خوش ہو گیا اور

ہنسیا کو لپٹا کر پوچھا سچ کہنا۔ ہرچند اگر نہین۔ گورا نے کہا کیا کہنا ہے۔ ارے تو بھی کنہیا بنا ہوا ہے۔ اچھا ہم اب کل آئینگے۔ بس جانے دو۔ ہنسیا اور پھلیا نے اصرار کیا کہ بیٹھو چلی جانا۔ وہ تاڑ گئی کہ اب اگر زیادہ بیٹھونگا تو سرن کے خلاف ہوگا۔ کہا ایک کام ہے۔ پھر لونگا۔ ایک جام اور پی کر روانہ باشد۔ بارہ بجے ہنسیا رخصت ہوئی۔ پھلیا اسکو ساتھ لیجا کے ڈیوڑھی پر پہونچا آئی۔ یہان کنوؤن مین بانس ڈالے گئے مگر ہنسیا کہان۔ ایک بجے کے قریب یہ پہونچین۔ سب جاگتے تھے۔ اوپر گئی تو تلملا جل مری۔ کاسنی کا چہرہ سرخ ہوگیا۔ کملا غور سے دیکھنے لگی۔ اخاہ! یہ لباس یہ عطر کی بوباس۔ کاسنی نشے مین تو تھی ہی انہون نے جو دم دیا تو قبول دی کہ سرن کے ہان گئی تھی۔ اسوقت تو انہین سے کوئی نہ بولی مگر سویرے کاسنی نے آڑے ہاتھون لیا بہت ہی خفا ہوئین۔

مرے پاس سے دور ہو ہنسیا + / یہ کیا اپنا منہ کالا تونے کیا
تیرے لون سے بھی تو کہین بڑھ گئی / سرن لال کے داؤن پر چڑھ گئی
اری بادری اسکو کیا تیری پیت / مثل ہے کہ جوگی ہوے کسکے میت
مین بختون جلی خوب سمجھا چکی / کیا جیسا ویسا تو خود پا چکی
مین کہتی تھی تیرا کدھر دھیان ہے / اری ہتیارن وہ شیطان ہے
نہ پھسلانے مین اسکے آ ہنسیا / نہ اسمین دیا ہے نہ اسمین حیا
یہ بدنام لونڈا سرن لال ہے / بڑا دشٹ ہے اور چنڈال ہے
مگر تونے کھائی کلیجے پہ چوٹ / جوانی یہ اسکی ہوئی لوٹ پوٹ
محبت کا اسکے لگی بھرنے دم / بنانے لگی اسکو اپنا بلم
نہ مانا مرا تونے کہنا ذرا / اری بھون کھائی نگوڑی حیا
کھلے بندھون رہنے لگی اسکے پاس / ہو دونون جہانمین ہوئی تیرا ناس
ڈبویا ہے ماں باپ کے نام کو / پڑے ٹیکی اس ایسے بدنام کو
نہ دیکھونگی صورت تری عمر بھر / نہ آنا کبھی آج سے میرے گھر

ترے ہاتھ کا پانی تک ہی حرام — بہو بیٹی مین کیسا ثریا کا کام
مرے پاس سے دور ہو دور ہو — سرن لال کے جاکے گھر ہونکو روا
جو ہوتا تجھے میرا تھوڑا بھی پیار — سرن لال کو کیون بناتی بھتار
نہ کیون دل مین اسکا مری خار ہو — مری مہری اور ایسی بدکار ہو
مری مہری اور شرم کو بھون کھائے — مری مہری اور غیر کے پاس جائے
مری مہری اور کٹنیون سے ہو میل — مری مہری اور اتنا دیدہ دلیل
مری مہری اور ایسی چربانک ہو — مری مہری اور ایسی بےباک ہو
مری مہری مانے نہ کہنا مرا — مری مہری اور اسقدر بےحیا
مین اس ایسی کو اپنی مہری بناؤن — مین اس ایسی تیسی کو بوکا لگاؤن
بس اب دور ہو سامنے سے مرے — مجھے گن نہین بھاتے ہرگز ترے

بہت لے دے کرکے کامنی نے ہنسیا کو گھر سے نکال دیا۔ تلسا ہنسیا کی جانی دشمن اور خون کی پیاسی ہوگئی تھی خود چاہتی تھی کہ ہنسیا کو نکال باہر کرے۔ ایک دم اسکے گھر مین رہنے کی روادار نہ تھی۔ کملاتی اور گھر کی سب مہریان اور بارنین اور عورتین اسکے دم بھر رہنے کی بھی خلاف تھین۔ ہنسیا بہت روئی۔ کہا مجھپر کسی نے جادو کردیا مجھے معلوم نہین تھا کہ مین کہان جاتی ہون اور وہان کون تھا اور کیا ہوا اور مین کیونکر اور کسکے ساتھ آئی اور شراب پی یا نہین پی۔ مین بالکل بے بس تھی مجھے معاف کیجے۔ اسطرح پر اس مکارہ نے تقریر کی کہ سب کو پورا پورا یقین ہوگیا۔ کہ جادو کیا گیا مگر کامنی جادو کی قایل نہ تھی۔ وہ سمجھی کہ شراب پلاکر کسی نے اسکو ایک جل مین اڑو بنایا سب کی صلاح سے رائے قرار پائی کہ باغ کی ایک کوٹھری مین یہ رہے اور ثابت کرے کہ اسکے مزاج مین بدی نہین ہے تب تو اسکا قصور معاف کیا جائیگا۔ ورنہ گھر مین نہ آنے پائیگی۔

فصل اٹھارہوین

باغ مین آدمی نہ آدم زاد
سرن اور کامنی حور نژاد

ایک روز کامنی نہا دھو کر پوجا کر کے سفید بگلے کے پر سے کپڑے پہنے - ململ کی ساری جسپر کٹا ڈکا ہلکا کام کیا ہوا تھا - آب روان کی محرم - شربتی کی سفید کرتی آستینون وار بھین کٹاؤ کی بیل بنی ہوئی ہر چندن کی گھراؤن زیب پا - چھت پر بیٹھی مثنوی پڑھ رہی تھی - بدلی کے سبب سے سورج کی کرنین چھپی ہوئی تھین - اتنے مین ایک گاڑی گھڑگھڑاتی ہوئی آئی اور دروازے پر ٹھہری - کامنی نے کہا تلسا دیکھو تو کون آیا ہی - ادھر پردہ گرایا گیا اور ایک ادھیڑ عورت کوئی چالیس برس کے سن کی اُتری - مہری ہمراہ - سیڑھی چھت پر آئین - کامنی نے کہا یہ کیا جاتی دنیا دیکھی - آج کدھر سے سورج نکلا - کہان بھول پڑین - کملاپتی کو پکارا اور کہا ذرا یہان آؤ - دیکھو تو کون آیا ہی - کملاپتی اٹھلاتی ہوئی کمرے کے باہر آئی تو مسکرا کر کہا - اخاہ ! گورا بہن آئی ہین - آج کیا جاتی ہوئی دنیا دیکھی - کامنی نے کہا یہی ہمنے بھی کہا تھا - گورا فوق البھڑک کپڑے پہنے ہوے آئی تھین جنمین ذرا ذرا گنوارپن کی بھی بو آتی تھی - اور جو اس خاندان کی عورتون مین عرصے سے ترک ہو گئی تھی - اب کامنی کی سسرال اور میکے دونون مین سادی وضع کا زیادہ تر رواج اور چرچا تھا اور انکے مردون کو جو انگریزی خوان تھے سادگی زیادہ تر پسند تھی - بنت اور گوکھرو اور کرن اور مچھیا اور لچکا اور پٹھا انکا کم رواج تھا - گورا نے پوچھا کامنی کیا تم روز بلاناغہ پوجا کرتی ہو اور نہاتی ہو - ہم سے تو آج اس سردی مین کبھی نہ نہایا جاے - اور پوجا بھی سردی کے سبب سے نہین ہوتی اور اس سے فائدہ ہی کیا - مسلمان عورتین کہتی ہین من مین فریب بغل مین اینٹین - یہ سچ ہے من چنگا تو کٹھوتی مین گنگا -

مالا لکڑ ٹھاکر پتھر سب تیرتھ ہین پانی
کہت کبیر سنو بھئی سنتو چارون بید کہانی

دلکی صفائی چاہیئے - کامنی نے یہ سنکر یون جواب دیا دلکی صفائی تو مقدم ہی ہی - اس سے کون انکار کر سکتا ہو مگر جسم کی صفائی کے لیئے نہانے دھونے پوجا کرنے کی بھی ضرورت ہوتی ہی ہی - اور جسم کی صفائی سے دلکی صفائی کو بھی مدد ملتی ہے - اسمین کون برائی ہو کہ تڑکے تڑکے سو کے اُٹھے صبح کی ہوا کھاے - اور سویرے سویرے نہالے - گرمیون مین تڑکے کا نہانا اکسیر ہے - سردی کے دنون مین گرم پانی سے نہانے سے بدن گرم رہتا ہو اور طبیعت ہلکی ہو جاتی ہے - ہر روز کا نہانا بڑی نعمت ہے تندرستی کے لیے روز کا نہانا اکسیر کی خاصیت رکھتا ہی - اگر سردی مین روز روز نہ نہاے تو دوسرے دن تو ضرور ہی نہاے - اور گرم پانی سے سردیون مین نہانے سے آدمی چالاک ہو جاتا ہی -

انگریزوں کے کل کام حکمت سے ہوتے ہیں - وہ روز بار وں باس نہاتے ہین - ہندوستان ہی مین نہین ولایت مین بھی جہان کشمیر کی سی سردی ہوتی ہی اور برف گرتی ہی یہ لوگ روز نہاتے ہین - دیکھو کیسے تندرست رہتے ہین - اب ہوا کا حال سنو - نہا دھو کے ایک پاک صاف ستھری جگہ بیٹھیے وہان پھول بہت سے رکھے ہوے ہین خوشبو کی خوشبو آتی ہی اور دیکھنے مین بھی بھلے معلوم ہوتے ہین طرح طرح کی خوشبو - اور طرح طرح کے رنگ - آنکھون کو بھی لطف آتا ہی اور سونگھنے سے دماغ کو بھی قوت ہوتی ہی - اب میدان رگڑوا گیا اُسکی خوشبو اور بھی مے اُڑی - جیسے سونے پر سُہاگا - اسکے بعد گوگل کی خوشبو سے مکان بھر مہک گیا - وبا دور ہو گئی - اب گھی اور کافور کی بتی جلائی - اسکی خوشبو آئی - ہندو دن مین گوگل مسلمانون مین لوبان جلاتے سے بڑا فائدہ ہوتا ہی - وبائی بیماریان پاس بھٹکنے نہین پاتین اور پھولون کے انبار اور طرح طرح سبز نیلے پیلے رنگون اور قسم قسم کی خوشبو سے دماغ کو بڑی تقویت ہوتی ہی اور دن بھر چین سے گزرتی ہی - اب سنو کہ بعض آدمی دن چڑھے سو کے اُٹھتے ہین اور جب اُٹھتے ہین تو طبیعت پریشان ہوتی ہی - گرمی کے دن ہین - دھوپ بستر پر آگئی اور وہ دھوپ ہی مین پڑے ہین - اُٹھے تو دھوپ دیکھکر سائے مین جا کے پڑ گئے - مہینا مہینا بھر نہاتے نہین - بدن میلا طبیعت بھاری - سر بوجھل چھینو کھلی یا بیسن سے ملا نہین گیا - خوشبو برسون سے ناک تک نہین پہونچی - اب بتاؤ کتنا فرق ہو گیا زمین آسمان کا فرق ہو یا نہین - ہم تو اگر ایک دن بھی نہ نہائین اور پھولون اور گوگل اور عطر کی خوشبو نہو تو طبیعت پریشان ہو جاے - دم بھر چین نہ آے)

گورا نے یہ تقریر سُنکر اسکی بڑی تعریف کی کہ دکامنی تم تو اس قابل ہو کہ کہین کی رانی مہارانی ہو جاؤ - کئی ملکون اور بڑے سے بڑے راج کا بندوبست کر لو - کئی آدمیون نے ہم سے کہا کہ اس شہر مین دو ہی اس قابل ہین کہ بادشاہ وزیر کر دیے جائین - عورتون مین کامنی رانی اور مردون مین سُرن لالہ)

سُرن لالہ کا نام سُنکر کامنی کے کان کھڑے ہوے اور جو تقریر کر رہی تھی اور جو طبیعت کے خیالات تھے وہ اور جانب بدل گئے - گورا نے جو اسکے چہرے کی رنگت بدلی پائی تو اور بھی چھیڑا کہنے لگی دابھی کل ہی کی بات ہی کہ ایک عورت نے مجھ سے کہا کہ بہن جو کامنی اور سُرن کا جوڑا ہوتا تو اہو ہو کیا اچھی بات ہوتی - بس چاند سورج کی جوڑی بنجاتی - دونون کے گورے گورے گال -

سیاہ سیاہ بال - وہ دونون مل مل کے چین کرتے) اب تو کامنی سے نہ رہا گیا - بولی دلہن تمکو ایسی بات
ذکر نا چاہیے - جسکی شادی ہو گئی اُسکو یہ کہنا کہ فلانے کے ساتھ جوڑا لگایا جاتا ڈھکے کے ساتھ لگایا جاتا
یہ کون بات ہے بھلا) گورا نے کہا اری دوانی تو نے سرن کو دیکھا ہی نہین ہے جبھی بڑھ بڑھ کے باتین
بناتی ہو - جو کہین ایک دفعہ دیکھے اور پھر پیار نہ کرنے لگے تو جھک کے سلام کرون اچھا یہ بتاؤ کہ
مجھے تم کیسا سمجھتی ہو - کبھی کوئی بات میرے خلاف سُنی - کوئی بدی کی بات - کوئی بُری راہ چلتے دیکھا
ہے - سے میری کسی طرح کی شکایت سُنی - کبھی میان نے ڈانٹا دیا یا کہ تو غیر مرد سے کیون ہنستی بولتی تھی
اسکا جواب دو) کامنی نے کہا ہمنے تمھاری کوئی بدچلنی نہین سُنی - کبھی کوئی بات تمھارے خلاف سُننے
مین نہین آئی مجھے جھوٹ بولنے سے کیا غرض) اسکے بعد کملا پتی سے پوچھا کہ اب بتاؤ تمنے تو مجھے
گراہ چلتے نہین دیکھا - اُسنے مسکرا کر کہا ہمنے اُڑتی سی خبر پائی تھی کہ گورا کسی جاٹ کے ساتھ نکل گئین
اس چالیس بیالیس برس کے سن مین یہ مُنہ کالا کیا - بوڑھے مُنہ مُہاسے لوگ دیکھین تماشے) اسپر
سب نے زور سے قہقہہ لگایا - اور گورا نے مسکرا کر کہا دل لگی نہ کرو جو پوچھین وہ بتاؤ - کملا بولی یہ واہیات
بات پوچھنا ہی بیہودگی ہے - گھر گرستون سے یہ سوال ہی کرنا فضول ہے - اپنا میان کیا بُرا ہے جسکے
ساتھ عمر بھر کاٹنی ہے - کہین بھلے مانسون کی عورتین پرائے مردون پر بُری نظر ڈالتی ہین اور یون تو
نیک اندر بد اور بد اندر نیک سب قومون مین ہین -

گورا نے کہا اچھا اب تو تم دونون جانتی ہو کہ مین نے اتنی عمر مین کبھی کوئی بات ایسی نہین کی جس سے
آبرو مین بٹا لگتا - پھر کیا سبب ہے کہ مین سرن لالہ کی اتنی تعریف کرتی ہون اور مین صاف صاف
کہتی ہون کہ مین اُسپر ریجھی ہوئی ہون - ہمنے اپنے میان تک سے کہدیا اور مین سچ کہتی ہون کہ میری
اُسپر جان جاتی ہے - مین دعا مانگتی ہون کہ اور زیادہ نہین - بس ایک دن ایک پلنگ پر مین اور
وہ ہون - اور مین ہزارون ہی چمیان لون اور اسپر سے نچھاور ہو جاؤن اور وہ خوب رگڑ کے
لپٹا کر دل کھول کے مجھے پیار کرے - بس - بدی کے پاس مین نہین پھٹکتی - ہان خالی خولی پیار
کرنے کو تو ضرور جی چاہتا ہے - یہ کہکر گورا نے دو ایک بار مسکیان بھرین اور کامنی نے ایسی
تقریر کی کہ (ہم بھی دیکھتے ہے -

حضرات ناظرین یہ وہ کامنی ہین جنکو سرن لالہ کے نام سے نفرت تھی - جو سرن کو ہمیشہ

کوسا کرتی تھین اور جب سرن لال کا نام آتا تھا تو بُرائی کے لفظ زبان پر لاتی تھین۔ یہ وہی کامنی ہین جو اُس دن سے سرن کی دشمن ہوگئی تھین جس دن سے اُسنے مندر مین انپر آوازا کسا تھا اور گھورا تھا۔ یہ وہی کامنی ہین جو تلسا کی بھوکری ہنسا کو سمجھاتی تھین کسا سکے بھر دن مین نہ آنا۔ یہ وہی کامنی ہین جنکے نصیحت بھرے ہوے شعر آپ کو یاد ہونگے۔

ہنسیا تجھکو یہ ہوا کیا ہی | سامنے تیرے بیسوا کیا ہی
ننھے سے سن مین اسقدر بیباک | نہین معلوم یہ بلا کیا ہی
ٹھلیا مالن کے گھر تو جاتی ہی | وہ سُرن بجیا موا کیا ہی
سیکڑون گھر سُرن نے گھالے ہین | اک بلا ہی وہ مردوا کیا ہی
چھوڑ دیگا وہ دو ہی دن تجھے | مگر اس خبط کی دوا کسا ہی
عمر بھر کون ساتھ دیتا ہی | موا دو دن کا آشنا کیا ہی

باؤلی مت بن اب بھی ہوش مین آ
اری اس عشق مین رکھا کیا ہی

یہ وہی کامنی ہین جو سُرن سے بدتر کسی کو نہین سمجھتی تھین اور اب وہی کامنی فرماتی ہین کہ (ہم بھی دیکھتے) کتنا جامع لفظ ہی عشق کا دفتر کا دفتر ہو۔ اس شوق کو تو ملاحظہ فرمایئے کہ (ہم بھی دیکھتے) اور یہ کلمہ کسکی زبان سے نکلا ہی۔ بی کامنی کی زبان سے۔ اللہ اللہ! یہ سب گورا کی جادو بھری تقریر کا اثر ہی کہ کامنی تک کی زبان سے کہوا لیا (ہم بھی دیکھتے) گورا کی باچھین کھل گئین۔ یہ کیون؟ اسکا سبب ناظرین کو خود ہی معلوم ہو جائیگا۔

گورا۔ کیا تمنے سُرن لال کو کبھی نہین دیکھا۔

کامنی۔ دیکھا تو ہی مگر دور سے۔ اچھی طرح نہین دیکھا۔ ہو گورا۔

راوی۔ (ہو گورا جیا) کہنے کو تھین مگر (گور) تک کہکے خاموش ہوگئین سچ ہی۔

خوف سے لیتے نہین نام کہ سُنلے نہ کوئی | چپکے چپکے تمھین ہم یاد کیا کرتے ہین

گھدا۔ تمنے ہمارے پیارے معشوق کو دیکھا ہی کملا بیتی۔

کملا۔ ہان دیکھا ہی۔ اس سے تو کوئی انکار ہی نہین کرسکتا کہ ہزار دو ہزار مین ایک ہی۔ ایسی

صورت پائی ہو کہ واہ۔ مگر ہمکو تمکو۔ کیا۔

کامنی۔ ہمکو تمکو کی گفتگو نہین۔ بات یہ ہو کہ انھون نے تو اُسکو آسمان پر چڑھا دیا ہو۔

گورا۔ (سسکیان بھر کے) اپنی آنکھون کی قسم کھا کے کہتی ہون کہ جو اِس دم دیکھ پاؤن تو چھت سے کود کے لپٹ جاؤن اور جب تک ہزارون مچھیان نہ لے لون نہ چھوڑون۔ پرمیشر نے اپنے ہاتھ سے بنایا ہو۔ زینب نے ایک دن راستے مین دیکھ لیا تو قسمین کھا کے کہنے لگی کہ دیکھو میرا بے اختیار جی چاہا کہ صدقے ہو جاؤن۔

کامنی۔ موہنی اسی کا نام ہو۔ جبھی ہنسیا رکھی ہوئی ہو

گورا۔ ہنسا نگوڑی کا ہے مین ہو۔ وہ کون ہو جسکو یہ تمنا نہین کہ دو گال اُس سے ہنس بول لے۔ اور مجھ ایسی کو تو وہ خیال مین بھی نہین لاتا۔ وہ تم ایسی ڈھونڈھتا ہو۔ اور وہ کیا ڈھونڈھتا ہو عورتین خود اُسکو ڈھونڈھتی ہین۔ لانبا قد۔ سر بڑا سر دار کا۔ ابھی یہان کھڑا ہو جاے بازار بھر مین سب سے دو مٹھی اونچا۔

کامنی۔ اُس دن مندر مین دیکھا تھا مگر وہی کنکھیون سے۔ اور مجھے اُسکا گھورنا اُسوقت جیسے تیر سا لگتا تھا۔

گورا۔ کہتی ہون نا۔ کہ مین نے آج تک ایسی صورت ہی نہین دیکھی۔ اور تمھارا تو نام لیا اور ٹھنڈی سانسین بھرنے لگا۔ کہتا ہو (عا ہے سرالاکھ روپیہ صرف ہو جاے مگر ایک دفعہ کامنی کو گلے سے لگا لون اور ہاتھ جوڑ کے بس اتنا کہنے پاؤن کہ جانی پیاری ہماری جوانی اور جان کی کیون دشمن ہوئی ہو۔ ہمنے کوئی قصور نہین کیا۔ بس اتنے گنہگار ضرور ہین کہ تم پر مرتے ہین اگر مرنے والے کا جلانا گناہ نہو تو جلالو۔ ورنہ ایک دفعہ ہی مار ڈالو۔ ع۔ اپنے عاشق پر ترس کھانا ستمگر چاہیے) وہ دور سے دیکھنے کا مشتاق ہو۔ یہ تو وہ خوب جانتا ہو کہ تم اُسکے ہاتھے نہ چڑھوگی۔ اچھا تو پھر دور ہی سے ذرا مکھڑا دکھا دو۔ اسمین نہ کوئی ہرج ہو نہ بدی۔ مفت کا احسان۔ اور مین لڑکے کی قسم کھا کے کہتی ہون کہ جہان تمھارا ذکر ہوا اور بس ٹھنڈی سانسین بھرنے لگا۔ ایک دن تو رونے لگا۔ رونا ضبط نہ کر سکا۔ جان جانا سنا کرتے تھے مگر اب اپنی آنکھون دیکھا۔

کامنی۔ دھنکر۔ ای ہئو بی۔ ہم مین ایسی کونسی بات ہی۔ جب وہ لاکھون صرف کرسکتا ہی تو ہمسے کہین اچھی اُسکے غلامون کو ملسکتی ہین۔

گورا۔ یہ ہم نہ مانینگے۔ تم مین وہ بات ہی کہ لاکھون نہین کرورون صرف کرنے سے میسر نہین اسکتی اچھا اگر ایک دن آنکھ بھرکے دور سے تمھین دیکھ لے تو کیا ہرج ہی۔ ہمین اُسپر بڑا ترس آتا ہی۔ بس تمھارا نام سنتے ہی اُسکے دل پر عجب طرح کا اثر ہوتا ہی اور جو کہین اندھیرے اُجالے اسکو ملجاو تو جانتی ہون اپنی جان دے دے۔ گلے سے لپیٹے تو شاید دو دن تک نہ چھوڑے۔ شادی مرگ ہو جاے۔

کامنی۔ ای ہی۔ دو دن تک! مین تو مرہی جاؤن۔ ای ہان دو دن تک جب مرُ ہو سکے۔

راوی۔ کامنی نے یہ فقرہ آدھا کہا تھا کہ چپ ہو رہی۔ گورا نے جو دیکھا کہ اب یہ اسقدر بڑھنے لگی اور کھُلی کھُلی باتین کرنے لگی تو سمجھ گئی کہ طبیعت بدلی پہلے تو خاموش ہو رہی اور دل مین بہت برا مانا۔ اِسکے بعد بگڑی۔ اب سنیے سنتے یہانتک نوبت پہونچی کہ ہنس ہنس کے اور چبا چبا کے باتین کرنے لگی۔ گورا نے کہا۔ کامنی مین جانتی ہون کہ جو محبت اُسکو تم سے ہی اُسکا دسوان حصہ بھی مجنون کو لیلی کی نہ تھی۔ نل کو دمن کا یہ دلی پیار نہ تھا جو اُسکو تمھارا ہی۔ وہ کہتا ہی مجھے سچا پیار ہی جیسا بھائی کو بہن کا ہوتا ہی۔ بس اب چاہے مار ڈالو چاہے جلا لو۔ کامنی نے کہا گورا بہن وہ کچھ سڑی ہو گیا ہی۔ پاگل ہو گیا ہی۔ خود گورا چٹا خوبصورت۔ جورو پری پرستان کی پری۔ مین نے دیکھی ہی۔ پھر وہ مجھپر کیون اتنا ریجھا ہوا ہی۔ اُسنے جواب دیا۔ کامنی ہمنے مانا کہ اُسکی عورت بڑی قبول صورت ہی۔ اور سچ مچ کی پری ہی ہی۔ مگر سچ کہتی ہون کہ اُسکی صورت تمھارے تلوون کو بھی نہین پہونچتی ہی۔ کہان تم کہان وہ۔ زمین آسمان کا فرق ہی۔ اور اسکو بھی جانے دو۔ دل کا آنا اور موت کا آنا ایک ہی۔ بشر نہ کرے کہ کسی کا دل کسی پر آے۔ ہمارے پڑوس مین ایک ڈومنی رہتی ہی۔ بہت جوان ہی۔ اور بڑی نمکین اور خوبصورت اور بڑی چلبلی۔ پڑوس کے ایک لونڈے کی اُسپر جان جاتی تھی ایک تحصیلدار کا لڑکا۔ اُسنے برس بھر تک کوشش کی کچھ مطلب نہ نکلا۔ ڈومنی کی چھوکری

روز اُسکے عشق کا چرچا سُنا کرتی تھی کہ جان دیتا ہی۔ راتون کو رویا کرتا ہی۔ دن رات گھبرایا رہتا ہی کھانا پینا حرام ہوگیا ہی۔ ہوتے ہوتے ایک دن اُسکو ترس آیا۔ اور کہا بلا بھی لو۔ برسون سے جان دیتا ہی۔ اب مجھے اسپر رحم آگیا۔ بلا بھی لو سلوگون نے جا کے اُسکو خوشخبری دی اور کہا چلو تمھاری رتی بلند ہوگئی۔ سنتے ہی مارے خوشی کے جامے مین پھولے نہ سمایا۔ پہلے تو یقین نہ آیا۔ کہا یارو فقیرون سے دل لگی اچھی نہین ہوتی۔ ہم تو زندگی سے بیزار ہین اور تم لوگون کو چھیڑ چھاڑ کی سوجھتی ہی قسمین کھائین کہ وہ بلا رہی ہی مگر یہ تو مجنون ہو رہا تھا یقین نہ آیا۔ لوگون نے جا کے اُس سے کہا کہ اُسکو ہمارے کہنے کا یقین نہین آتا۔ کہا اچھا مین خود چلتی ہون۔ یہ کہکر خوب بنی ٹھنی اور نکھر کے پازیب کو جھنجھناتی اور اکڑتی اٹھلاتی چلی۔ اور کہا ہم اپنے دیوانے کو آپ چلکے خوش کر دینگے۔ چھم چھم کی آواز سے سمجھا کہ دل لگی بازون نے کسی بازاری عورت کو دل لگی دیکھنے کو بھیجا ہی مگر جیسے ہی اس قتالہ عالم نے مکان کے اندر قدم رکھا اور دونون کی چار آنکھین ہوئین فوراً لیٹ گیا اور زور سے ایک چیخ مار کر دم نکل گیا۔ شادی مرگ ہوگیا۔

کامنی۔ ارے! ہی ہی مفت مین بیچارے کی جان گئی۔ لینا ایک نہ دینا دو۔

گورا۔ اجی تو شرن کا حال بھی یہی ہوتا ہی۔ وہ بچیگا نہین۔

کامنی۔ تو ہمکو تو اب ڈر معلوم ہوتا ہی۔ جو مین ملی اور اُسکے دشمنون کا دم نکل گیا تو اُس بیچارے کی جان گئی اور ہماری رسوائی ہوئی۔

گورا اس تقریر سے تاڑ گئی کہ مطلب حاصل ہوجائیگا۔ مار لیا ہی۔ رفتہ رفتہ ہمارے ڈھرّے پر آتی جاتی ہی۔ معلوم ہوتا ہی یہ اس بات پر راضی تھی کہ شرن سے ملے مگر ڈر یہ ہی کہ ایسا نہو کہین شادی مرگ ہو جائے اور اُسکی جان جائے اور مین رسوا ہون۔ جو یہ ڈر نکال دیا جائے تو راہ پر آنا آسان بات ہی۔ کہا نہ ابھی اُسکو ملنے کی امید ہی تحصیلدار کے لڑکے کی طرح اسقدر جنون نہین ہوگیا ہی کہ جان دے ڈالے۔ ہان جو دیر ہوگی تو یہی شرح ہو جائیگا۔ ہماری صلاح یہ ہی کہ تم مل لو۔ اور اُسکی جوانی پر ترس کھاؤ اور اُسکی جوان عورت کی جان بچاؤ۔ نہین تو دو جانین جائینگی اور تمھارا کوئی فائدہ نہوگا۔ اور کوئی بدی کی بات نہین

ذرا صورت دکھا دو بد نصیب کو۔ اگر ایسا ہی دل اُمنڈ آیا تو بہت کریگا۔ بہت کریگا چوم لیگا۔ پھر اس سے کیا ہوتا ہے۔ ایک دو دفعہ تم چوم لینا۔ دو چار دفعہ وہ چوم لیگا۔ چلو چھٹی ہوئی۔ کوئی کانون کان سنیگا بھی نہین۔ اور مین مر تو جاؤنگی نہین۔ جو کوئی نیکی بدی ہوئی تو مین تو موجود ہونگی۔ پہلے تو یہ ہونا نہین۔ اور جو جی للچایا اُسکا تو مین ڈانٹ دونگی کہ سُرن خبردار۔ یہ کیا بات ہے۔ چوا چاٹی تک رہو بس کیا مجال کہ ذرا آگے بڑھ سکے۔ مین تمھاری دشمن تو ہون نہین۔ چاہتی فقط اتنا ہون کہ اُسکی جان بچے اور اُسکی جورو بچاری رُنڈاپا نہ بھگتے۔ اِس لفظ کا سننا تھا کہ کامنی نے ایک ٹھنڈی سانس بھری اور کہا گورا نہین تمنے آج مار ہی ڈالا۔ مین سوچتی ہون کہ جب اُسکی یہ کیفیت ہے تو ہم سے بڑھ کے پتھر کا دل کسی کا نہین جو ہم اُسکو اپنی صورت دیکھنے کو ترسائین۔ مگر ایسا نہو کہ ہاتھ پکڑتے ہی پہونچا پکڑ لے۔ یہ رُنڈاپے کا لفظ جو تمنے اُس بیچارے کی بی بی کی نسبت کہا اس سے جیسے ایک تیر سا کلیجے مین لگا۔ پرمیشر تمھارے سُرن لالہ کو ہزار برس کی عمر دے اور اُسکی جورو سدا سہاگن رہے۔ گورا نے ہنسکر کہا تمھارے سرن کی اچھی کہی۔ تمھارا سُرن لالہ ہو کہ ہمارا۔ تمھارا نام سُنکر سسکیاں بھرتا ہے یا میرا نام سُنکر مجھ بوڑھیا کو لیکر کیا کریگا۔ بیس بائیس چوبیس برس سے زیادہ عمر کی عورت سے تو بات ہی نہین کرتا۔ وہ تو پٹاخا ڈھونڈھتا ہے۔ تم ایسی کو۔

اسپر کامنی اور رکملا پتی دونون مسکرائین۔ کامنی نے کہا گو عمر مین ذرا یون ہی سی بڑی ہو مگر نمکینی ابھی نہین گئی ہے۔ ادا وہی ہے۔ بانکپن وہی ہے۔ گورا بولی ایک دن کوئی دو برس ہوئے میرے گالون پر ہاتھ پھیرا تھا۔ بڑا چنچل ہے۔ کامنی نے ہنسکر کہا۔ اب کھلتی چلین گورا بی بی۔

گورا۔ ہمارے دل مین بدی نہین ہے۔ دل کی صفائی سے کہدیا۔

کامنی۔ ہان ہان مین کیا جانتی نہین ہون۔

گورا۔ جس دن تم سے اُس سے دو دو باتین ہونگی اُسکا کلیجا ہاتھ بھر کا ہو جائیگا یہ سمجھ لو کہ جان مین جان آجائیگی۔ جیسے سوکھے کھیت پر دونگڑا برس گیا۔

کامنی۔ تمسے اُس سے کب کی ملاقات ہے۔

گورا۔ جب سے مین نے اُسکو دیکھا ہی تب سے ہزار جان سے عاشق ہون۔ بے دیکھے ذرا چین نہین آتا جو چار دن نہ دیکھون تو بیتاب ہو جاتی ہون۔

کامنی۔ یہ موہنی آنکھون مین ہے ہ کیونکر دیکھین

گورا۔ مین کیا مرگئی ہون۔ مین تو دکھاونگی۔

کامنی۔ میری اچھی گورا بہن۔ دکھا دو۔

گورا۔ اے میرا ذمہ ہے۔ ایواچھی آمین۔ یہ تو اُسیرا احسان ہے۔

کامنی۔ مگر اِس خوبصورتی سے ملاقات ہو کہ کوئی کانون کان نہ سُنے۔ چپ چاپ جاتے اور ایک بات اور یاد رہے۔ چومنے چاٹنے کی سند نہین ہے۔ بس دور دور الگ الگ۔

گورا۔ ارے وہ دن تو آنے دو۔ جو اپنے آپ نہ لپٹ جاؤ تو کہنا گورا جھوٹی نکلی۔ ایک دفعہ دیکھ لو تو سچ جھوٹ کا حال معلوم ہو جائیگا۔ مین تو کہتی ہون کوئی عورت ایسی نہین جو اُسکی صورت دیکھکے ریجھ نہ جاے۔ کلکتے کی مہین دھوتی۔ بڑی قیمتی۔ شربتی کا باریک کرتا۔ سونے کے بٹن لگے ہوئے۔ قیمتی سفید ٹوپی۔ دو پلڑی۔ عطر مین ڈوبا ہوا۔ ہاتھون مین مہندی اکثر لگاتا ہی اور بڑی خاطر کا آدمی ہی۔ باپ کسی بات کو ٹوکتا نہین۔ مان کی آنکھون کا تارا۔ گھر بھر کا پیارا۔

کامنی۔ ایسے کو تو کلیجے سے لگاے اور وہ ایک بھی لے تو ہم دس لین۔ کب دیکھینگے اب اشتیاق بڑھتا جاتا ہے

گورا۔ اچھا تم ہی کوئی دن مقرر کر دو۔

کامنی۔ مین یہ سوچتی ہون کہ جو شخص پہ اور جان دے اور نام سنتے ہی پریشان ہو جاے اور دعائین مانگے کہ کہین جلد ملاقات ہو اُسکو ترسانا کس مذہب مین جائز ہے۔ ہان بدی کی بات کا دل مین دھیان نہ لاے۔ پرمیشر کے سامنے بھی سرخرو اور آدمیون کے سامنے بھی ہم اُس سے اچھی طرح ملینگے۔ باتین کرونگی۔ اپنے ہاتھ سے پان لگاکے دونگی۔ خوشبو دار پان۔ چھوٹی الایچی پڑی ہوئی۔ لبا ہوا کتھا۔ چلتے وقت اگر چوما چاٹی بھی ہو تو خیر۔ مگر بھلمنسی کے ساتھ۔

گورا۔ بس بس۔ یہی تو ہم بھی چاہتے ہین۔ اسکا جی بھی خوش ہو جاے اور تمکو کوئی برا بھی

نہ کہہ سکے۔ اور دو کی جانیں بھی بچ جائیں۔
کاہنی۔ دیکھیں کیسا ہے تمنے تو بڑی تعریف کی ہے۔ جی چاہتا ہے اسی وقت دیکھتی۔ پر لگ کے دیکھ آتی۔ شوق بڑھتا جاتا ہے۔
گورا۔ تمھاری ساس کا ڈر ہے۔ نہیں اسوقت بھی دیکھ سکتی ہو۔
کاہنی۔ اب کل رات پر رکھو۔ جسمیں کوئی فضیحتا نہو۔
گورا۔ تم چلوگی کہ ہم اُسکو عورت بنا کے لے آئیں۔
کاہنی۔ میں خود چلونگی۔ سو بہانے ہیں۔ تم کل سویرے آؤ تو میں تم کو جگہ دکھا دوں۔ ایک باغ ہے۔ بس وہیں تم رات کو اُسکو لے آنا۔ اور چلی جانا۔ تمھارے سامنے بات چیت کرتے ہوئے میں جھیپونگی۔ وہان دو عورتیں نوکر ہونگی اور وہ اور میں۔
گورا۔ [بہت خوش ہوکر] بس بنگئی بات۔ چلو بس۔
کاہنی۔ ہے نہ صلاح کی بات۔ چُپ چپاتے کارروائی ہو جایگی اور جو وہ ویسا نہ نکلا جیسا تمنے کہا تھا تو عمر بھر صورت نہ دیکھونگی دیکھو ہمیں ذلیل نہ کرنا۔
گورا۔ مجھے کچھ تمسے دشمنی ہے۔ واہ۔ مگر ہان چیز دیکھنے کے قابل ہے۔
کاہنی۔ دیکھا چاہیے۔ لانبا قد ہے کہ نہیں۔ مجھے ٹھگنا آدمی پسند نہیں ہے۔
گورا۔ ٹھگنا نہیں ہے۔ میں کہتی ہوں پچاس ساٹھ آدمی کھڑے ہو جائیں۔ سب سے اونچا ہو۔ اور گال سرخ سفید۔ لال انگارا سے۔ ہونٹھ۔ جیسے بیر ہوتے ہیں۔
کاہنی۔ اور میرے اوپر اتنا ریجھ ہوا۔ کیا جانے تم کیا کہتی ہو۔ کیا اُسکو اور نہیں ملسکتی ہیں۔
گورا۔ مل تو سکتی ہیں ہزار۔ مگر تمھاری سی کہان ملے۔ اور اتنا دل بھی تو کسی پر نہیں آیا ہے۔ اگر تمکو ہزاروان حصّہ بھی اُسکی محبت کا جو تم سے ہے معلوم ہو جاے تو کبھی نہ چھوڑو۔ اب کل ہی معلوم ہو جائیگا۔ کل کچھ دور تھوڑا ہی ہے۔ اچھا تو میں کل روٹی دوٹی کھا کے آجاؤنگی۔
گورا ان سب سے رخصت ہو کر ڈولی پر سوار ہوئی اور سیدھی سُرن لالہ کی لنیاگئی۔

اور چور دروازے کی راہ سے داخل ہوئی - چور دروازہ اُس دروازہ کا نام تھا جہان سے
اُس بدمعاش کے پاس کٹنیان - بدکار عورتین - بدوضع لوگ اور اسی قسم کے آدمی
جایا کرتے تھے - گورا نے اُسکے آدمی سے پوچھا کہو لالہ کہان ہین - اسنے مسکراکر کہا [ایک چڑیا آئی ہی
ابھی پھڑکتی ہی - لاسا کیا لگا کے پھانسنا چاہتے ہین] گورا نے کہا [ارے اسکو دن رات سوا
عورتون کے بلانے کے اور بھی کوئی کام ہی] اسنے کہا انکے کام یہ ہین [ایک] عورتون
کو بلانا - [دوسرے] شراب پینا اور پلانا [تیسرے] دعا مانگنا کہ بڑے لالہ انکے باپ مرجاوین - گورا نے
کہا وہ کب مرنے والا ہی - وہ مرجاے تو ہم سب چین ہی نہ کرین - بڈھا آب حیات پی آیا ہی - اتنے
مین سرن نے جو گورا کی آواز سنی تو پکارا - یہان آؤ یہان آؤ - کہو کیا خبر لائین - بٹیا کہ بٹی
گورا بولی وہ کنیا راسی کوئی اور ہوتے ہونگے - لو مبارک کامنی رانی کل تمھاری بغل مین
ہونگی - چین لکھتا ہی - یہ خوشخبری سنکر سرن لالہ اُچھل پڑے - کہا جھوٹی ہو - ہمارے خوش
کرنے کو کہتی ہو - دیکھو مایوس نہ کرنا - گورا بگڑ گئی [تم تو شری ہو - ارے کل بغل مین بیٹھی ہو گی
نہ بیٹھی ہو تو ناک ناک بدتے ہین] سرن نے اسکا بہت شکریہ ادا کیا اور گورا نے کہا [لے اسی
بات پر آن کے لپیٹ تو جا] سرن نے بادن سے اشارہ کیا گورا نے ادھر اُدھر دیکھا تو سرن کی
آرام چوکی کے پاس ایک جوان عورت سکڑی سکڑائی بیٹھی پائی - دھک سے رہ گئی - ع
کاٹو تو لہو نہین بدن مین - کمرے کے سب دروازے بند تھے - اندھیرے مین کچھ دکھائی نہ دیا اور
یہ روشنی مین سے آتی بھی تھی - سرن نے جو گورا کی پریشانی دیکھی تو سمجھ گیا کہ اس عورت کو
دیکھکر جھجکی - دوسرے کمرے مین لیگیا اور کہا تم گھبراؤ نہین مین اس سے کہدونگا کہ دلی کی عورت
ہے اور اسکو یہان چھوڑ کر اُس سے جاکر کہا [یہ عورت دلی سے آئی ہے - تم ناحق اس سے
خوف کرتی ہو] وہ تنک کر بولی - اے دور ہو - جھوٹے زمانے بھر کے لپاٹیے ہم سے اُڑاتے ہی
یہ وہ ہندنی ہی گورا جسکا نام ہی - کڑھی ہوئی دھوتیان ساریان کرتیان پہنتی ہی - ہم اسکی قبر تک
سے واقف ہین - جبھی تو مین نے دُلائی سے منہ لپیٹ لیا] گورا یہ سب سن رہی تھی - سرن لالہ کو یہ
نہین معلوم تھا کہ گورا سن رہی ہی - اُس سے جاکے کہا [لو مین کہتا تھا کہ یہ دلی کی رہنے والی ہی وہ تمکو کیا جانے
بھلا] گورا جلی بھنی تو بیٹھی ہی ہوئی تھی اور بھی آگ بھبوکا ہوگئی - کہا تمھیں دوانی تہنا مین سب سن رہی تھی - اس دارے

سیر ایام تک تنہا دیا اور تو ان کے چھپکے دیتا ہی۔ تا کہ مین ویسی والی نہین ہون کسی بڑے گھر کی بہین ہون ۔ کاڑھنے کا
پیشہ کرتی ہون مگر گھر گرہستون مین تو جاتی ہون ۔ کوئی بوا کہتی ہی ۔ کوئی انا کہتی ہی ۔ کوئی بہن ۔ کوئی
بھابی ۔ جو یہ بات کھلجاے تو مین کہین منھ دکھانے کے قابل نہ رہون ۔ سرن نے تسلی دی کہ
ہم اسکو سمجھا دینگے مگر اب تم سچ سچ بتادو کہ کیا گفتگو ہوئی ۔

گورا ۔ گفتگو یہ ہوئی کہ تم سولھوان آنے کے مالک ہو ۔ پانچون گھی مین جان جوکھم تھی ۔ مین ڈرتی
کانپتی تھی کہ دیکھیے کیا ہوتا ہے ۔ بہت سنبھل کے اور سمجھ بوجھ کے مین نے چھیڑا کہ اس
نہانے دھونے پوجا پاٹ سے کیا ہوتا ہے ۔ دل صاف ہونا چاہیے ۔ وہ بولی ہان یہ تو ٹھیک ہے
مگر روز کے نہانے سے آدمی تندرست رہتا ہی ۔ بدن صاف رہتا ہی ۔ بیماریان پاس پھٹکنے نہین
پاتین ۔ پوجا مین پھولون اور گوگل اور کافور کی خوشبو سے آدمی چاق رہتا ہے ۔ چندن
کتنی اچھی چیز ہے ۔ مین نے کہا کامنی تم کہین کی بادشاہ وزیر ہوتین تو خوب ہوتا ۔ سب
یہی کہتے ہین کہ یہان بادشاہ وزیر کے قابل دو آدمی ہین ۔ عورتون مین کامنی اور مردون
مین سرن لالہ ۔

سرن ۔ (گورا کو زور سے لپٹا کر) کیا سوجھ بوجھ ہے پیاری ۔ بس تمپر سے صدقے ہو جاے
کیا اچھی سوجھی ہے ۔ ٹھہرو مین اس عورت کو رخصت کر دون تو پھر نڈر ہو کے باتین
کرین ۔

سرن لالہ نے چپکے سے اپنے آدمی سے کہا کہ اس عورت کو دو روپیہ دے کر
رخصت کرو ۔ کہو لالہ کی طبیعت اچھی نہین ہے ۔ کل بات چیت ہوگی ۔ اسنے دو روپے
دے کر رخصت کیا ۔ اب گورا نے بے تکلفی سے کہنا شروع کیا ۔

گورا ۔ جیسے ہی تمھارا نام سنا چہرے کی رنگت بدلگئی ۔ کچھ بولی نہ جا لی ۔ پھر مین نے
کہا وہ تو اس قابل ہی کہ تمھارا اسکا جوڑا ہوتا مگر نہوا ۔ اسپر بہت بگڑی ۔ برا بھلا کہا
اور اپنی ساس سے ——

سرن ۔ (پیشانی ٹھوک کر) ہارے ! کہدیا ؟

گورا ۔ جاتی تھی ۔ مین قدمون پر گر پڑی ۔ بڑی چرودری کی ۔ کسی طرح نہین مانتی تھی

تو مین نے ایک عورت سے جو اسکی نوکر ہے کہا کہ انکو سمجھاؤ۔اس سے دو اشرفیان ٹھہرین اسنے الگ لیجا کے سمجھایا جب جا کے جان بچی۔ہوتے ہوتے مین نے پھر ٹٹولا۔مگر وہی ٹھہرک تھی۔پھر مین نے باتون باتون مین تمھاری تعریف کرنی شروع کی۔کہ ایسا ہے اور ایسا ہے۔اور مین نے کہا کہ خالی اسکا ذکر کرنے مین کونسا ہرج ہے۔نام لینے سے تو دھنس نہین پڑیگا۔دنیا کی باتون مین سے ایک بات یہ بھی ہے۔جب مین نے کہنا شروع کیا کہ اسکی جان جاتی ہے۔اسکی جوانی پر رحم کرو۔وہ جان تمھارے فراق مین دیدیگا اور اسکی جوان جورو ابھی بچہ ہے وہ رانڈ ہو جائیگی اور دو خون تمپر ہونگے تو کہا (پھر آخر بتاؤ مین کیا کرون) مین نے کہا بس دور سے ذرا جھلکی دکھا دو۔وہ آنکھ بھر کے تمکو دیکھ لے۔اسپر بڑی خرابی کے بعد راضی ہو گئی۔

سرن۔(مارے خوشی کے اچھل پڑا) سچ کہو؟ اہو ہو ہو! (اور بھی خوش ہو کر) لاکھوں روپیے ہمین مل گئے۔تم سلامت رہو۔جان ڈالدی۔

گورا۔جب مین نے تمھاری بہت تعریف کی تو کہان تو نام سنتے ہی لگتی جاتا تھا۔کہان ایک دفعہ ہی سسکی بھر کے کہا (ہم بھی دیکھتے)

سرن۔(بہت ہی اچھل کے) ارے یہ مین خواب دیکھتا ہون یا سچ مچ ہے۔گورا اگر مین بھلے مانس کا ہون تو تمھارا عمر بھر غلام رہونگا۔

گورا۔کل مین سویرے جاؤنگی اور سب پکی پوڑھی کر کے آؤنگی۔جگہ دیکھ آؤنگی اور تم کو لیچلونگی۔

سرن۔تمھارے منہ مین گھی شکر۔

گورا۔ابھی اتنی ٹھرک باقی ہے کہ پہلے کہنے لگی کہ بس دور دور سے باتین کرونگی پھر کہا اچھا ایک دفعہ چوم بھی لے تو کوئی ہرج نہین ہے۔جب وہ میپر جان ہی دیتا ہے تو مین اتنا پتھر کا دل کیون کرون۔

سرن۔(انتہا سے زیادہ خوش ہو کر) سچ کہو!! مار لیا ہے۔کہین کل کی شام جلد آئے۔رات کاٹے نہ کٹیگی۔

گورا۔ لے ذراسی پلواؤ تو۔
سرن۔ ابھی لو۔ کوئی ہے۔ اس کمرے مین گلاس اور بوتل اور سب سامان رکھو۔ اگر آج بھر جیتے رہے اور شادی مرگ نہو گیا تو کل رات کو کامنی کے ساتھ ڈھال رہے ہونگے جان تک نکال کے قدمون پر رکھ دونگا اور یہ تو مجھکو پورا پورا الیقین ہے کہ ادھر مجھے دیکھا اور اُدھر ریجھ گئی۔
گورا۔ مین تو یہ کہہ آئی۔ کہنے لگی اسکی جورو تو خود لاکھ دو لاکھ مین ایک ہے تو وہ کیون مجھپر اتنا ریجھا ہوا ہے۔
سرن۔ پھر تم نے کیا جواب دیا۔
گورا مین نے کہا یہ سچ ہے اُسکی جورو لاکھ دو لاکھ مین ایک ضرور ہے مگر جو بات تم مین ہے وہ اُسمین کہان۔ زمین آسمان کا فرق ہے۔ اور تم پر اُسکا دل آیا ہوا ہے۔ جان دیتا ہے۔ روتا ہے اور اگر تم اُسکو نہ ملین تو اسمین شک ہی نہین کہ اُسکی جان جائیگی۔
سرن۔ تم نے وہ کام کیا جو کسی سے بھی نہوتا۔ بے دام کا غلام کر لیا۔ کل کی شام ہوگی۔ ہوگی بھی یا ہووے ہی گی نہین۔ جان نکال کے قدمون پر نہ رکھدون تو جبھی کہنا۔
سرن لالہ اور گورا ولایتی شراب پی رہے تھے گزک کھا رہے تھے۔ اور دونون بہت ہی خوش تھے۔ سرن تو اس سبب سے کہ سونے کی چڑیا ہاتھ آئیگی وہ نوجوان پری جو کرورون مین ایک ہے۔ وہ کامنی جسکی خدائی بھر مین دھوم ہے اور گورا کی خوشی کا یہ سبب تھا کہ ایسی کارگذاری کی۔ کامنی سی پاکباز پارسا۔ کامنی سی حور۔ کامنی سی جوان عورت کو جسکے قدم دھو دھو کے پینے کی اچھے اچھے شہزادے تمنا رکھتے۔ ڈھرے پر لے آئی اور یہ بھی کچھ کم خوشی کی بات نہ تھی کہ سرن اسکی اس کارگزاری سے خوش تھا ہزارہا دان ہی دے نکلیگا۔ یہ دونون کھا پی ہی رہے تھے کہ مرزا صاحب اور ثمر آگئے۔
ثمر۔ اخاہ۔ بی گورا صاحب بھی بیٹھی ہین۔ کیسے کیا نقشے ہین۔ آج تو والله غضب کا جوبن ہے

اور سرن لالہ کی تو دھوم ہے۔ کاٹے سر کی ایک نہ چھوڑی۔

مرزا۔ کنہیا ہین اپنے وقت کے۔ واہ رے سرن لالہ واللہ تیری بھی دھوم ہی۔ جب دیکھو نئی ہے

زن نو کن اے دوست در ہر بہار — کہ تقویم پارینہ ناید بکار

گورا۔ اب پارسی نہ لو کو بہت۔

مرزا۔ قسم خدا کی تم پر اب تک وہ جوبن ہی کہ سترہ اٹھارہ برس کی معلوم ہوتی ہو کیا کاٹھی ہے۔

گورا۔ ہان۔ اور تم ایسے چار پیدا ہو چکے۔

اس فقرے پر بڑا قہقہہ پڑا سب لوٹ لوٹ گئے۔ مرزا نے کہا (لے بھئی سرن لالہ اب انکو سنبھالو۔ اب ہم بھی پھبتیان کہنے لگینگے۔ تمھاری یہ معشوق ہین اس سے ہم نے سمجھا دیا۔ ہم بھی کہینگے اب) سرن نے کہا (کہین اس بھروسے بھی نہ رہیے گا۔ آپ ایک کہینگے تو یہ سو کہینگی۔ گورا بولی۔ (ہزار۔ ہم بند ہونے والون مین نہین ہین) مرزا نے کہا (اجی تمھارے دشمن بند ہون۔ تم ہزارون کو بند کردو۔ تمھارے سامنے کوئی زبان کھول سکتا ہے بھلا کیا مجال۔ یہ کیا شے ہین اور مین کیا چیز ہون اور سرن کس کھیت کی سولی ہین۔ تم حاضر جواب لوگ ہو صاحب) گورا نے کہا (آج برسون بعد یہ ایک قدر دان ملے۔ اے تم سلامت رہو ہمارے قدر کرنے والے۔ مگر یہ چپ چاپ بیٹھنا کیا معنی۔ جام چلے) سرن نے ان دونون کو بھی جام دیے۔ اور اب جام پر جام چلنے لگا۔

آخر کار وہ دونون پی پلا کے رخصت ہوئے اور صبح کو گورا سنہ ہاتھ منہ دھو کے کرایہ کی گاڑی پر سوار ہو کر کوئی دس بجے کے قریب کامنی کے پاس آئی۔ کامنی نے کہا مجھے رات کو نیند نہین آئی اور خواب مین دیکھا کہ سرن لالہ سامنے کھڑا ہاتھ جوڑ کر کہہ رہا ہے کہ میری جان تجھپر جاتی ہے۔ اگر مار ڈالنا ہے تو ویسا کہدو اور اگر یہ منظور ہے کہ مین کچھ دن زندہ رہون تو ذرا گلے سے لگا لو۔ بس اسنے گلے سے لپٹ کے بوسے لئے ہی تھے

کہ چوکیدار کمبخت نے غل مچایا (جاگتے کھنکھارتے رہیو) بس آنکھ کھل گئی جو میرا بس چلتا تو کھڑے کھڑے چنوا دیتی مگر بے بسی تھی بڑا رنج ہوا کہ ہائے گھڑی دو گھڑی اور کیون نہ لپٹا رہا۔ خواب ہی سہی۔ گورا بولی کیون گھبراتی ہو۔ اب تھوڑی دیر اور ہے۔ گیارہ بجا ہی چاہتے ہین۔ آدھا دن اور ہے۔ پھر تو تم اور سرن ایک جگہ ہو دین ہی گے۔ وہ بھی رات بھر تڑپتا رہا۔ گھڑی گھڑی چوکیدار سے پوچھے (کیا بجا ہو گا) رات آنکھون مین کٹی۔ کبھی ادھر کروٹ بدلے کبھی اُدھر۔ میری نیند بھی حرام کر دی۔ مین دلاسا دیتی جاتی تھی کہ گھبراؤ نہین۔ اتنی بھی بے چینی نہین چاہیے۔ ذرا سو رہو۔ مگر وہان نیند کہان۔ جون جون رات بھیگتی تھی۔ اشتیاق بڑھتا جاتا تھا۔ سویرے گجردم تڑکے ذری میری آنکھ لگی تھی کہ مجھے جگایا۔ آنکھ جو کھلتی ہے تو دیکھتی ہون کہ پائینتے بیٹھا ہوا پاؤن دبا رہا ہے۔ مین نے کہا کیون کانٹون مین گھسیٹتا ہے۔ ہاتھ جوڑے کہ اب جلدی جاؤ۔ مین سوچی کہ جسکے ہان جاؤنگی وہ کیا کہے گا۔ ایک تم نے نہ کچھ کہا مگر اور سب گھر مین کیا کہتے کہ ابھی کل ہو گئی ہے اور تڑکا نہین ہونے پایا کہ آج پھر موجود ہوئی۔ مین نے ٹال دیا۔ اچھا کیا نا۔ کامنی ہنسی اور اپنی خوشی ظاہر کی کہ وعدے کی سچی نکلین بلکہ اگر اور سویرے آگئی ہوتین تو اور تسلی ہوتی ہم نے جو وعدہ کیا ہے وہ پورا اُترے گا اسمین فرق نہ پڑے گا۔ دیکھین تو ہے کیسا [اسکے بعد کامنی نے تلسا اور زینب کی مان کو بلایا اور گورا کو انکے ساتھ کیا اور کہا ان دونون کو جگہ معلوم ہے جسطرح یہ کہین اسطرح تم سرن لالہ کو شام کو لانا۔ چراغ جلے کے بعد مگر باغ کی جو املاک ہے اسمین ذرا ہولے ہولے بولنا۔ یہ بتاؤ کہ بی کے سرن لالہ ابتک تو نہین جانتے کہ غل غپاڑا مچے اور مفت کا فضیحتا بیٹھے بٹھائے ہو۔ ہماری اور اُنکی دونون کی آبرو جائے گورا نے سمجھایا کہ ہمارا ذمہ ہے۔ اگر وہ چون بھی کرے تو جو چور کی سزا وہ ہماری سزا خاطر جمع رکھو۔ جتنا کہینگے اُتنا ہی ہو گا۔ بال بھر فرق نہ پڑیگا ماے دیکھ ہی لوگی۔ یہ کہکر گورا رخصت ہوئی اور زینب کی مان اور تلسا اسکے ساتھ ہوئین۔

حضرات ناظرین۔ ممکن نہین کہ آپ لوگون کو انتہا کی حیرت نہوئی ہو کہ کامنی اور یہ بیحیائی! سچ ہے عورت کا کوئی اعتبار نہین رہے تو آپ سے۔ نہین تو اُسکے باپ سے

حیرت ہو گی کہ یہ وہی کامنی ہی جو اپنی جدائی کے صدمے سے راتون کو چونک پڑتی تھی
یہ وہی کامنی ہی جسنے میان کو یاد کرکے بڑی حسرت کے ساتھ کہا تھا۔

کہانی مجھے کوئی جھٹ پٹ سُنا	مین واری گئی میری اچھی بوا
اُچٹ جاتی ہی نیند آئی ہوئی	اُداسی سی ہو دل پہ چھائی ہوئی
سدھارے پیا راگھر سے مُنہ موڑکر	اکیلا مجھے بن مین یان چھوڑ کر
نہین چین آتا مجھے اک گھڑی	ٹھکانے نہین ہی طبیعت مری

یہ وہی کامنی ہی جسنے خواب مین دیکھا تھا کہ اُسکا میان رن کے میدان مین لڑ رہا ہی اور
آنکھ کھُلتے ہی تڑپ گئی اور اب وہی کامنی کہ رہی ہی کہ سرن لالہ کو مین نے خواب مین دیکھا کہ
گلے سے اُسنے لگا لیا مگر اسی وقت آنکھ کھُل گئی اور افسوس کرنے لگی کہ ہائے سُرن دو گھڑی
کا مل کیون نہ گلے سے لگائے رہا۔ یہ وہی کامنی ہی جسنے مندر مین تُلسا سے کہا تھا کہ دیُوا۔ یہ ایسا
پاپی ہی کہ مندر تک مین کھوٹ کی بات نہین بھولتا۔ اور اُسی سرن کی نسبت اب یہ تیاریان
ہون تو تعجب کی بات ہی یا نہین۔ ذرا ہی سی دیر مین۔ ع۔ کدھر تھی طبیعت کدھر ہو گئی +
اب سنیے کہ شام کو زینب کی مان اور تُلسا کرایے کی گاڑی پر سرن لالہ اور گورا کو بٹھا کر
ایک باغ مین لیگئین۔ پکی سڑک سے اُتر کر یہ چارون اندھیرے مین باغ کی طرف چلے چلتے چلتے
سرن نے کہا بھئی واللہ اچھی جگہ تجویز کی۔ بالکل بیہڑ۔ یہان تو کوئی کسی کو مار بھی ڈالے تو کانون
کان خبر نہو۔ ایسی باتون کے لیے یہی جگہ مناسب ہی۔ اب یہان چاہیے ناچو چاہیے گاؤ بجاؤ۔
جو چاہو سو کرو۔ اب باغ کے اندر ایک گری ہوئی دیوار کی راہ سے کھائی پھاند کے داخل
ہوے۔ تو سناٹا پڑا ہوا۔ اور اندر آے تو ایک عورت نے کہا دسرکار رسان رسان
چلے آئین۔ خدا خدا کر کے باغ کی چھوٹی سی کوٹھی مین پہونچے۔ وہان بھی اندھیرا پڑا ہوا۔ اس
عورت نے چپکے سے تُلسا سے کہا (چلو بلاتی ہین) زینب اور تُلسا دونون سرن اور گورا کو
چھوڑ کر کامنی کے پاس گئین۔ وہان سے تُلسا نے آن کر کہا (چلو اس کمرے مین بلاتی ہین۔)
یہ فقرہ سننا تھا کہ سرن کا گز بھر کا کلیجا ہو گیا۔ مارے خوشی کے آنسو ڈبڈبا آے۔ اُسنے
دو دفعہ کامنی کو عمر بھر مین دیکھا تھا اور دونون دفعہ عشق کا تیر کلیجے کے پار ہو گیا تھا اور

واقعی کامنی کی ایک ایک ادا پر اُسکی جان جاتی تھی۔ اب اِسکو مایوسی ہو گئی تھی کہ کامنی ہاتھ نہ آئیگی
لیکن جب گوپا نے آن کے کہا کہ لو مبارک۔ کامنی کو ہم راہ پر لے آئے تو جیسے مردہ جی اُٹھا۔
اور اب تو سرن نے اپنی آنکھون ہی دیکھ لیا اور کانون سُنا کہ دِ چلو بلاتی ہین) اب تلسا نے
کامنی کے پاس آکے سرن کے سامنے کہا کہ دا تھون سے زینب کی مان کو مارے لحاظ کے
ہٹا دیا اور اُس سے کہا کہ یہ مرد جھاڑ پھونک کرنے آیا ہی اور کچھ پوچھا بھی کریگا تم دوسرے ذہب کی ہو
ذری دوسرے کمرے مین چلی جاؤ۔ اُسکو یون ٹالا مجھ سے کچھ پردہ نہین ہی تمھارے سامنے
کھلینگی نہین۔ جو تم بھی ذرا دیر کو باغ مین ٹہلو تو وہ بے شرم ہو کے ملین۔ سرن نے فوراً کہا۔
دگورا چلی جاؤ) وہ بولی (مین خود جاتی ہون۔ تمکو نئی دُلھن مبارک۔ چین کرو ہمکو نہ بھولنا)
یہ کہکر گورا باہر چلی گئی اور مارے خوشی کے جامے مین پھولی نہ سمائی۔ سرن کو ساتھ لیکر
تلسا نے ایک موم بتی روشن کی اور اتنی دیر مین یہ پہلا ہی مرتبہ تھا کہ اس باغ اور کوٹھی مین
روشنی ہوئی۔ سرن کی دلی خوشی کا حال لکھنے کی کوئی ضرورت نہین۔ تلسا اسکو ایک اور
کمرے مین جہان گھٹا ٹوپ اندھیرا چھایا ہوا تھا جو اُس روشنی کے سبب سے کم ہو گیا تھا لیگئی پہلی
بات جو روشنی کے سبب سے سرن لالہ نے دیکھی یہ تھی کہ ایک کرسی پر دیوار کی طرف منھ کیے
کامنی بصد ناز و انداز بیٹھی ہی شربتی کی گلابی رنگی ہوئی چادر جسپر کامدانی کا بھاری کام کیا ہوا تھا
سر سے پانون تک اوڑھے عطر سے ڈوبی ہوئی چوتھی کی دُلھن بنی ہوئی بیٹھی تھی۔ جیسے ہی سرن نے
اندر قدم رکھا اُسنے چادر سے اور بھی رُخ انور کو چھپا لیا اور اس چھپانے اور ہاتھ کے اُٹھانے
مین جو چوڑیون کی آواز آئی تو اس آواز نے سرن کے کلیجے پر تیر کا کام کیا۔ دل ہاتھ سے جاتا رہا
اور اس قدر بیقرار ہوا کہ بے اختیار جی چاہتا تھا کہ کامنی کو لپٹ جاے اور نہ لپٹے تو اپنے
آپ کو اسپر سے نچھاور تو ضرور کر دے مگر تلسا نے اشارہ کیا اور وہ بھی سوچا کہ معشوقون کو
زیادہ چھیڑنا ٹھیک نہین ہی۔ ع۔ گڑ سے جو مرے تو زہر کیون دو۔ تلسا کے ساتھ ساتھ ایک اور
کمرے کے اندر گیا۔ وہان بھی اندھیرا چھایا ہوا۔ اس بتی کی روشنی سے معلوم ہوا کہ ایک
پلنگ بچھا ہوا ہی۔ تو تین چنی ہوئی۔ گزک کا سامان بھی ہی۔ پانی کی صراحیان بھی رکھی ہین شراب
اور پانی پینے کے گلاس بھی ہین۔ روح کو بالیدگی ہوئی کہ جو بات چاہتے تھے وہ حاصل ہو گئی

ایک دفعہ سوچا کہ یا الٰہی یہ خواب ہے یا سچ مچ کامنی کی سیج بچھی ہوئی ہے۔ تلسا نے انگوٹھیک پڑھا کر
کہا دمڑہا بیٹھین مین جاکے اُنکے چھپرے اُتروا ڈالون۔ کیونکہ ابھی ابھی چوڑیان بدلی تھین۔ جو
چھپرے بھی پوشینگے تو بڑا فضیحتا ہوگا۔ وہ ابھی ابھی آتی ہین اور مین جاکے روشنی لیے آتی ہون؟
تلسا کے جانے کے آدھ گھڑی کے بعد سرن لالہ کو بھی کے کھڑکھڑانے کی آواز آئی چونکتا ہوے کہ یا
خدا یہ کیا آفت آئی۔ کامنی نے تو اتنا انتظام کیا کہ شہر سے دور آئین۔ گاڑی سڑک پر ٹھہری۔ یہان
پرندہ پر نہین مار سکتا۔ زینب کی مان اور گورا تک سے پردہ کیا۔ کہین ایسا نہو کہ یہ سب محنت
بیکار جاے اور کوئی غیر آدمی آن کے مزا کرکرا کر دے۔ بارے گاڑی رُک گئی اور دو ہی تین
منٹ مین گھڑگھڑاتی ہوئی چلی اور جب اسقدر دور نکل گئی کہ گھڑگھڑاہٹ کی آواز کان تک
نہ پہونچی تب اُنکی جان مین جان آئی۔ کہا چلو بڑی بلا سے چھٹکارا ملا۔ پھر ایک دفعہ سوچا کہ
کہین ایسا نہو کہ کامنی چلی گئی ہو۔ ہاے اگر ایسا ہوا تو اسی باغ مین مرجاؤنگا۔ یہین دم نکلیگا
معشوق تو ہو ہی۔ شاید دل مین آگئی ہو کہ یہ بُرا کام ہے۔ دل پر آگئی سوار ہوگئی ہو۔ اتنے
مین آواز آئی (چور چور چور) اور کئی آدمی دوڑ پڑے اور سرن لالہ کانپ اُٹھے کہ غضب ہوگیا
ارے چور کمبخت کہان سے مر اپٹا آگیا سوچے کہ ایسا نہو کوئی اِس کوٹھی کو گھوسلے اور ہم
دھر لیے جائین عشق اور کامنی دونون کو بھول گئے اور کانپنے لگے۔ کسی نے آن کے دروازے
پر ایک دو ہتڑ مارا بس اب تو اُنکی جان ہی پر بن گئی۔ آدھا خون خشک ہوگیا کہ اب دھر لیے گئے
آخر کار معلوم ہوا کہ کوئی افیمی اونگ گیا تھا کسی مالی نے اس سے دل لگی کی وہ چونک اُٹھا
اور چور چور کرکے دوڑا اور مالی بھی اُسکے بنانے کے لیے پیچھے دوڑے۔ اب پھر جان مین جان
آئی۔ طرح طرح کے خیالات اُسکے دل مین جا گزین تھے کہ دفعتہً ایک قسم کی آواز نے اُسکو
از سر نو زندہ کر دیا۔ وہ آواز کیا تھی۔ وہ جھرون کی آواز تھی۔ سرن تاڑ گئے کہ تلسا نے اب
کامنی سانی کے چھڑے پاؤن سے نکالے۔ اب ہمارا معشوق ناز سے آتا ہوگا عجب انداز سے
آتا ہوگا۔ گو اندھیرا گھٹا ٹوپ چھایا ہوا تھا مگر یہ آنکھین جما جما کے دیکھتے تھے [illegible]ادور کی
بھی آواز دھماکے کی آئی اور اُنکے کان کھڑے ہوے اور شوق کی آگ بھڑکی [illegible]رشوق نے
اور بھی جوش کیا۔ ایک ایک منٹ ایک ایک برس کے برابر معلوم ہوتا تھا اتنے مین

دروازے کے کھلنے کی آہستہ سے آواز آئی اور سرن لال کا کلیجا بلّیون اچھلنے لگا۔ کامنی اُٹھکر پلنگ پر متمکن ہوئین۔

حضرات ناظرین کامنی کے وہ خیالات یاد کیجیے جسب ہنسیا کو سمجھاتی تھین کہ

ہنسیا تجھکو یہ ہوا کیا ہو سامنے تیرے بسیوا کیا ہو

اب یہ کہنے کا موقع ملا کہ کامنی تجھکو یہ ہوا کیا ہو۔ الخ اسی کامنی نے کہا تھا۔

(سیکڑون گھر سرن نے گھالے ہین اک ملا ہی وہ مردوا کیا ہو)

اب یہ خود انکو کیا ہوگیا۔ خود را فضیحت و دیگرا نرا نصیحت۔؟

اب سنیے کہ اِدھر کامنی نے پلنگ پر قدم رکھا اُدھر عطر کی خوشبو سے سرن لال کا دماغ طبلۂ عطار بنا اور جوش کی آگ بھڑکی اور انھون نے آو دیکھا نہ تاؤ عین مستی مین آ کر وہ مستی جو انسان کو اندھا کر دیتی ہو، ہاتھ بڑھایا۔ اندھیرے کے سبب سے ہاتھ پلنگ کی پٹی پر پڑا سنبھل کر یہ آگے بڑھے اور چاہا کہ کامنی کو اپنے قریب گھسیٹین۔ کامنی جو سُکڑی سکڑائی گردن جھکائے بڑی شرم اور حیا کے ساتھ جسمین بناوٹ زیادہ اصلیت کم تھی بیٹھی تھی اب اور بھی سکڑ گئی۔ انھون نے بازو پکڑ کر یون تقریر کی۔

پیاری کامنی میری جانی پیاری۔ میرے ہزار دس ہزار بلکہ مجھ سے کمین بہتر تمیر بلکہ تمھاری ایڑی چوٹی پر صدقے۔ مدت سے تمھارا عاشق زار ہون۔ تمھاری محبت کے دام مین گرفتار رہون تمھاری جان سے دور مثیر مرتا ہون۔ آج ذرا جان مین جان آئی۔ گو اسوقت یہان اسقدر اندھیرا تھا کہ ہاتھ کو ہاتھ نہین سوجھتا تھا مگر جب سے تمنے اس کمرے کو رونق بخشی کوٹھی بھر روشن ہوگئی۔ دوالی کی رات کو چوک مین اتنی روشنی نہین ہوتی جتنی تمھارے گورے گورے گالون سے اس کمرے مین ہوگئی ہے۔ یہ معلوم ہوتا ہو کہ وہ نور ہیرا کسی نے یہان لاکے رکھدیا۔ یا چاند کا ٹکڑا اس کمرے مین آگیا۔ میری جان تک حاضر ہو اگر بس چلتا تو کلیجا کاٹ کر تمکو کلیجے مین دھر لیتا۔ اب اتنی مہربانی میرے حال پر کی ہو تو ایک ذرا سی عنایت اور کرو مجھ اپنے غلام کو اپنا گورا گورا مکھڑا چومنے دو۔ بس اسکے بعد اگر اور کوئی فرمائش کرون تو ابرو کے اشارے سے قتل کر ڈالو۔ اسوقت میرے دل کا عجب حال ہو۔ ایک تو تمھارے

معشوق کی ہستی۔ دوسرے یہ کہ تم سی اٹھتی جوانی والی پری بغل مین ہی ہم اور تم جب ایک پلنگ پر رات بھر اسے بیٹھے ہون تو بتاؤ دل کیونکر قابو مین رہے۔ تیسرے تمھاری یہ چھوٹی یہ کالی ناگن یہ دل ڈسنے والی سانپین اسکے عطر کی خوشبو اور بھی مست کیے دیتی ہی۔ مارے ڈالتی ہی۔ یہ کہکر سرن لال نے بہت ہی مست ہوکر گلے لگا ہی لیا۔

حضرات ناظرین۔ دیکھیے کیا اندھیر ہو رہا ہی۔ رنبیر سنگھ رن کے میدان مین ہین اور وہان ہر دم و ہر لحظہ اپنی پیاری بی بی کو دل سے یاد کیا کرتے ہین۔ اور اکثر بے چین ہو جاتے ہین کہ یا خداوہ کون دن ہو گا کہ پیاری بی بی سے ہم اپنی بغل گرمارہے ہونگے اور یہان اُنکے ناموس کا شیشہ چکنا چور ہو رہا ہی۔ اب خدا جانے بات کیا ہی آگے چلکر اسکا کیا ہو گا معلوم

مگر بات عجب ہو رہی تھی۔ باغ شہر سے کوسون دور۔ اپنا نہ بیگانہ۔ سرن مرد بیگانہ نا سا بھی پاس نہین۔ گورا اور زینب پہلے ہی الگ کر دی گئین۔ کمرے مین ایک جوان مرد اور ایک جوان عورت۔ دونون ایک پلنگ پر ستم کا سامنا ہی۔ خیر پہلے تو سرن لال نے لجاجت کی بعد ازان ذرا ہاتھ بڑھایا۔ مگر آگ اور پھوس کا ساتھ کیا۔ جب نہ رہا گیا تو گلے لگا ہی لیا۔ کامنی جو ابتک ٹکی بیٹھی ہوئی تھی اب اس سے بھی نہ رہا گیا اور اپنے آپ سرن کے گلے مین ہاتھ ڈالدیا۔ اندھا کیا مانگے دو آنکھین۔ اس چوتھی کی دلھن کا خود مست ہوکر اسکے گلے سے لپٹ جانا بس غضب ہی تو ہو گیا۔ سرن نے لپٹ کے مچھیان لینی شروع کین اور ادھر کامنی نے انکو اور زور سے لپٹایا۔ سرن نے بھی زور سے گلے لگایا مگر جون جون سرن لال مست ہو ہو کے لپٹاتے تھے کامنی اور زیادہ زور کرتی تھی یہان تک کہ کامنی کا زور غالب آگیا اور ایک دفعہ ہی کامنی نے جو چپاتے سے چپاتا بھڑکے اب زور کیا تو سرن پلنگ پر چت گرے اور کامنی اسی طرح لپٹائے ہوے اوپر۔ ویسے ہی کامنی نے پھر سرن کو اٹھایا اور اس زور سے دبایا کہ سرن کی زبان سے ہائے مرا یہ کلمہ نکل گیا۔ اور کامنی نے انکو چت سے پٹ کرکے ہنستے ہنستے گانٹھ لیے اور دو گھسے ایسے دیے کہ سرن نے ابکی زور سے غل مچایا۔ اری گورا دوڑ۔ مین مرتا ہون۔ گورا دوڑ۔ مگر کوئی جواب ہی نہین دیتا۔ سرن نے پھر غل مچایا مگر بیکار۔ اب کامنی نے پنجابی سواری پر گانٹھ دی۔ اور سرن نے کہا اب

جان گئی، اور کامنی نے ڈنڈے لگانے شروع کیے۔ ایک ایک ڈنڈے پر سرن کہتا تھا
(ہاے)۔ (ارے کس بلا مین پھنسا)۔ (گورا۔ او گورا۔ ارے یہ کہان پھنسا دیا)۔
کسکی گورا اور کہان کی گورا۔ کوئی ہو تو بولے۔ اتنے مین کامنی نے اب اِنکو لپوٹے لگانے
شروع کیے۔ اور مارے تھپیڑون کے مُنھ لال کر دیا۔ اور پھر ڈنڈون پر ڈنڈے لگانے۔
اتنے مین ایک آدمی نے دروازہ کھولکر روشنی دکھائی اور سرن لالہ کفن پھاڑ کے بولے
(گورا) یہ کہکر اُس شخص پر جو نظر ڈالی جسکو یہ کامنی سمجھے ہوے تھے تو دیکھتے ہین ایک لڑنتیا سیدی
پہلوان تگڑا جوان اوپر چڑھا ہوا ہی۔ دم تو یون ہی فنا ہو گیا تھا اب رہا سہا اور بھی فنا ہو گیا
روشنی تو گل ہو گئی اور سرن لالہ کو کھٹ پٹ کھڑ بھڑ کی آواز آنے لگی۔ انھون نے جی کڑا کر کے
کہا بھئی تم کون لوگ ہو اور ہماری جان کے کیون دشمن ہوے ہو۔ اسپر اس سیدی نے
اور دبایا۔ اور کھڑ بھڑ کم ہو گیا۔ بعد ازان سیدی پلنگ سے اتر گیا اور کسی نے پلنگ کو زور سے
پٹک دیا تو سرن لالہ گرے اور پلنگ کوئی باہر لیگیا۔ اب انھون نے بہت غل مچانا شروع کیا۔
اور انکو یہ معلوم ہوا کہ کل کوٹھی بند کر دی گئی۔ یہ امیر آدمی۔ پوتڑون کے رئیس۔ مکان کوٹھی
باغ املاک۔ جاگیر۔ گانون۔ پرامیسری نوٹ۔ لکھو کھا نقد۔ جواہرات۔ زیور۔ آدمی نوکر چاکر
مرد عورت خادم خادمہ۔ گھوڑے ٹٹو بگھیان۔ فرش فروش کل اسباب امارت اور
سامان امیرانہ موجود۔ ہر وقت دو چار مصاحب پاس۔ کوچ مسہری دنگل کے رہنے والے
دفعتہً اس مصیبت مین پڑ گئے کہ آدمی نہ آدم زاد۔ نوکر نہ چاکر ایک کوٹھی مین پڑے ہوے
چو طرفہ سے بند۔ ہو کا عالم۔ اُلو بھی نہین بولتے۔ پکارتے ہین تو کوئی جواب دینے والا بھی نہین۔
کہین سے آواز بھی نہین آتی۔ نہ پلنگ نہ کرسی نہ بچھونا۔ سوجھتا ہی نہین کہ کہان ہین کہان
نہین ہین۔ ٹٹول ٹٹول کے اِدھر اُدھر جانے لگے۔ بہت ہی بیقرار۔ طبیعت انتہا سے
زیادہ پریشان۔ موت کا سامنا۔ بہت ہی غل مچایا۔ آخر کار اپنی مصیبت پر اُسکو رونا
آنے لگا۔ یا الٰہی مین کہان ہون۔ اور کس جرم مین اس سزا کو پہونچا۔ ہاے مین تو کہتا تھا
کہ جانی تمھارے گورے گورے مکھڑے سے اس اندھیرے کمرے مین چاند اتر آیا۔ دیکھتا
ہون تو سیدی۔ مین بھی کہتا تھا کہ کامنی اور اس زور سے دے مارے۔ پلنگ تک

ملگیا۔نام کامنی اور ٹونٹر پیل۔ہڈیان پسلیان درد کرنے لگین۔ اور گردن کا تو خدا ہی حافظ ہے۔
وہ تو خیر جو ہوا وہ ہوا۔سب سے زیادہ مصیبت تو یہ ہے کہ اکیلا اندھیری کوٹھری مین بند ہون
قید تنہائی۔پوری قید تنہائی۔لاحول ولاقوۃ!!! اسکے بعد پھر غل مچایا (خدا کے لیے جو کوئی ہماری
آواز سُنے اگر ہندو ہو تو گنگا کی قسم اور مسلمان ہو تو قرآن کی قسم ہمارے اس گاڑھے وقت
آڑے آئے نہین تو ایک بیگناہ کی جان جائیگی۔ابھین بارہ کا گجر بجا۔سرن نے ایک ٹھنڈی
سانس بھری اور کہا یا خدا یہ آدھی رات کیونکر کٹیگی۔ہمارے کاٹے تو نہ کٹیگی۔اُف اِکس بلا مین
مبتلا ہوا۔اور سب سے بڑھ کر مصیبت یہ ہے کہ آدمی نہ آدم زاد۔اور کال کوٹھری کا سا مثال
کاش اگر اسی کال کوٹھری مین دو چار اور بھی بیگناہ قید ہوتے تو خیر انسان کی صورت
نہین اندھیرے مین دیکھنے مین آتی تو یہ تو تسلی ہوتی کہ کوئی باتین کرنے والا تو ہے۔اب تو
ع۔سیکڑون کوس نہین صورت انسان پیدا + دیر تک کمال پریشانی اور سخت حیرانی
مین کبھی بیٹھ جاتا تھا کبھی اِدھر اُدھر ٹٹول ٹٹول کے راستا ڈھونڈھتا تھا۔اندھیرے مین
راستا کہان۔اِدھر ٹکر کھائی۔اُدھر ٹکر کھائی۔یہ گرا وہ گرا۔کبھی سر مین چوٹ لگی۔کبھی پانون
مین۔اب اسقدر عاجز ہوگیا کہ زار زار رونے لگا۔اتنے مین ایک بجا۔اور اسنے ایک
دروازہ پایا اور جان پر کھیل کر اُسکو خوب زور سے دھمدھایا۔اِس آواز کو سُنکر ایک
آدمی نے غل مچایا (ارے کون ہے۔دروازہ توڑے ڈالت ہے) اِنکی جان مین جان آئی
کہ خدا کا شکر ہے انسان کی آواز تو سنائی دی۔کہا بھائی ہم ایک مصیبت زدہ ہین ہمپر
رحم کرو اور دروازہ کھولدو۔اتنا سننا تھا کہ اُسنے اور بھی غل مچایا (کہان صاحب۔
کہان صاحب۔ارے دیبی مالی۔دیبی مالی ہو) انھون نے آواز سُنی۔اِسکے جواب مین
کسی نے کچھ کہا جو انکی سمجھ مین اچھی طرح نہ آیا مگر مرے سے زندہ ہوگئے کہ کہین دروازے
تو کھُلین۔بلا سے چور ہی بنائے جائین مگر قید تنہائی سے تو کہین نجات ملے۔اب اِنھون نے
دو آدمیون کو باتین کرتے سُنا ایک نے کہا اِس کوٹھی مین کوئی بھوت ہے دوسرا بولا
بھوت نہین تمھارا سر ہے۔اسپر یہ بول اُٹھے۔بھائی ہمکو بچالو۔تب تو دوسرا بولا ارے
ارے سچ تو کہتے ہو۔ابے تو کون ہے۔جواب دیا۔بھائی مین مصیبت زدہ ہون۔پوچھا

بولتا کہان سے ہے۔ سرن نے مارے گھبراہٹ کے کہا (منھ سے) وہ بولا منھ سے نہین تو اور کہان سے بولیگا۔ تو ہے کس جگہہ۔ کہا (کوٹھی مین بند ہون) ۔ ان دونون کی راے ہوئی کہ کوئی آسیب ہے۔ خانصاحب کو جو کوٹھی کے دارو غہ تھے بلوایا۔ وہ پریشان ہوکر آے اور جب آسیب کا نام سُنا تو بہت جھلاے کہ ہم میٹھی نیند سور ہے تھے خواہ مخواہ دو بجے جگا دیا۔ آسیب کی ایسی تیسی۔ اُن دونون نے قسمین کھا کر کہا کہ اچھی طرح آسیب کی آواز آئی ہے۔ ارے آسیب بول۔ سرن نے کہا جناب خان صاحب مین آسیب نہین ہون۔ آدمی ہون۔ اب تو خان صاحب بھی چونکنا ہوے (این! مین تو تم لوگون کو لغو سمجھتا تھا مگر یہ تو ٹھیک نکلا پھر اب دروازے کھولونا ایک نے کہا سرکار نہ کھولو۔ تڑکا ہونے دو۔ دوسرے نے کہا۔ (صاحب مالیون کو بلوالو) مالی اور کل باغ والے بلوائے گئے۔ اور چراغ آیا اور مشعل روشن کی گئی۔ اور دروازے کھولے گئے۔ کھولتے کھولتے جب اسکے کمرے کا دروازہ پاس آیا تو کسی نے اینٹ ہاتھ مین لے لی۔ کسی نے چیلا۔ کسی نے لٹھ تانا۔ ایک مالی نے مہندی کاٹنے کی قینچی لے لی اور کہا لوہے سے بھوت بھاگتا ہے۔ اب ڈرتے ڈرتے سرن لالہ بلکہ سرن بھوت کا دروازہ کھولا گیا۔ روشنی تیز تھی۔ دیکھا تو ایک نوجوان خوشرو آدمی۔ عمدہ لباس پہنے ہوئے۔ عطر مین ڈوبا ہوا۔ (آپ کون) کہا حضور مین کیا عرض کرون کہ کون ہون مصیبت زدہ ہون۔ آپ لوگون نے میری جان بچائی ورنہ مین تو اس قید تنہائی مین مرہی گیا ہوتا۔ خان صاحب نے کہا (اگر آپ کسی مردے کی روح بہیئت انسانی ہین تو اسمین شک نہین کہ نفیس روح ہو۔ خبیث روح نہین ہو) اُسنے کہا جناب خان صاحب خدا گواہ ہے مجھے آپ نے زندہ کر لیا۔ اتنے مین ایک مالی نے انکو دیکھکر کہا (کیا سرن لالہ ہین۔ ارے لالہ تم کہان ؟)

سرن۔ کون۔ پورن مالی۔ خیر کوئی پہچاننے والا تو ہے؟

پورن۔ ارے ہجور ہم تو باپ دادا سے نمک کھاے ہوے ہین۔

خان۔ پورن تم پہچانتے ہو انکو۔

پورن ہجور بیس برس تک نوکری کی ہے۔

خان۔ آپ یہان اس خالی کوٹھی مین آئے کہان سے۔ اور کیون آئے اور بند کیونکر ہو گئے یہ ماجرا کیا ہی۔ ہماری سمجھ مین کچھ نہین آتا۔ دو بجے رات کو آپ اس کوٹھی مین کہان سے بند ہو گئے۔

سرن لالہ نے خان صاحب کو علیحدہ لیجا کر کچھ کچھ حال بیان کیا اور کہا میرے ساتھ دغا کی گئی۔ اب آپ مہربانی کرکے ایک آدمی میرے ساتھ کیجیے مین ان سب کے لیے سو روپیے انعام سے کے دونگا۔ خان صاحب آدمی بھلے مانس تھے۔ کہا آپ رئیس کے لڑکے ہو کر اپنی یہ بیعزتی کرتے ہین قسم خدا کی مین اگر اسوقت چاہون تو کھڑے کھڑے آپ کو ذلیل کر ڈالون۔ ساری عزت خاک مین ملجائے۔ آپ پرائے مکانون مین آکے بدعتین کرتے ہین۔ پھر آپ چاہے ہزارون صرف کیجیے۔ کیا ہوتا ہی۔ بے خبر دار جو آپ کبھی ایسی بے ضابطگی کی۔ اور وہ سیدی کون ہی۔ یہ سب کیا معاملہ۔ آپ کی گردن سوچی ہوئی ہی۔ سرن نے کہا دشرم آتی ہی کہتے ہوے وہ پہلوان۔ مین بھیتی کیا جانون اُسنے ڈنڈے لگانے شروع کیے۔ تین بجے کے وقت سرن لالہ خان صاحب کے ٹٹو پر سوار ہو کر چلے اور پورن مالی انکے ہمراہ ہوا۔ راستے مین پورن نے اِنسے کہا لالہ آج بھور یہان کہان۔ ہم بچ سمجھے کہ بھوت ہی۔ جان نکس گئی۔ دیکھتے ہون تو سرن لالہ ہے! لالہ یہان کہان۔ دھک سے رہ گئے۔ کہ بھور یہان کہان آئے۔ سرن لالہ پورن کے ملنے سے خوش ہوے کہ پورن نے خان صاحب اور کل مالیون سے کہدیا کہ یہ کون شخص ہی کس لکھپتی کا لڑکا ہی اور اسکی کیا عزت ہی۔ ورنہ خان صاحب انکو بے ذلیل کیے ہوے بھلا کب جانے دیتے۔ اور کوئی وجہ بھی نہ تھی۔ کسی کے باغ اور مکان اور کوٹھی مین بغیر اُسکی اجازت کے جانا اور پھر دو بجے رات کو بھوت بنکے غل مچانا بھلا یہ بھی کوئی بات ہی۔ مگر خان صاحب نے بڑی بھلمنسی کی۔ انکو یہ بھی افسوس تھا کہ پورن مالی نے ہمکو اس حالت مین دیکھا۔ راستے مین اپنے اوپر نفرین کرتے جاتے تھے کہ یہ کیا حرکت سرزد ہوئی بُرے کام کا بُرا انجام ہی۔ دل ہی دل مین قسمین کھاتے جاتے تھے کہ اب کبھی

ایسے کام کے قریب نہ پھٹکینگے - اب سے آسے گھر سے آئے - پورن مالی ہر قدم پر نصیحت کرتا جاتا تھا اور اُسکی نصیحت اُنکو تیر کی طرح لگتی تھی - مگر چپ - خدا خدا کرکے پانچ بجے سے پہلے سدن لال مکان پر پہونچے - پھاٹک کھلا - اور آدمی نوکر چاکر سب دوڑ پڑے - چوکیدار نے کہا دسرکار بڑی ڈھنڈ اس پڑی - بڑے لالہ نے کھانا نہین کھایا - آدمی دوڑائے گئے - مجبور کہین نہ ملے) ایک اور آدمی نے کہا (سرکار - ایسا نہ کیا کیجیے) یہ سیدھے کوٹھی مین آئے - وہان دیکھا لمپ روشن ہین - مرزا صاحب اور تمر اور گورا اور رلالہ گوپی چند بیٹھے ہین -

تمر - ارے یار کنھیا ہو واللہ -

سدن (خدمتگار سے) ایک سو روپیہ پورن مالی کو دو اور ایک سپاہی کو ساتھ کرو وکہ جہان یہ جائے یہ روپیہ لیجائے - فوراً اس حکم کی تعمیل کرو - اور بوتل لاؤ - ہم بالکل مردہ ہین اسوقت -

خدمتگار تو حکم کی تعمیل کے لیے گیا اور ادھر مرزا صاحب نے بوتل اُٹھا کر ایک گلاس مین خوب اُنڈیلی اور کہا سدن بس ایک سانس مین پی جاؤ - سدن تو واقعی مردہ تھے فوراً پی گئے اور پی کر کہا ابھی جان مین جان آئی خدا نے جان بچائی کس مردود کو یقین تھا کہ سویرا ہو گا -

مرزا - لے اب مین جوتے سے خبر لیتا ہون -

سدن - ڈیلے مارین شاہ مدار - بھائی خدا ہر بھلے مانس کو اس مصیبت سے بچائے -

تمر - مصیبت ! ہمنے تو گورا کی زبانی ایک خوشخبری سُنی تھی - اور تمھاری قسمت پر رشک کر رہے تھے کہ ہم خرما ہم ثواب -

سدن لال نے ایک گلاس اور چڑھایا اور اپنی سرگذشت کہہ سنائی -

سرگذشت بلاکشان نہ سُنو

نہ سنو میری داستان نہ سنو

کامنی کا نام نہین لیا اور نہ گورا نے کامنی کا ذکر کیا تھا۔ دونون نے یہی کہا کہ ایک ایسی عورت ہی جس سے بہتر حسن وجمال مین دوسری اس شہر مین نہین پیدا ہوئی۔ سرن کی داستان سُنکر سب کو رنج ہوا اور سرن نے آبدیدہ ہوکر اپنی گردن دکھائی جو ڈنڈون کے سبب سے سوج گئی تھی۔ اور جب اُسنے روتے ہوے کہا کہ میرا سارا بدن درد کر رہا ہی۔ اور گالون پر زور زور سے لپڑ اور تھپڑ لگائے گئے تو سب کو کمال افسوس ہوا۔

گوپی۔ بھئی مفصل حال کہو تو اُسکا بندوبست کیا جاے۔ یہ تو خراب بات ہوئی۔ ہمین واللہ سخت قلق ہی۔ لاحول ولا قوة!

مرزا۔ آخر ساتھ کون لیگیا تھا۔ اسکا پتا لگایے۔

نمر۔ اب پتا وتا رہنے دیجیے۔ او فضیحتا ہو جسمین۔ ساتھ تو گورا لیگئی تھی اور یہ کوئی دشمن ہین۔ مین جانتا ہون اُسکے ساتھ خود دغا کی گئی اور گورا کو کانون کان خبر نہین۔

سرن۔ کوٹھی چوطرفہ سے بند۔ باغ سنسان۔ ہو کا عالم۔ آدمی کا نام نہین۔ اپنا نہ بیگانہ۔ جس کمرے مین ہم قید تنہائی مین تھے وہان اندھیرا گھپ پڑا ہوا تھا۔ جی گھبراتا تھا۔ کتے تک کی آواز نہین سُنی۔ دو دفعہ رو دیا۔ گورا کو بڑی حسرت سے پکارا مگر جواب ندارد۔

گوپی۔ تم کو پہلے ہی روانہ کر دیا تھا گورا بی بی؟

گورا۔ مجھ سے پہلے تو کہا کہ کمرے کے اندر نہ جاؤ۔ ہماری بی بی تمھارے روبرو انسے باتین کرنے مین شرمائینگی۔ مین کوٹھی کے باہر ہی کے کمرے مین رہی۔ تھوڑی دیر کے بعد مجھ سے اُسی عورت نے آکے کہا۔ حکم ہی کہ تم گورا اور فلانی ڈھکی کو لیکر جاؤ۔ مین نے کہا مین ذرا مل تو لون۔ کہا کچھ سٹرن ہوئی ہو۔ وہان اب پرندہ تو پر مار نہین سکتا۔ تمھاری ہماری کون ہاکہے۔ مین سمجھی مطلب حاصل ہوگیا۔ خوش ہوکر گاڑی پر سوار ہوئی۔ سوچتی جاتی تھی کہ سرن لالہ سے آج انعام لونگی۔ اری یہ کیا معلوم تھا کہ لینے

دشمن اس تباہی مین پڑینگے - جو مین جانتی تو مر جاتی مگر وہان سے نہ ٹلتی - وہان اس بیچارے کا کیا حال ہوا ہوگا -

سمرن چال ؟ گورا کے سر کی قسم بیکس مرود کو امید تھی کہ تڑکا ہوگا - پہلے تو لوگ مجھے بھوت سمجھے - مین نے کہا تھا نا ابھی جب دروازہ اور اپنی سرگذشت بیان کی تو دار وغہ نے آدمیون اور مالیون کو بہت ڈانٹا اتنی بڑی بات ہوگئی اور تمکو ذرا خبر نہین - اگر کوئی کسی کو قتل کر کے ڈالدے تو بھی تمکو خبر نہو - ہم اور مالک تو دھرے جائین -

مرزا - آخر کچھ تو حال معلوم ہونا چاہیے - یہ عورتون کا کام نہین ہے -

اتنے مین دربان نے کہا سرکار کوئی آیا ہے - اور سرکار کو بلاتا ہے - پوچھا کون ہے بھئی - جا کر دیکھا تو ہنسیا - دیکھتے ہی گلے سے لگا یا اور وہ بھی لپٹ گئی - یہ تو ظاہر ہی ہے کہ اسکی اُسپر اور اسکی اسپر جان جاتی تھی - دونون عاشق و معشوق اور معشوق و عاشق -

گورا - کون ہے - کوئی غیر تو نہین ہے - مین سامنا نہ کرونگی -

مرزا - ارے بھئی کون صاحب ہین -

سمرن - صاحب نہین ہین - مساۃ ہین -

مرزا - کون مساۃ -

ہنسیا - تمھاری چھوٹی بہن -

مرزا - کون ہے بھئی -

ہنسیا - [سمرن کے کان مین چپکے سے] مین تو دن ہی کو بھاگنے کو تھی مگر نہ آسکی - ایسا ہی بجوگ پڑ گیا - مین تو رسیان توڑا کے آئی جو اپنے بس کی بات ہوتی - مین بھلا وہان کب ٹھہرنے والی تھی - سب کے سب ہمارے دشمن ہوگئے ہین - اینٹی سے چیونٹی - ہونے دو - کوتوال سے کہونگی

سمرن - اچھا اب کچھری برخاست

مرزا - ارے ہنسیا آئی ہوگی - اب میرا یار کسکی سنتا ہے بھلا - اچھا بھئی رخصت - سب رخصت ہوئے

فصل انیسوین (سوتیا ڈاہ)

ایک ہرے بھرے باغ مین ایک کمسن نازک بدن چھوکری ململ کا چمپئی رنگا ہوا دوپٹا جسپر شہابی افشان چھڑکی ہوئی تھی اوڑھے ہے۔ شربتی کی گلابی کرتی آستینون دار پہنے سرپر چینک بھری ہوئی اور ہری گوٹ لگی ہوئی۔ چیابتی کا ٹپری دار لہنگا ٹھمکاتی۔ کانون مین چاندی کے جھمکے اور کرن پھول۔ پانون مین کڑے چھڑے۔ ہاتھون مین چاندی کے کنگن اور بلوری چوڑیان۔ پورپور چھلے۔ ناک مین سونے کی جڑاؤ کیل۔ مہندی ہاتھون پانون مین رچی ہوئی۔ ایک روش مین چہل قدمی کر رہی ہے۔ دو عورتین ساتھ ہین۔ ایک پھلیا مالن۔ دوسری سنولیا نامے عورت۔ اور روش کے سامنے ایک نوجوان ہندو کرسی پر موسری کے درخت کے سایے مین بیٹھا ہے۔ نہایت خوبصورت آدمی باریک قیمتی دھوتی پہنے۔ سفید انگریزی شرٹ۔ سونے کے بٹن۔ دہنے ہاتھ مین مہندی لگی ہوئی سونے کی انگوٹھی ہیرے کا نگ۔ سر مین چمیلی کا تیل۔ کان مین عطر سوتیا کا پھویا۔ ناظرین خود ہی سمجھ گئے ہونگے کہ یہ نازک اندام چھوکری کون ہے اور یہ کرسی پر کون شوقین بیٹھا ہے۔

اب سنئے کہ پھلیا مالن کا دل تو باغ باغ تھا۔ بات بات پر کھلی جاتی تھی کہ پانچون گھی مین ہین۔ سرن لالہ بھی خوش کہ پھلیا نے بڑی کارگذاری کی ایسی صورت دکھائی کہ لاکھون مین ایک۔ کم عمر۔ خوبرو۔ پری جسم۔ شوخ۔ تیز۔ صاف ستھری۔ اور منہ... بھی پھلیا کا دم بھرتی تھی کہ ایسے امیر کے گھر پہونچایا جو مجھپر جان دیتا ہے۔ رانی بنی ہوئی ہون نہین تو اٹھتے جوتی بیٹھتے لات کا سامنا تھا۔ پھلیا کے دونون بیٹھے۔ دو دو دن تک گھر نہین جاتی تھی۔ ہر گھڑی چہل۔ مذاق۔ دل لگی۔ کھانا پینا گانا بجانا۔ دن عید رات شب برات۔ بھلا یہ باتین چھوڑ کے کب کہین جانے والی تھی۔ مگر وہ دوسری عورت جو ساتھ تھی۔ وہ ہنسیا سے بہت جلتی تھی اور وجہ اسکی یہ تھی کہ ہنسیا سے پہلے وہی سرن لالہ کی معشوقہ بڑی پیاری تھی اب ہنسیا کے جانے سے اسکی بیقدری ہوگئی۔ کبھی کبھی صورت دکھانے اور کچھ مانگنے موںگنے چلی آتی تھی۔

سرن نے ان سب کو بلا کر کہا تم لوگ کچھ گاؤ۔ ذرا دل بہلاؤ۔ انکے یار غالا لالہ

گلاب نے بھی یہی فرمایش کی اور مرزا ستیا بیگ نے ان دونون کی تایید کی -
ہنسیا بے تکلف تو تھی ہی - چمک کے انکی کرسیون کے پاس آئی اور نیبو کی پتیان
توڑ کر تان لگائی -

سونہہ سے نہ ٹوٹے نیبوا کی ڈار بیدردی توڑ دے -

چھوٹے چھوٹے نینبوا بڑے رسیلے - رسیلا ہی
سرا یار - بیدردی توڑ دے

خود کم سن اور حسین - رنگین ادا - دلربا اور اسپر پیارا پیارا گلا - اور سُریلی آواز اور نیبو
کی چھانون حسب حال - گو ہنسیا کوئی گاین تو تھی ہی نہین مگر لوچ دار آواز نے مزہ دیا
جوانی عجب چیز ہے - ع -

گر نغمہ کند ورنہ کند دل بفریبد

مرزا - تم تو اگر سکھائی جاؤ تو غضب ہی ڈھاؤ - ابھی اس ننھی سی عمر مین یہ حال ہی - بڑھ کے
تو لاکھون کو قتل کروگی -
ہنسیا نے مسکراتے ہوئے کہا -

ننھی نہ جانیو گجب کر ہیون   موہے چھوٹی نہ جانیو گجب کر ہیون

اسپر ایک فرمایشی قہقہہ پڑا اور یہ دلربا ادا بہت ہی پسند آئی - اب مسنو لیا سے فرمایش
ہوئی کہ تم اپنا وزن دکھاؤ - وہ تو جلی بھنی بیٹھی تھی - تنک کر بولی (اسی کا وزن دیکھو ابھی
نئی ہے - جوان ہی - ہم تو پرانے ہوگئے) چھُلیا بولی (پرانے ہی چاول تو اچھے ہوتے
ہین - نئے چاول کس کام کے) جب گلاب لالہ نے بہت ہی اصرار کیا تو اسنے ہنسیا کہاری
کے شرمانے کو تھرک تھرک کر یون گانا شروع کیا -

موراستا کہروا جال بینے رے

رات کو مارے مچھری دن کو بینے جال
جال بینے رے - جال بینے رے

موراستا کہروا جال بینے رے
موراستا کہروا جال بینے رے

کمر پہ ہاتھ رکھکر تھرک تھرک کر گاتی تھی (موراستا کہروا جال بینے رے) ہنسیا بہت

چھپی - کٹ کٹ گئی - پھلیا بھی جل مری - کہا سنولیا تو مردون کا نام ہوتا ہی - انکا نام کیسے سنولیا رکھدیا - اسپر لالہ نے کہا یہ سوا مرد ہین - سوار کو گھوڑے پر سے اُتار لین سنولیا نے پھلیا کی طرف دیکھکر یون گانا شروع کیا -

بانکی رنگیلی رسیلی ملنیا - دیکھی ہے ہم نے نرالی یار

بیلا بھی بیچے چمیلی بھی بیچے - بیچے جو بنوا کی ڈالی یار -

گورے گورے ہاتھون مین جوہی کے کنگن کانون مین پھولونکی تالی

بانکی رنگیلی رسیلی ملنیا دیکھی ہے ہم نے نرالی یار

نینون مین سینون مین جادو ہے واکے - ہونٹھون پہ پانون کی لالی یار

جھوم جھوم جاتی جو بنوا کی ماتی - گھوم گھوم دیتی ہے گالی یار -

بانکی رنگیلی رسیلی ملنیا - دیکھی ہے ہم نے نرالی یار

اسکے گانے پر سب لٹو ہوگئے - مرزا نے کہا سنولیا تم تھیٹر مین نوکری کرلو - قسم خدا کی جسوقت تم سج کے اسٹیج پر آؤ - کٹا و کردو - تماش بین پر تماش بین ٹوٹ پڑین - تل رکھنے کی جگہ نہ ملے - ہزارون گاہک ہو جائین - اُسنے جواب دیا - اجی مرزاجی بے تھیٹر کے نوکری کیے کیا کم گاہک ہمارے ہین - مگر ہان جسکے پیچھے ہمیشہ گھر بار چھوڑا - بدنام ہوئے منہ کالا ہوا - جوانی کھوئی - وہی ہمکو بھول گیا - وہ اب ٹھرک بجاتا ہے - دو دن مین مچھلیان مارے گا - ہم تو بس اُسی لکیر کے فقیر ہین - وہ چاہے ہر دیگی پچا بن جائے - گلاب نے کہا ذرہی جلی کٹی ہو رہی ہین - مگر ٹھرک کی خوب ہوئی - مرزا نے بات تو اچھی کہی - ابھی جوان ہو - گورے گورے گال بھی ہین سیاہ سیاہ لمبے لمبے بال بھی ہین - جسدم بن ٹھن کے تھیٹر مین آؤ گی - قتالہ عالم بنجاؤ گی - ہم تو سرن کو واللہ یہی صلاح دینگے کہ تھیٹر قایم کرین - ہنسیا اور سنولیا اور پھلیا اور وہ چھٹتے ڈالی بلا من یہ چار عورتین ہون بس ہندوستان بھر کو لوٹ لو - ہنسیا بولی ہمکو تو کوئی لاکھ روپے بھی دے تو ہم نہ نوکری کرین سنولیا نے کہا - اور تم نوکری نہ کرو تو وہان یہ کون گائے -

سارھے تین پیسے مچھری نا بیچون گی

ہنسیا کہاری تو تھی ہی مگر کہین کہین لوگ دھوکے سے اسکو بارن بھی کہتے تھے سنولیا اس سے جلی ہوئی تو تھی ہی ہر بات مین نیا تی اور کہار کی پھبتی کہتی تھی۔ پہلے تو سوراستا کمرا حال بینے رسے کی پھبتی کہی تھی اب (ساڑھے تین پیسے مچھری نا بیچونگی) یہ پھبتی کہی اور دل لگی یہ کہ بی ہنسیا صاحب اب کہاری کے نام سے بگڑتی تھین۔ اسکو واقعی برا معلوم ہوتا تھا کہ یہ لوگ ہمکو مہری اور کہاری کیون کہتے ہین اور جو اس سے جلی ہوئی تھین وہ اور جان بوجھ کے خواہ مخواہ چھیڑتی تھین۔

گلاب لالہ اور مرزا مستیا بیگ صاحب کو گو ہنسیا کی صورت پسند تھی اور دنیا مین ایسا کون ہے جسکو اس قتالہ عالم کی صورت زیبا پسند نہ آتی۔ ابھی بالکل نوعمر کمسن اور اسپر خوبصورت۔ اور بلا کی شوخ چنچل۔ مگر اسکے غرور اور بے تکی باتون اور سب کو برا بھلا کہہ بیٹھنے سے کوئی اس سے خوش نہ تھا۔ اور سب اسکو ذلیل کرنا چاہتے تھے

ہنسیا۔ آج ٹھرک بیجے

مرزا۔ اصل بد از خطا نہ کند۔

گلاب۔ (مسکراتی ہوئی) آچھین۔

مرزا۔ کیا رتیرش کی شکایت ہے۔؟

گلاب (مسکرا کر) جی ہان۔

مرزا۔ اسکا علاج کیجیے بندہ نواز

گلاب۔ اسکا علاج ٹھرک کی آواز

سرن۔ (ہنسکر) پھر ٹھرک بجوائیے نا۔ ہنسیا جانتی ہو۔

ہنسیا۔ (انگوٹھا دکھاکر) ہمارا جانے یہ۔

سنولیا۔ ٹھرک کے آگے سٹنھائی بات ہے۔ مگر راجہ مہرا کون بنے گا۔ گائین گے ہم (ساڑھے تین پیسے مچھری نا بیچون گی

سرن۔ پھر انتظار کسکا ہے۔

سنولیا نے تان لگا کر گایا۔ (ساڑھے تین پیسے مچھری نا بیچون گی۔

نا بیچونگی مین نا بیچون گی۔ ساڑھے تین پیسے مچھری نا بیچون گی۔
اسپر مرزا اور گلاب دونون ہنسے اور مرزا نے انگڑائی لیکر کہا۔ (کیا آج سے رمضان شریف
شروع ہین۔ ارے میان نہ حقہ نہ پانی نہ کوئی شے مست کر منوالی یہ ماجرا کیا ہے) سرن
نے خدمتگار سے کہا۔ ارے ہمین لال بھئی کھانا کھلانا تو درگذرا شراب تو پلاؤ۔ ور نہ
بندہ رخصت می شود اللہ نگہبان شماست۔ آج تعطیل کا دن خالی خولی جاتا کیا معنی
سرن تو کنجوس ہوتا جاتا ہے۔ مرغی جون جون موٹی ہوتی جاتی ہے انڈا چھوڑا دیتی ہے
سرن نے حکم دیا فوراً چھوٹی میز لاؤ۔ میز آئی اسپر کپڑا۔ اسپر حقہ چھوٹے چھوٹے گلاس
شیشے کے۔ اور ہوئسکی کی بوتل سوڈا اور برف۔ ہنسیا اور پھلیا بھی کرسی پر بٹھائی گئین
سنولیا باغ مین ٹہلنے لگی۔ مرزا نے قسمین دے دے کر بلایا اور کرسی پر جگہ دی۔ سرن
نے سب سے پہلے گلاب کو جام دیا۔ اُنھون نے کہا بھئی پہلے ہنسیا پھر سنولیا۔ پھر ہم
لوگ۔ ہنسیا نے اُن سے جام لیکر پی لیا اور کہا (ولاتی سے دیسی اچھی ہوتی ہے)
سنولیا نے مسکرا کر کہا (جو دھوبی پیتے ہین وہ سب سے اچھی ہوتی ہی) سرن مسکراے
سنولیا کو جام دیا۔ اسنے لینے سے انکار کیا۔ سرن بولے (لو ہم انعام دیتے ہین) وہ بولی
مہربانی۔ ع۔ فقیر اپنی کملی ہی مین مست ہین۔ یہ کہکر یون گانے لگی۔

ہوتا ہے کوئی آن مین اب کام ہمارا — انعام مین دیجے ہمین گلفام ہمارا
اب چاہ سے یوسف کو نکلواؤ ہمارے — گھٹتا ہے اندھیرے مین دلارام ہمارا
آجاے اگر یار تو چھاتی سے لگا لون — سینے مین طپان ہے دل ناکام ہمارا
اب وصل کے لوٹینگے مزے خلق مین بیخوف — آغاز سے بہتر ہوا انجام ہمارا
منگوائیے شہزادے کو اب دیر نہ کیجے — نام آپ کا ہو خلق مین اور کام ہمارا

اللہ مددگار ہے ہر حال مین اُستاد
کر سکتی ہے کیا گردش ایام ہمارا

یہ گا کر سرن لال کے ہاتھ سے جام لیا اور پی گئی۔ دور چلنے لگا۔ یکے بعد دیگرے اڑنے
لگی۔ شراب عمدہ۔ صاف قیمتی۔ چوکھی۔ برف کثرت سے۔ سوڈا موجود۔ پُرلطف دیا۔

مرزا۔ لے بھائی صاحب اب۔ ع۔ بندہ راشوق چارپائی شد۔

گگ۔ بسم اللہ۔ دراز ہوجیے۔ مگر بے لطفی ہوجائیگی۔

مرزا۔ بھائی صاحب یہان تین مرد ہین اور تین عورتین۔ ہم اور تم اور سرن لال۔ تین مرد اور ہنسیا جان۔ اور بی سنولیا اور پھلیا۔ تین عورتین۔

گگ۔ تقسیم تو اچھی کی۔ اب حضور کو سوجھنے لگی۔ دور کی کوڑی لانے لگے۔

ہنسیا۔ مرد تین کاہے سے ہین۔ ہمین لال کو کیون نہین گنتے۔

گگ۔ (سرن سے انگریزی مین) لیجیے بندہ نواز۔ اس لونڈیا کی تو اس لونڈے پر نظر پڑنے لگی۔ کچھ سمجھے بھی۔

سرن۔ خوب سمجھے۔ نہ سمجھنا کیا معنی جناب۔ آخر کار کہاری نا۔

مرزا۔ آگئی اپنی اصل پر۔ از خطا خطا نکند۔

ہنسیا۔ کچھ کھانے کو تو منگوائیے۔ گرما گرم کباب ملتے تو خوب ہوتا۔

سرن۔ ہان ہان کباب کھاؤ۔ کوئی ہے۔ کہار کو بلاؤ (حکم دیا۔ گرما گرم کباب وغیرہ لاؤ)

کہار نے گرما گرم کباب اور پیاز کا اچار لاکے رکھدیا۔ مرزا صاحب اور سنولیا کو کیلے کے پتون پر ملا اور باقی سب نے ایک مین کھایا۔ اسپر مرزا صاحب نے انگریزی مین کہا یہ ہندو ہین تو ہمکو اچھا نہین معلوم ہوتا۔ جہری اور مالن تو ساتھ کھائین اور ہم سے چھوت۔ آپ کی ایسی کی تیسی۔ سرن نے جواب دیا (اس مالن کے سبب سے پرہیز کیا ورنہ کون ضرورت تھی) مرزا نے اس بات پر جھلا کے پھلیا کو اپنے ہاتھون سے کباب کھلایا۔ اور بہت ہنسکر کہا وہ مارا۔ ہات تیرے گیدی کی۔ بڑے پاک مذہب کی پابند تھی۔ گلاب نے ہنسکر کہا

مچھریا ندیا لیگئی سور

ٹھاڑھی مین جمنا ہلورون۔ مچھریا ندیا لیگئی سور۔ جاے کہو مورے بارے بلم سے جمنا مین جال ڈرادین۔ مچھریا ندیا لیگئی سور۔ جاے کہو مورے چھوٹے دیور سے جمنا مین

جمنا مین بنسی لگا وین - مچھریا بند یا لیگی ہو-

اتنے مین گلاب اور سرن لالہ اُٹھے اور باغ مین ٹہلنے لگے اور سرن نے گلی کی طرف کی کھڑکی کھولی تو دیکھا کنوئین پر پن بھریان پانی بھر رہی ہین ایک پن بھری جسکی عمر اٹھارہ برس کی تھی اور بڑی نمکین وہ ایک عجب ادا کے ساتھ کانسا (پیتل کا گگرا) لیکر جھکتی ہوئی اسی طرف آئی جیدھر یہ دونون کھڑے تھے - سرن نے آڑ مین سے ایک کنکری ماری - ٹھن کی آواز ہوتے ہی پن بھری نے پھر کے بڑے غور کے ساتھ دیکھا اور کہا (ڈاڑھی جار - بے مروت - چھوٹا) سرن ہٹ کے مسکرانے لگا - گلاب نے کہا بھائی کچھ دال مین کالا کالا معلوم ہوتا ہے - تم نے ضرور اسکو دھوکا دیا ہے - جلی ہوئی ہے - اب مرزا اور وہ تینون عورتین بھی آئین اور گلاب نے یہ حال بیان کیا - چھلیا بولی ابکی جو ادھر سے نکلے تو مین بلاون - سرن نے کہا نہ آیگی جلی ہوئی ہے - چھلیا نے کہا واہ نہ آنے کی ایک ہی کہی - تم لوگ آڑ مین رہو - مین ابھی تو بھالنے لاتی ہون -

تھوڑی دیر مین وہی پن بھری پانی بھرنے آئی - چھلیا نے کہا دولہن اس کنوئین کا پانی میٹھا ہے کہ کھارو - اسنے مسکرا کر کہا میٹھا اور کھارو تو دیدی مین نہین جانتی - نہ کبھی گاؤن کی صورت دیکھی ہان اتنا جانتی ہون کہ اس کنوئین کا جل سندر میٹھا ہے -

چھلیا - تنک ہمرے پاس آؤ -

پن بھری مرد تو کوئی نہین ہے -

چھلیا - ناہین - مرد یہان کہان - مائی تک تو ہے نہین سب مالنین ہی مالنین ہین - اری آؤ مالنون -

اس آواز پر بنیا اور سنولیا ہنستی ہوئی آئین - اور پن بھری باغ مین داخل ہوئی - کنوئین پر سے دو عورتون نے جو پانی بھر رہی تھین - بھانپ لیا - اور مرزا اور گلاب دونو نے مین چھوڑ کے سرن لالہ ادھر آئے -

پن بھری - این! تم تو دیدی بڑا سچ بولتی ہو - کہا کہ مرد کا نام نہین ہے - اب یہ دون نکل پڑا - واہ بوا واہ -

پھلیا نے سرن کو للکارا (ارے مردوے - یہ کیا اندھیر ہے - پرائی عورتون مین گھسا پڑتا ہے - جواب دیا (دیدی ہم بھی عورت ہین - یہ پن بھری ہماری بہن ہے - پن بھری بولی (ڈبرا بیجیا مرد ہے - اسکے پھندے مین نہ پھنسنا - ٹرا جُل دینے والا ہے - پھلیا نے پوچھا اچھا سچ بتاؤ تم کو کیا جُل دیا - میرے بس من ہے جو کہو ہو جائے - اسنے ہنسیا کو دیکھکر کہا (ارے اب یہ پھلنی ہے - یہ سرن لالہ ہے - اکیلا تو اس پھلواری مین رہتا ہی نہین - کہتا ہے - ہان جھوٹھا بڑا ہے - ایک کو سائی ایک کو بدھائی - سرن نے پن بھری کا گگرا چھین کے کہا (دلاری کل تم اس باغ مین مہندی توڑنے کے بہانے آنا کچھ کہنا ہے) اسنے کہا بس سُن چکی ایکبار دھوکا کھایا - اب کیا بار بار دھوکہا ہی کھا ونگی اتنے مین باہر سے آواز آئی (گھُس گئی آج پھر پھلواری مین - اری باری وہ ٹرا دھوکے دھڑی کا آدمی ہو - معلوم ہوا کہ جو عورتین کنوئین پر پانی بھر رہی تھین اُن مین سے یہ ایک عورت ہے سرن سے اس نے کسی زمانے مین ربط تھا - اُسکے بعد دُلاری پسند آئی - اور آنے جانے لگی - اب سنیئے کہ مرزاجی نے بھی اسی آڑ مین سے گردن نکالی - کہا سرن لالہ نے یہان کی سب پن بھریون کو بس مین کر لیا ہے - پن بھری ذرا آڑ مین ہو گئی - اتنے مین لالہ گلاب سے بھی نہ رہا گیا - تڑپ کے نکل پڑے - کہا ہمکو سب دیکھتے ہین ہم کسی کو نہین دیکھتے -

پھلیا - ٹرا اندھیر ہے - یہ مردوے کہان سے موے چلے آتے ہین -

گ - یہ کون بولا اور کدھر سے آواز آئی -

پن بھری - کیا اندھا ہے دکھائی تو دونون رہتے ہین -

گ - ارے ہم کا دلونذی آرت ہے -

پنا بھری - ہان دونون پھوٹ گئی ہونگی -

مرزا - اور ہمکو سوتیا بند کی بیماری ہے - دونون دیدے موجود مگر دیکھ نہین سکتے -

پن بھری - نا ذئی - اچھی پھلواری لالہ نے بنائی جسمین سور دا س ہی سور داس بھرے ہین - یہان سے بھاگنا چاہیے -

مرزا - ارے یار سرن والله جو ڈھونڈھتا ہے پری ہی ڈھونڈھتا ہے - ایسی نکیلی سجیلی رنگیلی - کیا پیاری عورت ہے -

پن بھری - یہ تو سور داس تھا - دونون کونے ویران - اسکو کہان سے سوجھ گیا -

مرزا - بس عورت بھر دیکھ لیتا ہون -

پن - کس مہینے مین پھوٹی تھین - ہرا ہی ہرا سوجھتا ہے - آنکھین تو بیل کی سی بڑی بڑی ہین - بڑے بڑے دیدے -

بھیلیا - ہم کو تو اندھا نہین - کوئی مرا معلوم ہوتا ہے

پن - ارے تم سب مرے ہی ہو - (چلی گئی)

تھوڑی دیر کے بعد ایک اور جوان عورت باغ مین نظر آئی -

سرن - کون ہے - یہ کون عورت ہے - ائین - زبان ہی نہین -

عورت - کوا زبان لیگیا - تمھاری آنکھ نہین - ہمارے زبان نہین -

سرن اس باغ مین کیا کام ہے -

عورت - مہندی توڑنے -

سرن - مہندی لگا کے کسکو رجھاؤگی -

عورت - اپنے نکھٹو میان کو -

سرن - نکھٹو ہی نام کیا ہے - ذرا ہم بھی سُنین -

ع - اُسکا نام سرن لاله ہے - بڑا نکھٹو ہے -

مرزا - (ہنسکر) واہ رے میرے کنھیا - جہان دیکھو تو ہی تو ہے -

گ - نام تو ہمارا گلاب ہے مگر سچ پوچھو تو گلزار اور باغ بہار یہی ہے بورا پورا کنھیا - دو باغ مین - دس کنوئین پر - چار مہندی توڑنے کے بہانے آتی ہین - واہ رے اُستاد - والله چین لکھتا ہے -

شام کے قریب شراب کے نشہ نے زور کیا - بھیلیا تو لوٹ گئی - مرزا مست مگر ہوش مین گلاب کو بہت سرور تھا - سرن نے جان بوجھ کے کم پی تھی - ہنسیا دھُت سنو لیا -

غین - سات بجے کے وقت کھانا کھایا سب نے ایک مین بیٹھ کے - کھانے مین پوری کچوری - گوبھی اور آلو کی بھجیا - شلجم کی بھجیا - تلی اردیان - دہی برے - بیگن کی بورانی - باہر تلی ہوئی مونگ کی دال - بیسن کی پھلوری سیوہ - یہ چیزین تو گھر سے آئین اور باہر دو طرح کے کباب اور قورمہ پکا تھا - کھانے کے ساتھ دور بھی چلتا تھا - اتنے مین باغ سے کوٹھی مین آواز آئی -

کاہے نٹ کھٹوا گھیرے پنگھٹوا - پیارے بھرن دے نہ پنیارے

تم تو ہو گوکل کے بسیا جانے تمھین سب دنیا رے

بہیّان مرورین چڑیان موری تورین - ابھی گڑھائی تھی ٹسکنیا رے

آئی تھی پنگھٹوا پہ گجریا - نینون مین تیرے سوہنیا رے

ہے واکی چتون مین جادو - جنیا ہم سے لگائے لگنیا رے

تم تو سنو لیا بارے کے چھلیا - چھیلا چھبیلے چکنیا رے

سرن - کون گا رہا ہے بھئی - اور پاس ہی ہے -

مہین لال - ہجور - وہ پن بھرنی ہے - دُلاری - وہ سامنے کھڑی ہے -

سرن - ارے یار بُلا لین ؟

مرزا - نیکی اور پوچھ پوچھ - ضرور بلواؤ

گلاب - ایسی اچھی کاٹھی اور گورے گورے گال اور جوبن کا اُبھار ہے - کہ واللہ اسکو تو گھر ہی ڈال لے -

مرزا - سو پچاس مین ایک ہے - سرن سے تو صاحب سلامت ضرور ہوئی ہوگی -

سرن - بھائی صاحب - ع - یہ فردین جتنی ہین انپر ہماری ہی نشانی ہے -

گلاب - بڑا مدکار آدمی ہے - اچھا بلاؤ پھر -

ہنسیا - اے نہین - یہان سب کو گھساتے پھروگے -

چھلیا - ہمکو بھی ایسی عورتون کا آنا کھلتا ہے -

مرزا - اپنے دل مین کہلا ہی جاہے - وہ تم تو ہنسیا کے سوا اور کسی کا آنا پسند

ذکر وگی - بس وہ بلوا در تم اور سمرن لالہ
مہین لال جا کے دلاری کو بلا ہی لایا -
سمرن - آؤ آؤ - چلی آؤ - گویا کبھی اس باغ مین آئی ہی نہ تھی - آیئے -
دلاری - جب آئی تھی تب آئی تھی - اب تو نہین آئی - یہ (ٹھلیا کی جانب اشارہ کر کے
تو ابھی تھوڑی دیر ہوئی بیہوش پڑی تھین -
سمرن - ہم لوگون نے پانی کے چھینٹے دے کر جگایا -
مرزا - اب سے باتین تو پیچھے کیجیے گا - بی دلاری صاحب - پہلے ایک جام لیجیے - ہم
سب سوار ہین آپ پیدل -
دلاری - (سمرن سے) بہت نہ دینا - گھر جانا ہے -
سمرن - بس یہی تو برا معلوم ہوتا ہے - آتے دیر نہین کہ بس جانے کی جلدی پڑ گئی پہلے
کھاؤ پیو - پھر سمجھ لیا جائیگا -
دلاری نے انکی بات مان لی اور غٹ غٹ کر کے پی گئی - مرزا نے کہا اب وہی چیز سنایئے
جو باغ مین سے آپ کہہ رہی تھین (کاہے نٹ کھٹو انگھیر سے نینگھٹوا - پیارے بھرن دے
نہ بنیا رے - چھیلا چھبیلے چکنیا رے) - دلاری کو پھر سمرن لالہ نے ایک جام دیا اور وہ کھل
کے گانے لگی (آئی تھی نینگھٹوا پہ گجریا منیون مین تیرے سوہنیا رے)
مرزا اور گلاب اور سمرن لالہ نے بڑی تعریف کی -
مرزا - تم نے کیا نور کا گلا پایا ہے واللہ - اہو ہو ہو -
سمرن - جی خوش ہو گیا - واللہ جی خوش ہو گیا -
سنو لیا - گلا اچھا ہے اور آواز مین رس ہے -
گگ - گانا بھی دل پہ کسقدر اثر کرتا ہے - کہ واہ - واہ - انکا گلا نور کا ہے -
ہنسیا - گلا بہت پسند ہے تم لوگون کو تو کاٹ کے رکھو -
ٹھلیا - اس سے اچھا تو بھٹیاریان گاتی ہین -
دلاری - ہان بہنی - گاتی ہونگی - کوئی لڑائی کی بات تو ہے نہین -

ہنسیا - یہ لوگ خوشامدین جو چاہین کہین -

پھلیا - راجہ کی محفل مین سب تر کی ہوتے ہین

مرزا - راجہ تو سرن لال ہوئے اور خوشامد کرنے والے ہم اور گلاب لالہ - اور سنولیا اور
رانی ہوئین بی ہنسیا صاحب اور وزارت کی مہر پھلیا کے ہاتھ لگ گئی - ہم تینون نرک مین جائینگے

پھلیا - اب یہ تم اپنے منہ سے کہو -

ہنسیا - خاد ودہ پوسر پہ چڑھکے بولے -

سنولیا - اجی مرزا جی تمھین خاموش رہو -

دُلاری - دو گھڑی ہنسنے بولنے کو آئے ہین - جلی کٹی سنانے کو نہین آئے ہین -

ہنسیا - جلی کٹی ہمارا دشمن کہے - ہماری جوتی کی نوک کو کیا پڑی ہے کہ کسی جوتی خورے
کے منہ لگین -

مرزا - (آہستہ سے) اب یہ بہت بڑھنے لگین -

گگ - شما خاموش باشید - این کم ظرف است -

سنولیا - چڑچپ رزۂ ہزو - کرش کرنے منہ دہنہ لگسترے ہزو رچپ رہو کس کے
منہ لگتے ہو -

ہنسیا - کہان سے یہ مفت خورے جمع ہو جاتے ہین -

سنولیا - اچھا سرن لال ہم اب جائینگے -

دُلاری - بیٹھو مین بھی چلتی ہون -

سرن - بیٹھو جی - ابھی دُلاری نے ذرا ہی سی تدی ہے اور کھانا کچھ کھایا ہی نہین
کباب لاؤ - مھین لال - اور پوری ترکاری دُلاری کے لیے -

ہنسیا - اور تھوڑا سا ماہر

سرن - (برافروختہ ہوکر) کیا کہا -

مرزا - ماہر منگواتی ہین - اور کیا کہا -

گگ - (مرزا کے کان مین) تم کیون بولتے ہو - ناحق کو زبان ہلجاے - غصہ حرام

ہوتا ہے۔ یہی سبب سے نہین بولتا۔

ہنسیا۔ تم نے ایک بات کہی۔ ایک ہمنے کہی۔ ابھی سے اترائی جاتی ہین۔ مارے غمزے کے۔ شکل چڑیلون کی ناز پریون کا۔

سرن (پھلیا کے کان میں) اب ہنسیا بہت بے تکی ہوئی جاتی ہین۔ مرزا صاحب کو بُرا بھلا کہا۔ گلاب لالہ کو سخت سُست کہا یہ بڑی بُری بات ہے اُستاد سچ کہ گیا ہی کہ ؎

سفلہ چو جاہ آمد و سیم و زرش　　سیلی خواہد بضرورت سرش

آن نہ شنیدی کہ فلاطون چہ گفت

مور ہمان بہ کہ نباشد پرش

پھلیا۔ سوتیا ڈاہ بُری چیز ہے۔

سرن۔ تو گلاب لالہ نے کیا کہا۔ اونسے کون ڈاہ ہے۔

پھلیا۔ سوت کے گانے کی کیون تعریف کی۔

سرن۔ اب کوئی ہمارے ہان بات نہ کرے۔ یہ اچھی کہی۔

پھلیا۔ گلاب لالہ کہاری تو کہاری۔ ذراہی سے مین اترا چلی۔ اُسکی اوقات کتی ہی بس ذری ہی سے مین اُبل پڑی۔

سرن۔ بُری بات ہے ہمکو ذلیل ہونا پڑتا ہے۔ مرزا اتنا بڑا معزز آدمی۔ گلاب ہمارا دوست۔ یہ کہریا۔ انکو گالیان دے تو بُرا معلوم ہو یا نہو۔

پھلیا۔ اب آج تو نہین کل سمجھاونگی۔ کہ سمجھے یہ کیا ہو گیا ہے۔ ذری سے مین ہی اُبل پڑی۔ ہاتھ پکڑکے نکال باہر کرونگی۔

مرزا۔ ارے یار تم تو اب سرگوشی کرنے لگے۔ اب ہم روانہ باشد۔

سرن۔ آج ہم کسی کو نہ جانے دینگے۔ رات کو یہین رہو۔

مرزا نے کہا بھائی صاحب اگر اور گالیان کھلوانی ہین تو بسم اللہ۔ اب تو اجازت ہی دیجیے ورنہ بڑی بے لطفی ہو جائے گی آپ کا مزہ بھی کرکرا ہو جائیگا۔ اور ہم بھی بے کیف ہو جائینگے لے اب برخاست

گپ شپ

جب مرزا وغیرہ چلے گئے تو سرن نے ہنسیا کو سمجھایا کہ ہمارے دوستون سے جھگڑا نہ کرو۔ یہ بھی کوئی بات ہے۔ سب معزز لوگ ہین عزت دار اور تم گالیان دینے لگتی ہو اگر انکی معشوقہ ہمین برا بھلا کہے تو کیا ہمکو اچھا معلوم ہو۔ کبھی نہ اچھا معلوم ہو۔ اسی طرح ان کو برا معلوم ہوتا ہے۔ مرزا خفا ہوکے چلے گئے نا۔ اور یہ کہہ کے گئے کہ اور گالیان کھلواؤ گے۔ پھلیا تک کو تمھاری یہ حرکت بری معلوم ہوئی اور بھلا ہی چاہے کہتی تھی کہ ڈیہری ہے نا۔ اپنی اصلیت پر آگئی ذرا ہی سے مین اترا چلی۔ بس اتنا سننا تھا کہ ہنسیا آگ ہوگئی اور جھلا کر کہا کہ پھلیا جو یہ کہنے تو منہ جھلس دون۔ سرن نے دل مین کہا کہ معقول! اب مہری کہنے مین بگڑتی ہین۔ رانی کہین یا بیگم کہین یا ٹھکرائن یا مہراجن۔ وہ جھلا کے دوسرے کمرے مین چلی گئی روٹھ کے۔ اسی کے پاس والے کمرے مین مہین لال سو رہا تھا۔ پہلے تو سرن نے ٹالا اور خود بھی جھلا گیا مگر ایسی پری کی جدائی کیونکر گوارا ہو۔ جا کے منایا ہاتھ جوڑے بوسے لینے۔ ہنسیا نے غصے کو دور کیا اور انکے پلنگ پر آئی۔ اور میان بی بی پھر ایک ہوگئے۔ عاشق معشوق کی ذرا سی تکرار بھی کوئی لڑائی مین لڑائی ہے۔ لاحول ولا قوۃ جیسے ساون بھادون کی جھڑی۔

سرن۔ ہم تو اس فکر مین ہین کہ تمکو سونے سے سر سے پاؤن تک لاد دین

ہنسیا۔ تمھاری بات کا اعتبار کیا۔

سرن۔ ڈیہم کرتا مین اپنے قول کا دھنی ہون جو کہونگا وہ کرونگا۔

ہنسیا۔ ایسا نہو کہ دو دن مین چھوڑ دو کہ کہین کی نرہون ۔

سرن۔ جانی یہ بھلے مانسون کا شیوہ نہین ہے۔ کوئی شہدا مقرر کیا ہے۔

ہنسیا۔ تمھارے لیے مین نے گھر بار چھوڑا ہے۔ یہ یاد رکھنا

سرن۔ ہم تمام دنیا تمھارے لیے چھوڑنے کو تیار ہین۔

ہنسیا۔ ایسا نہو کہ دو دن مین محبت بھول جاؤ تو مین کہین کی نرہون۔

سرن۔ (پیار کر کے) جانی جان تک حاضر ہے۔

ہنسیا۔ تم مردون کا کوئی اعتبار نہین۔

سرن۔ وہ مرد کوئی اور ہوتے ہونگے۔ ہم انمین نہین ہین۔ جس سے محبت ہوگئی اسکے لیے جان تک حاضر ہے۔ ایک ٹکڑا جگر کا بھی نکل جاے تو اُف تک نہ کر دن۔ اول تو یہ بتاؤ کہ تمھاری محبت کم کیونکر ہو سکتی ہے۔ جوان اور جوان کیسی کہ بالکل کم سن۔ بلکہ بالکل ہی کم سن۔ پھر وہ چیز جسکی ہم اور تمام دنیا کے مرد پسند کرتے ہین وہ تم مین موجود ہے۔ وہ کیا۔ نمکینی۔ بھیکا سلجم ہوا تو کیا۔ مین قسم کھا کے کہتا ہون کہ ایسی نمکین عورت مین نے نہین دیکھی۔ پھر اُبھار قیامت ڈھاتا ہے مارے ڈالتا ہے نمکینی کے ساتھ سرخ و سفید۔ گوری۔ چٹی۔ قد ایسا اچھا کہ وا واہ۔ نہ ایسی لمبی کہ ہجر اسعلوم ہو۔ نہ پستہ قامت کہ ہمین پسند نہ آسکے۔ ہاتھ پاؤن بہت ہی اچھے ہر طرح پیار کرنے کے قابل ہو۔ جی چاہتا ہے ہر دم لپٹاے رہون۔ گھڑی بھر بھی نہ چھوڑ دن۔ یہ تم کیونکر سمجھی ہو کہ میری محبت کم ہو جائیگی۔ تم سی جوان پریا کو کوئی چھوڑ سکتا ہے۔ شہر بھر مین ایک ایسی نہین جیسی تم ہو۔ ہزار دو ہزار مین منتخب سچ کہتا ہون کہ ایک ایک ادا پر میری جان جاتی ہے۔

ہنسیا۔ جو ایسی ہی محبت رہتی ہمیشہ۔ دیکھ ہی لینگے۔

سرن۔ (چوم کر) ارے جانی دیکھ لینا کہ ہم ایسے جوان مرد ہین۔ مگر ہان ہمین ایک خوف ہے وہ یہ کہ کہین تم نہ کسی پر ریجھ جاؤ۔ ایسا نہو کہ کسی سے آنکھ لڑ جاے

ہنسیا۔ تمھارا سر۔

سرن ۔ موہن لال سے تم کل ہنس رہی تھین ۔
ہنسیا ۔ تمھارا سر ۔ موہن لال جائے چولھے کی جڑ مین ۔
سرن ۔ نہین ۔ تمھاری نظر اُس پر بیڈھب پڑتی ہے ۔ ہم نے غور کرکے دیکھا تھا ۔
ہنسیا ۔ مین مار بیٹھونگی ۔ موہن لال کی ایسی کی تیسی ۔
سرن ۔ اچھا ایمان سے بتاو کہ کبھی کسی پر تجھی بھی تھین ۔ سچ سچ بتاؤ تمھین اسی کی قسم ہے جسکو سب سے زیادہ پیار کرتی ہو ۔
ہنسیا ۔ [قہقہہ لگاکر] پیار تجھ سے زیادہ اور کسکو کرتے ہین [گاتے ہوئے]

تمھین پر جان دیتے ہین تمھین پر لسے مرتے ہین

سرن ۔ اخاہ ۔ یہ جوہر تو آج کھلے ۔
ہنسیا ۔ [تن کر] ع

تمھین پر جان دیتے ہین تمھین پر لسے مرتے ہین
ستم ایجاد کرتے ہین ستم ایجاد کرتے ہین

سرن ۔ یہ کہیئے اچھا تمکو ہم گانا سکھائینگے ۔
ہنسیا ۔ تم پہلے خود تو سیکھ لو ۔
سرن ۔ ہم تھوڑا ہی سکھائینگے ۔ کسی ڈومنی کو نوکر رکھ دینگے ۔ بس وہ سکھایا کریگی کوئی جوان سی عورت رکھ دینگے ۔
ہنسیا ۔ [قہقہہ لگاکر] جوان عورت اگر کوٹھی مین قدم رکھے تو سر کٹوالون اور ہمین گانا سیکھ کے کرنا کیا ہے ۔ ناچ مجرے تو جانا نہین ہے ۔
سرن ۔ کیا ہرج ہے ۔ ع

روٹی تو کما کھائے کسی طور مچھندر

ہنسیا ۔ ارے جی ہمین تم سے دینے والے کیا کم ہین ۔ ہم نے تو سب گھر بار تمھارے نام پر تج دیا ۔

سمرن - تمھارا مرد کہاں ہے -
ہنسیا - ہوگا نگوڑا کہین -
سمرن - ہے کتنا بڑا -
ہنسیا - کیا جانے موا کتنا بڑا ہے -
سمرن - ہے کچھ خوبصورت - تمھارا سا ہے یا کالا کلوٹا ہے -
ہنسیا - نہین - لونڈا اچھا ہے - تم دیکھو تو پیار کرنے لگو -
سمرن - تو پھر ملوا لو -
ہنسیا - (تھپیڑ لگا کر) کیون بچہ ہمارے ہوتے ساتھی یہ نیت - تم لوگون کا کوئی اعتبار نہین - مہین لال کا ساہے -
سمرن - ہان! مین تو کہتا ہی تھا کہ مہین لال پر ریجھی ہوئی ہو - نکل گیا نہ زبان سے
ہنسیا - سٹری ہو خاصے بھلے چنگے -
سمرن - اب تو صاف صاف تم کہہ ہی چکین - اب چھپانے سے کیا ہوتا ہے نکل گیا منہ سے -
ہنسیا - پاگل ہو کون - ہم گوبر پر نہین گرا کرتے ہین - مہین لال ڈاڑھی جار کا ہے مین ہے - اسکو کیا مین لو کا لگاؤنگی - تم کیا بُرے ہو - لاکھون مین ایک - لے ذراسی پلاؤ تو - آج کیا کنجوسی پر کمر باندھی ہے -
سمرن - اجی درجن بھر پی جاو - یہ کون بات ہے -
سمرن لالہ نے مہین لال کو بلایا - حکم دیا کہ ہوئسکی لاؤ - دو گلاس لاؤ - برف کا پانی بنا کر لاؤ - اور سیب اور انار لاؤ -
ہنسیا - اے گھر سے کباب منگواؤ - اچار منگواؤ -
سمرن - اچھا لے اب صاف صاف ایمان سے بتا دو کہ تم اس اتنی عمر مین کس کس پر ریجھی ہو -
ہنسیا - (پی کر) کچھ سٹری ہو گئے ہو کیا - مین کیا جانون ریجھنا کس جنور کا نام ہی

گھر سے باہر تو نکلنے نہین پاتے تھے - یہ رجھانے لئے پھرتے ہین - چور کہین کا -
سرن - [جام لیکر] بتاؤ تمھین قسم ہے -
ہنسیا - [ادرپی کر] ائے کچھ سڑی ہو گیا ہے لونڈے - تیرے سوا اگر کسی کو دیکھا ہو تو آنکھین پھوٹین - جو مین جانتی بھی ہون کہ مرد کسے کہتے ہین - مرد کیا ہوتا ہی تم بن ناحق کو یہ باتین کرتے ہو - اور کیا تم نہین سمجھ سکتے - نٹھے ہو - آنکھ اٹھا کے کسکو دیکھا ہو تو آنکھین پھوٹین -
سرن - یہ تو مین جانتا ہون مگر میرا مطلب یہ ہے کہ کسی پر کبھی جی آیا تھا -
ہنسیا - ایک لونڈا کسی مہنت کا تھا - لڑکا نہین تھا چلبلا تھا - مین نے ایسا لونڈا آج تلک نہین دیکھا -
سرن - ہان - کیا بات تھی -
ہنسیا - بس موہنی تھی موہنی -
سرن - اگر وہ تم کو بھگا لیجاتا تو تم اسکے ساتھ جاتین یا نہین -
ہنسیا - لونڈی ہو کے جاتی -
سرن - عشق بھی کیا چیز ہے - بڑی بری بلا ہے - لونڈی ہو کے جاتی اور بکتی جاتی - موہنی اصل سوہنی -
ہنسیا - وہ اگر مجھے لکڑیون سے مارتا تو بھی مین نہ رکتی - مین نے کہا نا کہ ایسی صورت دیکھی ہی نہین -
سرن - مہین لال کا سا تھا -
ہنسیا - ارے ہٹو بھی اسکی کون اصل حقیقت ہے -
سرن - تمھارے مرد سے اچھا تھا -
ہنسیا - مین نے تو ایسا لونڈا دیکھا ہی نہین - لاکھون مین ایک -
سرن - اسنے بھی تمکو دیکھا اسکے گھر نوکری کرنے گئی تھی -
ہنسیا - ارے مین اما کے ساتھ گئی تھی - دیکھتے ہی جی چاہا کہ اسکو چوم لون

یہان ایک مہری کی چھوکری اور بھی تھی - گورتگی سی - مگر میری سی جوان نہ تھی - اُسنے جو دیکھا کہ لونڈے کی مجھپر آنکھ پڑتی ہے تو جل مری - اور یہ تو جانتی ہی تھی کہ مین اس سے کہین جوان اور خوبصورت ہون - بس مہنت سے کہدیا کہ یہ مہری جو متی ہوئی آئی ہے اس کو مین نے ہتھاپائی کرتے تمھارے چیلے سے دیکھا - بس مہنت آگ ہوگیا اور مین بھاگ آئی - اُسنے وعدہ کیا تھا کہ تجھے گھر ڈال لونگا مگر سارا کھیل بنا بنایا بگڑ گیا -

سرن - اب اگر ملے تو

ہنسیا - اب تو ایک کے سر ہو گئے -

سرن - جب اسپر ایسی جان جاتی ہے تو پھر بھلا ملنے پر کیونکر چھوڑ سکو گی - دل کب مانیگا جان صاحب -

ہنسیا - نہین اب نہین - اب جیتے جی بس تم ہو اور ہم ہین -

سرن - ہم اس لونڈے کو ڈھونڈھ دین -

ہنسیا - ارے اب کیون دق کرتے ہو - اب تم کیا بڑے ہو خاصے گورے سپٹے شیر آدمی - کمی کا ہے کی ہے - مین کیون ادھر اُدھر ماری ماری پھرون - در بدر - ہان جو تم نکال دو تو وہ تو بات ہی دوسری ہے -

سرن - اچھا اس مہنت والے کے سوا اور بھی کسی پر ریجھی ہو کبھی -

ہنسیا - نہ بس ایک وہی وہ - اور وہ تھا بھی ایسا ہی - جو عورت دیکھتی ریجھ جاتی - جب یاد آتا ہے دل مسوس کے رہتی ہون کہ واہ ری صورت - اور وہ بھی پیار کرتا تھا -

اتنے مین چھلیا مالن اور گورا آئی - گورا نے ہنسیا کو دیکھکر کہا (آج تو جوبن ہین) وہ بولی اجی ہمپر جوبن ہردم رہتا ہے - آج کیا - اسپر سب ہنس دیئے اور سرن نے گلے سے لگا کر کہا خوبصورت بھی ہے اور حاضر جواب بھی ورنہ مہریان اور باریین ایسا برجستہ جواب دینا کیا جانین - گورا بولی ہنسیا تمھاری بڑی خوش نصیبی تھی کہ

کہ ایسا خوبصورت آدمی ملا۔ اتنا بڑا رئیس۔ اتنا بڑا دینے والا۔ ہنسیا نے کہا اور یہ خوش نصیب نہین ہین کہ ہماری ایسی چاندسی دولہن ملی لوگ تمنا رکھتے ہین کہ ایک نظر بھرکر دیکھہ سکین جسکی طرف ترچھی چتون سے دیکھا لوٹ ہوگیا۔ وہ انکی بغل مین ہے۔ اور انکی ہوکے رہتی ہے۔ پر یاد رہے اتنی کم سن۔ اور دن رات بغل مین رہے۔ اور لینے دینے کی جو کہتی ہو تو ہمارے تو ایک ایک بوسے کا ایک ایک ہاتھی ملتا ہے۔ اسپر بھی قہقہہ پڑا۔ گورا بولی یہ بوسہ کہان سے سیکھا چپّا نہین کہتی۔ پارسی کی ٹانگ توڑتی ہے۔

سرن۔ ہم نے کل رات کو خواب دیکھا کہ دور سے جب گھنٹے کے بجنے کی آواز آتی ہے۔ ٹن ٹن ٹن ٹن۔ جتنے لوگ تھے سب کے کان کھڑے ہوے ہوتے ہوتے ایک ہاتھی دکھائی دیا اور نرسنگا بجا۔ معلوم ہوا کوئی بڑے مہنت آتے ہین جب ہاتھی قریب آیا تو دیکھا کہ ایک مہنت کا لڑکا بیٹھا ہے مگر بڑا حسین لونڈا ہے۔ کوئی سترہ برس کا سن۔ عورت اور مرد دونون کی نظر پڑے۔

ہنسیا۔ بے ایمان۔ چلتر باز کہین کا۔

سرن۔ (ہنسکر) ایسا خوبصورت لڑکا کہ واہ۔

گورا۔ یہ ہنسیا کیون بگڑ گیئن۔

پھلیا۔ کچھ دال مین کالا کالا ضرور ہے۔ ہے کچھ ہنسیا ہی کی بات۔

ہنسیا۔ ارے یہ بڑا چلتر باز ہے۔ ایک کو سانئی ایک کو بدائی۔ کہان کی بات کہان پہونچائی۔

سرن۔ ایک طرف وہ مہنت کا لڑکا بیٹھا تھا دوسری جانب بی ہنسیا۔ یہ اُسکو مچھیان لیتی تھی وہ اسکو لیتا تھا۔

ہنسیا۔ ہم اُٹھ کے چلے جائینگے۔

گورا۔ تو اتنا جھنجنی کیون ہے۔

چھلیا۔ کیا کوئی مہنت کا لڑکا آیا تھا۔
ہنسیا۔ اسکی دُم آئی ۔ بے ایمان کہین کا۔ اب کوئی بات اس سے نہ کہو گی اسکے پیٹ مین بات نہین پچتی۔
گورا۔ تو ہے کچہ دال مین کالا کالا ضرور۔ چھیلا چھبیلو کے اگلا پچھلا حال پوچھ لیا ہوگا۔ لونڈیا تو ہے ہی آگئی دم مین۔ کہدیا ہوگا۔
چھلیا۔ ہماری صحبت مین رہکے اور چکما کھا گئی۔
سرن۔ صاف صاف کہدیا۔
چھلیا۔ واہ ری سٹرنیا۔ اور وہ تھا کون جسپر ریجھی تھین۔
سرن۔ انھین سے پوچھو۔
ہنسیا پنکھیا جھل رہی تھی اُسی کی ڈنڈی سے سرن کو آہستہ سے شانے پر مارا۔ سرن نے پنکھیا چھین لی۔ ہنسیا اُٹھ کے بھاگنے لگی۔ سرن نے کمر پکڑ لی۔
ہنسیا۔ [کان پکڑ کر] چھوڑ۔ چھوڑ دے۔
سرن۔ [چوم کر] جاتی کہان ہو جانی۔
ہنسیا۔ [دونون کان پکڑ کر] نہین چھوڑیگا؟ دیکھو کہدیا ہے چھوڑ دو۔
سرن۔ [زور سے لپٹا کر] جاؤ گی کہان جانی پیاری۔ اخاہ ہم سمجھے۔ اری تو اُسی کے پاس جاتی ہوگی۔ اُس مہنت والے لونڈے کے پاس۔
ہنسیا چھوڑا کر بھاگنے کو تھی مگر سرن نے زور سے پکڑ لیا اور چھلیا اور گورا سے صاف صاف کہنا شروع کیا کہ یہ آج ہم سے کہتی تھین کہ ایک مہنت کے لونڈے پر یہ ریجھی تھین۔ اسپر اسکی جان جاتی تھی اسکے یہان نوکری کرنے گئی۔ اس سے ایک لڑکا ہوا۔
اتنا سُننا تھا کہ گورا اور چھلیا دونون کھلکھلا کر زور سے ہنس پڑین اور ہنسیا نے سیکڑون سرن کو سُنائین۔
چھلیا۔ یہ تو ہم کو آج معلوم ہوا۔ اہو ہو ہو۔ واہ ری لونڈیا۔ مادر چلو۔ [ہنسکر]

اری واہ ری ہنسیا۔

ہنسیا۔ اور جو چاہے وہ ہنسے مگر تمکو نہ ہنسنا چاہیے پھلیا بوا۔

گورا۔ یہ کہیے پیٹ پھلا چکی ہو۔

ہنسیا اور بھی بگڑی۔ جھلّا جھلّا کے رہجاتی تھی۔ پھلیا اور گورا جانتی تھین کہ دل لگی مین سرن ہنسیا کو چھیڑتے ہین۔ انہون نے بھی چھیڑنا شروع کیا۔ ہنسیا بہت جھلائی کہا یہ چھیڑ خانی ہمین نہین بھاتی۔ مین اُٹھ کے چلی جاؤنگی۔

گورا ہنسیا۔ ہمین ایک مرد کی تلاش ہے۔ مگر کم سن ہو۔ جی چاہتا ہے اسکو گھر ڈال لون۔ اگر تم اپنا والا لونڈا ہمین دکھا دو تو بڑا احسان ہو۔

ہنسیا۔ انھین سے پوچھو۔ انکا کوئی ہوگا۔

سرن۔ جسکو ہم پیار کرتے ہین وہ اسکو پیار کرتی ہے۔ ہاے تو اب یہ بتاؤ کہ اسکو دل کیون نہ چاہے۔ ہماری تو اسپر جان جاتی ہے۔ اسکے نام پر جان جاتی ہے۔

پھلیا۔ ہم بھی دیکھتے۔

ہنسیا۔ تم بوا دل لگی نہ کرو۔

پھلیا۔ اری سڑنیا ہنستے ہی گھر بستے ہین۔

ہنسیا۔ ہماری زبان سے ایک بات نکل گئی بس لے اُڑا۔ اور بس باتین اپنی طرف سے جوڑ جاڑ کے ایک نئی بات بنائی۔ اور اس پاجی پنے کو تو دیکھو کہ لڑکا ہونا بتاتا ہے۔

گورا۔ کیا آج اکادشی کا برت ہے۔

سرن۔ مہین لال کو بلاؤ۔ کہو سب سامان لاے۔

گورا نے مہین لال کو کمرے کے باہر جاکے آواز دی۔ وہ حاضر ہوا۔ گورا نے اسکے گالون پر ہاتھ پھیر کر کہا ارے کم بخت آج بلاے دلائیگا نہین ذرا جھیپا مگر خاموش وہ سمجھ گیا کہ چھیڑ رہی ہے یہ کم سن بہت ہی کم سن تھا۔ وہ عمر مین زیادہ تھی۔

نہ سمجھ گیا کہ یہ مجھ پر کبھی ہوئی ہے۔ گو برا شکاری آدمی تھا مگر اس سن عورت نے جو
بیدھڑک گالون پر ہاتھ پھیرے تو ذرا جھیپا۔ کہا مجھے معلوم نہ تھا کہ تم آئی ہو۔ بیٹھو مین
سب سامان لیکے آتا ہون۔ گورا نے کہا آج وہ چیز پلانا وہ جو میٹھی میٹھی ہے۔ لال لال ل
رنگ کی۔ اور کھانے کا بھی بندوبست کرو۔ مبین لال نے کہا ہمین بندوبست کیا
کرنا ہے سب لیس ہے۔ ہر دم یہان لیس رہتا ہے۔ گورا نے پھر اسکے گالون پر ہاتھ
پھیرے اور کہا جانی جلدی لاؤ۔ وہ ہنسکر چلا گیا اور وہان سے سب سامان لیس کرکے
لایا۔ ہنسیا اور بی گورا اور بی بھبیا اور خود بدولت تو تھے ہی۔ تھوڑی دیر مین آدمی نے
اطلاع دی کہ مرزا صاحب آئے ہین اور ایکدفعہ ہی چھم چھم کی آواز آئی۔ گورا نے کہا
معلوم ہوتا ہے مرزا کسی قشیا کو لیکر آئے ہین اتنے مین مرزا نے کہا السلام علیکم۔ اور
یہ کہتے ہی ایک سماۃ بھی آئین۔ شہدون کی صحبت تو تھی ہی وہان سوائے اسکے
چرچے کے اور کیا تھا۔ خاک۔ گورا اور ہنسیا اور بھلیا تو تھین ہی۔ اب چار ہوئین۔
چو گدم بلکہ چنڈال چوکڑی۔

گورا۔ انکا کیا نام ہے مرزا صاحب۔

مرزا۔ انھین سے پوچھو۔

گورا۔ کیون بی بی تمھارا کیا نام ہے۔

جواب۔ میرا نام راحت جان۔

سرن۔ نام تو خوب پایا ہے بی راحت جان صاحب۔

راحت۔ تمھارا ہی تو رکھا ہوا ہے۔

اسپر بڑا قہقہہ پڑا اور سرن بہت ہی جھیپے۔ گورا نے زور سے قہقہہ لگایا۔ بھلیا ن
نے بھی بڑی تعریف کی کہ کیا برجستہ جواب دیا ہے۔ مرزا بھی پھڑک اٹھے مگر ہنسیا
نہین سمجھین۔ گورا سے چپکے سے پوچھا یہ ہنسی کس بات پر ہوئی۔ اسنے سمجھایا کہ نام
کون رکھتا ہے۔ مان باپ نا۔ یہ سنتے ہی ہنسیا پھڑک اٹھی اور راحت جان کی حاضر
جوابی کی بڑی تعریف کی۔

گورا۔ شرماے کہ نہین۔
سرن۔ جھجک گیا۔
پھلیا۔ شرمائین تو بڑے بے شرم ہین۔
راحت۔ مین تو ایسی ہی کہتی ہون جب کہتی ہون۔ برجستہ۔
مرزا۔ اسکا کوئی جواب ہی نہین ہے۔
سرن۔ آپ کا مکان کہان ہے۔
راحت۔ مین عاشقون کے دل مین رہتی ہون۔
سرن۔ بڑی حاضر جواب ہو۔
راحت۔ تسلیم قدر دانی آپ کی۔
سرن۔ آپکو گانا بھی آتا ہے۔
راحت۔ اجی۔ ع۔ سب بات مین ہم ہین فرد ہمین کیا نہین آتا۔
سرن۔ واللہ اللہ۔ اسکر بڑی طبیعت خوش ہوئی۔ آج آپ کی دعوت ہی۔ مہین لال مچھلی کے کباب گزک کے لیے تلوالاؤ
پانچ عمدہ اور نفیس نفیس گلاس آئے۔ ایک وضع ایک قطع کے۔ ایک ایک گلاس ایک ایک کے روبرو رکھا گیا۔ گورا اور سنہیا نے میٹھی شراب پی۔ پھلیا اور مرزا اور راحت نے برانڈی پسند کی۔ سرن لال نے ہوئیسکی پی مگر پانی کے عوض بیر ملائی۔ یہ ان سب مین دھاوت پینے والے تھے تمام شب شراب اور کباب کی صحبت رہی۔ سب خدائی خوار گدھے اسوار۔ گانا بھی ہوا اور ہو حق اور غل غپاڑا بھی مچا۔ راحت جان اور سنہیا مین سخت کلامی بھی ہوئی۔ محلے مین بدنامی بھی ہوئی کسی کو کوئی نصیحتا باقی نہین رہا۔
مرزا۔ ارے یار بڑی بدنامی کی بات ہی نوکر چاکر محلے والے بڑے چھوٹے یہ کیا کہتے ہونگے کہ یہ کیسے لوگ ہین۔
سرن۔ اجی مجھے اسکی نہ کبھی پروا تھی نہ اب ہے۔ اینا روپیہ صرف کرتے

ہین ہماری یار درست ہوتے ہین کسی کا اسمین اجارا نہین ہے - اگر شہنشاہ چین بھی ہو تو ہوا کرے -

چھلیا - اجی تم آپ اپنے گھر کے راجہ مہاراجہ ہو - کسی کے باپ کا اجارا نہین ہو -

گورا - ارے ہان اپنی چاردوالی مین بیٹھے ہین - کسو سے کچھ لینے تو نہین جاتے -

راحت - مرزا کبھی تو بڑے رند بنجاتے ہین - کبھی ایسے ڈرپوک ہوجاتے ہین کہ توبہ ہی بھلی - ذری سی انگریزی پڑھی ہوتی تو اتنا نہ ڈرتے -

مرزا - اب ہم نہ بولینگے - یہ سب کے سب ایک ہوگئے -

ہنسیا - دنیا مین یہی رہجاتا ہے کھانا اور کھلانا بس -

مرزا - بی ہنسیا تم بھی اب فیاض ہوجاؤ - کہان کا جھگڑا -

ہنسیا - (راحت جان کی طرف اشارہ کرکے) پہلے تو انکو فیاضی سکھاؤ -

اسپر قہقہہ پڑا -

چھلیا - ہماری تیاگردہے کہ باتین - کوئی ایک کہے تو یہ دس سنائے -

مرزا - بھئی سرن یار تمنے تو اس لونڈیا کو برق دم کردیا -

سرن - مین نے برق دم نہین کردیا - یہ سیکھی سکھائی ہین - پیٹ مین گن بھرے ہین - ایک شخص ٹکو کے ٹانگھن پر سوار جاتا تھا - اسکے قدم کا کیا کہنا - کھٹ پٹ کھٹ پٹ کھٹ پٹ کرتا ہوا جاتا تھا - کسی نے کہا بھئی واللہ اے سوار قدم چلنا خوب سکھایا ہے جو لوگ واقف تھے انھون نے کہا جی یہ سکھایا ہوا نہین ہے اسکو جگری قدم کہتے ہین - اسی طرح بی ہنسیا جو قدسازی کررہی ہین یہ جگری قدم ہین -

اس گفتگو مین چار بج گئے - اور کوئی ادھر کوئی اُدھر کوچ پر کوئی مسہری کوئی پلنگ پر دراز ہوا - سب غین - تڑکے سرن کی آنکھ کھلی - ایک سرے سے سب کو جگایا اور گھر کے حمام مین سب نے نہایا - اور نہا دھوکر تازہ دم ہوکر پھر شغل ہونے لگا

اتنے مین ایک پنڈت صاحب بھی وارد ہوئے۔ اطلاع ہوئی۔ کہا آنے دو۔ مرزا صاحب شراب اور گلاس ہٹانے کو تھے کہ سرن نے کہا ڈر نہین۔ شریک ہین

پنڈت۔ تسلیم عرض ہے۔

سرن۔ بندگی عرض ہے۔ مزاج شریف۔ آئیے [مرزا سے] یہ پنڈت صاحب ہین گرہم پیالہ وہم نوالہ۔ آپ کا شاید لحاظ کرتے۔ اس سے تقریب کر دیگئی۔

مرزا۔ جی نہین پنڈت صاحب بے تکلف شوق کیجیے۔ مجھے اپنا نیازمند تصور فرمائیے۔

پنڈت۔ آپ کی مہربانی۔ مین احباب سے تکلف نہین کرتا۔

مرزا۔ پھر شوق کیجیے۔ مین اپنے ہاتھ سے دونگا۔ [بسم اللہ]

پنڈت۔ [جام لیکر پی] سنیے بندہ نواز یہ پہلا جام آپ نے اپنے ہاتھ سے مجھے دیا۔ مین نے بسر و چشم منظور کیا۔ مگر ؎

کردہ ام توبہ بدست صنم بادہ فروش

کہ دگر مے نخورم بے رخ بزم آرائے

بندہ مردون کے ہاتھ سے شراب نہین پیتا۔ دیوزادون کے ہاتھ سے کیا لطف مے گساری۔ ہان یہ پریان اگر اپنے ہاتھ سے دین تو کیا مضایقہ۔

راحت۔ مین پلا دون۔ پیجیے گا۔ نکل نہ جانا۔

بڑا قہقہہ پڑا۔ اور دیر تک قہقہہ رہا۔

راحت۔ [اپنے ہاتھ سے جام دے کر] لیجیے۔ اسکا لطف ہی اور ہو گا۔

پنڈت۔ اسمین کیا شک ہے [پی کر] ہم تو کہتے ہی تھے کہ مردون کے ہاتھ سے البتہ شراب حرام ہے۔ اس شراب کو جو حرام کہے وہ کافر۔

راحت۔ [مرزا کو جام دے کر] لو جی۔ اڑا جاؤ جھپ سے۔

مرزا۔ سویرے سویرے یہ بے ضابطگیان اچھی نہین۔

راحت۔ اے اڑا جاؤ شیر مادر سمجھکر۔

اسپر بڑا فرمائشی قہقہہ پڑا اور ریذٹ اور سمرن ہنستے ہنستے لوٹ لوٹ گئے۔ مارے ہنسی کے سب کا برا حال تھا۔ ہان ہنسیا البتہ دل ہی دل مین جل رہی تھی کہ راحت کہان سے پھٹ پڑی۔

سمرن۔ ہنسیا جان انسے [راحت جان] سے نداق سیکھو۔

ہنسیا۔ [تنک کر] جان وان ہم نہین بنتے۔ جان پتریا کا نام ہوتا ہے۔

مرزا۔ [مسکرا کر] سمرن کو بھی عقل نہ آئی۔

راحت۔ پردہ نشین عورتون اور بھلے مانس کی بہو بیٹیون کے نام کے ساتھ جان ہمنے آج ہی سنا۔ جان تو ہم پتریون کا خطاب ہے۔ ہان رشتے کے خطاب کے ساتھ جان کہے تو کچھ ہرج نہین ہے۔ یہ ہم نے مانا۔ اما جان۔ بھابی جان۔ مرد ہو تو بھائی جان بابا جان۔ خاصہ اچھا بھلا ہنسیا نام اسمین جان لگا کے پتریا بنا دیا۔ دوسری ہوتی تو مارے بیٹھتی۔ چھوٹتے ہی ایک دو ہتڑ دیتی کہ ساری شیخت رکھی رہتی۔

سمرن۔ ایک دوست وہ ہوتے ہین جو دوست کے روٹھے ہوئے معشوق کو منوا دیتے ہین اور ایک دوست یہ ہین کہ لڑوانے پر تیار۔

مرزا۔ بھائی صاحب ہم تو اسے لگتی کہتے ہین۔

سمرن۔ اچھی اسے لگتی ہے۔

ہنسیا۔ جھوٹ کیا کہتے ہین ہنسیا جان کیون کہا۔ ہم کیا کوئی پتریا ہین۔

مرزا۔ مار چلو اس [گالی دیکر] کو

ہنسیا۔ ہماری جوتی کی نوک سے

راحت۔ کام تو لالہ جی نے پٹنے ہی کا کیا ہے۔

ہنسیا۔ اوہ جی ہمین کیا۔ دو دن مین اپنی سسرال جاؤنگی۔

راحت۔ سسرال بھی ہے۔

ہنسیا۔ بیشک۔ ہمارا سہاگ اللہ کرے قایم رہے۔

راحت - سدا سہاگن -

مرزا - رام کو بھول گئین - سرن کی صحبت مین ہو کے اللہ کی قسم کھانے لگین - شین قاف بھی درست ہو گیا -

ہنسیا - اور نہین تو گنواری مین بولتی تھی جو سرن کی صحبت مین آ کے یہ بولنے لگی -

راحت - مرزا کا بھی پٹنے کو جی چاہتا ہے اب یہ پٹے گا -

اتنے مین مہین لال نے آ کے کان مین کہا سرکار دہ ین بھری آئی ہے حکم ہوا کہ اسکو اس کوٹھری مین بٹھا ؤ جو مالیون کی کھپریلون کے پاس ہے - ہنسیا سمجھ گئی کہ کوئی اور آئی ہے - چل مری - کہا مہین لال نے کان مین کیا کہا - سرن نے بات ٹالنے کے لیے کہا - کچھ نہین ہمارے لالہ باغ مین آئے ہین اطلاع کرنے آیا تھا - ہنسیا تنک کر بولی کہ تمھارے باپ آئے ہین کہ تمہاری آنا آئی ہے - بیحیا بے غیرت جھوٹ بولنے والا ۔ ہنسیا ذرا علیحدہ جا کر گانے لگی -

ابر ہی سبزہ ہی ہوا بھی ہے
پاس معشوق با وفا بھی ہے
ہمکو ثابت ہے انکی آنکھون سے
کچھ وفا بھی ہے کچھ دغا بھی ہی
دیکھ اے آہ لگ نہ جائے ٹھیس
پاس اک دل کے آبلا بھی ہے

مرزا - خوش گلو ہے -

سرن - ہے کیا معنی - ہین نہین کہتے -

اتنے مین بڑے لالہ کا آدمی آیا اور سب رخصت ہوئے - سرن باپ کے پاس گئے -

چھتری پن کی رگ نے جوش کیا

کامنی آج کچھ اداس سی معلوم ہوتی ہین کوئی بیماری خدانخواستہ کسی قسم کی نہین ۔ ہر طرح فضل الٰہی ۔ کوئی نئی بات بھی ایسی نہین ہوئی کہ دل بے قابو ہو جاتا یا پریشانی کا کوئی خاص سبب ہوتا ۔ مگر واللہ اعلم کیا بات تھی کہ دل جوش سے ہے وہ ہاتھ سے جاتا رہا اور ٹھنڈی سانسین بھرنے لگی ۔ تھوڑی دیر ساس پاس بیٹھی وہان سے کوٹھے پر آئی اور یہان کملا اور زینب کی مان سے دل کا حال کہنے لگی ۔ انھین دو چار سے صاف صاف درد دکھ کا حال کہتی تھی ۔

کملا ۔ کیون اداس کیون ہو ۔

کامنی ۔ نہین کھانا پینا پہننا اوڑھنا ہنسنا بولنا کچھ اچھا نہین معلوم ہوتا ۔ یون تو جو کھاتی تھی وہ کھا سکتی ہون اور کھاتی ہی ہون ۔ جو پہنتی تھی وہ پہن سکتی ہون ۔ کوئی روکنے والا نہین ۔ مگر سوچتی ہون کہ اگر مین نے سولہ سنگار کیے بھی تو کیا آنکھ کس کو دکھاؤنگی ۔ صاحب وہ جو میری زندگی کا دارو مدار ہے مجھ سے منزلون دور ہے کہان مین کہان وہ تو مین کس کے لیے سنگار کرون ۔ ہان جس دن میرے نصیب کا تارا چمکے گا اس دن مین چوتھی کی دولھن بنجاؤنگی ۔ جو وہ دن دیکھنے مین آئے تو مجھ سے بڑھ کے خوش نصیب کوئی نہین ۔ مین اپنے دل کو ہر طرح ڈھارس دیتی ہون سمجھاتی ہون ۔ بہلاتی ہون کہ یہ کوئی نئی بلا نہین ہے مگر دل نہین مانتا ۔ میرے قابو سے اب میرا دل جاتا رہا ۔

کملا ۔ دل کو نہ سمجھاؤ گی تو کیا کرو گی ۔ جہان تک ہو سکے دل کو قابو مین رکھو نہین تو اور بھی زیادہ پریشانی ہو گی اور یہ پریشانی تمکو اور بھی ستائے گی ۔ کوئی بات ایسی نہین ہے کہ تم دل کو قابو مین نہ رکھ سکو ۔ اب تم سونے کا دھیان کرو ۔

کامنی ۔ مین اپنے دل کا حال کس سے کہون ۔ لاکھ لاکھ سمجھاتی ہون مگر دل قابو مین نہین آتا ۔ معلوم نہین کہ یہ میرا قصور ہے یا دل کا قصور ہے ۔ اور سچ پوچھو تو میرا ہی قصور ہے ۔

اتنے مین زینب کی مان آئی - کامنی نے تھوڑی دیر دل بہلانے کے لیے زینب کی مان سے اِدھر اُدھر کی باتین کین (کہو زینب کی مان اِدھر اُدھر کی خبر کہو) اُس نے کہا - (تازہ خبر) اور تو مین نے کوئی نہین سُنی - آج ٹھاکر بلبھدر سنگھ کے گھر گئی تھی - وہان اُنکا لڑکا جو رسالے مین نوکر ہی دو برس کے بعد اپنے گھر آیا خوشی کی شادیانے بج رہی ہین - ریجگا کل ہوا تھا - گھر بھر مین سب چھوٹے بڑے خوش و خرّم ہین - یہ کسی لڑائی پر گیا تھا - کہین کابل کی طرف یا خدا جانے کہان لڑائی تھی - وہان سے اب آیا - مان باپ جورو بھائی بیٹے بہنون گھر بھر نے آنکھین بچھا دین - جیسے کوئی دوراز حال مردے کو زندہ پاتا ہی ویسی ان سب کی کیفیت ہی - اب مان باپ سب مل کے خوشامد کر رہے ہین کہ بیٹا تم ہمارے اکلوتے بیٹے ہو - ہماری زندگی کے دار مدار تم ہی ہو - اس بڑھاپے مین اب ہمکو چھوڑ کے کہان جاؤ گے - تمھارے پاس گانون گراؤن دیہات باغ مکان نقد روپیہ سب کچھ ہی - ہمارے پاس رہو - اب ہم لوگ کچھ دن کے مہمان ہین - تمھارے سامنے مرین تو اس سے بڑھ کے نعمت ہمارے واسطے اور کیا ہی - مجھے اُن دونون بڑھیا بڈھون کا حال دیکھ کے ترس آیا - اور ایک طرح دیکھو تو وہ کیا جھوٹ کہتے ہین - بوڑھے آدمی اور بہت ہی بوڑھے - اُنکو اب اس سے بڑھ کے اور کیا خوشی ہوگی کہ اُنکا بچہ اُنکا لڑکا اُنکے مرنے کے وقت اُنکے پاس اور اُنکے سامنے ہو - مگر یہ لڑکے آج کل کے کسکی مانتے ہین - اُسکو اب تک پیٹے گھوڑے کی چڑھی ہی - وہ کہتا ہی کہ مین تو ضرور رخصت ختم ہونے پر پھر فوج مین جا کے بھرتی ہونگا - اور بھرتی کیا معنے کچھ نام تو اُسکا کٹ نہین گیا ہی - چھٹی لے کے آیا ہی - جب چھٹی ختم ہو جائے گی تو دو چار دن پہلے اپنے کام پہ چلا جائے گا -

کامنی - ہئی ہی کتنا بیدرد لڑکا ہی - مان باپ کا اکلوتا لڑکا اور لڑائی بھڑائی کا اتنا شوق کہ چاہے مان کڑھ کڑھ کے مرے - چاہے باپ مرے وہ اپنی ہی سی کریگا

زینب - مین کیا کہون - مجھسے اُن دونون کا رونا دھونا تڑپنا دیکھا نہین جاتا اِک کُہرام گھر مین مچا ہوا ہے -

دیکھا کہ سامنے کھڑا شعر پڑھ رہا ہی بس آنکھوں مین خون اُتر آیا اور غل مچا کر کہا اگر اپنے باپ کا ہی تو ٹھہر جا مین آتا ہون ابھی جان لونگا یہ کہکر نیچے اُتر آیا اور باپ کی تلوار کمرے سے لے کر کاٹھی سپیک کر ننگی تلوار لیئے دوڑ پڑا اور اُسکے گھر مین گھس گیا عورتین کانپ اُٹھین ۔ اور اس لڑکی کی مان جسکو یہ چچی کہتا تھا اسکو لپٹ گئی

چچی ۔ ای پوت یہ تلوار کسپر چلاؤ گے ۔ چچی کے پوت پر ۔

دیور ۔ اچھا آپ ہی بتائیے کہ بھلے مانس کی عورتین جو اپنی چھت پر نہاتی ہون انکو جا کے جھانکنا موٹر کاٹ لینے کا کام ہی کہ نہین ۔ ہم تو باپ کا سر کاٹ لین ۔

ایک عورت نے پردے مین سے کہا اچھا تو تلوار ہمکو دو ہم عورت باندی تلوار کے نام سے کانپتی ہین ۔ رکھدے تلوار ۔ کل کا لونڈا اور ہم عورتون کو دھمکاتا ہی ۔ اُسنے کہا نہین بھابی تمکو دھمکاتا ہین یہ ہمارا دھرم ہی یا یہ ہمارا دھرم ہی کہ جو تمھاری طرف آنکھ اُٹھا کے دیکھے اُسکی آنکھین تلوؤن کے تلے مل ڈالین ۔ وہ بولی تو اچھا تلوار ہمکو لا کے دے دے اُسنے کوٹھری کے پاس رکھدی ۔ اسکے بعد چچی نے اُس لڑکے کو کوٹھے پر سے بلوایا اور کہا یہ تیرے بڑے بھائی ہین اِنکے ہاتھ جوڑ ۔ وہ لونڈا ابھی تیکھا اور نوجوان تھا ہاتھ تو نہین جوڑے مگر نیچی نگاہ کر کے جھینپا ہوا سامنے کھڑا ہوگیا ۔ کامنی کے دیور کی آنکھین خون کبوتر کی سی سرخ لہو کی بوٹیان ۔ چچی نے کہا بیٹا اب جانے دو معاف کرو ۔ بھول چوک ہو ہی جاتی ہے بھائی ہی تمھارا اب ہم اُس راوٹی ہی کو کھدوا ئے ڈالتے ہین ۔ نہ کھیڑا رہے نہ ٹنٹا ۔

پردے مین سے جو عورت باتین کرتی تھی وہ اُسکی بڑی بھاوج تھی مگر کامنی کے دیور سی پردا کرتی تھی اور یہ اسکا لحاظ کرتا تھا ۔ اُسنے کوٹھری مین سے کہا اور (جو خود اسی کی دولھن ہوتی تو دو چار کا خون اب تک کر چکا ہوتا ۔ ایسا خون سر پر چڑھ جاتا ہی ۔ لے کان پکڑ اپنے) کامنی کے دیور نے مسکراتے ہوے اپنے کان پکڑے اتنے مین کامنی کی ساس اور دو مہریان دوڑی آئین ۔ دروازے سے دروازہ ملا ہوا تھا ۔ اور آن کے کامنی کی ساس نے لڑکے کو بہت ڈانٹا ۔ تو پاگل سٹری سودائی ہوگیا ہے اس انگریزی مین بھی نوابی کی بو نہین گئی ۔ کل کو میرے اوپر تلوار لے کے دوڑنا ۔ چل جا گھر مین جا کے بیٹھ ۔ اور پڑھ دیسی

لڑکے کی طرف مخاطب ہو کے کہا ۔ بیٹا تم بھاوجون سے اِس طرح برتاؤ کرتے ہو ۔ ایک عورت بہا رہی ہی تمھین چاہیئے تھا ہٹ جاتے نہ کہ اور ڈٹ گئے ۔ اپنے گھر مین جس طرح چاہتا ہی آدمی بیٹھتا ہی ۔ اُسکی مان نے بھی لڑکے کو ڈانٹا اور کامنی کے دیور نے تلوار کی کاٹھی گھر سے منگوائی اور تلوار لے کر شرماتا ہوا چلا ۔ پڑوسی نے کامنی کی ساس سے کہا اب ہم را ولی ہی کو کھدوا کے ڈالتے ہین اُسنے کہا تمھارا بیٹا پیئے ساس جھگڑے ہی کو دور کرو کامنی کی ساس اِدھر اُدھر کی باتین کرکے پان دان کھا کے گھر گئی اور وہان جاکے لڑکے کو بلوایا سنا تلوار رکھ کے باہر گیا ہی ۔

کامنی ۔ مین نے بھی بلایا مگر سُن کے بھاگ گئے ۔

ساس ۔ کیسی واہیات بات کی تھی ۔ کوئی ایسا کرتا ہی ۔

کامنی ۔ جیسے دشمنون کو کوئی سودا ہو جاتا ہی منھ کہی ننگی تلوار لئے کے دوڑ گیا ۔ اُف ۔ غضب ہی ہو گیا تھا ۔

باران ۔ اور اسکو تو کھو سنا اُسنے کیا کم بچپن کیا تھا ۔

کامنی ۔ اُسکا بھی لچا پن ہوا ۔

ساس ۔ بڑا لچا پن کیا مگر اسکو اتنی حرارت نہ کرنی چاہیئے تھی ۔

کامنی ۔ یہ تو بالکل سودائی ہی ہو گیا ۔ اور جو کہین راستے مین ملجاتا تو خون خچر ہو جاتا ۔ اُف ۔ کیا سوجھی ۔

ساس ۔ ہنہی ۔ روز بروز بڈھا ہوتا جاتا ہے ۔ جب اُسکی بھاوج نے ڈانٹا اور دعوی سے ڈانٹا کہ اُسکے سامنے ننگا کیدا کرتا تھا تو بھیگی بلی کی طرح تلوار رکھ دی اور چپ ہو رہا ۔

کامنی ۔ چلو بڑی خیر ہوئی ۔ پرمیشر نے بہت بچایا ۔

باران ۔ پاس پڑوس مین کہین ایسا ہو سکتا ہے کہ جھپٹ تیر سے گھورو اور تاک جھانک کرو ۔ واہ بہو بیٹیون مین کہین ایسا ہوتا ہی ۔ ہم تو سر کاٹ لین ۔ واہ کہین ایسا ہوتا ہی ۔ کہین ایسا ہوا ہی ۔ کبھی ایسا کہین ہوا ہی ۔ دونون جہان مین

نہین ہوا ہی۔ نہین نہین۔ جو ہوا ہی تو بتاؤ۔ واہ۔ ہوا ہی ہوا ہی ہوا ہی۔ کہین ہوا نہو۔ ہو چکا۔

کامنی۔ (مسکرا کر) بارن بس اب چپ رہو۔

ساس۔ اسکو کیا ہوا کیا ہی۔

زینب (ہنستی ہوئی) ارے بارن سٹرن ہوگئی ہو۔

بارن۔ نہین۔ تم کہتی ہو نا کہ ایسا ہوتا ہی۔ ہم کہتے ہین نہین ہوتا۔ کبھی نہین ہوتا۔ بھی جو کبھی بھی ہوتا ہو۔ چھت پر سے گھورو کسی کی بہو بیٹی کو۔ بڑے گھورنے والے۔ لاؤ تو تلوار۔ لاؤ تو میرا کھانڈا۔ گھورتے ہین بڑے گھورنے والے۔

زینب (بہت ہنسکر) اری پگلی تجھے یہ ہو کیا گیا ہی۔

بارن۔ اور تم بڑی وہ بن کے آئی ہو کہ بہو بیٹیون کو گھورو۔ چھت پر سے گھورو۔ لانا میری تلوار۔ لے گھورو لو۔ آؤ۔

گھر بھر کا مارے ہنسی کے بُرا حال تھا اور بارن سوائے اسکے اور کچھ کہتی ہی نہ تھی کہ بڑے گھورنے والے۔ بہو بیٹیون کو گھورنے چلے۔ لانا میری تلوار۔ لاؤ تو تلوار۔

اصلیت اسکی یہ تھی کہ بارن سے کامنی نے وعدہ کر لیا تھا کہ جبدن خط آئیگا تجھکو شراب منگوا کے پلا دونگی۔ اسی کا حوالہ خط مین کیا ہی۔

پلائے جو بارن کو بھر بھر کے جام بہت اُردو نگلیون پر نچایا اوسے
بارن نے جو چسکی پر چسکی لگائی تو بہت تیز ہو گئی۔

ماتمکدہ

صبح کا وقت۔ کامنی اور سرتا نہا دھو کر پوجا کر کے باتین کر رہی تھین کہ ڈاکیے نے کئی خط بھیجے۔ ایک خط رنبیر سنگھ کا تھا۔

میرے کلیجے سے زیادہ پیاری کمن۔ خدا جانتا ہی۔ کہ۔ ع

ترس رہی ہین یہ آنکھین محال ہی دیدار

اب دن رات تمہاری یاد رہتی ہے - اور یہ بخوبی روشن ہو گیا کہ ہمارا دل اس قسم کا نہین ہے کہ ہم تمہارے بغیر اتنے دن اکیلے رہ سکین - کمن خدا گواہ ہے کہ اگر جگت ہنسائی کا خوف نہوتا تو مین چلا آتا - مگر ڈرتا ہون کہ لوگ یہی کہینگے کہ واہ اچھے چھتری اچھے رلنسور ہوے باپ دادا کا نام خوب روشن کیا - چار ہی دن مین لوک دم پانی باہر - غرض کہ گھری پہنسا ہے - نہ اگلتے بنے نہ نگلتے بنے - سات دن سے مینہ لگا تار برس رہا ہے - جھڑی لگی ہوئی ہے - اس سبب سے لڑائی بالفعل ملتوی ہے - اور اس التوا کی وجہ سے بیکاری مین تم اور بھی زیادہ یاد آتی ہو - رن مین سوائے بزن اور بکش اور بکوش کے اور کچھ نہین یاد آتا اور جسوقت گوا اور گولیون کی بارش مین گھوڑا کڑکڑاتے جاتا ہون معلوم ہوتا ہے پھولون کی برکھا ہو رہی ہے - جی چاہتا ہے ہر دم ننگی تلوارون کے سایے ہی مین رہون - لیکن بس یہ بیکاری اور بے شغلی کم بخت مارے ڈالتی ہے اور ظاہر ہے کہ اس پر دیس مین تم سب کے سوا اور کون یاد آئیگا - تمہارا خط سو سو دفعہ پڑھتا ہون - اور سو ہی سو بار چومتا ہون - سمرتا بہن روز یاد آتی ہین انکو یہ خط پڑھ کے سنا دینا اور کہنا لکھا ہے کہ میری پیاری کمن کی تسلی کرتی رہو اور وہ تمہاری تسلی کرین - بھلا تو جیندی جمعرات کا تماشا دیکھنے جاتی ہے ؟ - آنے کے ساتھ ہی پہلے نوچندی جمعرات تمکو دکھاؤنگا - خدا وہ دن جلد دکھاے - تلسا بوا اور زینب کی مان سے خیریت کہدینا - رنبیر -

کامنی نے سمرتا کو خط پڑھ کر سنایا - دونون خوش ہوئین - تلسا نے سیکڑون دعائین دین - زینب کی مان بھی تھوڑی دیر مین آئی - اسنے کہا السلا کھون برس کی عمر دے - اس یاد آوری کو تو دیکھیے کہ سمندر پار بیٹھے ہوئے ہین اور تلسا اور زینب کی مان ہم پر جون کو یاد کرتے ہین - ریاست کے یہ معنی ہین - نہین اتنے بڑے امیر کبیر اتنے بڑے آدمی المراس سے ادھر راستے بڑھائے اور ہمکو وہان سے یاد کرتے ہین -

دوسرے روز صبح کو جب ان دونون نند بھاوجون نے پوجا سے فراغت پائی تو مہتابی پر کوا زور زور سے بولنے لگا -

کامنی - اچھی خبر لا تو دودھ بتاسا کھلاؤن -

سمرتا۔ ہم سونے سے چونچ مڑھو دین۔
زینب۔ بھئی جو اچھی خبر نہ آئی ہو تو اپنے دو ناموں مین سے ایک نام بدل ڈالون۔
کامنی۔ اے بین ہنستی بھی سکوتے اور توتے مینا کی بولی سے کیا ہوتا ہے۔
تلسا۔ کاگا سونے سے مڑھا دون توری چونچ۔
سمرتا۔ کل سے میری بائین آنکھ پھڑک رہی ہے۔
کامنی۔ پھڑکت ہے موری بائین انکھیان نا۔ آج سیّان ائیہین سورے انگنا۔ پھڑکت ہے
سمرتا۔ نوچندی جمعرات وہان بھی نہ بھولی۔ اب تو کوئی آٹھ دن ہونگے نوچندی کو۔ بڑا لطف آتا ہے۔
کامنی۔ نوچندی جمعرات دیکھنے جاتی ہو۔ یہ سوال ہم سے ہوا ہے۔ پوچھو نوچندی تمہارے بغیر کسکو پسند آئیگی۔ تمہارے دم سے سب ہے۔
اتنے مین دھنو ٹھکرائن خوب بنی ٹھنی ہوئی چھت پر آئین۔ خط کا حال مختصر سا انکو سنایا گیا۔ انہون نے کہا ہمارے نام بھی خط آیا ہے لکھا ہے بھابی تمہارا جوبن بیان بھی یاد آتا ہے۔ کامنی مسکرا کر بولی یہ بات ہماری سمجھ مین نہین آتی کہ یا تو اتنی انگریزیت مزاج مین ہے کہ ہنسنا بولنا اٹھنا بیٹھنا سب انگریزی مین اور اسکے ساتھ یہ واہیات ہنسی بھاوج سے کیسی۔ دھنو نے کہا بس بس میرے دل کی بات کہی۔ کہان تو اتنا انگریزی بنا اور کہان یہ ہنسی دل لگی۔ زینب کی مان نے کہا اے بی بی بڑی بھاوج سے ہنسی دل لگی سبھی کہین ہوتی ہے۔
دھنو۔ آج یہ کوا بہت قاؤن قاؤن کر رہا ہے۔ ارے کوئی اچھی سی خبر لا تو دودھ بتاسا کھا
اتنے مین گھڑیالی نے گھنٹا بجایا اور زینب کی مان نے کہا فتح ہے۔
سمرتا خوش ہو کر بولی بھئی آج سب اچھی ہی اچھی باتین ہوتی جاتی ہین۔ اتنے مین کبڑن ڈالی لائی۔ کیلے کے ہرے ہرے پتے۔ اسپر ہرے ہرے بوٹ۔ چکوترے مہتابی ہری ہری نارنگیان۔ کچے کیلے ہرے ہرے امرود۔ دھنو نے کہا واہا ہا ہا لو ہری بھری ڈالی بھی آئی ہے اور طرہ یہ کہ کبڑن بھی سر سے پاؤن تک ہرے

کپڑے پہنے ہوئے۔
عین اسوقت جبکہ کاشی اور سمرتا اور دھنو بی بی اور زینب کی ماں اور تلسا اور گرن انتہا سے زیادہ خوش تھیں کوئی کوے کو دودھ بالائی تباسا کھلاتا تھا کوئی سونے سے چونچ مڑھتا تھا کوئی فتح کی صدا بلند کرتا تھا کسی کی بائیں آنکھ پھڑکتی تھی کوئی گھنٹے کی آواز سنکر فال نیک بتاتا تھا کوئی گرن کے ہری بھری ڈالی لانے کو اچھا شگون سمجھتا تھا عین اس خوشی کے وقت رونے کی آواز آئی۔ دھنو نے کہا کوئی رو رہی ہے۔
تلسا۔ ارے رونے دیو۔ اُدھر دھیان نہ کرو۔
زینب۔ اے بی بی یہ تو دنیا جہان ہے۔ کوئی روتا ہے کوئی گاتا ہے کوئی ناچتا ہے۔ کوئی بجاتا ہے کوئی جیتا ہے کوئی مرتا ہے۔
سمرتا۔ دور کی رونے کی آواز آتی ہے۔
کاشی۔ کیا جانے کس بیچارے پر گولا پڑا۔
سمرتا۔ اے تو یہ کہانسے معلوم ہوا کہ کوئی مر ہی گیا ہے اور جو کوئی یوں روتا ہو۔ کوئی اور سبب ہو۔
دھنو۔ نہیں۔ ہے تو ماتم ہی کی آواز۔
زینب۔ کوئی ضرور مرا ہے اور کوئی بڑا سخت ماتم کر رہا ہے۔
کاشی۔ مرد کے رونے کی سی آواز ہے اور پھوٹ پھوٹ کے رو رہا ہے۔ ڈھاڑیں مار مارکے۔ کوئی جوان آدمی مرا ہے۔ تلسا بوا جاکے دیکھو تو یہ رونا کہاں ہو رہا ہے۔
تلسا جانے ہی کو تھی کہ ایک آواز نیچے سے آئی (اری بہن۔ بجلی گر پڑی۔ ہاے آسمان پھٹ پڑا) اسکے بعد زور سے رویا اور اسکے ساتھ ہی ساتھ نیچے جو عورتیں تھیں دھنو اور کاشی کی ساس۔ عزیز اقارب نوکر چاکر سب ماتم کرنے لگے۔ ٹیس پڑ گئی کہرام مچا ہوا۔ ایک عورت کی آواز آئی اور آخر معلوم تو ہو کیا بجلی گری۔ دوسری نے کہا ارے بتاؤ بھی کیا ہوا۔ سب نے یہی سوال کئے مگر ماتم کرتے ہوئے اور جس مرد نے آکر یہ کہا تھا وہ یہ کہکر اور ایک دفعہ زور سے چیخ کر زمین پر بیٹھ گیا

ماتھے کو دہنے ہاتھ سے سہارا دیکر - اشک جاری - اُدھر نیچے تو سب عورتین سینہ کوبی کر رہی
تھین - چھاتی کوٹ رہی تھین - ادھر اوپر الگ سینہ کوبی ہو رہی تھین - پہلے تو سب نے چھت
کے نیچے دیکھا - دیکھا تو اندر بکرم سنگھ - بس چھاتیان کوٹنے لگین - اجل کی ڈراونی صورت
صاف نظر آنے لگی - موت ہر در دیوار سے اپنا بھیانک چہرہ دکھانے لگی - معلوم ہوتا تھا
ہر روزن سے ملک الموت جھانک رہا ہے - سب کے چہرے پر مردنی چھائی ہوئی - کامنی سکتے
کے عالم مین - بالکل جیسے پیکر تصویر - کل عضو معطل - حواس خمسہ مین سے کوئی اپنا
کام نہین کرتا تھا - قوت شامہ - لامسہ - سامعہ - باصرہ - ذائقہ پانچون بیکار - اگر کوئی
زہر کھلاتا تو نہ حس ہوتی اور اگر کوئی امرت دیتا تو حس نہوتی - تمام دنیا اسکی آنکھون مین
تاریک تھی بلکہ یون کہنا چاہیے کہ روشنی اور تاریکی دونون سے کوئی مطلب نہ تھا اگر
کوئی ایک سو ایک بتی کا جھاڑ روشن کرکے سامنے لاتا تو نہ سوجھتا اور اگر اندھیری کوٹھری
کے تہ در تہ خانے مین ہوتی تو تاریکی محسوس نہوتی - ماتم اور کہرام کی آواز کی اسکے کانون تک
بھنک ہی نہین پہونچتی تھی - اگر کوئی انگارا ہاتھ پر رکھتا تو انکو ذرا خبر نہوتی - اسّی روپیے تولہ
والا عطر بھی سنگھایا جاتا تو حس نہوتی - انہون نے نہ سینہ کوبی کی نہ بکا نہ بین - رونا دھونا
کچھ نہین - بس سکتے کا عالم - جو جہان تھا وہین کلیجا پکڑ کے رہگیا اور وہین ماتم کرنے لگا
چھت کی عورتین چھت پر رہین اور نیچے کی نیچے - آدھے گھنٹے تک یہ کیفیت رہی کہ کوئی
سر ٹکراتی تھی کوئی دیوار پر دے مارتی تھی - کوئی دوہتڑ پیٹتی تھی - کوئی خالی روتی تھی - مگر صرف
ایک کامنی سکتے کے عالم مین تھی - نہ بیہوشی - نہ غشی - کل عضو اور حواس خمسہ معطل - آدھ گھنٹے کے
بعد رنبیر سنگھ کی ماں نے آنسو پونچھکر کہا ارے ان دونون کو تو اوپر سے بلاؤ - سمترا کو بلاؤ -
سمترا روتی ہوئی اٹھی - دھنو سر پیٹتی ہوئی چلین - کامنی کو اٹھایا ساتھ لیکے نیچے دالان
مین کامنی ایک کونے مین بیٹھی - سر جھکائے ہوئے - اتنے مین بہت سی عورتین آگئین اور سب
گریان سب نوحہ کنان - باہر بھی کثرت سے مرد عورت - سب کو کمال تاسف - کامنی کی
ساس نے اندر بکرم سے پوچھا ارے بٹیا یہ کیا بجلی گری - اسنے ضبط گریہ کرکے کہا - تار آیا
ارجنٹ پلٹن کے میجر کا کہ رنبیر سنگھ - یہ کہکر زور سے رو دیا - پھر ضبط کرکے کہا رنبیر سنگھ

لڑائی میں مارا گیا۔ بس اتنا کہنا تھا کہ ماں نے اس زور سے سر اور چھاتی پیٹی کہ عورتوں کو شک کی جگہ یقین ہو گیا کہ ابھی ابھی مر جائیگی [ہائے میرے شیر ببر۔ ہائے میرے سورما بیٹے۔ ہائے میرے بہادر لڑکے۔ ارے بیٹا مجھے اس بوڑھی ہوتی وقت اندھا کر گیا۔ ارے تو تو میرے سینے سے ہوتا تھا کہ آنا کی آنکھوں میں نور رہے۔ ارے اب دشمن ہیکے اندھا کر گیا۔ [سر ٹکرا کے ہائے! ارے مجھے چھوڑ دو۔ میرے ہاتھ نہ پکڑو۔ ارے میرا شیر کہاں گیا۔ ہی ہی میرا بچہ کس رن کی بھوم میں پڑا ہو گا۔ پاس کی عورتوں نے سر پکڑا۔ ہاتھ پکڑے اور یوں کہنے لگیں
۱۔ گلتا بھی تو گلتے گلتے دو چار برس چاہیے تھے۔
۲۔ اب تم اس بیچاری کی طرف دیکھو۔ یقین اپنا یہ حال کر دگی تو اسکا کیا حال ہو گا جسکو عمر بھر رونا ہے۔
۳۔ ابتک جیسے یقین نہیں آتا۔ شیر تھا شیر۔
۴۔ اب انکو چاہیئے کہ کلیجے پر پتھر رکھیں اور اس بیچاری دکھیا کو کلیجے سے لگائیں۔
۵۔ ارے جی رونا تو عمر بھر کا ہے۔ سال دو سال کا رونا تھوڑا ہی ہے۔ ہائے کون لڑکی اور کیا ہو گئی۔
دھنو نے ایک دفعہ سر پیٹ کر کہا [ہائے جب رونے کی آواز سنی تو کانسی ہی نے کہا کہ کیا جانے کیسر گولا پڑا] اس فقرے پر سب عورتیں بے تحاشے رو دیں۔ پھر دھنو نے دو ہتڑ پیٹ کر کہا [ہائے یہ معلوم ہی نہ تھا کہ یہ گولا میرے ہی اوپر پڑا ہے۔ یہ بم کا گولا پھٹ کے اسی مکان پر گرا۔ ہائے کہنے لگی معلوم ہوتا ہے کوئی جوان مرا ہے] اسپر پھر بڑی ٹیس ہوئی تا کل خطا آئے۔ جان میں جیسا نہ آئی۔ آج گولا آیا۔ نشا دھار کر دیا۔
اتنے میں ڈیوڑھی سے بہت سی عورتوں کے رونے پیٹنے چھاتی کوٹنے کی آواز آئی معلوم ہوا کہ کانسی کے میکے کی عورتیں آئی ہیں اب ادھر اور ادھر سے وہ پیٹس ہوئی کہ الاماں۔ کانسی کی صورت اگر کوئی اسوقت دیکھتا تو ضرور کہتا کہ ارے یہ مردہ کہاں سے آگیا۔ پوری پوری مردنی چھائی ہوئی۔ اور دل کی یہ کیفیت کہ اسطرح ڈوبا جاتا تھا جیسے کسی آدمی کے بدن سے بیمرورہ خون نکلے۔ کانسی کو پورا الیقین ہو گیا کہ بچونگی نہیں۔ آنکھوں

کے آنسو پورے تین گھنٹے برابر لگاتار جاری رہے نہ آنسو پونچھے نہ آنکھیں کھولیں۔ آنکھیں بہت
ہی کڑوی ہوئیں کبھی عمر بھر اسکے سوا ن حصہ بھی کڑوی نہیں ہوئی تھیں۔ تین گھنٹے کے بعد
شیورانی اور سمترا نے زبردستی آنکھیں دھوئیں۔ منہ دھویا۔ زبردستی پانی پلایا۔ یوں
کاسنی پر کوہ الم ٹوٹ ہی پڑا تھا۔ رنج کا آسمان ایک دم سے پھٹ پڑا۔ سہاگن سے رانڈ ہو
سہاگ سے سوگ۔ سکھ سے دکھ۔ مگر قلب کے ضعف کی کوئی انتہا نہ تھی۔ اور دل گواہی دیتا
کہ رنبیر سنگھ کے ساتھ میری بھی جان جائیگی۔ اس سے بڑی تسلی ہوتی تھی کہ خیر بیوہ تو ہو
مگر تمام عمر کا رونا نہیں ہے۔ آج ہی کل میں ہمارا بھی فیصلہ ہوا چاہتا ہے۔ ہائے ا
کاش میں کم بخت ہی مر گئی ہوتی۔ آج لوگ کہہ رہے ہوتے کہ کیسی نیکبخت عورت تھی
اس بیچارے پر جو بجلی گری وہ مجھی پر گری ہوتی۔ دل دمبدم ضعیف ہوتا جاتا تھا او
آنکھیں کچھ کچھ اسکا جواب دیتی تھیں کہ آنسو دل سے نکلتے تھے وہ آنکھوں میں پہلی
منزل کرتے تھے اور آنکھوں کے زخم پر نمک چھڑک کر دیر کے بعد اور آنسوؤں کو نکلنے
کا موقع دیتے تھے۔ ایک دفعہ ہی غش آیا اور گر پڑی۔ لاکھ لاکھ جتن لوگوں نے کئے
جتنی عورتیں بیٹھی تھیں سب نے باری باری کوشش کی۔ کیوڑا لخلخہ گلاب عطر سنگھایا
منہ پر چھینٹے دیئے۔ کھرا کاٹ کے سنگھایا۔ چھوہی مٹی پر پانی ڈال کے سنگھایا مگر غش
دور نہوا۔ پورے پورے دس منٹ تک غش رہا۔ اب سب کے سب ادھر مخاطب
ہوئے۔ گیارہ منٹ میں ذرا ہوش آیا جس جس نے اسکو دیکھا اسکو یقین ہوگیا کہ مر جائیگی۔ اگر
اسکے دل کو یہ تسلی نہوتی کہ میں بھی آج یا کل مر جاؤنگی تو بیشک مر ہی گئی ہوتی۔ اب جو غشی
دور ہوئی تو درد دل کی چمک کہیں زیادہ بڑھ گئی۔ قلب اور بھی زیادہ ضعیف ہونے لگا
دل کے بیٹھے جانے نے اور بھی ترقی کی۔ آنکھوں نے اور زیادہ ستایا۔ اشک کہیں
زیادہ اُمنڈ اُمنڈ کے آنے لگے اور جی انتہا سے زیادہ گھبرانے لگا۔ الجھن نے دلپر پورا
عمل دخل کرلیا۔ رنبیر سنگھ کی باتیں اور خطوط کے مضامین یاد کرکے دل ہی دل
میں روتی تھیں۔ لونڈی جمرات جب یاد آئی تو دل سے ایک دفعہ ایسی ہوک
اٹھی کہ عورتیں ڈر گئیں کہ ایسا نہو اسی کے ساتھ دم نکل جائے۔ رنبیر سنگھ کو یاد کرکے

دل ہی دل مین کہا ارے میرے عزیز تری پیاری کمن تجھے یاد کر رہی ہے یا تو اُسکے پاس آیا اُسکو اپنے پاس بُلا کہان اتنا پیار تھا کہان اب یہ پہاڑ توڑا۔ ہائے کسی کرنے سے تو صورت دکھا دے۔ ہائے لکھا تھا کہ سمر تابن سے کہنا کہ میری پیاری کمن کو تسلی دینے سیا تو اور دن سے سفارش کرتے تھے کہ کمن کو تسلی دو یا اب یہ طوطی چشمی کہ خود خدائی بھر کے غم کا پہاڑ میرے دل پر گرایا۔

اسکے بعد پھر دل سے ایک دفعہ ہوک اُٹھی اور اکثر عورتین دل مین دعا مانگنے لگین کہ ہے پرمیشر اسکی جان بچا۔ جب کامنی کی بہن بدمنی نے یہ حال دیکھا تو بہن کا سر اپنے زانو پر رکھکر سمجھانے لگی۔ کامنی سے اب بالکل نہ رہا گیا اور زور زور سے رو رو کر کہنے لگی۔ اری بہن کیا سمجھاتی ہو۔ سمجھانے کی بات ہو تو سمجھا دین سمجھ جاؤن۔ ارے مجھے کیا سمجھاتی ہو۔ ہائے مجھے خوب دل کھول کے رو لینے دو۔ بہت زار زار رو کر۔ اب مجھے کمن کون کہے گا۔ اب مین کس کی ہو کے رہونگی۔

کامنی کا بحر غم اب جو جوش زن ہوا اور آزادی کے ساتھ بین کرنے لگی اور پُرانی باتین یاد کر کرکے دُھرانے اور ماتم کرنے لگی تو سُننے والیون کا دل اور بھی بھر آیا۔

ایک عورت نے کہا شاید جھوٹ ہو۔ کسی دشمن نے تار بھیجا ہو۔ اس فقرے سے ذرا کامنی اور اسکی مان اور ساس اور بدمنی اور دھنو اور سُندر رانی کو ڈھارس ہوئی مگر ویسے ہی اندر بکرم سنگھ نے کہا اجی سرکاری طور پر بھی تار آیا ہی اور میرے نام بھی آیا۔ پھر سب کو بدستور مایوسی ہوگئی اور وہی حالت۔ وہی ماتم۔ وہی بکا وہی اشکباری تا کل چار روز تک کامنی کی یہ کیفیت رہی کہ حواس خمسہ مختل۔ بالکل معطل۔ کوئی فکر بھی نہین تھی۔ وہ دیوانگی جسکو کہتے ہین فلان شخص بالکل سرشار ہی نہ کھانا نہ دانا۔ بالکل مثل پیکر تصویر خاموش۔ خدا جانے کس کس خیال مین از سر تا پا محو تھی۔

خواب

پانچوین دن یہ کیفیت ذرا ذرا کم ہوئی تو سمترا نے گھنٹوں سمجھایا - اب تو بڑے دل کے ڈھارس دیئے کچھ نہین ہو سکتا اور تم تو پڑھی لکھی ہو - رات بھیگی ہے اور تم چار دن کی جاگی ہو -

کامنی - نیند ہی آتی تو پھر کیا تھا -

سمترا - اب تم بھی سو رہو بہن پیٹیا -

کامنی - ہاے - مین تو جتیرا چاہتی ہون کہ سو رہون مگر جب نیند بھی آ سکے -

سمترا - نیند ہی آتی تو یہ رونا کاہے کا تھا -

کامنی - دل کو لاکھ لاکھ سمجھاتی ہون کہ جو ہونا تھا وہ تو اب ہو گیا اب ڈھارس رکھ مگر دل نہین مانتا -

دل مین اک درد اٹھا آنکھون مین آنسو بھر آئے
بیٹھے بیٹھے ہمین کیا جانئیے کیا یاد آیا

سمترا (ٹھنڈی سانس بھر کر) اری بہن -

کامنی - اب سواے رونے پیٹنے کے اور کیا ہے -

سمترا - ہم لوگون کے گناہ بھگتے کون -

امین بھگتینگے اور بھگتے ہی ہین -

سمترا - اری بہن اب تو جو ہونا تھا وہ ہوا اب تو کلیجے پر سل رکھنی چاہیے - ہاے میری پیاری بہن - ارے بھئی اب تو کچھ بھی نہین ہو سکتا -

کامنی - اچھا رو تو سکتے ہین - پھر سب مجھے رونے ہی دو - ارے مجھے رونے کو کیون روکتی ہو -

(کیون) کہہ کے کچھ کہنے کو تھی مگر اشک خونبار نے اجازت نہ دی - آنسو کو نکالتا رہا ہے

سمترا - (روتی ہوئی) اری بہن ہمپر تو بجلی گری ہی ہے اور سچ یہ ہے کہ بجلی تو ہم سب پر

گری۔ مگر جو بجلی سرپر گری وہ کسی پر نہین گری۔ ہاے وہ کسی پر نہین گری وہ تو ایک اچرنج ہو گیا۔

کامنی۔ تم مجھے سمجھاتی کیا ہو [ٹھنڈی سانس بھر کر]

تلسا۔ بٹیا۔ رونا تو عمر بھر کا ہے۔

سمرتا۔ ارے ہے ہی۔

کامنی۔ بوا۔ مین تو روتی بھی نہین ہون۔ مجھے تو رونا بھی نہین آتا۔

سمرتا۔ اری بہن رونا تو عمر بھر کا ہے جیسا تلسا بوا نے کہا۔

کامنی۔ [ٹھنڈی سانس بھر کر] ارے مین تو اُف تک نہین کرتی۔

تلسا۔ [بہت رو کر] بی بی۔ سرکار۔ اب تو ——

اب تو کے بعد کچھ کہنے ہی کو تھی کہ جیسے کسی نے گلا روک لیا۔

کامنی۔ ساری بہن مجھے لوگ کہتے تھے کہ سدا سہاگن رہیگی۔ ہاے مجھے یہ کیا معلوم تھا کہ مین سہاگن نہ رہونگی۔ ارے مین تو یہ جانتی ہی نہ تھی کہ ہاے رانڈ [رانڈاپا] کون ہوتی ہے رانڈ کا لفظ سُننا تھا کہ جتنی عورتین تھین سب کی سب رو دین۔ اور اس طرح پر نہین روئین کہ جسکو معمولی رونا کہتے ہین۔ وہ اس طرح پر روئین کہ ہچکیان لگ گئین۔ آنسو کا تار جو بندھا تو ختم ہی نہین ہوا۔

کامنی [رو رو کر] ہاے ارے مجھے یہ کیا معلوم تھا۔

سمرتا۔ کسی کو بھی معلوم ہوتا ہے۔

زینب۔ بی بی۔ یہ تو وہ چیز ہے کہ کوئی جانتا ہی نہین۔ کون جانتا ہے؟ کوئی نہین ارے کوئی نہین۔

کامنی۔ [زینب کی مان سا اتنا کہکر رونے لگی]

زینب۔ سرکار۔ صبر کیجیے۔

سمرتا۔ [کامنی کو سمجھا کر] جو ہونا تھا وہ تو ہو گیا۔

کامنی۔ [بہت رو کر] تم مجھے سمجھاتی کیا ہو۔

سمترا - مین سمجھاتی نہین ہون -
کاسنی - [سمترا کو لپٹا کر] ارے بھئی [ٹھنڈی سانس بھر کر] ارے بھئی [دو منٹ کے بعد] -
سمترا - [کان لگا کر] تم کیا کہتی ہو -
کاسنی - مین تو کچھ بھی نہین کہتی ہون - ارے مین کیا کہتی ہون -
سمترا - دیکھو - مین پھر کہونگی جو مین ہزار دفعہ کہہ چکی ہون - ہاے ہاے -
زینب - اری بٹیا سرکار - یہ سب باتین جانے دو -
کاسنی - [ٹھنڈی سانس بھر کر] ارے بھئی مین تو روتی نہین تم کیون روتی ہو -
سمترا - اری بہن - یہی تو بات ہے -
تلسا - کچھ کہنے کی بات نہین ہے -
سمترا - تلسا بوا - مین یہ کہتی ہون - [رو کر] مین کہتی ہون کہ -
تلسا - بی بی تم تو خود رو رہی ہو - تم سمجھاؤ گی کسکو - مجھکو یا [اشارہ کاسنی کی طرف کر کے] انکو -
کاسنی - تلسا بوا - تلسا بوا - مین نے کیا گناہ کیے تھے -
تلسا - بٹیا - پربلے جنم کا کسی کو بھی حال معلوم ہے -
سمترا - کوئی نہین جانتا - پربلے جنم کا حال تو کوئی بھی نہین جانتا -
کاسنی - یہ نہ کہو - مین جانتی ہون اور خوب جانتی ہون - اور کیا جانتی ہون - یہ جانتی ہون کہ پربلے جنم مین جو کچھ کیا ہو مگر اس جنم مین تو لٹ گئی -
ان فقردن پر سب کو رونا آیا - کوئی آہستہ آہستہ ہاے مجھے اب کمسن کہہ کے کون پکارے گا - تو چندری جمعرات کو نئے سرے سے بیوہ ہوئی - علاقے کے باغ مین مجھے کون لیجائے گا - اور جانے کو جی کس کا چاہے گا - سرح

ہجر کے صدمے اوٹھانے کو جگر بھی چاہیے

کامنی - ہائے - کیا معلوم تھا کہ میری قسمت مین یہ بدا ہے دل ڈوبا جاتا ہے -
تلسا نے حسرت سے دیکھکر ایک ٹھنڈی سانس بھری -
کامنی - سمجھ مین نہین آتا کہ کیا کرون - دل ایک ایک سکنڈ مین ڈوبا جاتا ہے - بالکل بے قابو ہوگیا ہے -
تلسا نے پھر حسرت کی نظر ڈالی اور پھر ٹھنڈی سانس بھر کے خاموش ہو رہی -
کامنی - بچونگی تو مین ہون نہین مگر رنج یہ ہے کہ تکلیف کے ساتھ موت آئیگی - دل بیٹھا جاتا ہے -
تلسا نے آنسو ضبط کر کے پھر ایک ٹھنڈی سانس بھری -
کامنی - ہائے کتنی بدنصیب عورت مین نکلی (آہ سرد بھر کر) ہائے! یہ مجھے کیا ہو گیا -
اب تلسا سے ضبط نہ کیا گیا اور آنسو نکل پڑے
کامنی - میرے تو آنسو بھی جل گئے (غشی کی سی کیفیت طاری ہوگئی) اور سو رہی -
زینب کی مان نے سر گود مین رکھ لیا - گرنے ہی کو تھی کہ زینب کی مان نے سہارا دیا اور لٹا کر کامنی کا سر اپنے زانو پر رکھ لیا - کامنی کا دل قابو مین تو بھلا کیونکر رہتا مگر بڑی خرابی یہ تھی کہ دل ہر گھڑی ہر دم ہر ساعت بیٹھا جاتا تھا اس سے جو تکلیف کامنی کو ہوتی تھی وہ ظاہر ہے - ایک بچہ تک سمجھ سکتا ہے کہ جب دل سی چیز دل سا عضو رئیس ڈوبا اور بیٹھا جائے تو آدمی کو نزع اور جانکنی سے زیادہ تکلیف ہوگی - یہ بیچاری راحت کی خوگر اور اسپر اتنا بڑا صدمہ پہونچے تو کیا حال ہوگا -
زینب کی مان - تلسا بوا یہ کیا غضب ہوا -
تلسا (ٹھنڈی سانس بھر کے) ہائے!
زینب - میرا تو جی اتا گھبراتا ہے کہ کیا کہون -
تلسا (ٹھنڈی سانس بھر کے) رام کو یہی کرنا تھا -
زینب - ہائے کسی کا آہین کیا اجاڑا ہے - ہائے کیسی جوانی تباہ ہوگئی - یا اللہ کیا یہ ہوا -
تلسا - (آہ سرد بھر کر) بس جو ہونا تھا وہ ہو چکا -
زینب - کیسی تباہ ہوئین بیچاری کہ اللہ ساتوین دشمن کو بھی ایسی تباہی مین نہ ڈالے ہائے

اللہ ہم گنہگار بندے ہین تیرا ہی سہارا ہے میرے مولا۔

تلسا۔ کیا بیٹھے بٹھائے یہ ہوگیا۔

زینب۔ یہ کہان سے گولا آیا۔ از غیبی تھپیڑ۔ اس موت نگوڑی کو نہین موت آتی۔

تلسا۔ کیا تھا اور کیا ہوگیا۔

زینب۔ شہر بھر روتا ہے جسنے دیکھا تھا وہ بھی اور جس نے نہین دیکھا تھا وہ بھی۔ ایسا قبول صورت جوان تو ہشتے دور دور نہین دیکھا۔ ہزارون لاکھون مین ایک۔ ہاے بچہ تمکو کسکی نظر کھاگئی۔ ہاے یہ کیا ہوگیا وہ پھول سے رخسارے وہ شنجرفی بدن مٹی کے سپرد ہوگیا۔ (رو رو کر) ہاے ذرا تو آ کے دیکھو کہ جو تمھاری پیاری بی بی تمکو دیکھ کے جیتی تھی وہ اب کس حال مین پڑی ہے۔

تلسا۔ کیا جانے سو رہی ہین یا گیا کیا جانے سو رہی ہین۔

زینب۔ ہاے بھیا تمنے یہ کیسی دغا دی۔ اس بچاری دکھیا کو کچھ تو تسلّی دیگئے ہوتے۔ کچھ تو کہہ گئے ہوتے۔

زینب کی ماں زار زار رونے لگی۔ اور آنسو ٹپ ٹپ گر کے کامنی پر گرنے لگے۔ تلسا نے ایک کپڑا تر کر کے آنسو پوچھے۔ اور اشارے سے کہا یہ کیا کر رہی ہو

زینب۔ اُف! ہاے یہ کیا ہوا۔

تلسا۔ (آہ سرد بھر کر) جیتے جی مرگئی

زینب۔ ہاے بوڑھی ماں کا حال تو کوئی دیکھے۔ مین ایک گھنٹا بھر نیچے بیٹھی۔ نہ وہان بیٹھنے کو جی چاہتا ہے نہ یہان بیٹھنے کو کلیجا کٹتا ہے کہ ارے یہ کیا غضب ہوگیا۔

تلسا۔ کلیجا کٹنے کی تو بات ہی ہے۔

زینب۔ ہمین وہ دن یاد آتا ہے۔ جب یہ پیدا ہوئی تھین۔ کیسی خوشیان منائی گئی تھین ڈبڑی گا رہی تھی۔ (جان عالم کے ننھان ننھیلے) ہاے وہ گھڑی اب جو یاد آتی ہے تو پھوٹ پھوٹ کے رونا آتا ہے۔ ارے یہ کیا سے کیا ہوگیا۔

اتنے مین بدلی گھر آئی اور ٹھنڈی ٹھنڈی ہوائین چلنے لگین اور یکایک بادل اس زور سے

گرجا کہ کامنی چونک اُٹھی اور ادھر اُدھر حیرت کی نظر سے اسطرح دیکھنے لگی کہ معلوم ہوتا تھا
کوئی اسکی بغل مین بیٹھا تھا اور ابھی ابھی اُٹھ کے چلا گیا اُسی کو ڈھونڈھتی ہے - ادھر اُدھر کچھ
دیکھکر آنسو اسکی آنکھون مین اسقدر اُمڈ آئے کہ کوئی شے نظر نہین آتی تھی - ایک عالم تیرہ و
تار - تلسا نے آنکھون پر چھینٹے دیے - رومال سے منہ اور آنکھون کو پوچھا - اور کہا ذرا سا
ٹھنڈا پانی پی لو - پانی پی کر کامنی وہان سے اُٹھ کھڑی ہوئی اور دیوانی کی طرح کبھی ادھر جاتی تھی
کبھی اُدھر - یہ معلوم ہوتا تھا کہ کوئی ایسی شے جو اسکو بہت ہی عزیز تھی ابھی ابھی اسکے پاس
تھی اور ابھی ابھی کھو گئی اسی کو ڈھونڈھتی پھرتی ہے - اور بڑی ہی حسرت کے ساتھ
ڈھونڈھتی ہے - اگر کسی کو اسکا حال نہ معلوم ہوتا اور وہ کامنی کو اس قطع مین دیکھتا تو ضرور
پورا پورا یقین ہو جاتا کہ یہ کوئی سٹرن ہے - تنکے چنتے چنتے اب کسی فرضی کھوئی ہوئی چیز کو گردن
جھکائے ڈھونڈھ رہی ہے - مگر ظاہر ہے کہ کامنی جس کھوئی ہوئی چیز کو ڈھونڈھتی تھی وہ
اصل مین کھوئی ہوئی تھی - فرضی نہ تھی یون تو کوئی شخص وثوق کے ساتھ نہین کہہ سکتا
کہ کامنی واقعی کوئی چیز اسوقت ڈھونڈھ رہی تھی یا سٹرن ہو گئی تھی - یا ایک ساعت کا جنون
ہو گیا تھا - مگر قرینہ یہی کہتا ہے کہ کامنی نے خواب مین اُسکو دیکھا جسکو وہ ساری خدائی مین
سب سے زیادہ عزیز رکھتی تھی یہانتک کہ اپنی جان سے زیادہ عزیز رکھتی تھی - بادل کی
گرج سے چونک اُٹھتے ہی پھر جیسے چونک پڑی - پہلے تو نیند سے چونکی - اب حیرت سے
چونکی کہ وہ جو ابھی بغل مین تھا کیا ہو گیا - جب کبھی انسان خواب دیکھتے دیکھتے چونک
پڑتا ہے تو کچھ سکنڈ تک اسکا اثر ضرور باقی رہتا ہے مگر اُس خواب اور ان خوابون مین زمین
آسمان کا فرق ہے - کسی مقام پر کامنی کو چین نہین آتا تھا کسی سے بولتی تھی نہ چالتی تھی
کبھی اِس کمرے مین گئی اور کھڑی ہو کے واپس آئی کبھی اُس کمرے مین جا کے ہونٹھ دبا کے
بیٹھی کچھ سوچنے لگی - کبھی باہر آئی - کبھی پھر تلسا اور زینب کی مان کے پاس ذرا بیٹھی -
ایک بات اور لکھنے کے قابل ہے - وہ یہ کہ اسدن سے عرصے تک کامنی کو بادل
کے گرجنے سے کمال نفرت تھی - دل ہی دل مین سوچتی تھی کہ ہاے اگر یہ کم بخت
بادل نہ گرجتا اور مین قیامت تک یہی خواب دیکھا کرتی تو کیسی خوش نصیب ہوتی - گو

قانع بہ تجلی نشود شایق دیدار
پروانہ بہ مہتاب تسلی نتوان کرد

مگر دُکھ سہو بچے ہوئے دل کو یہ تسکین ہی غنیمت ہی کہ خواب مین تو دیکھا - خواب ہی مین باتین ہوتین - یہ تو ظاہر ہی کہ وہ خواب مین باتین ہوئین تو کیا مگر نہ دیکھنے سے تو اچھا ہے جو اپنا پیارا مر گیا ہو اُسکے دیکھنے کی اب کیا امید ہوسکتی نہ ہے - لیکن اگر روز اسکو خواب مین دیکھے تو دل کو یون ہی سی تسکین تھوڑی دیر کے لیے ضرور ہو جاے -

تلسا - کیا جانے کیا سوچ رہی ہین -

زینب - ارےچپکے سے ؟ کوئی خواب ضرور دیکھا ہے -

تلسا - ہان یہ تو ہی ہے -

زینب - جیسے ہی بادل زور سے گرجا ویسے ہی یہ چونک پڑین اور یہ معلوم ہوا کہ جیسے کوئی شے کھو گئی تھی اسکو وہ ڈھونڈھ رہا ہے -

تلسا - عمر بھر کا ڈھونڈھنا ہے -

زینب - جیسے ہی بادل زور سے گرجا ویسے ہی یہ چونک پڑین اور خرابی یہ ہے کہ کوئی پوچھ نہین سکتا کہ کیا خواب دیکھا -

تلسا - (دانتون کے تلے اُنگلی دبا کے) ارے ! کوئی پوچھ بھی نہین سکتا -

زینب - وہی تو مین بھی کہتی ہون - بس گو مگو کا معاملہ ہے - نہ سمجھاتے بنتی ہے - نہ کچھ کہتے بنتی ہے نہ کرتے دھرتے بنتی ہے - سوا چپ کے اور رونے کے - بس - ہاے اتنے مین آواز آئی - بوا ذرا پانی پلا دو - کامنی برامدے پر کھڑی باغ کی طرف دیکھ رہی تھی ٹھنڈے ٹھنڈے ہوا کے جھونکون اور سبزے کے لہلہانے اور بہار کی دید سے ذرا دل کو یونہین سی تسکین ہوئی تو پانی مانگا - زینب کی ماں نے کہا دوڑو - دوڑو - تلسا فوراً ایک چاندی کے کٹورے مین فلٹر کا پانی لیگئی اور اُسمین تھوڑا سا کیوڑا ملایا اور بہت سی برف ڈالی اور جلدی سے لیگئی - ٹھنڈا ٹھنڈا پانی پیا اور بھی طبیعت ذرا ذرا بحال ہوئی

اس رسم پر خدا کی مار

تمام ہندوستان کے چھتریون کے خلاف رنبیر سنگھ کے ہان ایک انوکھی رسم
یہ تھی کہ بیوہ ہونے کے ساتوین روز بیوہ بیچاری کو ایک نئی قسم کی ساری پہناتے
تھے جسمین چار رنگ ہوتے تھے۔ سرمئی۔ سیاہ۔ خاکی۔ ماشی۔ اور جیچھ چھاگل
کی نہایت ہی سیاہ گوٹ۔ یہ بیوہ بیچاری کو رانڈ ہونے کے ساتوین دن پہناتے
تھے اور پہنا کر اسپر یہ ستم ڈھاتے تھے کہ آئینہ لا کر اسکے سامنے رکھکر اس سے
کہتے تھے کہ آئینے مین اپنا چہرا دیکھ۔ کس قیامت کی رسم ہے۔ خدا اس رسم
کو غارت کرے۔ اس سے تو بیوہ بیچاری کو مار ڈالنا بہتر ہے۔ اس سے تو ستی کی
رسم بہتر ہے۔ کس غضب کا سامنا ہے۔ ایک تو اس مصیبت زدہ پر یہ ستم ہوا کہ رنڈاپا
بھگتنے لگی۔ کہین کی نہ رہی۔ زندگی تلخ ہو گئی۔ سہاگ کے عوض سوگ نصیب ہوا۔ اور
ادھر اس کمبخت رسم کی بدولت زخم جگر پر نمک چھڑکا گیا۔
مرنے کے ساتوین روز یہ کم بخت رسم یہ بد بخت رسم ادا کی گئی۔ قیامت کا سامنا
تھا۔ اور ظاہر ہے کہ وہ بیوہ جانتی تھی کہ آج یہ کاند دائی ہونے والی ہے۔ اس رسم
کے ادا ہونے کے دن برادری کی سب عورتین جمع ہوتی تھین ہائے! اور بیوہ بیچاری
مصیبت کی ماری کو وہ ستم ڈھانے والی ساری پہنائی جاتی تھی۔ رنبیر سنگھ کے
ہان برادری کی بہت سی عورتین آئین اور جتنی آئین سب انتہا سے زیادہ ملول و مغموم
کامنی سے سب کو ہمدردی تھی۔ کامنی کے مزاج مین کچھ ایسی بات تھی کہ جو عورت
اس سے دم بھر کو بھی ملی اسکو اس سے عشق ہو گیا۔ کسی کی آنکھون مین موہنی ہوتی
ہے۔ اسکی ایک ایک ادا مین موہنی تھی۔ جس عورت سے بوڑھی ہو یا جوان۔ مسن ہو یا
کمسن۔ بد ہو یا نیک۔ کسی باشد۔ جس عورت سے یہ ایک دفعہ بھی ملی وہ اسکا دم
بھرنے لگی۔ کبھی کسی کی زبانی کسی نے یہ نہین سنا کہ کوئی کامنی کی شکایت کرتا تھا
اور شکایت کرنے کی وجہ کیا۔ اگر کوئی برا بھلا بھی کہتا تو سن لیتی اور مسکرا کر خاموش
ہو جاتی اور کئی دن کے بعد ایسا جواب خوبصورتی کے ساتھ دیتی کہ وہ اپنے
دل مین پشیمان ہوتی کہ مین نے یہ کیا کہا تھا اور کامنی کی خوشامد کرتی کہ اگر

میری زبان سے کوئی کلمہ نکل گیا ہو تو معاف کرنا - اور اسی کامنی پر یہ مصیبت پڑ گئی
کہ کہین کی نرہی - اگر کامنی خود مرجاتی تو یہ واقعہ ایسا حسرت انگیز نہوتا جیسا یہ ہوا
یون تو بیوہ ہونے کا رنج کسکو نہوگا - وہ کون عورت ہے جو بیوہ ہو جانے سے خوش
ہو - اگر میان سے جانی دشمنی دلی عداوت پوری پوری نفرت بھی ہو تو بھی میان پھر
میان ہے - بیوہ کا لفظ سننا اچھا نہین معلوم ہوتا - رانڈ چاہے دو سو برس کی بڑھیا
بھی ہو اگر کوئی اسکو رانڈ کہے تو جیسے کلیجے پر تیر لگایا - گولا مارا - افسوس صد افسوس
کہ وہی کامنی جو غم اور رنج اور الم اور اندوہ کا نام بھی نہین جانتی تھی وہ اب رنڈاپا بھگت
رہی ہے - جو ناز و نعم پروردہ تھی اسپر وہ بجلی گری کہ تمام دنیا مین اس سے بڑھ کے غم
ہو ہی نہین سکتا - جو خوگر راحت تھی وہ اب ایسی حالت مین ہے جو خدا کسی کو نصیب
نہ کرے - ساتوین دشمن پر بھی یہ مصیبت نہ پڑے جو اسپر پڑی ہے -

کامنی ستم رسیدہ کامنی خوب جانتی تھی کہ آج کیا ہونیوالا ہے اور کس مصیبت کا
سامنا ہوگا - کامنی کے دل کی جو کیفیت تھی اسکا حال خدا ہی جانتا ہے - اور جن
لوگون کو یون ہی سی کچھ بھی عقل سلیم ہے وہ سمجھ سکتے ہین کہ اس بیچاری کے
دل کا کیا حال ہوگا - ہاے رنبیر سنگھ سا خوش رو - خوبرو - جوان اور وہ رنبیر سنگھ جو
کامنی پر دل و جان سے عاشق تھا وہ مرجاے اور اسکے مرنے کی خبر کامنی سنے تو غضب
کا سا بنتا ہے یا نہین - وہ یہ خبر سنتی کہ رنبیر سنگھ مر گئے - اور اب عمر بھر رنبیر سنگھ کی صورت
دیکھنے مین نہین آئیگی تو اسکا دل کیونکر قابو مین رہے - اور اس سبب پر ستم یہ کہ ساتوین دن
اسکو رنڈاپے کے کپڑے پہنائے جاتے ہین اور اس سے کہا جاتا ہے کہ تو آئینہ دیکھ
ہاے ستم واے ستم - کامنی خود تو ششدر رہتی - مگر اسکا دل روتا تھا اور کیون نہ روتے

دل ہی تو ہے نہ سنگ و خشت درد سے بھر نہ آئے کیون
روئینگے ہم ہزار بار کوئی ہمین ستائے کیون

اور سچ یون ہے کہ رونا بھی نہین آتا تھا - آنسو بھی خشک ہو گئے تھے - مگر جسقدر
رونا آتا تھا اس سے کہین زیادہ دل روتا تھا -

اور دل رو دیا ہی چاہیے - ہائے غضب کا سامنا تھا - اتنی کم سن عورت اور اُسپر یہ ستم یہ آفت - یہ قیامت - یہ ہنگامۂ محشر - یہ ظلم - اور اُسی کی ساس اُسی کا خسر اُسی کا دیور یہ ستم اسپر ڈھاے - ع -

سب کی آنکھوں سے اشک جاری ہے

قریب ایک ہی قسم کے سب کے خیالات تھے - کسی کی آنکھوں مین مارے اشک کے تار بندھا ہوا - کسی کا یہ حال کہ اپنے کسی عزیز قریب کو یہ ذکر کے رونا جو شروع کیا تو روتے روتے ہچکیان بندھ گئین - کوئی سکتے کے عالم مین ششدر - کسی نے آنکھین بند کرلین کہ یہ نادیدنی نہ دیکھنے مین آئی - کسی نے منہ پھیر لیا - کوئی باندھے دیکھ رہی تھی کہ یہ کیا ہو رہا ہے اور عبرت اور حسرت سے نظر ڈالتی تھی - جو عورتین دور بیٹھی تھین وہ باہم بہ صد رنج و الم گفتگو کرتی تھین مگر بہت ہی آہستہ آہستہ -

ا - بہن کیا غضب ہو رہا ہے -

۲ - سات وین دشمن کو بھی یہ دیکھنا نہ نصیب ہو -

۳ - ایک تو اسپر یونہین آسمان پھٹ پڑا - دوسرا ستم یہ ڈھایا جاتا ہے -

۴ - یہ کیا بُری رسم ان کمبختون مین ہے - موئے پر سو دُرّے اسی کو کہتے ہین

۵ - تسلی دلجوئی درکنار رانڈ بیچاری مصیبت کی ماری سے کہا جاتا ہے کہ یہ رانڈ سالہ ہین اور بہن کر اپنی صورت آئینے مین دیکھ - ہائے ستم -

۶ - ارے کمبختو یہ کیسی بدعت ہو رہی ہے -

۷ - اس سے تو زہر کی پوڑیا ہی دیدین تو اچھا ہے - یہ ان کمبختون مین کونسی رسم ہے -

۸ - کل کی بیاہی ہوئی دولہن اور آج یہ بدّت (بدعت) -

کامنی کے میکے کی جو عورتین آئی تھین اُنکا اور بھی بُرا حال تھا کہ کس گھر مین ہمنے لڑکی دی تھی - ان بیوہ بیچاری کی ہر طرح خرابی ہے - بھی - کیا کم ہے

کہ اتنی عمر مین بیوہ ہوگئی اس پر یہ چرخ کے ستم کا۔ رانی کی آنکھون سے اسقدر اشک جاری تھے کہ کوئی تسے دیکھ نہین سکتی تھی۔ اشک حجاب بنگئے تھے۔ پدمنی کی آنکھون مین تمام عالم تیرہ وتار نظر آتا تھا۔ کچھ نہین سوجھتا تھا۔ گو اسکو یہ معلوم تھا کہ آج اس مصیبت کا سامنا ہے مگر فرط غم سے ایک قسم کی بیہوشی سی طاری تھی جسکے سبب سے کچھ نہین سوجھتا تھا۔ وہ ظلم ڈھانے والی ساری درکنار۔ اسنے کامنی کی صورت تک نہین دیکھی تھی۔ بالکل سکتے اور بیخودی کا عالم۔ دنیا ومافیہا سے بحث نہین۔

کامنی کی مان اپنے گھر ہی پر رہی مگر انگاردن پہ لوٹتی تھی کبھی کبھی زور زور سے باواز بلند روتی تھی کبھی دل ہی دل مین رو رہی تھی۔ کبھی چھاتی کوٹتی کبھی زور سے دیوار مین سر ٹکراتی تھی کبھی روتے روتے تھک جاتی تھی اور ایک طرح کی غشی آجاتی تھی عورتین منہ ڈھلاتی پانی پلاتی سمجھاتی تھین مگر چوٹ کھائے ہوئے دل بھلا سمجھنے والی ہین اور چوٹ بھی کاری۔ جس دل پر ایسی کاری چوٹ لگی اسکو کون سمجھا سکتا ہے۔ اور سمجھائے تو کیا سمجھائے۔ مہریان بارنین اور عورتین گھر کی باہر کی رشتے کی نوکر جاکر سمجھاتی تھین۔

مہری۔ اپنے تئین ہلکان نہ کرو۔

(سر پیٹ کر) ہائے ہلکان کیونکر نہ کرون۔ دل مین اک آگ لگی ہوئی ہے۔ ہائے کیا کرون۔

مہری۔ صبر کیجیے صبر۔

(سر پیٹ کر) ہائے صبر کہان۔ صبر کیسا۔ صبر کہان کرسکتی ہون ارے لوگو صبر مجھے کیونکر آئے۔

۱۔ اب تو وہ بیچارا بھی نہین آسکے گا۔ صبر نہ کروگی تو کیا کروگی۔

۲۔ تازہ زخم ہے۔ صبر کہان سے ہو۔

۳۔ آسمان پھٹ پڑا۔

۴۔ اور یہ دوسرا آسمان ٹوٹا پڑتا ہے۔
مہری۔ کیا بری رسم ہے۔
(سر پیٹ کر) ہائے اسوقت میری رانی کا کیا حال ہوگا،،
۱۔ ذری اٹکامٹہ ڈھلادو۔
۲۔ کلیجا پھٹا جاتا ہے۔
۳۔ ہائے ہائے۔ یہ کیا ہوگیا۔
۴۔ بنا بنایا کھیل بگڑ گیا۔ ہائے ہائے۔
دو۔ ہائے میری دلاری کامنی اسوقت چار رنگ کی ساری،،۔
ساری کے بعد کوئی لفظ کہنے ہی کو تھی کہ اس زور سے چھاتی کوٹی کہ کچھ سنائی نہ دیا۔ عورتون نے ہاتھ پکڑ لئے مگر زور سے چھڑا چھڑا کے کوٹنے لگین۔
کسی نے کہا۔ اس سے کیا فائدہ سرکار۔ ہم لوگون نے بڑے گناہ کئے تھے۔ اسی کا یہ نتیجہ ہم بھگت رہے ہین۔ دو۔ مین بڑی پاپن ہون۔ ہائے کیا جانے کیا پاپ کیے تھے،،
۱۔ اب ان ننھے ننھے بچون پر ترس کھاؤ۔
۲۔ بڑی مصیبت پڑی ہے مگر جس گنہگار پر مصیبت پڑتی ہے اسکو سہنا ہی پڑتا ہے۔
۳۔ اس سے کوئی خالی نہین۔
۴۔ کسو کا کم کسو کا جیادہ۔ کھالی کوئی نہین۔ کوئی نہ کوئی گم جرور دیکھا ہوگا۔ کوئی رانڈ ہوگئی۔ کسی کا لڑکا جاتا رہا۔ کسی کی جوان بیٹی مرگئی۔ دکھ سے دنیا مین کوئی کھالی نہین۔ اور یہ تو اچرج ہوگیا۔ شیر تھا شیر۔
دو۔ ہائے مین اپنے شیر کو کہان پاؤن،،۔
۱۔ تمھارا تو تھا ہی نہین۔
۲۔ کیا جانے کسکا تھا۔ تمھارا ہوتا تو داغ دیجاتا۔

۳۔ تمھارا دشمن تھا۔ جانی دشمن۔
۴۔ ہے تو یہی۔
دو کیسی محبت سسرال کی تھی۔ اُف۔ جان سے عاشق۔ اور کیسا عقلمند۔ کیسا نیک کیسا ملنسار۔
۱۔ اری بہن جاہے لڑاکا ہو چاہے ملنسار کوئی ہو موت کسی کو نہین چھوڑتی۔
۲۔ یہ گیا کہان تھا۔ سمندر پار لڑائی تھی۔
۳۔ گیا کہان تھا بوا۔ موت کے منہ گیا تھا۔ کہان یہ ملک کہان سمندر پار۔ موت لیگئی اس سے کوئی کیونکر بچ سکتا ہے۔
۴۔ جہان کی مٹی ہوتی ہے وہین کھینچ لیجاتی ہے۔ چاہے کوئی جتن کر دیکھ لو گا۔ کوئی مطلب نہ نکلیگا۔ مٹی ضرور گھسیٹ لیجائیگی۔
عورت۔ جس روز خط نہین آتا تھا اس روز تار آتا تھا۔ دو دو خط روزہ رجسٹری کر کے تار چوتھے پانچوین آتا تھا۔
دو سب خواب خیال ہو گیا۔ ہائے بنا بنایا گھر بگڑ گیا۔ دو دن علاج بھی نہ کر سکے سب سے بڑھکے تو یہ رنج ہے۔ اس بڑھوتی وقت ہمین یہ دُکھ دیکھنا بدا تھا سو دیکھا اپنے اپنے نصیب۔ ہائے مین کیا جانتی تھی کہ یہ ہو گا نہین تو کبھی کرور برس تک نہ جانے دیتی۔ کامنی کی ساس کے ہاتھ پاؤن جوڑتی کہ ہم اور تم دونون ملکے انکو روک لین،،
۱۔ یہ کون جانتا تھا کہ یہ ہو گا بے لبسی کی بات ہے۔
۲۔ اور وہ جانتے بھی تو کیا کر لیتے۔ ہوتا تو یہی تھا۔ آئی ہوئی کہین ٹلی ہے تو یہ کرد اور مٹی تو وہان کی بدی تھی۔ تم کیا کرتین اور ہم کیا کرتے۔
دو سعد لڑائی کا بڑا شوق۔ رسالے مین بھرتی ہونے کا بڑا شوق۔ فوج کے نام پہ جان دیتا تھا اور جان ویسے ہی دی۔ دو دن کی بیاہتا جورو کا بھی خیال نہ آیا۔ یہ بیدردی یا تو جورو کے نام پر فدا تھا۔ یا ایسی بے رخی کی۔

ساس بوڑھی ساس - بوڑھی ماں کو قتل کر گیا - (سر پیٹ کر) یا تو ایسی محبت تھی کہ کسی داماد کو ساس کی نہوگی یا بس ایکا ایکی مار ہی ڈالا - کہین کا بھی نہ رکھا نہ زمین کا نہ آسمان - ہائے مین نے ابتک کوئی دکھہ نہین دیکھا تھا - مین جانتی ہی نہ تھی کہ دکھہ کیسا ہوتا ہے - ہائے مین کیا کرون"۔

دھاب - کروگی کیا - وہی کرو جو سب گنہگار کرتے ہین - اللہ کے حکم سے کوئی لڑسکتا ہے بھلا -

چار بجے تک یہ اور انکے ساتھہ گھر اور باہر کی سب عورتین زار زار رویا کین اور سانحہ ہی ایسا جگر دوز تھا کہ ساتوین دشمن کو بھی اللہ نصیب نہ کرے - جو لڑکی سب مین زیادہ خوش نصیب تھی وہ سب سے زیادہ بدنصیب ہوگئی - اتنی جلد میان سے جدائی ہوئی اور کس حسرت کے ساتھہ جدائی ہوئی کہ کسی کو یہ دیکھنا نصیب نہو کا ہنی سی پرستان کی پری پر آسمان ٹوٹ پڑا - کہین کی نہ رہی - یہان تو یہ ماتم ہو رہا تھا اب دولہن کا حال سنیے کہ ٹھاکر بل زور سنگہ کے گھر مین اندر تو عورتین بھری ہوئی تھین اور باہر مرد - اور یہی باہم گفتگو ہو رہی تھی کہ اس رسم بد کو دور کرنا چاہیے یہ تو اجل سی اجل قومون مین بھی رائج اور جایز نہین ہے وحشیون تک مین ایسی کوئی رسم نہین سننے مین آئی - خدا اس رسم کو غارت کرے - اس سے تو دختر کشی اچھی - ایک دفعہ مار ڈالو چلو بس چھٹی ہوئی - گجراج سنگہ کو اس رسم بد کا سخت افسوس تھا - انہون نے بڑی کوشش کی کہ انکی لڑکی پر یہ رسم نہ ڈھایا جاے مگر عورتین کب مانتی تھین سانلسنگہ - گمان سنگہ - بلبھدر سنگہ - نیل کنٹھہ دیج سنگہ - خونخوار سنگہ یہ سب تو اس بات پر متفق تھی کہ اس رسم کو ٹھا کر اٹھا دین مگر سدھ مانسنگہ اور رام سنگہ کو انسے اختلاف راے تھا - یہ کہتے تھے کہ جو بات جسکے خاندان مین باپ دادا کے وقت سے ہوتی آئی ہے وہ ہونے دو - اور ضرور ہونی چاہیے کرده رسم اڑا دیجائیگی تو خاندان پر اسکا بڑا برا اثر پڑیگا اور اچھا نہوگا اور نمعلوم بین پھیلینگے نہین - اور خدا جانے کیا کیا نہ بد دیکھنا پڑے - گجراج سنگہ

نے کہا یہ تو میں خوب جانتا ہوں مگر آج تو کچھ نہیں ہو سکتا۔ اب بھلا کیا ہو سکتا ہے مگر آیندہ کے لیے کوشش کرنی چاہیے کہ یہ جاہلانہ سفاکانہ رسم دور کر دیجائے
بلبھدر سنگھ نے بھی اسپر زور دیا۔

بلبھدر۔ خدا جانے یہ انوکھی رسم انکے ہان کہان سے جایز قرار دیگئی۔ اور یہ کس بزرگ کی انکے خاندان پر عنایت ہوئی کہ بیوہ بیچاری پر رنڈاپے سے زیادہ یہ ستم دکھایا جاتا ہے اور کوئی اسکے دور کرنے کی کوشش ذرا نہیں کرتا۔ واللہ سننے سے بدن کے رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں۔

گمان سنگھ۔ ہمکو اس رائے سے اتفاق ہے۔ پورا پورا اتفاق۔ واللہ۔

رام۔ بھئی یہ اب دفعتہ تو اس ریت کو کوئی میٹ نہیں سکتا۔ اور خصوصاً بڈھی بوڑھی عورتین۔ انکی ساس جو ریت رسم کرتی تھی اُس سے یہ کبھی نہ ہٹینگی اسمین چاہے کوئی مرے چاہے جیے۔ ہرچہ بادا باد کچھ پروا نہیں۔ اور ایک اس خاندان کی عورتون پر کیا فرض ہے سب خاندانون کا یہی قاعدہ ہے کہ جو باپ دادا کے وقت سے ہوتی آئی ہے۔ وہی کارروائی ہونی چاہیے ورنہ فال بد سمجھتے ہین سد ہو۔ اگر آپ اس رسم کو جہالت کی رسم قرار دیکر اسکو اُٹھا دیجیے اور خدا نخواستہ کسی کے پاؤن مین کانٹا چبھے تو کہے کی سواری ہویا نہیں۔ ضرور ہو۔

خونخوار۔ اجی یہ سب جہالت کی باتین ہین۔ سُنی ہوئی ہین۔ کسی کے پاؤن مین کانٹا چبھے اس فضول خوف سے اس پاجی پنے کی رسم کو قایم رکھنا اس سے بڑھکر جہالت نہین ہو سکتی ہے۔ اگر کچھ روپیہ صرف کرکے بھی اسکی فنا کی کوشش ہوے تو ہم خوش ہمارا خدا خوش۔ اسمین چاہے جو صرف ہو۔ ہم بھی چندہ دینے کو تیار ہین۔ گو ہمارے خاندان کی رسم یہ نہین ہے مگر ہمدردی۔

گجراج۔ ارے بھائی رسم تو ہمارے خاندان کی بھی نہین ہے مگر اثر تو اسکا ہمپر بڑا اور ایسا اثر پڑا کہ ہمارا ہی جی جانتا ہے کہ ہمپر بڑا ظلم ہو رہا ہے مگر اسمین کسی کا کیا قصور۔ عورتین بدشگونی کے خیال سے کب مانتی ہین۔

بلبعدار- اجی قبلہ عورتون تک خیریت ہے جب مرد ہی جہالت کے پتلے بنے ہوئے ہین تو عورتون کی کون کہے - وہ تو ناقص العقل ہین ہی - ہان رنبیر سنگھ اگر زندہ ہوتا اور اس سے کہا جاتا تو وہ واللہ اس رسم کو موقوف ہی کرا دیتا مگر زندگی نے وفا نہ کی اور خود اسی بیچارے پر یہ تباہی آئی -

آلمراج - (آبدیدہ ہوکر) یہ تو عمر بھر کا رونا ہے - اس سے تو کاسنی مرگئی ہوتی تو اچھا ہوتا - ہائے یہ کیا ہوگیا - یہ کیسا ستم ہوگیا کہ کہین کا نرکھا - دُکھ درد سے کوئی خالی نہین ہے مگر ہم نے اولاد کا دُکھ نہین دیکھا تھا - ع

دشمن کو بھی خدا نہ دکھائے پسر کا داغ

اب سنیے کہ مولوی صاحب جو لڑکون کو پڑھاتے تھے - اپنے مکتب خانے مین اسی کوٹھی مین پھاٹک کے اندر ایک کمرے مین بیٹھے تھے - یہ صرف اسی لیے بلائے گئے تھے کہ لڑکے ماتم کے گھر مین نہ جاسکین اُنکے لیے مہری ڈیڑھ آنے کی گرماگرم پوری لیکر گئی تو انہون نے پوچھا کیا آج کھانا نہین پکا - یہ بازار کی پوریان کیسی مہری نے کہا مولوی صاحب آج رونا پیٹنا ہورہا ہے کھانا بارہ بجے کے بعد پکے گا - مولوی صاحب نے کل کیفیت دریافت کی تو سخت رنج ہوا - خونخوار سنگھ اور رام سنگھ سے انسے پرانی ملاقات تھی پوری نوش جان فرماکر حقہ پیا اور ان دونون کو اشارے سے علیحدہ بلایا اور یون گفتگو کی -

مولوی - آج خلاف معمول گھر سے پوریان ہمارے لیے آئین - سخت تعجب ہوا کہ روز تو گوشت روٹی آتی تھی آج یہ پوریان کیسی - مین نے مہری سے پوچھا - مہری نے کیا جانے کیا اول جلول باتین کین - اگر سچ ہے تو بڑے تعجب کا مقام ہے اور اگر جھوٹ ہو تو مہری پگلی ہے اگر سچ ہے تو آپ لوگون کی تہذیب پر بٹا لگتا ہے ایک تو خدا کا یہ قہر اس بیچاری پر پڑا - دوسرے اسکے زخم جگر پر آپ لوگ اور نمک چھڑکتے ہین - افسوس ؛ - ابھی ذہ چھتری بننے کی جہالت نہین گئی -

خونخوار - اور دل لگی یہ کہ یہ رسم چھتریون کے ہان کی نہین ہے - ہم لوگون مین

کسی خاندان مین یہ کمبخت رسم نہین ہے - یہ تو کم بخت رسم اسی کم بخت خاندان مین ہے اور لاکھہ انکو سمجھائیے عورتون کے سبب سے انکی ایک نہین چلتی -

مولوی - عورتین ان پر حاوی ہین یا یہ عورتون پر -

خونخوار - اجی جناب ضعیف الاعتقادی کی باتون مین عورتین سب کہین حاوی ہوتی ہین - ہم نے دیکھا ہے بڑے بڑے مولویون کے ہان چیچک مین مالنین بلوائی جاتی ہین -

مولوی - ہان یہ صحیح ہے - مگر یہ بھی بدعت ہے -

رام - بدعت ودعت کچھ نہین ہے - یہ سب آپ کا خیال ہی خیال ہر - اگر چیچک مین مالنون کو کسی مسلمان نے بلایا تو اسمین گناہ کیا ہوا - گناہ کی کونسی بات ہر -

خونخوار - سمجھنا چاہیے کہ وہ بیچاریان پڑھی لکھی تو ہوتی نہین - انکے اور آپ کے خیالات یکسان نہین ہو سکتے - انکو تو پورا پورا الیقین اس بات کا ہر کہ اگر مالن نہ آئیگی تو بچہ جاتا رہیگا - بس یہ خیال غضب ہے -

رام - ہمکو اس سے اتفاق ہے -

مولوی - خدا نہ کرے کہ کوئی عورت اس ہندوستان مین بیوہ ہو - اس سے تو مرجانا بہتر ہے -

رام - اسی سے ستی کی رسم کی ہندوستان مین ممانعت نہین تھی - مگر واہ ری ہندو عورت اس سے بڑھکر تمام دنیا مین کوئی عورت مستقل اور صابر اور خداترس اور میان کی جان نثار وفادار خیرطلب نہین ہو سکتی - وجہ یہ کہ وہ جانتی ہے ناکہ اسکے سہاگ اسکی عیش زندگی اسکے حظ اسکے کل آرام کی باتون کا دارمدار میان کی زندگی پر ہے جسکے ساتھ اسکو اپنی عمر البسر کرنی ہے - اگر میان نہین تو کچھ بھی نہین - لاکھون روپیے پاس ہون تو بھی ہیچ ہے - زیور ہے تو وہ ہے بیکار ہے اس زیور کے پہننے کا حظ کیا ہے - کچھ بھی نہین - اگر سنگار کیا تو اور بھی رنج ہوگا

کہ ہاے اس سنگار اور جوبن کے لطف اُٹھانے والا تو ہے ہی نہین۔ کون دیکھیگا بس اس خیال سے اسکے دل پر ایسا اثر جم جاتا ہو کہ اسکا مٹنا اسکے دل کی فنا پر موقوف ہوتا ہے۔ ستی کیون ہو جاتی تھین اسی سبب سے کہ میان کی مفارقت ایک لمحہ بھی انکو پسند نہین تھی۔ ادہر میان نے جان شیرین جان آفرین کو سپرد کی ادہر اس وفادار جان نثار نے دولہن کا لباس پہنا۔ سولہ سنگار کیے غضب بنی ٹھنی۔ ناک چوٹی سے درست ہوئی اور بکشادہ پیشانی میان کی چتا مین جلتی بلتی آگ کے شعلون مین کود پڑتی تھی۔ چودہ چودہ پندرہ پندرہ برس کی جوان عورتین کس شوق سے آگ کے شعلہ جوالہ مین کود کر جل بھن کے خاک ہو جاتی تھین۔ اور صدق دل سے۔ اور سب چیزون مین انسان بناوٹ کرسکتا ہے مگر جان دینے مین بناوٹ نہین ہو سکتی۔ اور جو ستی نہین ہو جاتین وہ تمام عمر دنیا بھر کی تکلیفین اٹھاتی ہین۔

وہ جھٹ جاتی ہو دکھہ اک آن بھر کر	یہ اپنی زندگی کاٹے ہے مر مر
وہ مرتی ہے یارو ایک باری	اسی رہتی ہے دایم دم شماری
کہان آناً فاناً تن جلانا	کہان ذرات ذرہ رہ سن جلانا
غرض عورت وہی ہے خوبصورت	جو پہنے ہے سدا ملبوس عصمت
ہے عصمت نیکبختی کی نشانی	نہو تو خاک ہے پھر زندگانی

مولوی ستی کی نسبت جو آپ نے فرمایا وہ سب سچ مگر بڑی سفاکی ہے۔ خونخوار۔ مجھے اتفاق ہے۔ ہان اسمین شک نہین کہ جو عورتین ستی ہوتی تھین وہ اپنے میان کی جان نثار بڑی وفادار بی بیان تھین اس سے کوئی انکار نہین کرسکتا۔ مگر جان بوجھ کے جان دینا خدا کو بھی اچھا نہین معلوم ہوتا۔

رام ستی دیبیان ہوتی تھین۔

نسبت نہ ستی سے دو پتنگے کے تیئن	اس مین اور اسمین ہے علاقا بھی کہین
وہ آگ مین جل مرتی ہو مردے کے لیے	یہ گرد بجھی شمع کے پھرتا بھی نہین

مولوی - خوب ہی کہا ہے - ؎

وہ آگ مین جل مرتی ہے مردے کیلیے
یہ گرد بھی شمع کے پھرتا بھی نہین

مگر یہ آج کی رسم خدا اسکو غارت کرے ستی کی رسم سے زیادہ بیرحمی کی ہے - اور ایک رسم یہ بھی آپ لوگون مین بڑی ظلم کی رسم ہے کہ جو ذرا ذرا سی لڑکیان چھ چھ سات سات برس کی معصومہ بیچاریان بیوہ ہو جاتی ہین انکی دوسری شادی نہین کرتے یہ بڑا غضب ہے - اس سے تو انکو مار ہی ڈالو -

خونخوار - جب کسی ایسی بیوہ کو ہم دیکھتے ہین تو کلیجا کٹتا ہے -

رام - بھئی ہمین پھر ہمین آپ سے اتفاق نہین - جو شخص مرد یا عورت ایک شئے کو جانتا ہی نہین اسکو اسکی خواہش بھی نہین ہوتی - یہ جو ہمین نئی ہو جاتی ہین وہ کیونکر بے شوہر کے زندگی بسر کرتی ہین - وہ بھی تو انسان ہی ہوتی ہین ہماری رائے یہ ہے کہ بیاہی عورت سے گمراہ ہو جانے کا زیادہ خوف ہے بہ نسبت بن بیاہی کے اسکو تو خوف ہوگا ناکہ مبادا لڑکا پیدا ہوا تو بڑی روسیاہی ہوگی - زہر کھانے کے علاوہ اور کوئی اسکا علاج ہی نہین ہے -

مولوی - تو اسکے یہ معنی ہین کہ جتنی عورتین ہین سب کو رانڈ بیوہ ہو جانا چاہیے تا کہ بدکار نہو جائین - بس ایک سرے سے مردون کا قتل عام بول دیجیے اس سے دو تین فائدے ہونگے - ایک تو سب عورتین رانڈ ہو جائینگی اور رنڈاپے کے سبب سے بدکار نہو سکینگی - دوسرے جب کوئی مرد رہے ہی گا نہین تو بدکار ہو کیونکر سکینگی - تیسرے یہ بہت بڑی شکایت کہ ہندوستان کی آبادی انتہا سے زیادہ بڑھتی جاتی ہے دور ہو جائیگی - پورا پورا قطع نسل - اتنے فائدے متصور ہین لہذا قتل عام کا حکم ہو جاے -

خونخوار سنگھ اس فقرے پر بہت ہنسے - اتنے مین ایک لڑکے نے آکے مولوی صاحب سے کہا کہ مولوی صاحب دیکھیے بچو نہین مانتے - کسی لڑکے کا قلم لیا کسی کی کتاب

انکا درتق لوزح لیا۔ مولوی صاحب اپنی سلطنت کی بدنظمی اور طوائف الملوکی کا حال سنکر سرہنگون کی سرکوبی کو روانہ ہوئے۔ خونخوار سنگھ اور رام سنگھ باغ مین ٹہلے۔

خونخوار۔ کیون جی اندر اسوقت کیا ہو رہا ہوگا۔ توبہ توبہ۔

رام۔ ہائے ہائے یہ نہ پوچھو بھائی صاحب۔ ستم کا سامنا ہوگا۔

خونخوار۔ ستم ساستم۔ اُف۔ خدا اس رسم کو غارت کرے۔ اور جو اسکا حامی اور معین ہو وہ بھی غارت ہو۔ آمین آمین ؎

جو عدوے باغ ہو برباد ہو

اسمین یا گلچین ہو یا صیاد ہو

رام۔ [ذرا مسکراکر] تو مجھے کیون کوستے ہو بھائی صاحب۔ میرے ہان تو یہ رسم ہوتی نہین ہے پس نہ مین اسکا معین ہون نہ حامی۔ مجھے تو یہ رسم خود ناپسند ہی مگر اسکا روک دینا انکے ہان کی عورتون کو قتل کر ڈالنا ہے۔ وہ اسکو اس سے بھی بڑھ کے نحوست سمجھتین۔ اس سبب سے ہم نے کہا کہ اب اسوقت عورتون پر سختی کرنا ستم ہے۔

خونخوار۔ ہان یہ صحیح ہے اس سے ہمین بھی اتفاق ہے۔

رام۔ ارے بھائی جو رسم جسطرح پر چلی آتی ہے۔ اسی طرح پر اُسکی کارروائی ہونی چاہیئے۔ ورنہ عورتون کی صرف دلشکنی ہی نہوگی۔ بلکہ اگر ذرا بھی کوئی سانحہ یا حادثہ ہوا تو انکو پورا پورا یقین ہو جائیگا۔ کہ اسی سبب سے ہوا اور غضب ہی ہو جائیگا۔ انکے دلون پر کیسا برا اثر ہوگا۔

اتنے مین رونے کی آواز اندر سے آئی تو خونخوار سنگھ اور رام سنگھ دونون کے کان کھڑے ہوگئے اور دل بھر آیا۔ دونون کی آنکھین پرنم ہوگئین اور رام سنگھ نے کہا بھئی اُسطرف چلے چلو۔ یہان تو دم گھٹتا ہے۔ ہائے یہ کیا ہوگیا۔ دونون اُس کوٹھی کے قرب سے دور چلے گئے کیونکہ وہ صدائے ماتم سنی نہین جاتی تھی۔

اب گھر کے اندر کا حال سنیے کہ وہان کہرام نہین مچا تھا۔ کہرام کی بھی آخر کوئی حد ہوتی ہے۔ اِس کہرام کے لیے اتبک کوئی نام موضوع ہی نہین ہوا ہے۔ یہ وہ کہرام ہے۔ جسوقت ساری آئی جسکو رنڈسالہ کہنا چاہیے اور بدبخت کامنی۔ کم بخت کامنی۔ غمزدہ کامنی ستم زدہ کامنی۔ الم رسیدہ کامنی۔ افسردہ خاطر کامنی۔ ازخود فراموش کامنی۔ پژمردہ دل کامنی۔ بنیکس کامنی۔ بےبس کامنی۔ بیچاری کامنی مصیبت کی ماری کامنی۔ دلشکستہ کامنی۔ جگرگداختہ کامنی۔ حواس باختہ کامنی۔ وہ کامنی جو۔ ع۔ خود اپنی قضا کی نوحہ خوان تھی۔ جو نیم جان تھی۔ انگارون پر لوٹتی تھی۔ جو رنبیر سنگھ کی ابدی مفارقت مین گویا اس شعر کی مصداق تھی۔

اک خوش آتی نہین تیرے بغیر
لاکھ شکلین دل کو دکھلاتے ہین ہم

وہ کامنی جسکی آہ بیتابانہ سنکر رعد کی چھاتی پھٹ جاتی۔ وہ کامنی جسکے دیدۂ ترکا جوش ابر کو شرماتا۔ وہ کامنی جسکی چشم خونچکان اور شعلہ ریز فغان اور سینہ بریان اور رنج وحرمان اور نالۂ اخگرفشان کو دیکھکر ساتوان دشمن بھی آٹھ آٹھ آنسو روتا۔ وہ کامنی جسکا دل نوحہ گر روز بروز ڈوبا جاتا تھا۔ جو فرط حیا سے دل کھول کر ماتم بھی نہین کرسکتی تھی۔

بلبل بیدل برنگ گل دررو بند قبا
دردل شوریدہ پنہان درد پنہانی کسیت

وہ دل سوختہ کامنی جسکے خرمن عیش پر برق خندہ گری تھی۔ وہ صید الم کامنی جسکے کشور عشرت کو لشکر الم نے لوٹ لیا تھا۔ جسکے قافلۂ طرب پر طائفہ دزدان اندوہ نے چھاپا مارا تھا۔ بجز اختر شماری۔ گریہ وزاری۔ دل کی بیقراری۔ خون آشامی اور حسرت و ناکامی کے جسکو اور کوئی کام ہی نہ تھا۔ وہ نمک پرورد شور غم کامنی جسکے زخم جگر گل تر پر خندہ زن تھے۔ وہ جگرفگار کامنی جسکی آہ خونبار سے خوف معلوم ہوتا تھا کہ کہین آسمان نہ پھٹ پڑے۔ وہ طالب اجل کامنی جو چنگل مرگ کی ملتجی تھی

عسل اصل و خالص کی شیرینی سے کہین زیادہ شیرین سمجھتی - وہ کامنی جوان اشعار کے مفہوم کی مصداق تھی ۱

مین وہ ہون سوختہ قسمت کہ گرمی چرخ کہن   مشعل برق مرے دود جگر سے روشن
داغ گر آتش سوزان ہی تو سینہ گلخن   کاش جلکر کہین برباد ہو خاکستر تن

چند سوزم ز غم و چند گدازم یارب
بخت ناساز و بدل سوز چہ سازم یارب

سوزش غم نے کیا ایسکہ عناصر مین فتور   جانے خون شعلہ سرکش ہی رگون مین مستور
مجھ سے پروانہ کرے ہمنفسی کیا مقدور   گرم ہنگامہ سمندر کا ہنو میرے حضور

برق گو جلوہ فروشد بمن محزون چہ کنم
خرمن بود مرا سوختم اکنون چہ کنم

۱ - ایک پھوہڑ عورت نے کان مین کامنی کے کہا - بس اسوقت نہ رو دو - پرمیشر مین سب کچھ کدرت [قدرت] ہے اور کامنی نے زبان حال سے کہا -

اے طبیبو مرے جینے کے کچھ آثار نہین - نہ کرو فکر دوا -
اس مسیحا کو دکھا دو تو کچھ آزار نہین - ابھی ہو جاے شفا
کتنا چاہا کہ ترے عشق مین مر جاؤن مین - پر نکلتا نہین دم -
اے صنم تو ہی مری شکل سے بیزار نہین ہے اجل بھی تو خفا
کر چکے تجربۂ نسخۂ اعجاز مسیح - فایدہ کچھ نہوا -
ہو گا چنگا مرض عشق کا بیمار نہین - کیجے لاکھ دوا
درد دل سے مرے اگاہ ہو کیونکر وہ صنم - ہاے اب کیا کرین ہم
وان تو پرسش نہین یان طاقت اظہار نہین - ہے یہ بان قضا
نبض عاشق کی ترے دیکھ کے کہتا ہے طبیب - نہ جیے گا غریب
درد الفت کے سوا اور تو آزار نہین - کارگر کیا ہو دوا

وہ کامنی جو رونے کی آواز سے گھبراتی اور پریشان ہو جاتی تھی۔ جسنے آج تک کبھی کسی کا ماتم نہین دیکھا تھا۔ جسکی ماں نے اسکے بچپنے مین آدمیون کو بڑی تاکید کر دی تھی کہ خبردار اگر مردہ ادھر سے نکلے تو کامنی کو نہ دیکھنے دینا۔ اگر کوئی شخص کامنی کے سامنے مردے کا لفظ کہتا تو انکو افسوس ہوتا اور اسکو ڈانٹ دیتین۔ یہ وہی کامنی ہے جو آجتک کسی ماتم کی صحبت مین شریک نہین ہوئی تھی۔ اب وہ خود سب سے زیادہ ماتم کر رہی ہے اور اس سے بڑھکے اور کیا ہوگا کہ ماتمی لباس پہننے والی ہے اور وہ ماتمی لباس جو خدا کسی کو تمام جہان مین نصیب نہ کرے۔ ساری خدائی مین یہ ماتم کسی کے حصے مین نہ آئے۔ یہ ماتم ہے یا قیامت کبریٰ سے بڑھکر۔

جسوقت ساری کھولی گئی اور کافور کی بو آئی (انکے ہان قاعدہ تھا کہ غسل کے بعد میت کو کافور سے بساتے تھے اور کافور ہی سے یہ رسم ڈھانے والی ساری بھی بسا لی جاتی تھی) بس اسوقت وہ کہرام مچا کہ دور تک ماتم ہی ماتم کی آواز جاتی تھی۔ راہ چلنے الامان والحذر کہتے تھے۔ کامنی کے دل کا حال ناگفتہ بہ۔ نہ روتی تھی نہ دھوتی تھی۔ نہ بکا و بین نہ سکتا۔ نہ سینہ کوبی۔ نہ اشکباری۔ بس ایک قسم کی غشی تھی۔ بلکہ غشی بھی اسکو نہ کہنا چاہیے۔ ایک قسم کا سکوت۔ بلکہ سکوت کا لفظ بھی صحیح نہین۔ ایک قسم کی خود فراموشی کہین تو مے زیبد۔ واقعی یہ اسوقت اس بے انتہا رنج مین تھی کہ درد دکھ سب کو بھولی ہوئی تھی۔ بلا مبالغہ اگر کوئی اسکو سوئی کبھی بھونکتا تو محسوس نہوتا۔ ہان ایک دفعہ رونے کی صدا انتہا سے زیادہ تیز ہوئی اور اسکی ساس کے چھاتی کوٹنے کی صدا ایسی بلند ہوئی کہ سب عورتون کو یقین ہو گیا کہ اب یہ نہ بچیگی۔ تین چار نے اٹھکے دونون کے ہاتھ زبردستی پکڑ لیے مگر اسنے چھوڑا کے پھر وہی حال کیا۔ اس رونے پیٹنے کی آواز سے کامنی چونک پڑی یا یون کہین کہ سکتے یا غشی کی حالت جاتی رہی اور اسی حالت مین کملاپتی نے دو ہتڑ بیٹھ کر کہا وزنیب کی مان بات ارے آج تو چینڈی جمعرات ہے۔ اتنا کہنا تھا کہ کامنی نے زور سے ایک چیخ ماری اور دھم سے گر پڑی۔ لو غش آگیا چونکہ رنبیر سنگھ کی ماں یعنی اپنی ساس کے پاس ہی یہ بیٹھی

ہوئی تھی وہ اپنی انتہا کی مصیبت کو بھول گئی - اور سب کو اٹھانا چاہا مگر بوڑھی عورت یہ کب امکان مین تھا - اور عورتین دوڑ پڑین کسی نے کامنی کا سر اپنے زانو پر رکھا کوئی پنکھا جھلنے لگی - کسی نے جلدی سے پانی لیکر منہ دھویا - مگر کامنی کی کیفیت بدستور تھی حضرات ناظرین کملاپتی نے کس غضب کا فقرہ کہا کہ مردہ کامنی کو اور بھی مار ڈالا کہین کا نرکھا - اور یہ کچھ دشمنی سے نہین کہا - ظاہر ہے کہ رنبیر سنگھ کو اپنے بھائی سے زیادہ اپنی بہن کملاپتی کی محبت تھی اور کملاپتی ہی انکے ساتھ علاقے پر بھی گئی تھی - اور نوچندی جمعرات کو بھی کملا ہی انکی شریک ہوئی تھین - ہاے کملاپتی نے بہت ہی صحیح کہا کہ یہ نوچندی جمعرات ہے - ہاے یہ وہی نوچندی جمعرات ہے جسمین بڑے بڑے لطف کامنی اور کملاپتی نے اٹھاے اور اب اسی نوچندی جمعرات کو یہ کوہ الم پھٹ پڑا - آسمان اس بیچاری پر ٹوٹ پڑا کہ کہین کی نرہی - نوچندی جمعرات کے نام پر کامنی اور کملاپتی جان دیتی تھین پہلے ہی دن جب نوچندی جمعرات کا میلا دیکھا تھا دونون پھڑک اٹھی تھین اور دونون نے متفق ہو کر کہا تھا کہ ہر مہینے مین نوچندی جمعرات کا میلا دیکھا کرینگے - ہاے کیا ستم کا سامنا ہے کہ اسی نوچندی جمعرات کو یہ کہرام کامنی کے گھر پر مچا ہوا ہے اور یہ کہرام اس وجہ سے نہین مچا ہوا ہے کہ کامنی کی سسرال مین اسکا کوئی عزیز جاتا رہا ہو نہین نہین - بلکہ اس کہرام کا سبب یہ ہے کہ خاص کامنی ہی پہ گولہ پڑا - خاص کامنی کے ایسا زخم کاری لگا کہ مر جانے کو زندہ رہنے سے کہین بہتر سمجھنے لگی - افسوس صد افسوس صد ہزار افسوس -

یہ وہی نوچندی جمعرات ہے جسکی نسبت رنبیر سنگھ نے جنگاہ سے اپنی پیاری کمن کو لکھا تھا کہ آنے کے ساتھ ہی جو پہلی نوچندی جمعرات ہو گی تم کو اور سمرتا کو نوچندی جمعرات دکھانے لیچلونگا اور اسی نوچندی اسپر یہ آسمان پھٹ پڑا - افسوس افسوس

غشی کی حالت دیکھکر ماں سنگہ نے جو رنبیر سنگہ کا بڑا بھائی تھا اپنے باپ کو علیحدہ لیجا کر کہا قبلہ و کعبہ اس سے تو بہتر یہی ہے کہ لڑکی کو مار ڈالیے بس چھٹی ہو۔ وہ بھی اس عذاب سے بچے اور ہم لوگوں کو بھی روز روز ان فضول رسوم کے ہاتھوں پریشان نہونا پڑے۔ خدا خدا کر کے کامنی نے جو ذرا آنکھ کھولی تو جان مین جان آئی۔ غضب خدا کا اتنی بڑی غشی ہم نے تو سنا بھی نہین تھا اسکو غشی نہ کہئیے یہ خدا جانے غم کی کون حالت تھی۔ اب بتائیے انکی غش سے کسقدر ضعف ہو گیا ہوگا۔ اور اس ضعف اور صدمے کی حالت مین جب یہ ظلم ڈھانے والی ساری بچھائی جائیگی تب کس قیامت کا سامنا ہوگا اور جان بچنے کی کون سی صورت ہوگی۔

اتنے مین ڈاکٹر صاحب آئے۔ انسے سب حال من و عن کہا گیا۔ انھون نے کہا اسمین علاج کی کوئی ضرورت نہین ہے۔ وہی جو ترکیبین آپ نے کی ہین وہی کافی ہین۔ مگر اسمین شک نہین کہ غم انتہا سی زیادہ مریضہ کی قلب پر اثر پڑا ہے۔ ضعف اور تھکاوٹ اور دل کے ڈوبنے کی کوئی انتہا ہی نہین۔ اسکے لیے سکون لازمی ہے۔ کوئی رنج اور غم کی بات نہ کہنی چاہیے۔ آرام مقدم ہے۔ برف کا پانی دیجیے۔ انار کا افشرہ دیجیے۔ لیکن آرام کرنے دیجیے۔ رنبیر سنگہ کے باپ نے کہا بیٹا اب تم جاؤ تمہارا کام۔ مین اب اندر جانے کا۔ اسمین شک نہین کہ اگر وہ رسم ادا کی گئی تو لڑکی کی جان جائیگی۔ ڈاکٹر صاحب کو رخصت کر کے ماں سنگہ اندر گئے۔ عورتین کھچی کھچی بھری ہوئی تھین۔ جب یہ اندر گئے تو جو عورتین انسے پردہ کرتی تھین انھون نے آنچل سے منہ چھپا لیا۔ اور کچھ یونہین سا پردہ کیا اس کہرام اور ماتم کے وقت پردے کی کسکو پڑی تھی۔ انھون نے جا کر وہ ظلمی ساری چپکے سے مانگی اور چپکے ہی سے بچھاوٹ کو چھوا دی اور آئینہ پشت کی طرف دکھایا۔ چلیے رسم ادا ہو گئی۔ جو عورتین قریب کی رشتہ دار تھین وہ باقی رہین۔ باقی یکے بعد دیگرے رخصت ہوئین۔

جب باہر کی عورتین چلی گئین تو کامنی کو کوٹھے پر لے گئے۔ ولایتی انار کا افشرہ تیار ہوا برف اور کیوڑا ملا کر ایک بہت بڑا گلاس بھر کر آب انار کامنی کو پلایا گیا۔ اس سے

بڑی تسلی ہوئی اور پنکھے کے نیچے آرام کیا تو آنکھ لگ گئی تو کوئی ایک گھنٹے کے بعد آنکھ کھلی۔ اس عرصے مین مردون اور عورتون نے کھانے پینے سے فراغت پائی۔ کامنی نے قسمین کھائین کہ کھانے سے اور طبیعت گھبراتی ہے صرف انار کا افشرہ پیا۔ کھانے پینے سے فراغت پاکر کملاپتی اور سمترا کامنی کے کمرے مین کوٹھے پر آئین۔ اور دو ہی منٹ مین کامنی کی آنکھ کھل گئی تو دونون کو قریب بلا کر کہا کہ اسوقت تھکی ماندی تو تھی ہی یہان تنہائی مین جو مسہری پر لیٹی اور پنکھے کی ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا آئی تو آنکھ لگ گئی۔ آنکھ لگ گئی تو خواب مین اُنھین دیکھا آبدیدہ ہو کر کیا دیکھتی ہون کہ۔ کہ کا لفظ کہکر کچھ اور کہنے کو تھین کہ کملاپتی نے کہا بس اب اپنے آپ کو ہلکان نہ کرو۔ نہین تو تم سے بھی ہم لوگ ہاتھ دھو بیٹھینگے۔ ہمین اب انکی نشانی تم ہی ہو۔ کامنی نے ٹھنڈی سانس بھر کر کہا مجھے تو اب رونا بھی نہین آتا۔ آنسو بھی خشک ہو گئے خواب مین دیکھنے سے رنج تو ضرور ہوتا ہے اور سخت رنج ہوتا ہے کہ ہاے اب پورا پورا خواب وخیال ہو گیا مگر ذرا دیر تسلی بھی ہوتی ہے کہ کاش خواب ہی مین روز دیکھ لیا کرون۔ یہ تو دل کو تشفی ہو گی کہ جو کچھ پرمیشر کو کرنا تھا وہ تو ہوا اب میرے ساتھ اتنی ہی محبت نباہین کہ مجھے اپنی صورت ایک دفعہ روز دکھا جائین۔ اتنا ہی سہی۔ خواب مین دیکھا کہ مین اور وہ ایک کوچ پر بیٹھے ہین اور مین ایک لڑکی کو پڑھا رہی ہون اور ایک لڑکی کو سینا سکھا رہی ہون۔ اور ایک لڑکی کو جراب بنانا سکھا رہی ہون۔ ہنسکر مجھسے کہا معلوم ہوتا ہے تم اُس جنم کی استانی جی ہو۔ مین نے کہا۔ع۔ فقیرون سے اچھی ہین دل لگی۔ اتنا میرا کہنا تھا کہ بس لڑکیون کو وہان سے ہٹا کر مجھے پیار کیا۔ اور کہا یہ مصرع ع اب کبھی نہ ہمارے سامنے پڑھنا۔ فقیر تمھارے دشمن ہمارے۔ بی بی اور فقیر۔ ہان ہم مر جائین تو چاہے تم فقیر ہو جاو۔ چاہے جوگن لیس اتنے مین میری آنکھ کھل گئی۔ ہاے مین کہین کی نہ رہی۔ دین دنیا دونون سے گئی گذری۔ ادھر کی رہی نہ اُدھر کی رہی۔ کیا سے کیا ہو گیا۔ مین تو خواب کو مانتی ہی نہین مگر اس خواب نے میرے دل پر بڑا اثر کیا مین سوچتی ہون کہ لڑکیون کو پڑھانا شروع کرون سے ذرا دیر دل بھی بہلے گا۔ اور شغل کا شغل ہے اور ثواب کا ثواب اور لڑکیون کے پڑھانے مین کوئی عیب بھی نہین کوئی

حرف بھی نہین رکھ سکتا - مین اس خواب کی پوری پوری تعمیل کرنا چاہتی ہون -
کملاپتی نے سمجھایا کہ دیکھو سپنے مین بھی تمکو تمھارا لڑکیون کا پڑھانا ناگوار گذرا - دوسری
بات یہ ہے کہ اس سپنے کی پوری پوری تعمیل کرنے کے معنی یہ ہین کہ تمھاری بیری
دشمن جوگن ہو جائین - اسکا تو تم کبھی خیال بھی نہ کرنا - یہ تم نے اسی لیے پڑھا لکھا
تھا کہ ایسی باتون کا خیال کرو - پرمیشر کی کرپا سے دیور دیورانی جٹھانی ساس سسر مان
باپ بھائی بھاوج سگا دن گراون نوکر چاکر سواری شکاری سب کچھ ہے چاردیواری
مین بیٹھو - پوجا پاٹ کرو - لڑکیون کو پڑھاؤ لکھاؤ مگر اپنے گھر مین اپنی چاردیواری
کے اندر -

سمترا نے بھی اس کلام کی تائید کی اور بہت سمجھایا کہ اپنے دل کو روکو اور قابو مین
رکھو - تمھارے مان باپ ساس سسرے پر یہ مصیبت کیا کم پڑی ہے کہ ان پر
اور ایک دوسری مصیبت پڑے اور وہ بیچارے کہین کے نہ رہین -

کامنی یہ سب سن کے خاموش ہو رہی اور بات ٹال دی - اور دل ہی دل مین سوچنے
لگی کہ خواب تو اچھا دیکھا - دن رات بیکار بیٹھے رہنے سے سوائے اسکے کہ رنج
کو ترقی ہو اور کیا فائدہ ہو سکتا ہے - اگر لڑکیون کا مدرسہ قائم ہو جائے تو ثواب کا
کام بھی ہے اور نام بھی ہے اور تعلیم نسوان کو بھی ترقی ہوگی اور لڑکیان مفت مین پڑھنا
لکھنا سیکھ جائینگی - ٹھان لی کہ جہانتک ہو سکیگا جان لڑا دونگی اور سسرے کی بڑی خوشامد
کرونگی کہ مجھے مہربانی کرکے اجازت دیجیے کہ مین مدرسۂ نسوان قائم کرکے بھلے مانسون
کی لڑکیون کو پڑھاؤن - اگر منظور کر لیا تو خیر ورنہ مجبوری ہے - اس دکھ مین اور
بھی ایک دکھ بڑھے گا - کملاپتی اور سمترا کی راے سے تو واقف ہو ہی گئی تھی کہ وہ
ان خیالات کے خلاف ہین ان دونون سے مشورہ کرنا فضول سمجھی - دھنو ٹھکرائین
اور شیورانی سن اور درجے دونون مین اسقدر بڑی تھین - بڑی بہن بدہنی کو اس قسم
کی گفتگو کرنا پسند نہ تھی اور پھر یہ بھی جانتی تھی کہ بدہنی بہت اچھے خیالات کی عورت
نہین - پیاناتشن زیادہ ہے - ایک روز جسودا الیسے ملنے آئین وہ ہم سن ہم عمر

اور سمجھ لی اور قریب قریب ایک ہی خیال کی تھی جس سے اسنے یون گفتگو کی۔
کامنی۔ بہن ایک بات کہون جو کسی سے کہو نہین۔ بہت پوشیدہ بات ہے۔ کسی سے کہنے کی نہین۔
جسود (ج) ہم تو ضرور کہدینگے۔ ادھر تم نے بات کہی اور ادھر ہم نے ڈھنڈھورا پٹوا دیا
کامنی۔ ہم تو اپنے دل کی ایک بات کہتے ہین اور تم ہنسی مین ٹالتی ہو۔ واہ۔
ج۔ کیسی بچپن کی سی باتین کرتی ہو۔ اری بہن تمھاری بات اور ہم کسی سے کہین۔ زبان کاٹ لو۔ مجھے رنج ہوا کہ تم نے یہ کہا کیون۔
کامنی۔ کیا جانے تمھاری کیا راے ہو مگر ہم نے تو ٹھان لی ہے کہ یہی ہوگا۔ اسمین چاہے جو ہو۔ تم سے صلاح لیے بغیر نہ کرونگی۔
ج۔ دو باتین ہم ہونے دینگے۔ تم پڑھی لکھی عورت ہو اس سے کہنے کو جی چاہتا ہے کسی اور سے نہ کہتی۔ ڈر معلوم ہوتا کہ شاید خفا ہو جاے۔ سنو بہن بات تو یہ ہے کہ دوسری شادی گو شاستر کے رو سے جایز ہے مگر رواج کے رو سے بُری بات ہے۔ مین خود جانتی ہون کہ اسمین کوئی عیب نہین لیکن ماں باپ ساس سسرے کو زہر کھا لینا پڑیگا۔ خیر اسکا تو مجھکو خوف نہین کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ تم ایسا اپنے آپ نہ کروگی مگر ڈر ہمین یہ ہے کہ کہین کوئی اور گل نہ کھلاؤ جس سے ہمین رنج اُٹھانا پڑے۔
کامنی۔ وہ کون بات ہے۔ کیا جانے کیا سمجھی ہو۔ اُلٹی پلٹی سمجھی ہوگی کچھ۔ اچھا اب کہہ ڈالو۔ سنون تو کہ کیا کہتی ہو۔
کملا۔ کہین تم فقیر نہو جاؤ۔ سرن تو ہو ہی گئی ہو۔
کامنی۔ پہلی بات وہ کہی دوسری بات یہ کہی۔ دونون باتین اول جلول۔ اری بہن دوسری شادی سے تو کوئی معنی ہی نہین ہین اسکا تو ذکر ہی نہ کرو۔
ج۔ یہ سب چلن کے پھین زہر دیدینگی۔
کامنی۔ یہ مین نہین مانتی۔ انگریزی عملداری ہے دل لگی نہین ہے۔ مگر میرا دل کسبا گوارا کریگا۔ کوئی اور کہتا تو منہ نوچ لینے کا جی چاہتا۔

ج - بس اب مین خوش ہو گئی -

کامنی - ہی دوسری بات اسکو مین بیوقوفی سمجھتی ہون -

ج - بس جلد کچھی ہوئی -

کامنی - اور یون تو ہندو بیوہ ایک فقیرنی سے بھی بدتر ہوتی ہے - نہ اچھے کپڑے پہن سکے نہ کھانا اچھا کھا سکے نہ کسی رسم ریت تیوار مین شریک ہونے کے قابل کسی مصرف کی نہین - زندگی تلخ -

ج - بہن پھر جس گنھگار پر پڑتی ہو وہ بھگتا ہی ہے

کامنی - خالی خولی بھگتنے سے کیا ہوتا ہے - خالی خولی رونے دھونے سے کیا ہوتا ہے - خالی خولی رنڈاپا بھگتنے سے کیا ہوتا ہے - خالی خولی پوجا پاٹ سے کیا ہوتا ہے - کوئی بات ایسی کرے جس سے دنیا مین فائدہ اور عقبی مین ثواب ہو

ج - اچھی بات تو ہے مگر معلوم نہین کہ وہ کونسی بات ہے

کامنی - وہ بات یہ ہے کہ مین بھلے مانسون کی لڑکیون کو پڑھنا لکھنا - سینا پرونا جرائب بننا - حساب کتاب کچھ تاریخ تھوڑا سا جغرافیہ یہ سب باتین سکھاؤن -

ج - روکتا کون ہے - اسکو کون منع کرتا ہے - سسرال والون سے پوچھ لو بس پھر جو چاہے سو کرو -

کامنی - ایک اسکول لڑکیون کی تعلیم کے لیے قایم ہو تو کیسا -

ج - یہ واہیات بات ہے - بس ہوا تنا ہی سکتا ہے کہ میری گھر کی یا تمہارا سسرا ہے یا تمھاری بڑی بہن ہے - یا ہیکے کی لڑکیان ہین وہ آئین اور دو چار گھنٹے پڑھ کے چلی جائین - یہ نہین کہ مدرسہ ہو اور وہان فیس لیجائے اور انگریز ماسٹر آکے امتحان لین - مین تو اپنے پروس مین دیکھا کرتی ہون نا - یہین آتی ہین - صاحب لوگ آتے ہین - ہندوستانی ماسٹر جاتے ہین -

کامنی - یہ غلط ہے - مرد وہان نہین جا سکتا اور عورتون کے جانے مین کوئی ہرج نہین - اور فیس مین لونگی نہین - پڑھانے کے علاوہ اور اچھی باتین

سکھاؤنگی - مین کل حال مفصل لکھ کے تمکو سناؤنگی کہ یہ ہوگا - مرد کا تو نام ہی نہ لو -
مرد تو وہان جا ہی نہین سکتا - بس یہی خیال تمکو ہے نا - یہ تم کچھ ہی نہین - مین کوئی
ستری ہون بھلا - مجھے اپنی بدنامی کا خوف نہین ہے - تم بڑی وہ بنکے سکھانے
والی آئی ہو ستری کہین کی - میرا منشا بس یہ ہے کہ مین نے جو تھوڑا بہت
پڑھا لکھا ہے وہ بالکل رایگان نہ جاے - اگر عمر بھر رنڈاپے اور ماتم اور رونے
دھونے مین صرف کرون تو کیا کچھ بھی نہین - جی یہ چاہتا ہے کہ دنیا اور عقبیٰ دونو
کا فائدہ ہو - اور اسطرح سے کارروائی ہو کہ کوئی نام نہ رکھے -

اس گفتگو کے پندرہ بیس دن کے بعد کامنی نے اپنے سسر سے اپنا عندیہ ظاہر
کیا - پہلے دبے دانتون صرف اتنا کہا کہ مین چاہتی ہون کہ عزیزون کی لڑکیون کو
پڑھاؤن اور سینا پرونا سکھاؤن اور اسکے علاوہ اور عمدہ عمدہ اخلاقی امور
کی تعلیم دون اسمین میرا دل بھی بہلے گا - اور بیکار بھی نہ ہونگی - اور غم بھی غلط
ہوگا اور گھر کی لڑکیان پڑھ لکھ بھی جاینگی - اور سیدھے دھرے پر بھی آجاینگی
اور مجھے دنیا اور عقبیٰ دونون مین ثواب ہوگا - جو بات لاکھون روپیے صرف
کرنے مین نہین حاصل ہو سکتی وہ حاصل ہو سکتی ہے اور کسی کا کوئی نقصان
یا ہرج نہین ہے - اسکے خسر نے کہا بٹیا ہم غور کرکے اسکا جواب دینگے - ہم
جانتے ہین کہ جو کچھ ہم پر بجلی گرنی تھی وہ تو گری اب جہان تک ہو سکے تم کو ذرا
بھی تکلیف نہو اور جس بات مین تمھاری خوشی ہو وہ سر آنکھون سے بجا
لاؤن - کہ اُس مرحوم کی نشانی ہو - مین تمھاری ساس اور دیور سے دریافت
کرکے تمکو اطلاع دونگا - ظاہرا تو کوئی ہرج نہین معلوم ہوتا - اسی واسطے
مین نے پنشن لے لی کہ لڑکے بالون مین آرام سے بیٹھون مگر خدا
کو منظور نہ تھا - مجھے بڑھاپے مین یہی دیکھنا بدا تھا - دو تین دن کے بعد
بی بی اور لڑکے سے صلاح لیکر کامنی سے کہا بٹیا عزیزون کی لڑکیون
کے پڑھانے مین کوئی عیب نہین ہے - ہم نے سب سے دریافت کر لیا ہے

ٹڑھنا لکھنا سینا پرونا سکھاؤ۔ چھوٹی چھوٹی لڑکیاں آیا کرینگی
کامنی۔ میرا جی دنیا سے ہٹ گیا ہے۔ مین چاہتی ہون کہ کسی
جنگل بیابان ویرانے مین جا کے رہون جہان نہ کوئی مجھکو دیکھے
نہ مین کسی کو دیکھ سکون۔ بہت جی گھبراتا ہے۔ الجھن سی ہوتی
ہے۔ مین کچھ عرض نہین کرسکتی (رو کر) دل کسی طرح نہین
بہلتا۔ بلیون اچھلتا ہے۔
خسر (رو کر) بیٹی یہ تو جب تک ہماری تمہاری زندگی ہے تب تک
کا رونا ہے۔ ہاے کیا شیر تھا۔ اس شہر کے کیا معنی دور دور تک
ایسا نہ تھا۔ بڑا خوش نصیب مین اپنے آپ کو سمجھتا تھا کہ ایسا
ہونہار لڑکا پایا۔ اب مجھ سے بڑھ کے کوئی بدنصیب نہین۔
ساس۔ (کامنی کی طرف اشارہ کرکے) اس سے بڑھ کے خوش نصیب
کون بی بی تھی۔ ہماری قوم مین تو کوئی نہ تھی۔ اب اس سے زیادہ کون
دکھی ہے۔ مجھ سے بڑھ کے خوش نصیب کون ماں تھی اب مجھ سے
بڑھ کے دکھیا کوئی نہین ہے۔ اب روتے روتے آنسو
بھی جل گئے۔
کامنی۔ اگر میرے لیے باغ بنا دیا جاے تو ذرا دل کو ڈھارس
ہو۔ مجھے تنہائی اب بہت پسند ہے۔ آیندہ جیسی مرضی ہو۔ بلا
مرضی مین کوئی کام نہ کرونگی۔
ساس۔ تم ابھی لڑکی ہو۔ اکیلی کیونکر رہوگی۔
کامنی۔ اسکا تو خیال ہی نہ کرو۔ مین سو برس کی بوڑھیون سے
بھی زیادہ بوڑھی ہون۔ میرے چال چلن سے گھر بھر خوب
واقف ہے۔
لنگر بلاے گئے۔ ان سے سب حال کہا گیا۔ مالنگ نے کہا

ہم غور کر کے اسکا جواب برسون دینگے اور اُسی روز جا کے لبھدر سنگھ اور گیان سنگھ تحصیلدار اور اندر بکرم سنگھ سے مشورہ کیا اور صلاح یہ قرار پائی کہ اندر بکرم سنگھ اپنی بہن سے عندیہ لین اور اسکے بعد باہم مشورہ ہو۔ یہ سب کو پورا پورا یقین تھا کہ مان سنگھ کے باپ انکا کہنا مان لینگے۔ اندر بکرم نے بہن سے پوچھا اور تین گھنٹے کی بحث کے بعد دوسرے روز پھر احباب سے مشورہ ہوا مگر ہنوز کوئی رائے قایم نہین ہوئی۔

بی بی کی وفاداری

کامنی کا دل بہت چاہتا تھا کہ جنگل کی راہ لے شہر کی بود و باش سے نفرت تھی۔ مگر سسرے ساس دیور بھائی کی مرضی کے بغیر کیونکر جاتی۔ ایک روز اسکے ہان اسکی کئی ہمجولیان آئین کہ باتون مین اسکا دل بہلے۔ کامنی گو اب روتی دھوتی نہین تھی مگر نبیر سنگھ کی یاد کسی دم نہین بھولتی تھی اور دل مین ایک ہوک سی اُٹھتی تھی۔ کامنی نے ان سب سے اخلاق اور نصیحت اور پند سود مند کی باتین کین۔
دیر تک گفتگو ہونے کے بعد یہ تقریر ہوئی کہ جو عورت اپنے نیک میان کی اطاعت گزار اور جان نثار نہین وہ کسی مذہب کے رو سے بخشائی نہ جائیگی۔ وہ گئی گذری۔ دنیا جہان سے۔ دین بھی گیا اور دنیا بھی نہ ادھر کی رہی نہ اُدھر کی۔ یہان منہ کالا۔ وہان نرک بھگتنا پڑے۔ مگر تسپر بھی نہین مانتین۔ کامنی نے عندالتقریر پرچے پُرزے در لکچر مین کہا۔

سیتاجی کو دیکھو کہ جب سری رام چندرجی کو بن باس ہوا تو اتنی بڑی مہارانی چکرورتی مہاراجہ کی ہو کر رنگ محلون کے عیش اور دنیا بھر کے آرام کو چھوڑا اور بن مین انکے ساتھ کیسی کیسی تکلیفین اُٹھائین پتی برتا عورتین ایسی ہوتی ہین جسکی ہزارون ٹہلویان۔ مہریان۔ داسیان۔ سہیلیان ہر وقت ساتھ رہتی ہون وہ بنون مین پانون ننگے چلین۔ کانٹے جابجا پانون مین چبھین۔ پانون سوج جائین۔ آبلے پھوٹین اور وہ اُف نہ کرین۔ لاکھ لاکھ رامچندرجی نے منع کیا مگر محبت کے ساتھ نہ چھوڑا۔ سُکھ کے سب ساتھی ہوتے ہین۔ مگر محبت وہ کہ دُکھ مین ساتھ دے۔ اور نہین کہ مجبور ہو کے ساتھ دے۔ نہین سب نے سمجھایا کہ تم رانی مہارانی ہو کے جنگلون بنون مین کہان پھرو گی سفرے سے راج کرو۔ انھون نے کہا واہ۔ جب راجہ بن باس ہین تو رانی کو چین کہان مجھے وہ کانٹے پھول کی پنکھڑی سے زیادہ نازک معلوم ہونگے۔ سیتاجی نے کہا تھا۔

مات پتا بھگنی پریہ بھائی ۔ پریہ پریوار سسر سمدائی
ساس سسر گر سجن سہائی ۔ سب سندر سسیل سکھدائی
جہان لگ ناتھ نیہہ اور ناتے ۔ پیا بن تیہ ترن تے تاتے
تن دھن دھام دھرن پر راجو ۔ پتی ہین سب شوک سماجو
پران ناتھ تم بن جگ ناہین ۔ موکو سکھ کہون کو ونا ہین
جیا بن دیہ ندی بن باری ۔ ویسے ہی ناتھ پرش بن ناری
ناتھ سکل سکھ ساتھ تمہارے ۔ شرد بمل بدھ بدن نہارے
مین پن سمجھ دیکھ من ناہین ۔ پیہ بیوگ سم دُکھ جگ ناہین
ہم دُکھ ناتھ کہے بہوتیرے ۔ بھے بجھا د پرتاپ گھنیرے
پربھو بیوگ لو لیس سمانا ۔ سب مل ہوہین نہ کرپا ندھانا

کیا راون کی بہو سلوچنا کی وفاداری کا حال نہین سُنا۔ یہ راون کے لڑکے میگھناد کی دُلھن تھی اور بڑی پتب برتا۔ شوہر کی دلی محبت جب لچھمن جی نے یُدھ مین میگھناد کو مارا تو پرمیشر کی مایا سے اسکی ایک بھجا (بازو) اور ہاتھ رن کے میدان سے اُسکے گھر مین تڑپ کے گری۔ اور دھڑ اور سر رن ہین رہا۔ جسوقت یہ بھجا گری۔ اسوقت بیچاری سلوچنا سو رہی تھی

اُسکی سکھیون نے جو یہ اچرج کی بات دیکھی تو گھبرائین اور ہاتھ کو پہچانا اور سلوچنا کو جگا کے دبے دانتون کہا کہ رن مین ٹرا پڑے - (قیامت) ہوگیا یہ بھجا جو کٹ کے یہان گری ہے اُسکو پہچانو دیکھتے ہی غش آگیا جب غشی کی حالت گئی تو اُٹھکر بہت روئی اور ٹرا ماتم کیا - اُٹھتی تھی اور گر گر پڑتی تھی - قلم دوات کاغذ منگوا کر اُس کٹے ہوئے بازو کے پاس رکھا اور کہا اگر تو میرے پتی کی بھجا ہے تو سب حال لکھدے کہ رن مین کیا ہوا - اس کٹے ہوئے ہاتھ نے لکھا کہ اے میری استری دُکھ نہ کر - میری اتنی ہی عمر تھی - اگر رن مین نہ مارا جاتا تو اور کسی طرح جان جاتی اب تو لچھمن جی کے ہاتھ سے مارا گیا - سرگ جاتا ہون - موت سے کوئی نہ بچیگا - چاہے رشی ہو چاہے منی - چاہے چنڈال - آگے پیچھے سب کے لیے دہی دُ ھرا ہے -

سب کو درپیش ہے وہ سخت سفر | ہر قدم پر ہے جسمین لاکھ خطر
نہ کوئی میر کاروان طریق | نہ کوئی ساتھ اور نہ کوئی رفیق
تن سے جس وقت دم نکلجائے | ساری ہیکل ابھی بدل جائے
سب یہ مٹی کا کام مٹی ہو | اینٹ کا گھر تمام مٹی ہو

سلوچنا دیوانی ہوگئی - بار بار اُس بھجا کو دیکھے اور زار زار روئے اور بلاپ اور بین کرے -

گرا کٹ کے اکاس سے تیرا ہاتھ | کہان بادگی مین تجھے میرے ناتھ
ذرا اپنا مکھڑا دکھادے مجھے | مین واری گئی ہان جلادے مجھے
سمجھتی تھی رن جیت کر آوگے | نگر بھر مین رنجیت کہلاؤ گے
نہ معلوم تھا آج موت آئیگی | بھجا کٹ کر آنگن مین گر جائیگی
نہ مارا گیا صرف میرا پتی | ہوا ساری لنکا کا سنیاپتی
ٹرے پنڈت اور جوتشی اور فقیر | دکھائی گئی جنکو کر کے لکیر
کہا سب نے ملکر کہ دھن تیرے بھاگ | رہیگا سدا تیرا قائم سہاگ
نہ ٹھلکیگا رنج اور دکھ تیرے پاس | کبھی بھی نہ ہوگا ترا دل اُداس
کہتی تھی سامو در ک بھیتا | یہان تو رہیگی سدا سہر دا

مگر موت آئی نہ ٹالے ٹلے ‏ ‏ کرم ریکھ کیونکر مٹائے مٹے

بھجا ہی یہ وہ بیر رن بیر کی ‏ ‏ جو ہمسر تھے فولاد کے تیر کی

بھجا ہی یہ اس بیر بلونت کی ‏ ‏ کہ جسپر تھی اترائی لنکا پڑی

ہوئی فتح اسکی گیا وہ جہان ‏ ‏ جسے کہتے تھے سب جہان پہلوان

اسی کی بھجا ہے یہ گویا مری ‏ ‏ بری گت ہی اب بیر سیان مری

بھجا ہی یہ وہ جسنے کاٹے کرور ‏ ‏ بہادر بڑی جنگ تھے رنمین زور

جہان سکھ کیا دان بھر کی لاش ‏ ‏ نہو دل ہر اسطرح پاش پاش

ہٹلے کسی کے نہ ہٹتی بھجا ‏ ‏ بھجا لی ہے کب ایسی کٹتی بھجا

بھجا ہی اسی مرد میدان کی ‏ ‏ بھجا ہی اسی بیر بلوان کی

بھجا تجھکو میرے ہی سر کی قسم ‏ ‏ کہان ہی تبا میرا پیارا بلم

مرا تھا یہی ہی یہ کرمون کا پھیر ‏ ‏ مرا شیر ہون جلد ہو جاے زیر

مین ہون باولی بک رہی ہون کیا ‏ ‏ کہان آدمی اور کہان دیوتا

گری آکے لنکا مین جب یم کے دوت ‏ ‏ نہ کچھ کر سکا ہاے راون کا پوت

ہوا اور سرگ لوک خوش وہان ‏ ‏ بھگتی ہون پاپن رنڈاپا مین یان

بس روتے روتے ایک دفعہ ہی اٹھ کھڑی ہوئی اور اپنا مال اسباب گہنا کپڑے لتہ اپاہجون لولون لنگڑون اندھون رانڈ بیواؤن بن مائی باپ کے بچون بے وارثون بیکس بوڑھون اور بوڑھیون کو دے دیے اور اس بھجا کو زیور پہنا کر خود بھی سولہ سنگار کیے۔ گہنا پہنا اور جاکے راون اپنے سسرے سے اجازت مانگی کہ مجھے ستی ہونے دو۔ بڑی رد و بدل کے بعد رامچندر جی کے لشکر مین گئی۔ اور ڈرتے ڈرتے ایک سہیلی کو لچھمن جی کے پاس بھیجا اور انھون نے آپ بڑا افسوس کیا اور سگھنا دکی لاش اور سر حوالے کر دیا۔ سلوچنا بڑے استقلال سے اس بھجا اور سر اور لاش کو لیکر چتا پر بیٹھی۔ راون بھی بڑے افسوس کے ساتھ کھڑا دیکھ رہا تھا اور شہر بھر کے لوگ ٹھٹھ کے ٹھٹھ باندھے جمع تھے فوج کے سپاہی چتا کے اردگرد پرے جمائے کھڑے تھے سلوچنا نے لوگون کو دعائین

دین اور ہنستی ہوئی خوش خوش بڑی سنجیدگی کے ساتھ جلکے خاک کا ڈھیر ہو گئی - اپنے مرد کی محبت کے یہ معنی ہین کہ اُسکے بعد دم بھر جینا بھی دوبھر ہوگیا - نہ اِن مُرداروں کی طرح کہ ایک کو سائی دوسرے کو بدھائی - وہ بیچاری سنتے ہی ستی ہو گئی -

درگا - ای بہن ایسی عورتین نارائن کی دلاری ہوتی ہین -

رجن - اپنے مرد سے بڑھکے کسی کو سمجھتی ہی نہین - جدائی اور عمر بھر کی جدائی ایسی کھلتی ہے کہ اپنی جان دے دیتی ہین -

درگا - جیسے چکور کو چاند بلبل کو گل بھینس کو پانی - بالک کو ماں کی - نیون کو جپ تپ کرتے ہین رام کی محبت ہوتی ہے ویسی ہی نیک عورتون کو اپنے مرد کی ہوتی

نیگلارانی نے جو وفاداری اپنے میان کے ساتھ کی اُس سے ہندو عورتون کی نیک چلنی کا حال معلوم ہوتا ہے کہ جسکے ساتھ بھونری پھیری جاتی ہے اُسکو کیسا سمجھتی ہین راجہ نے جسکو یہ بیاہی تھی اسکو محبت کی آزمائش کے لیے یہ بیوقوفی کی کہ مشہور کر دیا کہ راجہ رن کی زمین دشمن کے تیر سے مر گئے - رانی کو جب یہ خبر ہوئی تو آٹھ آٹھ آنسو روئی اور سُرن کی طرح باہر نکل گئی اور گلی کوچون مین راجہ کو ڈھونڈھنے لگی - جو دیکھتا تھا زار زار رونے لگتا تھا کہ یہ وہی رانی ہین جنکی سواری مین ہاتھی اور گھوڑون اور لشکر اور رتھون کی قطار کی قطار نکلتی تھی - راستے بند ہو جاتے تھے اور آج یہ اتنی بڑی رانی پالون ننگے ملاپ اور ماتم کرتی ہوئی گلی گلی راجہ کو ڈھونڈھ رہی ہے - جسکے پالون ہم لوگ دھو دھو کے پیتے وہ اس طرح گھر سے نکلی بس اُسی روز ستی ہوگئی - جب راجہ نے سنا تو دیوانہ ہوگیا کہ ہاے مین نے مفت مین ایسی عورت کی جان لی جسنے مجھپر جان دے دی - مسان مین جاکے بیٹھا اور ستی کو بھبوت بنا بنا کے لگایا اور تخت سے اُتر کے فقیر ہوگیا -

جو ناری ہت آپنو چاہے لوک پرلوک
پتی سنگ راکھے پریم جب تب درہو سب شوک

اسکے یہ معنی کہ جو عورت دونون جہانان کی بھلائی چاہے اُسکو لازم ہے کہ اپنے میان کو تہ دل سے پیار کرے تو کوئی رنج دکھ اُسکے پاس نہ آنے پائے۔

جس مرد کو بدقسمتی سے بدعورت سے پالا پڑتا ہے وہ بڑی مصیبت مین پڑجاتا ہے یہ ٹانگ کھوئے تو ننگا ہو۔ وہ ٹانگ کھوئے تو ننگا ہو۔ بُری عورت کو گھر مین رکھے تو لاج کی بات ہے اور نکال دے تو لاج کی بات ہے۔ اگر عورت بدتمیز ہو تو اُسکو برطرف کرکے دوسری رکھلے۔ دوست سے کسی بات مین بگڑ جائے تو دوستی ترک کردے۔ گھوڑا خراب ہو تو بیچ ڈالے۔ مکان پسند نہو بدل دے مگر جورو بُری ہو تو کیا کرے۔ گھر مین بدکار عورت رہے تو چھاتی کی سول۔ نکال باہر کرے تو بدنامی کہ فلانے کی جورو ہے۔

زن بد در سرائے مرد نکو
اندرین عالم ست دوزخ او

درگا۔ پرمیشر نہ کسی نیک مرد کو بدعورت سے پالا ڈالے۔

رتن۔ اور نہ کسی نیک عورت کو بُرا مرد دے۔

کامنی۔ کتاب ڈھونڈھلون تو راجہ رتن سین کی استری پدماوتی کا حال پڑھ کر سُناؤن۔

کملا۔ کیسی عورت تھی۔

کامنی۔ ایسی عورت تھی کہ آبرو عزت بچانے کے لیے جل مری۔

درگا۔ جان دے دی! واہ ری بھلی مانس عورت۔

کامنی۔ سکنتلا نے وہ بات کی جو سب بہو بیٹیون کو ایسا وقت پڑنے پر کرنی چاہیے۔

درگا۔ سچ یون ہے کہ مورکھ عورت گنوارن ہوتی ہے۔ جیسے ایک مین لوٹ بیٹھی ہون۔ کریا اچھر بھینس برابر۔

کامنی۔ ناگری پڑھ کو۔ راجہ نل اور رانی دمن کا سچا عشق بھی یادگار رہیگا۔ راجہ نل

نے لوگون سے اس راج کنیان کے حسن کا حال سُنا کہ

در خاک دکن کہ فتنہ خیز ست | امروز دکانِ فتنہ تیز ست
جادو صنمے صنم فریبے | نگذاشتہ در جہان شکیبے
گل چہرہ سمن برے دمن نام | از موے فگندہ بر چمن دام
صد شعبدہ جلوہ ریز راہش | صد زلزلہ گرد جلوہ گاہش
مہرش بہ دل جگر فگاران | چون جوشش جنون بہ نوبہاران
مہوش صنمے زتاب رخسار | مہتاب نمودہ در شب تار
شمشاد بے بنار رستہ | صد رہ بہ مئے وگلاب شستہ
از باغ رخت بہار خارے | بر برگ گلش چمن نثارے
محبوبہ ملک ناشکیبان | اعجوبہ شہر دلفریبان
مالیدہ چو گل بجائے غازہ | صد صندل تر بخون تازہ
نازک بدنی چنانکہ دانی | در کردہ بگوش او گرانی
چشمش کہ جہان خراب کردہ | در چشم غزالہ خواب کردہ
شاہنشہ غمزہ فوج در فوج | طوفان کرشمہ موج در موج
از گردش آن دو چشم سرمست | ناقوس زنان برفتہ از دست
ہم سلسلہ پیچ و تاب مویش | ہم صاعقہ ریز برق رویش
ہر موے چو رشتہ فسونے | زنجیر بگردن جنونے
چشمش کہ چو فتنہ مست خفتہ | صد رشتہ در آستین نہفتہ

رعنا قدِ او بجامہ زیبی
گلدستہ بدست دلفریبی

دمونتی کے حسن کی جو اسقدر تعریف سُنی تو ہزار جان سے عاشق ہو گیا اور بکنے لگا۔

تھا عشق سے کب گمان یہ ہے | کھا جائیگا مغز جان یہ ہے

یہ عشق ہی یا کوئی بلا ہی — اللہ کا بس اب آسرا ہی
یہ عشق ہی دل کا نازپرورد — ہمراہ ہی اسکے لشکر درد

رفتہ رفتہ نل کی دمن تک رسائی ہوئی۔ اور۔

مست آن دو سمن بر بہارین
رفتند بہ پردہ نگارین

دادند بدست یکدگر دست — گشتند بجام وصل سرمست

کچھ دن دونون مزے مزے سے رہے مگر نل کو کچھ ایسی بیوقوفی کی سوجھی کہ جوا کھیلنے کا شوق ہوا اور ساری سلطنت اپنے بھائی سے ہار گیا نسیم نے سچ کہا ہے۔

دانا تو کرے کب اسطرف میل — ہارا ہی جوے کے نام سے بیل

اور اس بھائی نے یہ دشمنی کی کہ اسکو شہر بدر کر دیا۔ اور اسنے بڑی بیعزتی کے ساتھ جنگل کی راہ لی اسوقت دمن نے اسکا ساتھ دیا اور کوئی اسکے پاس نہ پھٹکا مصیبت اور دکھ کی ساتھی فقط دمونتی ہوئی نل نے سمجھایا کہ پیاری تو ہمارے ساتھ کہانتک سختیان جھیلیگی۔ تیرے نازک پاؤن اور جنگل کے کانٹے! مگر اسنے ایک نہ سُنی اور کہا۔

رہا کب دامن شوہر ہو زن سے — کہین سایہ جدا ہوتا ہی تن سے

جب کئی دن تک اُس گلبدن نے سخت سخت تکلیفین اوٹھائین تو نل نے پھر سمجھایا کہ اپنے میکے چلی جاؤ میرے ساتھ کب تک خاک چھانوگی۔

در پردہ نشین بہ پردہ داری — بگذار مرا بخاکساری
برخیز و دل از وصال برگیر
رو دامن مادر و پدر گیر

تو اُسنے آبدیدہ ہو کر کہا کہ ہائے یہ تم کیا کہتے ہو۔ کسکا پردہ اور کہان کی پردہ نشینی۔

عشق است انیس و زگارم | با مادر و با پدر چه کارم
گر رہ بودم بروے شمشیر | از ہمرہی تو کی شوم سیر

یہ کہکر آرام کیا۔ جاگی تو نل کا پتا نہین۔ ا۔
اس تقریر کے بعد کامنی کے دل مین کیا جانے کیا خیال آیا کہ چہرے کی رنگت فوراً بدلگئی آنکھین پرنم ہوگئین۔ اور علیحدہ کمرے مین جا کے دفعتۃً مسہری پر لیٹ رہی۔ دو ایک ہمجولیون نے جا کے آہستہ سے پوچھا بہن کیون طبیعت کیسی ہی؟ کہا بہن اسوقت بالکل اکیلا رہنے کو جی چاہتا ہی۔ دو گھنٹے کے بعد دھنّو اس کمرے مین گئین سرہانے جا کے بیٹھین۔ ماتھے پر ہاتھ رکھا مگر جو بات پوچھی اسکے جواب مین یہی سُنا کہ سلوچنا جل مری اور مین زندہ ہون۔ اگر میری زندگی چاہتے ہو تو مجھے اپنے علاقے مین کوئی جگہ دو۔ نہین اپنی جان دید ونگی۔ ایک ہفتے تک بس یہی کہا کی۔ جب سب ہارگئے تو صلاح ہوئی کہ ہم کیون اسکی جان لین جو کہتی ہے وہ منظور کر لو۔ ورنہ اگر جنون نے زیادہ جوش کیا اور اسنے زہر کھالیا یا کنوئین مین گر پڑی تو بڑی رسوائی اور بدنامی ہوگی اور اس رنج مین ایک اور رنج پیدا ہو جائیگا۔ بڑی رد و بدل کے بعد کامنی کے باپ کو راضی کیا اور اپنے گانون کے ایک ٹیلے پر جو دور تک چلا گیا تھا اور کسی زمانہ دراز مین قلعہ تھا کھپریل کا ایک مختصر سا مکان بنوا دیا اور کہا بالفعل اسمین رہو بہت جلد علاقے کے کسی عمدہ مقام پر کوئی جگہ تمھارا دیور تم کو دکھا دیگا وہان عمدہ سے عمدہ باغ اور مکان بنواؤ۔ اور رام کا نام بھجو۔
ہم لوگ اکثر کیا معنی روز آیا کرینگے۔ تمھاری بہنین۔ دیورانی۔ جٹھانی بھائی۔ دیور سبھی عزیز رشتہ دار آئینگے۔ چاہے لڑکیون کا اسکول کھولو۔ فیس تو کسی سے لینی نہین ہے اسمین کوئی بدنامی نہین ہے۔

ضعیف الاعتقادی

جوگن بھبوت رمائے آسن بچھائے ایک اونچے ٹیلے پر بیٹھی سوچ رہی تھی کہ اس دنیا پر دنیادار لوگ کیسے مرے ہوئے ہین کہ انکے نزدیک موت کبھی آئے ہی گی نہین۔ زمانے بھر کے جھگڑے کرتے ہین۔ مکان بنائینگے تو ایسا مضبوط کہ پوتون کے پوتون تک کی خبر لائے ایک اینٹ بھی جونے سے الگ نہو۔ کپڑے سلوائینگے تو ایسے کہ عمر بھر چاک نہون۔ اور لڑائی جھگڑے کی تو کچھ نہ پوچھو۔ اپنے آپ کو اچھا اورون کو برا سمجھنا نیکی کا خیال کم بدی کا زیادہ رکھنا سب کو نفرت کی سی نظر سے دیکھنا۔ طعنے دینا۔ غیبت کرنا۔ جھوٹ بولنا۔ دغا دینا۔ بے ایمانی کرنا یہ تو بائین ہاتھ کا کرتب ہے سمجھتے ہین کہ بس اسی دنیا مین رہینگے اور نہ سمجھین تو دنیا کے انتظام مین فرق آجائے۔ ایکدن نہ چل سکے۔ کوئی مکان نہ بنائے کہ ایسے مکان کے بنوانے سے کیا فائدہ جسمین چند روزہ قیام ہوگا۔ لوگ زیادہ پڑھین لکھین نہین کہ کس زندگی کے لیے پڑھین۔ کوئی ویدک مین ترقی نہ کرے کہ گو لاکھ جتن کرینگے مگر موت کے سامنے وید کی ایک نہ چلی گی پھر ایسی ویدک سے کیا فائدہ جسکی موت سے ایک نہین چلتی۔ بادشاہ یہ سمجھکر کہ رعایا پر انصاف کرنے سے کیا فائدہ چار دن مین مین مرجاؤنگا پھر میری جگہ جو آئیگا وہ کیا جانے انصاف کرے یا نہ کرے۔ آدمی کسی چیز کی تحقیقات نہ کرین کہ جب ایک دن مرنا ہی ہے تو کس زندگی کے لیے یہ ٹنٹا بکھیڑا۔ اگر ایسا ہی خیال ایک سرے سے سب کا ہوجائے تو پھر کوئی انتظام نہو سکے مگر اسکے ساتھ اتنا خیال ضرور چاہیے کہ دنیا کو ہیچ سمجھے اور دنیا کے کامون کے لیے طمع اور لالچ اور حسد اور بے ایمانی اور بغض سے کام نہ لے۔ بعضے لالچی روپیہ کی طمع سے رانڈ بیوون کا مال مار لیتے ہین اور وہ بیچاریان ستم ہو ہو کے مرجاتی ہین۔ بیکس بچون اور بے بس معصومون کو گہنے کے لالچ سے مار ڈالتے ہین اور ذرا رحم نہین کرتے۔ ڈاین بھی سات گھر بچا کے مارتی ہے مگر یہ پروسی تک کو نہین چھوڑتے۔

انھین خیالون مین تھی کہ ایک جوان عورت آئی اور آسن کے پاس بیٹھ گئی۔ جوگن نے دیکھا تو گوری چٹی۔ میلی دھوتی پہنے ہوئے تھی مگر اسمین سے بھی بدن کا گورا گورا رنگ ظاہر ہوتا تھا۔ گدڑی کے لال۔ ہاتھ پاون کان گلا سب خالی۔ قطع سے سمجھ گئی کہ یہ بھی میری طرح رانڈ بیوہ ہے اسپر بھی آسمان بہت برا ہے کہ اس عمر مین رنڈاپا بھگتنا پڑا۔

جوگن۔ تم کون ہو بہن اور کہان سے آئی ہو۔

عورت۔ تمھارے درشنون کو آئی ہون۔ نو برس کی لڑکی تھی جب بھونری پھری۔ دوسرے مہینے رانڈ ہوگئی تب سے اب تک بجپائی سے جیتی ہون عمر بڑھتی جاتی ہے۔ ابکی سال ساس سسرے کی اگیان (اجازت) سے تیرتھ برت کرنے نکلی ہون۔ ڈرتی کانپتی پھونک پھونک کے قدم دھرتی ہون۔ کہ کوئی بدنام نہ کردے۔ کہین کلنک کا ٹیکا نہ لگے کوئی جھوٹ موٹ لگا نہ دے۔ چھوٹی لڑکی کی ہر طرح خرابی ہی اور قدم قدم پر ڈر لگتا ہے کہ پرمیشری آبرو بچاے تو بچے۔ جب مندر مین جاتی ہون دو چار نٹھلوے پیچھے پیچھے ساتھ ہو لیتے ہین۔ کوئی دور سے گھورتا ہے۔ کوئی چپکے چپکے کنکھیون سے دیکھتا ہے کوئی آنکھین پھاڑ پھاڑ کے دیکھتا ہے کوئی آوازے کستا ہے کوئی مجھے دیکھکے جان بوجھ کے بھجن گانے لگتا ہے اور کوئی کوئی ان سب سے بڑھ کے نٹ کھٹ اور بھی بڑھ چلا آتا ہے۔ جوان عورتون کے گھورنے کو مندر مین جانا۔ بڑے پاپیون کا کام ہے۔ ایسون سے وہی بچائے تو آبرو بچے اور رہے کا۔ آدمی صاف پاک آدمیون سے کہین زیادہ ہوتے ہین۔ کسی کے درد دکھ سے ان پاپیون کو ذرا مطلب نہین ہے ذرا خیال نہین جہان تیرتھ پر گئی وہان یہی ساسنا ہوا۔ کوئی جگہ ایسی نہین جہان یہ نٹھلوے نہون۔ دیکھنے مین بڑے پکے رہی اور دل مین پاپ بھرا ہوا یہان آکے مین نے تمھارا آنا سنا تو آنکھون کے بل دوڑی آئی بڑے بھاگ کہ تمھارے درشن ہوئے۔

جوگن۔ مجھے بڑا دکھ ہوا کہ اس عمر مین تمھارا یہ حال ہوا۔ مگر بڑی خوشی ہے کہ تم اپنی آبرو کو سنبھالے بیٹھی ہو۔ اور یہ بھی تمنے سچ کہا کہ تیرتھ برت کے لیے چھوٹی چھوٹی لڑکیون کو قدم قدم پر ڈر رہتا ہے۔ جو اپنا دل صاف ہو تو کوئی کیا کر سکتا ہے۔ مگر ہان کبھی کبھی سننے سے عورت کا دل ڈانوان ڈول ہو ہی جاتا ہے۔ من چنگا تو کٹھوتی مین گنگا۔ مین تو جانتی ہون کہ تمھاری عمر کی عورت کو چاردواری مین بیٹھ کے اسکا نام لینا اس سے اچھا ہے کہ ادھر ادھر گھومتی پھرے۔ کہین کوئی گھورے۔ کہین کوئی آوازہ کسے۔ تم بےبس عورت ان کو جواب دے نہین سکتین۔ دل مین جل جل کے رہجاؤ اور کیا کر سکتی ہو۔

عورت - ہان - ہے تو ایسا ہی - مجھے اس تجربت کا پہلا ہی موقع ہے -

جوگن - بھلا تمھارے ساتھ بھی کوئی ہے یا نہین -

ع - بس پرمیشر میرے ساتھ ہے اور میرا ایک دیور -

ج - دیور کی کیا عمر ہوگی -

ع - کوئی چودہ برس کا ہوگا - تم تو نہین جانتی ہون مجھسے چھہ سات برس چھوٹی ہو (ٹھنڈی سانس بھر کے) ہم لوگون کی زندگی کیا -

ج - (ٹھنڈی سانس کھینچکر) کچھ نہین - اس سے تو موت اچھی -

ع - ہے تو ایسا ہی - کسی مصرف ہی کی نہین -

ج - شادی بیاہ مین ہمارا کام نہین - کھانے پینے کے نہین - پہننے اور رہنے کے نہین - گہنے پاتے کے نہین - اچھی طرح ہنس بول بھی تو نہین سکتے - اسی سے تو آگے عورتین ستی ہو جایا کرتی تھین اور اسی سے ہندؤن کی عورتون کو اپنے میان سے بڑی محبت ہوتی ہے اور پرمیشر کے بعد اسی کو سمجھتی ہین کیونکہ وہ جانتی ہین ناکہ انکا دین انکی دنیا وہی ہے - وہ نہین تو کچھ بھی نہین - دولاکھ کا گہنا پاتا دو تو کیا - ہاے کسکے لیے اچھی سے اچھی پوشاک بھاری سا بھاری لباس پہنا دو تو بیکار - اوسکی بہار کون دیکھیگا - بہار دیکھنے والا تو چل بسا - ہاے اب کسکو دکھائین - بن ٹھن کے نکھر کے عورت کھڑی ہو اور ایک نظر میان کی اوسپر پڑ جاے جیسے کرورون روپیے ملگئے - ہاے اب کسکے لیے پہنین - اب تو بناو چناو عیب ہے - کنگھی چوٹی مین لوگ نام رکھین مسّی سُرمہ سہاگ کی چیزین ہین سوگ مین سہاگ کیسا - جیسی پڑی ویسی بھگتتی ہین -

ع - سچ ہے بھگتین نہین تو کرین کیا -

ج - تم یہان ٹکی کہان ہو بہن -

ع - بابا رام داس کے ٹیلے پر - بوڑھے فقیر ہین -

ج - ہان نام تو سنا ہے -

ع - نام سنا ہے کیا کبھی ملین نہین -

ج - مین تو اس کُوے سے کہین باہر نہین جاتی - اُنکے پاس مرد آتے ہین - مین وہان جاکے کیا کرون - تم نے آپ ہی کہا ہے کہ کوئی گھورتا ہے کوئی تکتا ہے کوئی بُری نگاہ سے دیکھتا ہے - ایسی جگہ کیون جائین - ہان جب جاتی تھی تب جاتی تھی - تب کوئی آدھی بات کہتا تو آنکھین تلوون کے نیچے ل ڈالی جاتین - اب وہ بات کہان -

ع - باباجی ملنے کے قابل ہین -

ج - ہون

ع - اب یہان سے دیکھیے کہان میرا جانا ہو -

ج - بہن ہماری راے تو یہ ہے کہ اب تم سسرال یا میکے چلی جاؤ

ع - اچھا جو تم لوگون کی صلاح ہو - ابھی ایک اٹھوارے تو یہان رہونگی - اور بھوجن کے بعد دن بھر تمھاری خدمت کرونگی -

ج - تم آو تمھارا گھر ہے - مگر خدمت کیسی - جو تم وہ مین - مین نے اسلیے کپڑے رنگ لیے کہ جو دیکھے وہ سمجھ جاے کہ یہ گرہست آسرم مین نہین ہے - بس -

ع - منتر تم نے کس سے لیا ہے -

ج - (مسکراکر) اے بہن مین منتر جنتر نہین جانتی اور نہ ان باتون کو مانتی ہون یہ سب پھانسنے اور بہلانے کی باتین ہین - سب ڈھکوسلے - کیسا منتر جنتر -

ع - کسی کی چیلی ہو -

ج - (مسکراکر) توبہ کرو - مین چیلی ویلی نہین بنتی ہون - یہ بھی سب فریب کی باتین ہین - ان پھندون مین نہ پھنسنا - یہ سب دنیا ساز لوگ ہین -

ع - اب مین کیا جانون - بُرے چلتر باز مرد ہو گئے ہین -

ج - تم نے جو ابھی یہ کہا بہن کہ جہان جاتی ہون وہان کوئی پیچھے ہولیتا ہے - کوئی آواز کستا ہے - کوئی گھورتا ہے - یہ ہمپر بھی ایک دفعہ بیتی ہے - ایک بد آدمی ہے سرن - اُسنے مجھے مندر مین دیکھ کے کہا (آج گھورنے کو ملگئی) میری بوڑھی مسری میرے ساتھ تھی اسنے تنک کے کہا دہوت - کسکو گھورے گا مجھ بوڑھیا کو جو تیری دادی کے برابر ہے

یا میری لڑکی کو جو تیری بیٹی ہے یا میری مالکن کو جو تیری چھوٹی بہن ہے - اسپر بڑا شرمایا اور بھاگ گیا -

اتنے مین ایک عورت ایک بچے کو لیکر آئی اور اس جوگن سے کہا اسکو تین دن سے بخار آتا ہے اور چونک چونک پڑتا ہے اور راتون کو رویا کرتا ہے - ذرا اسپر پھونک ڈالدو - جوگن نے کہا مائی پریشان کرے تمھارا بچہ جلد اچھا ہو جاے - مگر مین تو جھاڑ پھونک نہین جانتی - جو جانتا ہو اُسکے پاس لیجاؤ - ڈاکٹر یا بید کو دکھاؤ - اسمین سہل انکاری نہ کرو - اُس عورت نے کہا اچھا تم ذرا گود مین لیلو - جوگن نے بڑی خوشی سے گود مین لیا اور بچے کو چومکر بڑی دعائین مانگین اور وہ اپنے بچے کو گود مین لیکر چلی گئی -

ج - مین جھاڑ پھونک کیا جانون - اور جھاڑ پھونک کے معنی ہی کیا - ہم اس کے قابل ہی نہین ہین -

ع - یہ زبردستی ہے - ہمنے کئی بچون کو دیکھا ہے کہ مسجد کے مولوی نے پھونک ڈالی اور بچہ اچھا ہو گیا - ابھی کوئی برس ہی دن کی بات ہے کہ ہماری دیورانی کی لڑکی جو ابھی دودھ ہی پیتی تھی ایکا ایکی ہنسنے لگی - اتنی ہنسی اتنی ہنسی کہ ہنسی نہ رک سکی - جس نے دیکھا اُسنے کہا آسیب ہے - آے بس گھری کی گھری مین اسکو مسجد بھیجا وہان کے مُلانے کچھ پڑھ کے پھونک ڈالی اور ہاتھ پھیرا - لڑکی گھر مین آتے آتے اچھی ہو گئی - دو پیسے پھونک ڈالنے کے لیتا ہے اور غریب سے کچھ نہین -

ج - یہ اپنا اپنا یقین ہے - اپنا اپنا خیال -

ع - ہم نے تو کئی بار آزمایا ہے - اچھا جو اس عورت کا دل خوش کرنے کو تم جھوٹ موٹ پھونک ڈال دیتین تو کیا ہرج تھا - اُسکو یقین آجاتا کہ بچہ اچھا ہو جائیگا -

ج - واہ بہن واہ - بھلا اس سے فایدہ کیا ہوتا - ایک تو جھوٹ بولنا - دوسرے بچے کا کوئی فائدہ نہین - تیسری بات یہ ہوتی کہ پھر دروازے پر روز بھیڑ لگی رہتی کہ پھونک ڈالدو اور چوتھا نقصان یہ تھا کہ یہ عورت اور کوئی علاج نہ کرتی - نہ بید کے پاس جاتی نہ ڈاکٹر کے پاس - اور ہماری راے یہ ہے کہ جھاڑ پھونک سے کچھ نہو گا - اور نہ ہوتا ہے - علاج مقدم

ہے جو علاج ہی نہو گا تو کوئی فائدہ نہو گا۔ مگر یہ جاہل عورتین اتنی جھاڑ پھونک کے پیچھے پڑی رہتی ہین اور بچے بیچارے مفت مین ہلاک ہوتے ہین۔

ع۔ ہم تو پہلے سمجھے تھے کہ آپ یہ جس کماتی ہین مگر اب سنا تو بڑا تعجب ہوا۔

ج۔ مین سچ کہتی ہون یہ سب ڈھکوسلا ہے۔

ع۔ اب مین کیا کہون۔

ج۔ یہ سب لینے دینے کی باتین ہین۔ بس اور کچھ نہین۔

اتنے مین دو عورتین ایک دس برس کی لڑکے کو لیکر آئین اور دور ہی سے سیس ٹیک کر کے ادب کے ساتھ ایک کونے مین بیٹھ گئین۔ ایک کا نام جسودا اور دوسری کا تلسا جسودا بوڑھی۔ تلسا جوان۔

جوگن۔ کہان سے آنا ہوا مائی۔

جسودا۔ تمھارے ہی درشنون کو آئے ہین۔ یہ میری لڑکی ہے تلسا۔ دس برس بیاہ کو ہوئے مگر اسکے لڑکا نہین ہوا۔ لاکھ لاکھ جتن کیے برت رکھے۔ تیرتھ کو گئی اسکو بھی لیگئی۔ فقیرون کے پاس گئی۔ جاپ کرائے۔ دان پن کیے۔ گنڈے تعویذ کیے۔ جو جسنے کہا وہ کیا مگر کیا جانے کسکی بددعا ہے کہ لڑکا نہین ہوتا۔ اب مین ہار گئی۔ تھک گئی کچھ کرتے دھرتے نہین بنتا۔ اسکو مین لے کے آپ کے قدمون مین آئی ہون۔ اسکو کچھ ایسی دعا دو کہ اسکے ایک لڑکا ہو جائے۔ لڑکی ہی ہو کچھ تو ہو۔

جوگن۔ میری دل سے دعا ہے کہ آج کے نوین مہینے انکی گود مین بچہ کھیلتا ہو۔ چاند سا لڑکا۔ اور یہ دودھون نہائین پوتون پھلین۔

جسودا۔ کوئی تعویذ دو۔

ج۔ مین تو تعویذ جانتی ہی نہین ہون۔ بس دعا دینا جانتی ہون اور میرے پاس کچھ نہین ہے دل مین ڈھارس رکھو۔ ہو جائے گا۔ ہمنے بیالیس بیالیس برس کی عورتون کو جنتے دیکھا ہے۔ ابھی انکی عمر کیا ہے۔

جسودا۔ اسکا چوبیسوان برس ہے۔

ج - اور اُنکے دولھا -

جھبودا - کوئی چالیس برس کا ہے -

ج - پرمیشر نے چاہا تو اسی سال لڑکا ہو - دل مین ڈھارس رکھو - کسی اچھی ہوشیار دائی کو دکھاؤ - سیم ڈاکٹرون کا علاج کرو - اس گنڈے تونیذ اور فقیرون کے پاس جانے سے کیا ہوگا - ہماری رائے تو یہ ہے کہ ان سنڈے مسنڈے فقیرون کے پاس جانا اور اُنسے لڑکا مانگنا بڑی بیوقوفی ہے - انکے دولھا کی یہی ایک شادی ہوئی ہے یا پہلے بھی کوئی شادی ہوئی تھی -

جھبودا - نہین - یہی شادی ہوئی ہے - پہلے اسکے پاس ایک اور قوم کی عورت تھی اسکو ماں باپ کے کہنے سُننے سے کچھ لے دے کر نکال دیا - اسکی بڑی خاطر کرتا ہے مگر میری بدنصیبی کہ لڑکا نہین ہوتا اب تمھارے قدمون مین آئی ہے -

ج - اماں - مین کوئی پہونچی ہوئی نہین ہون - مصیبت کی ماری ہون - ایک کونے مین آکے بیٹھی رام کا نام لیتی ہون - مین دل سے دعا مانگتی ہون کہ تمھاری لڑکی کے لڑکا ہو اور جیتا رہے -

جھبودا نے کہا تھوڑا سا میوہ لائی ہون اگر لے لیجیے تو میرے دل کو ڈھارس ہو جائے جوگن نے کہا ضرور لونگی مگر اب یہ تکلیف نہ کیجیے گا - جھبودا نے ایک تشتری اُس لڑکے سے لیکر ساتھ تھی لی - اُسمین کشمش - پستے - اخروٹ - اور چار ولایتی انار رکھے - یہ دے کر جھبودا رخصت ہوئی -

ج - ہم عورتین کتنی سیدھی ہوتی ہین - کوئی پوچھے کہین گنڈے تونیذ سے بچے پیدا ہوئے ہین - دعا سے لڑکا پیدا ہونا کیا معنی - اب یہ بیچاری بوڑھیا اسکو لیے لیے کیا جانے کہان کہان گھومیگی اور کیا کیا بے ایمانیان لوگ کرینگے اور کیا جانے کون کون فقیر اسکو ہوکا دے - لے مرے - مگر یہ بوڑھیا بالکل دیوانی ہو رہی ہے -

ع - لڑکے کی سب کو تمنا ہوتی ہے -

ج - ہان یہ تو ہے ہی - تمنا تو ضرور ہوتی ہے مگر راہ راہ - یہ نہین کہ فقیر کی دعا سے

بچہ جنوایا جاے سُننا بُرا معلوم ہوتا ہے نہ کہ جانا۔

ع - اگر فقیر پہونچا ہوا ہو اور بدنہین ہے تو اسکے پاس جا کے عورت سوجھی رہے تو اسکو کانون کان خبر نہو۔

ج - (مسکرا کر) کہین اس دھوکے مین نہ آجانا نہین - یہ باتین بس سنا کرو سب بہونچے ہوئے ہین -

ع - ہمنے کئی فقیر - سادھو اسطرح کے دیکھے کہ دو دو دن کھانا نہین کھاتے اور برسون دودھ یا پھل پھُلیہری پر بسر کرتے ہین - بعضے ایسے ہوتے ہین کہ عمر بھر اُنکا ایک ہاتھ سیدھا رہتا ہے - بھلا کوئی دوسرا تو ایسا کرے -

ج - یہ سب واہیات باتین ہین - ایک ہاتھ بیکار کرنے سے کیا فائدہ - پرمیشر نے دو ہاتھ بنا ے - تم نے ایک ہاتھ کو بیکار کر دیا - یہ جہالت ہے یا کوئی عقل کی بات ان پھندون مین نہ پھنسنا -

ع - مین تو تمھارے قدمون مین آکے رہی ہون مجھے فقیرون اور بیراگیون اور سادھوؤن سے کون مطلب -

ج - ہان بس یہی ٹھیک ہے -

اتنے مین تین عورتین آئین انکے ساتھ ایک مرد بھی تھا مرد کو جوگن کی مہری نے روکا - (یہان مرد کے آنے کا حکم نہین ہے) وہ وہین ٹھٹک رہا تینون عورتین آئین اور دور ہی سے جھک کے جوگن کے پاس بیٹھین - اور اُنہین سے ایک نے جوگن سے کہا تمھارا نام سُن کے بڑی دور سے ہم تینون آئی ہین - اور کام یہ ہے کہ اس لڑکی (ایک لڑکی کی طرف اشارہ کرکے) کا جو مرد ہے وہ اسکا ساتھ ہو کے نہین رہتا - اسکو اپنے پاس بُلاتا ہے چھوڑ نہین دیا ہے مگر دو عورتین نوکر ہین - اس سے بات ہی نہین کرتا - یہ بیچاری کُڑھتی ہے - کوئی ایسی بات بتاؤ کہ ان دونون کے دل ملجائین - ہمپر تمھارا بڑا احسان ہوگا - عمر بھر کو جیسے مول لیلیا بڑی دُور سے نام سُن کے آئے ہین - اس گاڑھے وقت آڑے آؤ تو جیسے جلا لیا - بے دامون غلام ہو جائین -

جوگن - مجھے بڑا رنج ہوا کہ یہ بیچاری لڑکی اس مصیبت مین ہے - پرمیشر ساتوین دشمن کو

بھی یہ دن نہ دکھاے کہ اسکی لڑکی اور داماد مین میل نہو - اِس سے بڑھکے مصیبت اور کیا ہوسکتی ہے پرمیشر کرے وہ اسپر جان دینے لگے اور اسکا دم بھرے اور اُن دونون پاپون کو وہ نکال باہر کرے - مگر مجھ سے کوئی مدد نہین مل سکتی ہے پرمیشر کری مین مدد کے قابل ہون عورت ذات اور بیوہ اور کم سن - مین کس مین ہون بیچاری -

جواب - ہم تو آپ کا بڑا نام سنکے آئے تھے -

جوگن - اے تو مین کیا کرون - جو تم وہ مین - مجھسے کونسی مدد ملسکتی ہے - چڑیا کا دودھ تم مانگو تو مین کہان سے لاکے دون - بھینس کا انڈا کون پیدا کرسکتا ہے - کوئی نہین -

جواب - کیا تمھارے کئے اتنا بھی نہین ہوسکتا -

ج - (مسکراکر) سچ ہے غرضمند باولا - میری سمجھ مین نہین آتا کہ سیان بی بی کے جھگڑے مین میری کیا چلیگی - مین نہ انھین جانون نہ اُنھین جانون - اور مین اُنسے کہون کیا - یہ کہون کہ تم ان دونون عورتون کو چھوڑ دو - وہ اسکے جواب مین کہینگے کہ اچھا پھر تم رہا کرو -

جواب - سادھو سنت - بیراگی - بیراگن - جوگن سے کوئی ہنسی دل لگی نہین کرسکتا -

ج - اب تمکو کیونکر سمجھاؤن -

دوسری - نیکی کا کام ہے - ہم مصیبت کے مارے ہین -

ج - تم یہان آئین سر آنکھون پر بیٹھو - جو جوئی بھوسی مین کھاؤن وہ تم بھی کھاؤ - میری مہمان آج ہو - دعا مانگتی ہون کہ تمھاری تمنا پوری نکلے - اور میرے کیے کیا ہوسکتا ہے مین کوئی پرمیشر کی دوسری تھوڑا ہی ہون -

دوسری - تمھاری ذرا سی زبان ہلا دینے سے ہمارا سارا مطلب نکل جائیگا -

ج - (ٹھنڈی سانس بھرکر) ہاے غرض بھی کیا بُری چیز ہے -

دوسری - ہم تو سُن چکے ہین کہ جو کہتی ہو وہی ہو جاتا ہے -

ج - ارے! واہ - اری بہن بھلا کوئی اسکا دوسرا ہے - یہ بات آدمی مین کہان حاصل ہوسکتی ہے کہ جو کہے وہی ہوجائے - یہ سب جھوٹی باتین ہین - کہین کسی کے کہنے سے کوئی بات ہوجاتی ہے -

ع۔ ہمنے تو سُنا ہے کہ لکھنؤ مین ایک فقیر تھے اُن مین یہ قدرت تھی کہ کھڑاون پہن کر دریا اس پار سے اُس پار چلے جاتے تھے۔

ج۔ تمنے کہا اور ہمنے مانا۔

ع۔ سُنا ہو کہ ایک فقیر نے بھنڈارا کیا تھا لوگون نے آ کے کہا بابا جی گھی کم ہو گیا۔ کہا اچھا گگری لیجا کے سرجو جی سے قرض مانگ لو۔ وہ گیا سرجو جی سے پانی بھر کے لایا یہان آن کے دیکھا تو گھی۔

وہ دونون عورتین اور وہ لڑکی بڑی حیرت مین ہوئین کہ پانی کا گھی بنگیا۔ مگر جوگن صرف ہنس دی۔ کہا وہ فقیر بیشک بڑے نیک تھے لاکھون آدمی انکو مانتے تھے اور کوئی بات کبھی اُنکے خلاف کبھی نہین سُنی۔ وہ البتہ ایسے تھے کہ اُسکے چال چلن پر کوئی دھبا نہین لگا سکتا مگر دریا سے پانی منگوانا اور اسکا گھی بن جانا یہ ہماری سمجھ مین نہین آتا یہ لوگون نے اُڑا دی ہے ہم اسکے قائل نہین۔ اُنکے مشہور کرنے کے لیے لوگون نے ایسی خبرین اُڑا دین جنکا کسی کو دنیا مین یقین نہین آسکتا۔ بس اسی سبب سے اچھے فقیرون کا بھی لوگون کے دلون سے اعتبار جاتا رہتا ہے۔

ع۔ تم کب سے اس کٹی مین ہو۔

ج۔ کٹی کا ہیکو ہے۔ ایک مکان ہے۔ گنگا جی کا کنارا سب سے الگ تھلگ ہمارے دیور نے ایک گانون لیا ہے۔ اُسی کی یہ زمین ہے یہین رہتی ہون۔

ع۔ تم کو دیکھکر مین اپنا دکھ بھول گئی۔

ج۔ (ایک آہ بھرکر چپ)

دل مین اک درد اُٹھا آنکھون مین آنسو بھر آے
بیٹھے بیٹھے ہمین کیا جانے کیا یاد آیا

ع۔ (ٹھنڈی سانس بھرکر رونے لگی۔

ج۔ دل کو ڈھارس دو۔

ع۔ ہاے نہین مانتا۔

ج - مان جائیگا - مانیگا نہ تو کر یگا کیا -

دوسری - ہان ماننا ہی پڑے گا -

پہلی - جہان دیکھو یہی حال ہے - انکی عمر کو دیکھو اور اس حال کو دیکھو - ہائے افسوس کی جگہ ہے -

دوسری - اپنا غم تو مین بھول گئی - کوئی انسان دنیا مین دکھ درد سے خالی نہین کوئی خوش نہین -

پہلی - بادشاہ وزیر تک غم سے خالی نہین -

تینون عورتین سوچ کے آئی تھین کہ انکے درد دکھ مین جوگن شریک ہوگی اور جو کہیگی وہی ہوگا - ان سے بات چیت کی تو دوسری بات پیدا ہوئی - وہ دکھی پائی گئی پاس جو بیٹھی تھی وہ بھی دکھیا - باتین بھی دکھ کی - نہ فقیر کی قائل - نہ فقیر کی دعا کی قائل تینون رخصت ہوئین -

ج - انکو کیا جانے کس نے بہکا دیا -

ع - آپ کا دور دور تک نام ہے - کون نہین جانتا -

ج - اب انکی اس عقل کو دیکھو کہ میان بی بی کا جھگڑا مجھسے چکانے آتی ہین - اور خیال یہ ہے کہ جو مین کہونگی بس وہی ہو جائیگا - میرا کہنا پتھر کی لکیر ہے - بس اسی طرح ٹھگ لوگ ان عورتون بیچاریون کو ٹھگتے ہین اور لوٹتے ہین کسی کو ٹرکا دیتے ہین کسی کو دعا دیتے ہین کہین عورت مرد کے جھگڑے کا گنڈے تعویذ سے فیصلہ کرتے ہین - اور ایسی باتون مین عورتین خراب بھی ہو جائین تو تعجب نہین -

ع - جو نیک ہی وہ سب طرح نیک ہی اور جو بد ہے وہ سب طرح بد ہی -

ج - ہان یہ ٹھیک ہے مگر صحبت کا بڑا برا اثر ہوتا ہے -

ع - اچھی عورتون پر بھی -

ج - بیشک - کوئی ہو - خربوزے کو دیکھ کے خربوزہ رنگ پکڑتا ہے -

ع - ہان مگر اتنا اثر نہ پڑے گا -

ج - ہم ایک لونڈیا کو دیکھ چکے ہین - کسی مرد کی طرف آنکھ اٹھا کر نہ [illegible]ی تھی اور جو کسی کی طرف دیکھا تو شرمائی ہوئی - نیچی گردن کرکے - اچھی طرح بات کرنا نہین جانتی تھی - مگر بس چھلیا نالن کی صحبت ہوئی تو ہاتھ سے جاتی رہی بس گئی گذری - پھر ان باپ میان کسی کے قابو مین نہ رہی - سب نے نکال باہر کیا - بس ایک دن کی صحبت مین بیسوا ہو گئی برسون کی صحبت کا اثر دم بھر مین جاتا رہا -

ع - ہان یہ تو ہوتا ہے -

ج - تمہارا نام کیا ہے -

ع - میرا نام گنتی ہے -

میرا باپ تھا فوج کا صوبہ دار — بڑا بھائی دکھن مین تحصیلدار
بڑا میرے سیکے کا پروار تھا — ہر اک فتنہ و زر مین سرشار تھا
پھٹکتی نہ تھی پاس فکر اور رنج — ملا گویا تھا سب کو قارون کا گنج
مین اکلوتی بیٹی تھی مان باپ کی — دلاری بڑی پیاری نازون پلی
ہوئی جب مین دس سال دو ماہ کی — ہوئی فکر مان باپ کو بیاہ کی
پڑھے لکھے اک لڑکے کی تھی تلاش — کہ ہو ہونہار اور نہ ہو بدمعاش
ملا جب نہ مدت تلک کوئی وان — ہوئی پوری چودہ برس کی جوان
جوانی کا عالم جوانی کا سن — مرادون کی راتین مرادون کے دن
پری جسم پری چہرہ تھی حور تھی — مین خود اپنے جوبن پہ مغرور تھی
بڑی دھوم سے میری شادی ہوئی — نگر بھر مین اسکی منادی ہوئی
کہ دو دن تلک سب کی دعوت ہوئی یان — نہ پکوائے کھانا کوئی اپنے ہان
مسلمان سب گوشت اور نان لین — جو ہندو ہون سیدھا لین پکوان لین
تھا پکا کہین نور محلی پلاؤ — کہین زیر بریانی کا تھا لپاؤ

یہ کہکر آہ سرد بھری اور کہا -

عاشق شبِ وصال مین گھبرا جاتی ہین

بھی خواہ ہو شاد دشمن جلے — یہ دودھون نہائے اور پوتون پھلے
بڑون نازون کی پالی ہو نہین بڑا — کوئی دیکھہ پاتا نہ تلوا مرا
تھی مان باپ کی پیاری ہان کیا کہون — مگر اب ہون دکھیاری ہان کیا کہون
غریبون پہ فیاض تھی مین بڑی — مگر ہاے اب مجھپہ بپتا پڑی
لکھا میری قسمت مین تھا کیا کہون — جوانی ہی مین مین رنڈاپا سہون
نہ معلوم مجھسے خطا کیا ہوئی — چھٹے ہی مہینے مین بیوہ ہوئی
کیے پر بلے مین تھی کون ایسے پاپ — نہ بر ہے نہ بھائی نہ مان ہی نہ باپ
تھے سو آدمی میرے پردار مین — نہین کوئی اب سارے سنسار مین
جیون یا مرون کوئی پرسان نہین — کہان ہون کہ جو کوئی جویان نہین
نہ دودھا کہ اپنی بغل مین بٹھاے — ادھر آ مری جانی کہکر بلاے

جوگن ۔ دل کو ڈھارس دو۔
عورت ۔ (آہ سرد بھرکر) ہاے۔ ڈھارس کسکو دون۔
ج ۔ تمھاری حالت دیکھکر رونا آتا ہے۔
ع ۔ مجھے موت کیون نہین آتی۔
ج ۔ یہ بھی کوئی اختیاری بات ہے۔
ع ۔ اور زہر کھایا نہین جاتا۔
ج ۔ اس کا کبھی خیال بھی نہ کرنا۔
ع ۔ مجھے اپنے قدمون کے تلے رہنے دو۔ جب تک مین زندہ رہون۔ تب تک مجھے اپنے پاس سے جانے نہ دو۔ مین تمھاری لونڈی ہوکے جیون گی دونون دکھیاری ساتھ رہینگی۔ ایک دوسرے کی درد دکھ کی شریک عمر بھر رنڈاپے مین سواے پرمیشر کے اور کوئی عزت و آبرو مین ساتھ دے نہین سکتا رانڈ بیواؤ کو تماعزت و آبرو سے بسر کرنا یہ بھی ایک تپسیا ہے۔
ج ۔ یہ تم سب سچ کہتی ہو۔ پرمیشر برائے مرد سے سابقہ نہ ڈالے ساری آبرو خاک مین ملجاتی ہے

ج- آج کئی دن کے بعد آئین - کہان رہین -

ع- بہن ایک سادھو آئے ہین اور باباجی کے یہان ٹکے ہین - صورت دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ پرمیشر نے اپنے ہاتھ سے بنایا ہے - کسی ملک کا شہزادہ معلوم ہوتا ہے - بڑا قبول صورت - چہرے سے تیج برستا ہے - بدن جیسے شنجرف اور آسیر شنجرفی کپڑے اور بھی جوبن دیتے ہین سنسکرت - پارسی - عربی - ناگری سب جانتے ہین اور گلا تو ایسا نور کا پایا ہے کہ مین کیا کہون - صبح کو بھیرون جھیڑی تو مین کچھ کہہ نہین سکتی کہ کیا رنگ جمایا بس یہی جی چاہتا تھا کہ نچھاور ہو جاؤن اور گلے کو چوم لون - جسنے سنا عاشق ہو گیا کیا عورت - کیا مرد - اچھی اچھی شہزادیان اسکے دم بھر پاس بیٹھنے کے لاکھون روپیے دیتی ہین - رانیان راج چھوڑکے ساتھ ہولین - اور کسی کی طرف بری نگاہ سے نہین دیکھتا - سب کو ماں بہن سمجھتا ہے - جسطرح پیدا ہوا تھا اُسی طرح اب تک ہے - کچھ کسی سے کام نہین - ایک وقت دودھ پیتا ہے وہ بھی ڈیڑھ پاؤ بس - ہان جو کسی نے بڑی خوشامد کی تو تھوڑی سی شراب پی لی - اور بھجن گانے لگا - جیسی ہی تو صورت ہے ویسی ہی سیرت ہے اور ویسا ہی گلا ہے اور ویسا ہی پیارا پیارا مکھڑا اور ویسا ہی گلا - اور ویسا ہی نیک - عورت سے کوئی مطلب نہین - جو کسی نے کچھ کہا تو تالی کر کے جواب دیا - عمر کوئی چوبیس پچیس کی ہے -

ج- بہت کم عمر ہے - اس عمر کے سادھو کا کون اعتبار -

ع- واہ یہ نہ کہنا بہن وہ ایسا آدمی نہین ہے -

ج- سنا کرو - ہمنے ایک سادھو کا حال سُنا تھا کہ بڑا اسید ھا بڑا نیک آدمی ہو عورت کی صورت سے نفرت ہے اور ایسی ہی ایسی خبرین اُڑادین اور پھر سُنا کہ وہی سید ھے سادھو پکڑے گئے - بس اب آگے کیا کہون - بڑا پاجی نکلا - مین نے تو دیکھا نہین - سنے کی عورتین کہتی ہین -

ع- ایسے ہی پاجیون نے سنت سادھوؤن کا نام بد کیا ہے - ایک مچھلی سارے دریا کو گندا کرتی ہے -

ج - اجی سب ایسے ہی ہوتے ہین - عورت مرد کا میل جہان ہو وہان شیطان ضرور ستائیگا - آگ پھوس کا ساتھ کیا -

ع - ہم تو دو دن سے اسکی خدمت کر رہے ہین - ہمنے کوئی بات نہین دکھی نہلانے بھی ساتھ گئی - روٹی بھی پکوا دی - پنکھا بھی جھلا کی - اور بالکل اکیلی - اور کوئی اسوقت نہ تھا - اور رات کو گھٹنون پاؤن دبایا کی - بالکل گونگے ہے گویچارا -

ج - ہان - کون تعجب ہے -

ع - کہو تو مین یہان لے آؤن - ذرا سنو تو کیسے بھجن گاتا ہے - یہ معلوم ہوتا ہے کہ بیکنٹھ مین بیٹھے ہین - آنند -

ج - یہان تو مین کسی مرد کو آنے نہین دیتی - چاہے آسمین کوئی ہو - مگر ہان سُننے کو جی چاہتا ہے سو وہ تکیے اتنے دور ہین کہ آواز یہان تک نہین آسکتی -

ع تو وہان چلی چلو - رات کو چلو - کون جانے گا کون جاتا ہے اور اگر دل پر اتنا بھی قابو نہین تو پھر کیا ٹھکانا ہے -

ج - مین نہ جاؤنگی -

ع - تو پھر مین ایکدن لے ہی آؤنگی نکال تو دو گی نہین -

ج - تم لے آؤ گی تو ہمین رنج ہو گا -

ع - اسے بن دیکھتے ہی اُٹھ کھڑی ہو گی اور آنکھون پر بٹھاؤ گی اور آنکھین بچھاؤ گی وہ ایسا ہی بھی اسکا دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے -

ج - اچھا مین سوچ کے جواب دونگی -

ع - اسمین سوچنا کاہے کا ہے - آدمی آدمی کے پاس جاتا ہی ہے - اسمین کوئی عیب نہین ہے - مین تو لنگی باندھے صورت دیکھا کرتی ہون کہ کیا جانے کہان کا راجہ یا شہزادہ تاج تخت چھوڑ کے فقیر ہو گیا - کئی عورتین آئین اور درشن پا کے خوش ہوئین

یہ کہکر وہ عورت رخصت ہوئی اور جوگن نے اپنی مہری سے کہا مہری ہم یہ سب باتین سُن رہی تھین - اسنے کہا بی بی درشنون کو ضرور چلنا چاہیے - جوگن بولی اری

باولی کچہ سٹرن ہوئی ہے ۔ یہ عورت اب دین دنیا دونون سے گئی بھلا یہ بھی کوئی بات ہے جوان عورت اور خوبصورت اور جوان مرد کے پانون دبائے ۔ واہ وہ سادھو ہو چاہے گھرگرست بوڑھے مرد کے پانون دبانا کب ٹھیک ہے نہ کہ جوان مرد کے ۔ یہ تو ہم نے آجتک سنا ہی نہین ۔ نئی بات سُنی ۔ مہری نے کہا ہمارے گانون کے پاس ایک کانون ہے بہت پور وہان ایک فقیر رہتے ہین دایم علی شاہ ۔ پانچ سو چیلے اور چیلیان ہین ۔ برابر زنانے ہین بھی آتی ہین اور مرد عورت سب اُنکے چیلے ہین ۔ عورتون کے گھٹنون پر سر رکھکر سو جاتے ہین تو جو خواب وہ دن کو دیکھتے ہین وہی خواب وہ عورت رات کو دیکھتی ہے ۔ بستی کے سب آدمی جانتے ہین فقیر کا گھر بڑا ہوتا ہے ۔ ہندو ہو چاہے مسلمان ۔

جوگن یہ سُنکر چپ کر خاموش ہو رہی کہ ان جاہلون کے مُنہ کون لگے ۔ اتنے مین ایک اور عورت آئی اور اُدھر اُدھر کی باتین کرکے اسنے بھی چھیڑا کہ اس نگری مین ایک سادھو آئے ہین ۔ آنکھون مین موہنی ۔ چہرے سے تیج برستا ہے ۔ مرد عورت بچہ بوڑھا بالا جو دیکھتا ہے ہزار جان سے عاشق ہو جاتا ہے ۔ عورتین ہر وقت خدمت کرتی رہتی ہین سنا جب سے پیدا ہوا دنیا سے واقف نہین اور جو کہدیتا وہی ہوتا ہے ایک بنیئے کے لڑکا نہین ہوتا تھا اسکو دعا دی تو دو لڑکے جڑوا پیدا ہوئے ۔ دونون سرخ سفید اور دونون تندرست ۔ فقیر کا گھر بڑا ۔ بابا گورنرائن کھڑاون پہنے گوستی مین اس پار سے اُس پار اس طرح جاتے تھے ۔ جیسے کوئی راہ پر چلتا ہے ۔ کمال الدین شاہ بڑے رسیدہ فقیر تھے ایکدن ایک عورت جلالی نامی انکے پاس گئی اور کہا کہ ہم سے اور ہمارے میان سے نہین بنتی ہے کوئی تعویذ ایسا دیجیے کہ ہمارے اونکے میل جول ہو جائے انہون نے پیشانی پر ہاتھ رکھکر اُس عورت کے سینہ پر لکیر بنادی اور کہا کہ بچی اب تم جاؤ ۔ سب کام ٹھیک ہو جائے گا ۔ دو بجے رات کو کل آو ۔ دو بجے وہ گئی ۔ کیا جانیے کیا پڑھ دیا کہ اوس کا کام سب پورا ہو گیا ۔ میان بیوی مین انتہا درجہ کی الفت ہو گئی ۔

جوگن - سُن تو نہین ہوگئی ہے -
جواب - (مسکراکر) ا رے نہین - جو کہدیتی ہے وہ ہوتا ہے
جوگن - اچھا کہتی ہے کہ بُرا -
جواب - اب جو جسکے نصیب مین ہوا بہت سے آدمی تو اس سبب سے نہین جاتے کہ ایسا نہو کوئی بُری بات منہ سے نکلے - ایک عورت نے کہا مجھے دعا دو بگڑ کر بولی - اللہ کرے تیری گود کا لڑکا مرجاے - اُسکا منہ پھر گیا - اُٹھ کے روٹھ کے جانے لگی - گود مین جو لڑکا تھا اسکو ایک چھینک آئی اور جھٹ سے مر گیا -
جوگن - ارے !
ع - ہم تو کبھی اسکے پاس نہ پھٹکین -
جواب - ایک دن مین بھی بیٹھی ہوئی تھی - مجھسے بڑی محبت کرتی ہین - اور مجھے بھی ان لوگون سے مرد ہو کہ عورت بڑی محبت ہے اور اب تک مین نے تو کسی کو بے ایمان نہین پایا - رنگے ہوئے سیارون کی اور بات ہی وہ تو بے ایمان ہوا ہی چاہین -
ج - بہن تمہارا کدھر خیال ہے کہ اس عورت نے کہا ہمین دعا دو - جھنجھلا کے بولی تیرا بیٹا مرجاے - اور بس اتنا کہتے ہی لڑکا جو گود مین کھیل رہا تھا مر گیا -
ع - ہان جو یہ ہوا تو بڑی سپوکھی ہوئی ہے -
جواب - بھلا مجھے جھوٹھ بولنے سے کیا ملتا -
ع - جو ایسی ہے تو ہم بھی درشنون کو جائینگے -
ج - (مسکراکر) یک نشد دو شد -
ع - بھلا تم نے اپنی آنکھون دیکھا تھا -
جواب - مجھ سے ایک پڑوسن نے کہا تھا -
ج - لے بس تو تو بات ٹھیک ٹھاک ہوگئی
جواب - اے تو ہم سے جھوٹھ کیون بولتی

ج - مجذوبہ کی ہوا باندھنے کے لیے۔
جوگن سنکر خاموش ہو رہی - صرف اتنا کہا کہ بیر یا خس ست اعتقاد مالبس ست - وہ عورت سمجھی نہین اور یون لغو بکنے لگی -
ع - ایک دریا کے اس پار پلتھی مار کے بیٹھتا تھا اور کچھ پڑھ کر زمین سے اونچا ہو کے دریا کے پانی کے اوپر اوپر اسی طرح پلتھی مار کے بیٹھا ہوا باہر پہونچ جاتا تھا۔
دوسری - بلہاری - بلہاری - بھگیر کا گھر بڑا ہوتا ہے -
ع - بڑا نہین ہوتا تو یہ دھرتی کیونکر ہے -
دوسری - سنا ہر محلے کا ایک ایک ہوتا ہے اُسکے دم سے محلے مین چین رہتا ہے -
ع - یہ تو ہے ہی -
دوسری - کیا تم نہین مانتین -
ع - اے یہ اپنے مُنہ سے کیونکر کہین - انکے دم سے کیا جانے کے منجل (منزل) تک آبادی ہے -
ج - (مسکرا کر) میرے دم سے تمھین کیا شک ہے - مین نہ ہوون - تو یہ بستیان اُجڑ جائین سناٹا پڑ جائے -
ع - جی نہین - تم بھلا اہنکار کی بات کہہ سکتی ہو -
دوسری - مسلمان لوگ اسکو کتُب (قطب) کہتے ہین - برگد والے گھاٹ کے پاس ایک کھنڈل مین ایک کھوہ ہے - اسکے اندر ایک عورت رہتی ہے مجذوبہ (مجذوبہ) واہی تباہی بکا کرتی ہے دنیا سے اسکو کوئی مطلب نہین -
بالکل ڈوبی ہوئی -
جوگن - عمر کیا ہے -
جواب - اے ہوگی کوئی ساٹھ برس اِک کی -
جوگن - کوئی اُسکا رشتہ دار ہے ؟

جواب - کیا جانے - اُسکی کھوہ مین بھیڑ لگی رہتی ہے -

ع - لگی ہی رہا چاہیے -

جوگن - کیا جھاڑ پھونک کرتی ہے ؟

جواب - اے نہین - نہ جھاڑ نہ پھونک - یہ کچھ بھی نہین - بس بیٹھی رہتی ہے یاد پیا کی لہرین گنا کرتی ہے -

جوگن - اگر تم کہتین کہ مین نے خود دیکھا ہے تو مجھے شاید یقین آجاتا لیکن مین یہ سمجھتی کہ اتفاق ہوگیا - بھنڈری نہین گھومتے پھرتے ہین - ساعت دیکھین - ساعت بچارین - گنوار لوگ اور گنوارنین اُنکو پوجتی ہین مگر ہم لوگ تھوڑا ہی مانتے ہین -

ع - اجی وہ بچاری کیا جانین -

دوسری - واہ وا - یہ نہ کہنا وہ کچھ جانتے ہی نہین ایسا حکم لگاتے ہین کہ کبھی پٹ ہی نہ پڑے - جیسے تیر -

ع - تو تو اب مجھے اُس بات کا بھی یقین نہین رہا کہ لڑکا گود مین کھیلتے کھیلتے پٹ سے مر گیا -

ج - بھلا خیراب تو تم راہ پر آچلین -

ع - اے ہان جب یہ بھنڈریون کو ماننے لگین تو بس ہوچکی - وہ پڑھے نہ لکھے ایک پوتھی دبالی اور گھر گھر بھیک مانگنے لگے -

یہان تک باہم گفتگو ہوئی تھی کہ اندر بکرم سنگھ اور بانسنگھ گھوڑون پر سوار آئے - جوگن نے اُن عورتون سے کہا میرے دیور اور بھائی ہین - سب نے متفق الرائے ہوکر کہا آنے دو - ہم تو تمھارے درشنون کو آئے ہین - اس ہجوم مین اگر اُٹھائی گیرا اُچکا چور بھی آئے تو تمھارے تیج کے سامنے اُسکی ایک نہ چلے - اس استھان مین کسی کی مجال پڑی ہے کہ بہو بیٹیون کو کوئی گھورے - آنکھین تلوون کے تلے مل ڈالی جائین اور یہ تو تمھارے جگر ہین - بھائی اور دیور ہمارے سر آنکھون پر - دونون آکے عورتون کو دیکھ جھجکے - کامنی نے کہا آؤ یہ بچاریان تم سے پردہ نہین کرینگی -

اندر۔ وہ زمین دیکھنے کب چلو گی۔

کامنی۔ جب کہو۔ جو اسی ٹیلے پر باغ بنجاتا تو خوب ہوتا۔

مانسنگھ۔ وہان کی آب وہوا یہان سے کہین اچھی ہے۔ زمین آسمان کا فرق۔ دوسرے دریا لہرین مارتا ہے۔ تیسرے ہم سے قریب ہو جاؤ گی اور پھر جگہ بڑی فضا کی۔

اندر۔ ہان ہان۔ وہان مین اور یہان مین بڑا فرق ہے۔

کامنی۔ اچھا جو تم لوگون کی راے ہو۔ وہ جگہ اگر اس سے اچھی ہے تو ہمارا کیا ہرج ہے مگر باغ جلد بنجاے۔

اندر۔ جلد بنجائیگا۔

مانسنگھ۔ ابھی چٹکیون مین۔

کامنی۔ [اندر سے] آنا کا کیا حال ہے۔

اندر۔ کیا بتاؤن۔

کامنی۔ [مانسنگھ سے] گھر مین کیا حال ہے۔

مانسنگھ۔ ہردم ماتم۔ ہماری بی بی اور ہمشیر تاشرن ہو رہی ہین اور والدہ تو سر ان سے بھی بدتر ہین

ادع۔ بڑی تباہی پڑ گئی۔

ادع٢۔ تباہی سی تباہی۔

مانسنگھ۔ بلبٹ گئے۔ ہاے ہمارا بھائی شیر تھا شیر۔

اندر۔ ہم نے تو ایسا مرد نہین دیکھا۔

مانسنگھ۔ اب رو مین جا بیٹھین۔

ادعتا۔ کیا ہوتا ہے۔ جانے والا گذر گیا۔ اسکو تو کچھ معلوم نہین کہ کیا ہوتا ہے مگر ہم لوگون کو رونا آتا ہے۔

اندر۔ دنیا مین کسی کو دم بھر بھی اپنی ہستی کا سہارا نہین [دل مین]

	نقد ہستی ہر ازل سے گرد نقد قضا ہی فنا مین بقا اور بقا مین فنا		ورق دہر ہے مجموعہ پریشانی کا عارضی گھر ہی نہین یان کسی شی کو ثبات	

فصل چونتیسوین

جوگن

جوگن سکے شنجرفی کپڑے پہن کر کامنی اُس زمین کو دیکھنے آئی جو اُسکے دیور نے
اُسکے لیے تجویز کی تھی۔ دریا بیان سے آدھ میل تھا۔ کامنی نے ایک باغ بنوایا
پھولون کے چمن۔ پھولون کی کیاریان۔ چار کونون پر ہنوز کامنی کے درخت۔ چار دیواری
کی کھپرائی۔ اور اندر گرد چوطرفہ آم کے درخت۔ جھاڑ سفیدا۔ اور بمبئی اور بنارس کا
لنگڑا۔ اور نایاب اور آمتین اور شیر و شکر مولسری کے درخت پہلے ہی سے موجود
تھے۔ اور باغ کے باہر دور تک ایک قطار نیم۔ (ذیب) کے درختون کی تھی۔ جب
نیم پھولتی تھی تو عجب طرح کی خوشبو آتی تھی اور اسکا سایہ صحت کے لیے بہت ہی
مفید تھا۔ باغ کے بیچون بیچ مین ایک پکا چبوترہ تھا ارد گرد پھولے ہوئے گملے۔ اور
درختون پر طرح طرح کی بیلین اور کچھ انگریزی کریپر درختون اور دیوارون اور بانس کے
دروازون پر تھی اور انکے رنگ برنگ پھول بڑی بہار دیتے تھے۔ چبوترے کے سامنے
ایک پکا حوض جھلک رہا تھا۔ چار مالین اور دو گوین بیل اور ایک چوکیدار اور اُسکی
عورت باغ کا اسٹاف تھا اور ایک عورت اور ایک لڑکی کامنی کی خدمتی تھین
باغ سے تھوڑی دور کے فاصلے پر پکی سرکاری سڑک تھی۔ وہان کامنی نے عین
چوراہے پر جہان سے چار راستے جاتے تھے ایک پکا اندرا بنوایا۔ اور اُسی کے
متعلق بیلون بھینسون گھوڑون ٹٹوون بکریون کے لیے ایک پکا پاؤ بنوادیا اور
اندارے اور پاؤ پر ایک خوشنما کھپریل کی چھوائی کر دی۔ اور اسی کے قریب اپنے
علاقے کے ایک بنیے کو بسادیا اور ایک چھپر بنوادیا اور اسی چھپر کے پاس ایک
چھت بنوادی۔ جسکے نیچے ایک جانب ایک برہمن چار روپیہ ماہواری کا نوکر پانی
پلاتا اور دوسری جانب ایک بھنگ والا بٹھادیا تھا یہ مقام گذرگاہ عام تھا۔ اور

بڑا مشہور پڑاؤ۔ کامنی نے ایک دھرم سالہ بھی یہان بنوادیا جسمین دس مسافر روز رک سکتے تھے اور پانچ فقیرون سادھوؤن سنتون برہمنون کو فی کس تین پاؤ آٹا آدھ پاؤ دال لکڑی نمک اور اُنکو یہ جنس دو دن تک مل سکتی تھی۔ اسکے علاوہ کامنی نے دو سنسکرت اسکالرشپ بھی رنبیر سنگھ کے نام سے مقرر کیے ایک دس روپیہ ماہواری کا دوسرا پندرہ غرضکہ جو جو فرمایش کی وہ اسکے خسر نے بکشادہ پیشانی منظور کرلی اور فوراً روپیہ دیا تاکہ اسکی کوئی آرزو باقی نرہ جاے۔ اور کسی شے کا ارمان دل مین نرہے ایک مکان گٹی کی قطع کا بھی باغ مین بنوالیا تھا اسمین خود رہا کرتی تھی۔ ایک روز سوچی کہ یہان دن رات پڑا رہنا اور وقت عزیز کو بیکار رایگان کرنا کون عقلمندی ہے۔ کوئی کام ایسا کرنا چاہیے جس سے دنیا عقبیٰ دونون کا فائدہ ہو۔ سوچتے سوچتے یہ بات ذہن مین آئی کہ امریکن مشن کی لیڈیون سے ملے اور انکے ساتھ گانون اور قصبون مین جاکر پردہ نشین عورتون اور انکے سوا ہر قسم کی عورتون سے ملاقات کرے اور اُنکو اخلاق اور پڑھنا لکھنا سکھاے۔ مشن کی لیڈیون سے کامنی نے خط کتابت کی وہ تو ہندوستانی عورتون پر احسان کرنے اور انکو سیدھے ڈھرے پر لانے کے لیے ہر دم تُلی رہتی ہین فوراً امریکن مشن کی دو مسین پتا پوچھتی ہوئی پہونچین اور باغ کے باہر گاڑی روک کر کارڈ بھیجے۔ کامنی نے فوراً بلوالیا اور ہاتھ ملاکر ایک کرسی پر خود بیٹھین اور اُنکو بھی کرسیون پر بٹھایا۔ ایک مس نے جسکی عمر کوئی چوبیس برس کی تھی کہا (بی کامنی آپ ہی ہین) کامنی نے کہا (جی ہان) اور کارڈ اُٹھاکر پوچھا (مس امرسن کنکا نام ہے اور مس لووا کون ہین) چوبیس برس والی نے کہا مس لووا مین ہون اور مس امرسن یہ ہین۔

کامنی۔ آپ کی مین مشکور ہوئی کہ میری ایک چھٹی پر آپ یہان چلی آئین۔

لووا۔ یہ تو ہمارا کام ہی ہے۔

امرسن۔ بلکہ ہمکو البتہ آپ کا شکریہ ادا کرنا چاہیے کہ آپ نے ہمکو یاد کیا اگر آپ ہمارے ساتھ کام کیجیے تو بڑا فائدہ آپ کے ملک کی بہنون کو ہو اور

خدا آپ کو اسکا اجر دے -

کامنی - اب یہ بتائیے کہ آپ آج یہین رہینگی یا چلی جائینگی -

امرسن - (گھڑی دیکھکر) نو بجے ہین ہم ۵ بجے شام تک ٹھہر سکتے ہین -

کامنی - بس تو سب کام پورا ہو جائیگا -

نودا - آپ کون ہین اور یہ رنگے ہوئے کپڑے کیون پہنے اور یہان کے

قیام کا کیا سبب ہے -

کامنی - مین ایک زمیندار چھتری کی لڑکی ہون اور ایک بہت بڑے دولتمند علاقہ دار کے ہان میرا بیاہ ہوا تھا - مجھے میرے باپ مان اور بھائی نے جو تربیت یافتہ لوگ ہین بڑی اچھی تعلیم دی - میرا میان مجھپر جان سے عاشق تھا اور مین اُسپر - پڑھا لکھا بہت خوبصورت - بڑا جیالا سپاہی وہ بیچارا لڑائی مین مارا گیا - مین بیوہ ہوگئی -

امرسن - افسوس - کیا نام تھا -

کامنی - رنبیر سنگھ -

نودا - تو آپ وہ چھتری لیڈی ہین جنھون نے اس ملک مین سب سے پہلے انگریزی مین مڈل کا امتحان دیا -

کامنی - جی ہان -

امرسن - ہم نے آپ کے شوہر کی بہادری کی بڑی تعریف اخبارون مین پڑھی تھی آپ دکھی ہوگئی ہین -

کامنی - خدا کی مرضی - اسمین کسی کا کیا دخل ہے -

امرسن - بیشک - اور آپ کے یہان دوسری شادی نہین ہوسکتی -

کامنی - نہین - مین تو اس کے خلاف نہین ہون مگر میرا دل نہین مانتا - مین مرجاؤنگی مگر دوسرے کی سیج پر قدم نہ رکھونگی - مجھے دلی محبت تھی - وہ کیا مرگئے کہ مجھے زندہ درگور کر گئے - یہ جو آپ نے کہا اسکا تو خیال ہی نہین ہے -

نودا - عورت اگر اپنے دل کو قابو مین کرلے تو کوئی مشکل بات نہین ہے - اب

بتائیے کہ آپ یہان کیا کرتی ہین -

کامنی - جب سے بیوہ ہوئی یہین رہتی ہون - یہ باغ بنوالیا ہے یہ کٹی بنوائی ہے -
اور سامنے سڑک پر ایک پکا اندارا اور پیائو بنوا دیا ہے اور ایک نیا ادہین اپنے گانون
کی رعایا مین سے بسا دیے ہین اور ایک ضنگ والا - اب میری خواہش یہ ہے کہ نزدیک
نزدیک گانون مین جا کے عورتون کو اچھی اچھی باتین سکھائون - پڑھائون لکھائون سینا
پرونا سکھائون اور جو ضعیف الاعتقادی اُنکی گھٹی مین پڑی ہے اُسکو رفتہ رفتہ دور کرون
اور آپ سے مدد لون - مین اس کار خیر مین کچھ تھوڑا بہت صرف بھی کر سکتی ہون - گھر کی
ایک بانکی گاڑی مین نے منگوائی ہے - اُسی پر سوار ہو کر ہم لوگ جایا کرینگے -

اپرسن - بہت اچھی بات ہے - آپ کے ساتھ ہونے سے اتنا ہو گا کہ ہندوستانی
شریف زادیان جو ہم سے عیسائی اور مس اور میم ہونے کے سبب سے ذرا بھڑکتی ہین
اُنکی بھڑک کم ہو جائیگی -

نووا - (مسکرا کر) آپ تو آپ کو بھی وہ ہندو عیسائی سمجھین گی مگر یہ اُنپر ظاہر کر دیا
جائیگا کہ یہ ہندو ہین - چھتری - جوگن -

اپرسن - پہلے تو یہ دیکھیے کہ یہان سے کون کون گانون پاس ہے اور آبادی کیسی
اور کون لوگ بستے ہین -

کامنی - یہ آپ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے ذریعہ سے دریافت کر سکتی ہین -

نووا - جی نہین - ان سویلینون مین کم ایسے ہین جنکو ہندوستان کی بہتری کا
دل سے خیال ہو - یہ صرف تنخواہ ترقی اور پنشن کے دوست ہین -

کامنی - اچھا مین اپنے دیور کو بلا کر تحصیلدار کے ذریعے سے دریافت کرلونگی -

نووا - اگر آبادی اچھی ہو اور لڑکیان آسکین تو ہم لوگ خرچے کو بھی موجود ہین
بشرطیکہ آپ دو تین گھنٹے پڑھانے کی تکلیف برداشت کرین -

کامنی - مین تو دل سے چاہتی ہون - اسی لیے تو آپ کو تکلیف دی ہے -

نوذا۔ بالفعل اسکی بڑی ضرورت ہے کہ بچون کے ٹیکا لگانے سے جو لوگ اتنے خلاف ہین انکو سیدھے ڈھرّے پر لائین -

کامنی۔ ذرا مشکل ہے۔ شہر کے پڑھے لکھے لوگون مین بھی اکثر ایسے ہین جو ٹیکے کے خلاف ہین اور گانون مین تو فوجداری پر لوگ آمادہ ہو جاتے ہین ۔ و ۔ عورتین تو عورتین مرد تک عقل سے کام نہین لیتے - اچھا تو چلیے پہلی مرتبہ اسی کا دورہ ہو۔

نوذا۔ باتون باتون مین ٹیکا لگانے کی تعریف کرین۔

ادمسن۔ انکے کہنے کا بڑا اثر ہوگا۔

کامنی۔ ہان آپ لوگون کو تو وہ سمجھینگی کہ دھرم لینے آئی ہین اور مجھے بھی ہیسے ایسا ہی سمجھینگی اور مدت تک یقین نہ آئیگا کہ مین ہندو ہون۔ سمجھین گی کہ ہندو بنکے چھل کرکے دھرم لینے آئی ہین میرا بھی کہنا پہلے نہ مانین گی

نوذا۔ آپ نے کبھی عیسائی مذہب کی کوئی کتاب پڑھی ہے۔ انجیل وغیرہ۔

کامنی۔ جی نہین۔ نہ پڑھی ہے نہ شوق ہے۔ مین تو دنیا کی باتون ہی کو کچھ تھوڑا بہت سمجھتی ہون۔ بس - اور میرا دھرم یہ ہے کہ آدمی ہمیشہ ہر دم اور ہر ساعت نیک کامون کا خیال رکھے -

نوذا۔ آپ بُرا نہ مانیے گا۔ ہمارا دھرم یہ ہے کہ ہم جس انسان کو دیکھین اُسکو ہدایت کرین کہ عیسائی مذہب اختیار کرے کیونکہ ہم اس مذہب کو بہت اچھا سمجھتے ہین اور اسی کو صرف وہ مذہب سمجھتے ہین جس سے انسان نجات اور جنت جیون پاسکتا ہے۔ اور سب کو ہم گمراہ سمجھتے ہین۔ ہندو۔ مسلمان۔ بودھ۔ پارسی۔ یہودی۔ برھمو۔ آریا سماج سب گمراہ ہین اگر سیدھے ڈھرّے پر ہین تو عیسائی۔ پس ہم جو کسی کو تلقین کرین کہ اس مذہب کو اختیار کرو تو اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ہمکو بنی نوع انسان سے ہمدردی ہے -

کامنی - اسمین کوئی شک نہین مگر یاد رکھیے -

زاہد بہ نماز و روزہ ربطے دارد | عاشق بہ مئے دو سالہ ضبطے دارد
معلوم نشد کہ یار مصروف بہ کیست | ہر کس بخیال خویش خبطے دارد

بس بات ساری یہ ہے اور کچھ نہین - اور جو لوگ کسی مذہب کے پیرو نہین ہین وہ عیسائی مذہب کو بھی ویسا ہی سمجھتے ہین جیسا اور مذہبون کو - منقولات سے عیسائی مذہب بھی خالی نہین - اور یہی بڑا نقص اور مذہبون کا ہے -

امرسن - تو اس سے تو معلوم ہوتا ہے کہ آپ کسی مذہب کی قائل نہین -

کامنی - میرے الفاظ آپ بھول گئین - مین نے کہا تھا کہ جو لوگ کسی مذہب کے پیرو نہین ہین وہ ایسا کہتے ہین اپنی خاص رائے تو مین نے دی ہی نہین -

نورا - اچھا ہم آپ کو کتابین دین تو پڑھیے یا نہین -

کامنی - بڑے شوق سے پڑھون - نہ پڑھنا کیا معنی -

نورا - ضرور پڑھیے - اور بحث کیجیے -

کامنی - بحث اسمین فضول ہے - جب سے دنیا پیدا ہوئی تب سے بحث ہوتی آئی ہے - جب سے مذہبون مین اختلاف ہوا تب سے بحث ہو رہی ہے اور ہنوز روز اول ہے - نہ ہندو مسلمانون کا جھگڑا طے ہوگا - نہ ہندو عیسائیون کا نہ مسلمان اور یہودیون کا - نہ سنی شیعون کا -

تقریر اختلاف مین کیونکر بڑھے نہین
ہندو بڑے نہین کہ مسلمان بڑھے نہین

نورا - اچھا ہم کل چار کتابین بھیجین گے -

کامنی - برف کا پانی یا لمونیڈ بھیجیے گا -

امرسن - گرمی کے دن تو ہین ہی - مگر آپ بلائیے گا کاہے مین -

کامنی - (مسکرا کر) اتنا خبط ہمین نہین ہے (شیشی کے ٹمبلر مین لمونیڈ اور برف

دے کر) پیجیے ۔

نووا۔ (پی کر) شکریہ ۔ عمدہ لمونیڈ۔

امرسن ۔ (دوسرے گلاس سے پی کر) اسوقت اسکی بڑی ضرورت تھی ۔

کامنی ۔ آج کل گرمیون مین برف اور پنکھا جان ہے ۔

نووا۔ آپ ہمارے ساتھ کھانا کھا سکتی ہین ۔؟

کامنی ۔ جی نہین ۔

نووا۔ ہمارے ساتھ کھانا چھوت سمجھتی ہین ۔؟

کامنی ۔ جی نہین۔

نووا۔ اگر ہمارے ساتھ کھانا کھائیے تو دھرم جاتا رہے ۔

کامنی ۔ جی نہین ۔

امرسن ۔ پھر آپ کو کیا عذر ہے ۔

کامنی ۔ مجھے خود تو کوئی عذر نہین ہے مگر کئی سبب ایسے ہین کہ مجھے ضرور پرہیز کرنا چاہیئے ایک تو یہ ہے کہ اگر مین آپکے ساتھ کھاؤن ۔ تو یہ جو عورتین میری خدمت کے لیے مقرر ہین ۔ یہ میرے برتن تک نہ چھودین دوسرے یہ کہ جتنے ہندو ہین سب میرے دشمن ہو جائین ۔ تیسرے میرے میکے اور سسرال کے سب مجھے کرسٹان سمجھنے لگین اور جو کچھ مجھے ملتا ہے وہ بند ہو جاے ۔ رہنے کو مکان نہو ۔ کھانے کو نہ جڑے ۔ یہ آسایش یہ آرام نہ ملے ۔ بھوک پیاس کی تکلیف کے سبب سے تہر کا نام نہ لے سکون اور جو کچھ مین اپنی بہنون ہندو عورتون بیواؤن لڑکیون کو فائدہ پہونچا سکتی ہون وہ نہ کر سکون اور پھر کوئی ہندو اس حصۂ ہندوستان مین اپنی لڑکی کو اس خوف سے انگریزی تعلیم نہ دے کہ ایسا نہو یہ بھی کامنی کی طرح بے دھرم ہو جاے ۔ اب آپ ہی غور کیجیے کہ کتنا بڑا نقصان ہو ۔ اور فائدہ کیا کچھ بھی نہین ۔

مس نووا اور مس امرسن دونون قائل ہو گئین ۔ اور بات کو ٹال دیا ۔ مس نووا نے

پوچھا اب پرسون سورج گہن ہے آپ بھی گنگا نہانے جایئے گا۔ کچھ دان پن کیجئے گا
کامنی نے جواب دیا دان پن کے لیئے سمجھدار آدمی کسی خاص وقت کا پابند نہین
رہتا۔ اور نہ مین سورج گہن اور چاندگہن کو وہ سمجھتی ہون جو یہ سمجھ رکھے گئے ہین اور کیسے
اور کیا جانے کیا اول جلول بتاتے ہین۔

نودا۔ آپ بیشک خوب پڑھی لکھی ہین۔

امرسن۔ آپ ایسی دہماے مشن مین آنا چاہیئے۔

نودا۔ ہم گرجا مین روز دعا مانگینگے۔

امرسن۔ ہم بھی۔

کامنی۔ مہربانی آپ لوگون کی مشن کی لیڈیون نے بلاشبہ ہمارے ملک کو بڑا فائدہ پہونچایا اور پہونچاتی ہین اور ہمارے ملک کو آپ کا بڑا شکرگزار ہونا چاہیئے

نودا۔ دیکھیئے کہان امریکا اور کہان اودھ کے قصبے۔ صفی پور۔ کاکوری کیری کے جنگل کے ذرا ذرا سے گانون۔ بہرایچ کی ترائی کے گانون اور مشن کار دیسہ۔ اس ہمدردی کی تعریف ہی نہین ہوسکتی۔

نودا۔ اسپر بھی اگر اس ملک کے لوگ قدردانی نہ کرین تو افسوس کا مقام ہے یا نہین۔
ساڑھے چار بجے کے قریب ان دونون نے اجازت مانگی کہ اب ہمکو رخصت کیجئے۔ کامنی نے فالسے کا عمدہ شربت بنوایا اور برف اور کیوڑا ڈال کر دونون مہمانون کو پلایا دونون نے تعریف کی اور کامنی تا در باغ ہمراہ گئین اور ہاتھ ملاکر دونون کو رخصت کیا اور وہ وعدہ کرگئین کہ ایک ہفتے کے اندر ہی اندر آینگے۔

فصل بتیسوین

شادی ثانی پر اصرار
ادھر سے قطعی اور انکار

صبح کو کامنی خواب ناز سے بیدار ہوئی تو ایک برہمنی جو خاص اسی کام کے لیے مقرر تھی پائینتی بیٹھی بھیرون کی دھن مین کو مدی پڑھ رہی تھی - آنکھیں ملتی ہوئی انگڑائی لیکر اُٹھی تو اس عورت سے کہا یا تو مونڈھے کرسی پر بٹھا کر دیا تخت بچھوا لو - پائینتی نہ بیٹھو - تم برہمن ہو اور ہم چھتری - کومدی سنکر باغ مین تھوڑی دیر ٹہلی - کیاریون اور روشون کو دیکھا مالنون سے باتین کر رہی تھی کہ اسکی چھوکری نے ایک کارڈ لا کر دیا ٹھاکر شمشیر جنگ سنگھ کامنی نے کہلا بھیجا کہ کہو مین مردون سے نہین ملتی - مجبور ہون - اُسنے وہان سے کہلا بھیجا کہ بڑا ضروری کام ہے - بھلے مانس ہون - ٹھاکر ہون - زمیندار کا لڑکا ہون نہ چور ہون نہ کوئی اُچکا ہون - اور دور سے آیا ہون - کامنی نے پھر جواب دیا کہ اگر بڑا ضروری کام ہے تو کل آیئے مین اپنے دیور یا بھائی کو بُلا لون گی - اسنے مالنون کو بلوایا اور اُنکو سمجھایا کہ اپنی بی بی سے کہدو کہ مین بڑی دور سے آیا ہون کوئی کھٹیا ...... بچھا بھیجدیجیے ذرا دیر گھنٹے بھر کا سہارا تو ہو جاے - کامنی نے فوراً کرسی بھیجی اور تازے فالسے کا شربت اور کیوڑا اور برف - اُسنے بڑی دعائین دین اور پھر ملنے کی خواہش ظاہر کی - کامنی نے تھوڑی دیر غور کر کے اجازت دی کہ اچھا آنے دو -

مالن - چلیے سرکار نے یاد کیا ہے -

جواب - اے مین تیری زبان کے قربان -

مالن - انعام کا کام کیا ہے سرکار -

جواب - لو - (دو روپیے دیکر) ابھی اور دینگے -

مالن - آپ دینے والے سلامت رہین -

جواب - جب ہم جانے لگین تو باہر ہم سے ملنا -

مالن - اچھا سرکار -

جوگن نے دور سے دیکھا تو پدمنیس کا افسر - وہی وردی وہی پگڑی - وہی کرچ وہی تلوار - کم عمر آدمی - کوئی تئیس ۲۳ چوبیس برس کا سن - گندم رنگ - چھوٹی خوشنما ڈاڑھی سیاہ گھنی - خوشرنگ تمتماتا ہوا غصے مین ڈوبا ہوا آکے مونڈھے پر بیٹھا -

کامنی - مین کسی مرد سے نہین ملتی - سوائے اپنے دیور یا بھائی کے -

مرد - مجھے بھی مثل اپنے دیور یا بھائی کے سمجھو -

کامنی - آپ کس ضرورت سے آئے ہین - وہ فرمائیے - مین نے تو - ع -

کردہ ام یک نکتہ تنہا نشینی انتخاب

مرد - صرف درشنون کو آیا ہون -

کامنی - درشن میرے کیسے - مین کوئی پہونچی ہوئی نہین کوئی فقیر نہین کوئی مہنت نہین - کوئی پوجاری نہین - ایک بیوہ بیکس عورت ہون -

مرد - جو مجھے سب سے زیادہ پیارا ہے اُسی کی قسم کھا کے کہتا ہون کہ جو تیج تپسیا ہے وہ کسی مرد عورت پر مین نے آج تک نہین دیکھا -

عورت - ہان ہے تو ایسا ہی -

مالن - سرکار جہان سوتی ہین معلوم ہوتا ہے جیسے بیلا کھلا ہے -

عورت - پھلواری دن رات ہنستی ہوئی دکھائی دیتی ہے -

مالن - پانی کنوئین کا انکے آنے سے اور بھی سندر میٹھا ہو گیا -

مرد - واہ - واہ رے تیج -

مالن - اسی مین بچاری رات دن رہا کرتی ہین -

عورت - راج ہے - گانون ہین - گھوڑے ہاتھی - رتھ - بہل - نوکر چاکر کبھی مکان کوٹھی - بنگلے دنیا بھر کی آرام ہے - اور سب کو تیاگ کر بچاری اس جنگل مین پڑی رہتی ہین جہان آدمی نہ آدمی کا تپا - ہم پنچ ٹہل کو ہین - بس -

مرد - ارے یہ جہان جا بیٹھ جائین انکے لیے جنگل مین منگل ہے - اب دیکھو یہ جنگل ہی ہے یا کچھ اور - پھر یہان منگل ہے یا نہین - اور یہان پر کیا فرض ہے جہان یہ بیٹھ جائینگی - وہان منگل ہو جائیگا - اچھا اب تم لوگ اپنا اپنا کام کرو ہمارے سبب سے کسی کام مین ہرج نہونے پائے -

مالن اشارہ سمجھ گئی اور دو روپیے بھی پا چکی تھی - فوراً چلی گئی - عورت کو بھی اسنے

کسی بہلانے سے ٹالدیا۔ کامنی کچھ بیوقوف تو تھی نہین۔ تاڑ گئی۔ اور دل مین ٹھان لی کہ اب اس پاپی کو نہ آنے دونگی۔ اتنے مین ان صاحب کی زبان نے گویائی کی۔ فرمایا جوگن جی ہم پولیس کے سب انسپکٹر ہین اور یہ باغ اور وہ سڑک سب ہمارے ہی تھانے مین ہے۔ مین سوا سو روپیہ ماہواری پاتا ہون اور چھتری ہون تمھارا ذکر ہم نے چوکیداروں سے سنا کہ ایک جوگن نے باغ بنوایا ہے اور یہان آکے ٹکی ہین۔ ہم نے کہا چل کے دیکھین۔ تمھاری حالت پر ہمین افسوس آتا ہے کہ ثروت اور دولت ہوتے ساتھی تم بے مرد کے اکیلی پڑی رہتی ہو۔ یہ تو تم نے خوب کیا کہ میکے اور سسرال سے الگ ہوکے رہین مگر جو مرد نہین تو کیا۔ اور اسکا سامان ہم آسانی سے کرسکتے ہین۔ مین پولیس کا سب انسپکٹر ہون اور یہان کا بادشاہ۔ میرے ہوتے ساتھی کوئی تمھارا بال بیکا نہین کرسکتا۔ کوئی بدنگاہ سے دیکھے تو آنکھین تلوون کے تلے مل ڈالون۔ مگر بات صرف اتنی ہے کہ تم ہماری ہی ہوکے رہو پھر خدائی بھر تمھارے خلاف کوئی کارروائی نہین کرسکتی۔ جسکو اشارہ کردون تمھارے دشمن کو مار ڈالے۔ اگر منظور ہو تو روز دوپہر کو یا شام کو آؤن۔ اپنا تمھارا دل بہلاؤن کہ بیوہ ہو۔ کامنی نے یہ سب تقریر سنکر بات کو ٹال کر پوچھا تمھاری بی بی ہین۔ اسنے تعلی انکار کیا۔ پوچھا ماں زندہ ہے۔ کہا نہین۔ پوچھا۔ باپ۔ کہا۔ دس برس ہوئے مرگئے۔ پوچھا کوئی عورت ہے۔ کہا ہان۔ ایک بہن ہے۔ بیوہ بیچاری۔ کامنی نے کہا کہ مجھ بیوہ کو تو معاف کرو۔ تم اپنی بیوہ بہن کا دل بہلاؤ۔ انسپکٹر سمجھ گیا۔ خاموش ہو رہا۔ کامنی نے خادمہ کو بلایا اور کہا نہانے کا سامان لیس کرو۔ (بہت اچھا) کہکر وہ چلی گئی۔

انسپکٹر۔ (الف) جوگن ذرا تمھارے باغ کی سیر کرنا چاہتا ہون۔

جوگن۔ جائیے وہ باغ ہی کون بڑا ہے۔

(الف) آپ ساتھ چلیے۔ ہاتھ مین ہاتھ دے کر ٹہلین۔

جوگن۔ مین کسی مرد کے ساتھ ٹہلنا نہین چاہتی۔

الف - کیون اپنی جوانی کی دشمن ہوئی ہو - کہا مانو - ہماری ہو جاؤ -
جوگن - مین دُکھیا عورت ہون اور اِس تقریر کی عادی نہین - اب تم یہان سے چلی جاؤ - بھلا اسی مین ہے -
الف - اری عورت - ہم وہ ہین جنکے آنے کو اچھے اچھے اپنا فخر سمجھتے ہین اور تم کو اتنی چڑ گئی ہے - اب بھی ہم سمجھائے دیتے ہین - ورنہ بہت پچھتاؤ گی اور پھر روتے نہ بنے گی - اتنا یاد رکھنا - ہم ابھی چیرہ دستی اور منت کرتے ہین - اگر اسپر بھی نہ مانا تو دیکھ ہی لو گی وہ بودی ماردی ہو کہ تمام عمر رد یا کرو اور میرا بال تک بیکا نہو - تین یہان کا بادشاہ ہون - بادشاہون سے کہین جوگنین مقابلہ کر سکتی ہین -
جوگن - اب تم یہان سے چلی جاؤ - اگر میرے میکے اور سسرال کے عردس لینگے تو تمھا سا سر اُڑا دینگے تو سمجھتا کیا ہے - چل دور ہو یہان سے -
الف - (متحیر ہو کر) آخاہ ! یہ غصہ - ہو راجپوت کی لڑکی ضرور - اچھا غصہ نہ کرو مین جاتا ہون - کل پھر دستون کو آؤنگا - اور ڈنڈوت کرونگا - اب نہ بگڑو - مین تمھارے ہی بھلے کے لیے کہتا تھا کہ یہ جوانی اور یہ حُسن اور یون غارت جائے اور میرا وہ رعب یہان اور دور دور ہے کہ کوئی میرے خلاف چون نہین کر سکتا - کوئی کانون کان تو سنے گا نہین - اچھا تم آج دن بھر رات بھر غور کر لو - کل مین مزاج پرسی کو آؤنگا -
جوگن - نہین اب آپ تکلیف نہ کیجیے گا -
الف - جانی خوش کر دونگا -
جانی کا لفظ سنکر کامنی آگ بھبوکا ہو گئی - اور مارے غصے کے کانپنے لگی - اور وہان سے اُٹھکر چلدی - انسپکٹر نے یہ شعر پڑھا ؎

غرورِ حسن اجازت مگر ندادا ے گل
کہ پرسشے بکنی عندلیب شیدا را

کامنی کو اور غصہ معلوم ہوا کہ یہ میرے اُٹھ آنے پر بھی آوازے توازے کستا ہے

اتنے مین انسپکٹر نے کہا ؎

ایک بوسہ ہم نے مانگا راہ سولا واہ جی

چھوٹتے ہی منھ سے یہ نکلا لیتے جاؤ واہ جی

اب ہم جاتے ہین - یہ کہنا ہی تھا کہ چوکیدار نے سلام کیا اور کہا صوبہ دار صاحب رات کو پہرے کا کوئی چوکیدار سنتا بھی نہین - انکو موقع ملگیا کہ ذرا اور بیٹھ جائین مونڈھے پر ٹک گئے اور چوکیدار کو حکم دیا کہ جاکے ہمارے چوکیدار کو بلالاؤ - وہ اُدھر گیا ادھر انھون نے مالن سے کہا کہ جوگن سے ہمارا پیغام دو کہ ہم پیاسے بہت ہین اور اگر ذرا سا پانی پلادو تو احسان ہوگا - کامنی کو ترس آیا برف کا ٹھنڈا پانی بنا کر خود لیگئی اور کہا پانی حاضر ہے - انسپکٹر نے اُٹھکر بڑی تعظیم کے ساتھ پانی لیا - آبخورے کو بوسہ دیا - آنکھون سے لگایا اور پانی پی کر کہا کلیجے مین جیسے ٹھنڈک پڑ گئی - آنکھین کھل گئین - اچھا اب ذرا بیٹھ جاؤ -

کامنی - یہ میرے نہانے کا وقت ہے -

الف - مین نے جو کہا معاف کرنا - میرا مطلب فقط یہ ہے کہ اگر تمھاری مرضی ہو تو ہمارے ساتھ تھوڑی پھیر ڈالو -

کامنی - نہین میری مرضی نہین ہے - مین اسکے بالکل خلاف ہون - اب اسکا ذکر بھی نہ کرنا - میرے میکے اور سسرال والے دونون مل کے میری گردن ٹھپا سی اُڑا دینگے اور وہ نہ بھی اُڑا دین تو ہم سے کب ممکن ہے - مین تو اب بس مرتے دم تک اسی حالت مین رہونگی - ہاے کبھی اور سارس جانور ہوکر اتنی محبت اپنے جوڑے سے رکھتے ہین کہ ایک مرجاے تو دوسرا عمر بھر بیکل ہی رہتا ہے اور ہم ایسی طوطی چشم ہو جائین کہ دولھا کو بالکل بھول ہی جائین - اس بات کو اب کبھی نہ ڈلکنا - اور آج سے آپ یہان آنے کی تکلیف بھی نہ کیجیے

الف - اگر شادی نہین ہی کرنی تھی تو جوگن ہی کیون بنین کیون ہم لوگون کو ستاتی ہو - اتنی کم سن ہوکے کیون اکیلی رہتی ہو - فقیری اختیار کی تو کیون برف کا پانی

بیٹی ہو۔ کرسیان۔ میز۔ مسہری۔ ڈنگل کیون ہے۔ مٹی پر کیون نہین سوتین۔ یہ
بنگل کیا نکالا ہے۔ یہ روپ کیون سادھا ہے۔

کامنی۔ مین تو پہلے ہی کہہ چکی ہون کہ مین نہ جوگن ہون نہ سادھو نہ سنت۔ رنج
اور دکھ کے سبب سے اس گوشے مین آکے بیٹھی ہون۔ مجھے کوئی یہان دق کیون
کرے اور یہ پیغام جو آپ نے کیا اس سے مجھے معاف رکھیے۔

الف۔ میری تو جان جاتی ہے اور تم معافی مانگتی ہو۔

جوگن۔ مین پھر کہتی ہون کہ مجھے معاف کرو۔ تم اسطرح کی باتین کرتے ہو اور میرے
دل پر اسکا اثر پڑتا ہے۔ مجھے جیسے تیر سا لگتا ہے جو کلیجے کے پار ہو جاتا ہے۔ مین
نے بڑی غلطی کی کہ تم کو آنے دیا۔

الف۔ یہ نہ کہو۔ مین پھاٹک توڑ کے تحقیقات کرنے آسکتا ہون۔ پولیس انسپکٹر
بڑی چیز ہے۔ مگر ابھی تک مین منت ہی کرتا ہون۔ اب بھی کہنا مانو۔ اور میری ہی
ہوکر رہو ورنہ خیریت ہے

من بگویم کہ این بکن آن کن

مصلحت بین وکار آسان کن

دلمین غور کرلو۔ سوچ سمجھ لو۔ آگا پیچھا دیکھو۔ بھلمنسی سے کام لو ؎

سمجھانے سے تھا ہمین سروکار

اب مان نہ مان تو ہے مختار

کامنی۔ تم کیون مجھ دکھیا کے پیچھے پڑی ہو۔ مجھے نہ ستاؤ۔ نہین آسکا خمیازہ
اوٹھاؤ گے۔

سب انسپکٹر مارے غصے کے یہان سے چلا گیا۔

فصل چھبیسوین

جو مرد نیک چلن بیاہتا بی بی کو چھوڑ دے

۵

اُسکا

منہ جھلس دے

انسپکٹر کے جاتے ہی کامنی نہائیں۔ نہا کر پوجا کر رہی تھی کہ ایک مالن نے آکے کہا (بی بی دو تین عورتین آئی ہین اور تم سے ملنے کو کہتی ہین) کامنی نے پوچھا کیسی عورتین ہین۔ اُسنے کہا گرہست بھلے مانسون کی عورتین معلوم ہوتی ہین۔ اجازت دی کہ آنے دو اور برامدے مین بٹھاؤ اور اشنان کرکے کامنی جوگن کے کپڑے پہنکر گھڑا دون گھنٹ گھسٹ کر ئی آئی۔ تین عورتین تھین۔ درگا۔ دھنو اور کریمن۔ دو ہندو ایک مسلمان۔

درگا۔ ہم لوگ تمھارے پروسی ہین۔ اس باغ سے کوس بھر پر جو گانو ہے وہ تمھارا ہی ہے۔ تمھارا نام سنا تو درشنون کو آئے۔ ابھی تو تمکو یہان تھوڑے ہی دن ہوے۔ ہمارے گانون کے سب آدمی مرد عورت تعریف کرتے ہین کہ ایک جوگن جو آپ کے باغ مین ٹکی ہین۔ دیبی کا روپ ہین۔ تم نے یہ باغ بھی اچھا بنوا لیا ہے۔ اور اندرا ئی خوب بنوا دیا اور پوسالا اور پیاؤ اور بنیے اور بھنگ والی کی دکان۔ سب آرام دینے والی چیزین۔ ہم کبھی یہان آیا کرینگے۔ مگر جو آپ کا حرج نہو۔

کامنی۔ میرا کوئی حرج نہین۔ بلکہ مین چاہتی ہون کہ لڑکیون کا اسکول یہان قایم کردن۔

دھنو۔ اس سے بہتر اور کیا ہوگا۔ یہان لڑکیون کو اور ہم سب کو پڑھنا لکھنا سکھاؤ اور جانور سے آدمی بناؤ۔

کامنی۔ واہ۔ مین کس قابل ہون جی۔ یہ کون ہین (کریمن کی جانب)

درگا۔ یہ ہمارے پروس شہر مین رہتی ہین اب جب سے ہم گانو مین جنے لگے انکو زمین دی ہے انکا بھائی جوتتا بوتا ہے۔ اسکے مرد نے اسکو چھوڑ دیا ہے ایک بڑھیا کالی کالی عورت گھر ڈال لی ہے۔ دوسرے تیسرے مہینے آکے اس سے کچھ لیجاتا ہے۔

کامنی ۔ ایسے مرد کا کبھی منھ نہ دیکھے جو بیاہتا نیک جورو کو چھوڑ کے پتریا کو گھر ڈال لے اور گھر بسی بچاری کو حسد کی آگ سے جلاے ۔

درگا ۔ اور اسکی جورو کیا کرے ۔ وہ دوسرا کرلے

کامنی ۔ چاہیے تو ایسا ہی ۔ سزا پوری پوری ایسے کمبخت مرد کی یہی ہے جو جورو بچاری کو جلائے اور اتنا بڑا دکھ دے تو جورو اس سے زیادہ سزا اور کیا دے سکتی ہے کہ دوسرا مرد کرلے اور ایسے کو جلائے ۔ جیسے کو تیسا ۔ مگر اپنی لاج ۔

دھنو ۔ یہی تو ان مردون کی جیت ہے ۔ ہم عورتین یہ جانگ کھولین تو ننگی اور وہ جانگ کھولین تو ننگی ۔ نہین تو سزا ان ایسون کی یہی ہے کہ انکی چھاتی پر کودون دلے ۔

سئیان نے لوئی کا کرڈی ہم بوئین شہتوت
سئیان نے راکھی جانتی ہم اکھین رجپوت

درگا ۔ ہم کہتے ہین ان بچاریون سے رہا کیونکر جاتا ہوگا ۔ میاں خاصے جیتے جاگتے اور برسون صورت نہین دکھاتے ۔ انکے دلون پر کیا گذرتی ہوگی ۔ اللہ نکرے کسو کو ایسے میان سے پالا پڑے ۔

د ۔ انھی سے پوچھو کریمن سے ۔

کریمن ۔ ای دولھن ہم تو میان مونڈی کاٹے کے ہوتے ساتھی رانڈ ہین ۔ جب وہ موا مرے گا اللہ کرے اُسے ہیضہ ہو ہمارا عیبر اسپر پڑے ۔ جب وہ مرے گا تب تو رانڈ ہو وین ہی گی اے یہان تو اس نگوڑے کے ہوتے ساتھی رنڈاپا بھگت رہی ہین بعضی داون تو جی چاہتا ہے کسو کے گھر بیٹھ جاون اور اس ناس مارے کو ایسا جلاون کہ شہر چھوڑدینا پڑے ۔

د ۔ مرتا بھی نہین کہین ۔

کریمن ۔ مین جو اسکے مرنے کی خبر سنون تو جی جاون ۔ سہت (مسجد) مین گھی کے چراغ جلاون

کامنی ۔ تو کسی کے گھر کیون نہین بیٹھ جاتی

د ۔ یہہ سہلن ہے تمھارے یہان تو ایسا کرتے ہین ۔

کامنی - ایسے مرد کا کبھی منھ نہ دیکھے جو بیاہتا نیک جورو کو چھوڑ کے بیسوا کو گھر ڈال لے اور گھر بسی بچاری کو حسد کی آگ سے جلاوے -

درگا - اور اسکی جورو کیا کرے - وہ دوسرا کرے

کامنی - چاہیے تو ایسا ہی - سزا پوری پوری ایسے کمبخت مرد کی یہی ہے جو جورو بچاری کو جلائے اور اتنا بڑا دکھ دے تو جورو اس سے زیادہ سزا اور کیا دے سکتی ہے کہ دوسرا مرد کر لے اور ایسے کو جلائے - جیسے کو تیسا - مگر اپنی لاج -

دھنو - یہی تو ان مردون کی جیت ہے - ہم عورتین یہ جانگ کھولین تو ننگی اور وہ جانگ کھولین تو ننگی - نہین تو سزا ان ایسون کی یہی ہے کہ انکی چھاتی پر کودون دلے -

سیّان نے بوئی کاکڑی ہم بوئین شہتوت
سیّان نے راکھی جانتی ہم راکھین رجپوت

درگا - ہم کہتے ہین اُن بچاریون سے رہا کیونکر جاتا ہوگا - میان خاصے جیتے جاگتے اور بیسون صورت نہین دکھاتے - انکے دلون پر کیا گذرتی ہوگی - اللہ نہ کرے کسو کو ایسے میان سے پالا پڑے -

د - انہی سے پوچھو کریمن سے -

کریمن اے دولھن ہم تو میان موذی کاٹے کے ہوتے ساتھی رانڈ ہین - جب وہ موا مرے گا اللہ کرے اُسے ہیضہ ہو ہمارا صبر اُسپر پڑے - جب وہ مرے گا تب تو رانڈ ہووین ہی گی اے یہان تو اس نگوڑے کے ہوتے ساتھی رنڈاپا بھگت رہی ہین بعضی داؤن تو جی چاہتا ہے کسو کے گھر بیٹھ جاؤن اور اس ناس مارے کو ایسا جلاؤن کہ شہر چھوڑ دینا پڑے -

د - مرتا بھی نہین کہین -

کریمن - مین جو اسکے مرنے کی خبر سنون تو جی جاؤن - بھت (مسجد) مین گھی کے چراغ جلاؤن

کامنی - تو کسی کے گھر کیون نہین بیٹھ جاتی

د - یہہ سب طرن ہے تمھارے یہان تو ایسا کرتے ہین -

کریمن ۔ اس موے بگیا پیٹے کو توپ لون تو دوسرا کرون ۔
دھنو ۔ اے جیتے جی موے کو نہ بہلایا توکیا ۔
کریمن ۔ پھر جو تم سب کی یہی صلاح ہے تو اچھا ۔ ہمارے اُدھر ایک سیّد رہتا ہے ساہ
کی سرکار مین نو روپیے مہینا پاتا ہے بھلے مانس آدمی ہین اسنے دو ایک دفعہ پیغام بھیجا تھا ۔
وہ بس ایسے کو فرو رسوختہ کرنا چاہیے ۔ جوان عورت ہو کر چھوڑ دیا اور اُس موئی جلاہن
کو لے کے بیٹھا ہے ۔ اپنی امان کو ۔
کریمن ۔ ہمارے یہان لکھا ہے کہ ایسے کو اللہ بخشنے گا نہین ۔ ایسونکا حشر یزید کے
ساتھ ہو گا ۔
کامنی ۔ تمکو کب سے چھوڑ دیا ہے ۔
کریمن ۔ سرکار کوئی چار برس ہونے کو آئے ۔ بس جس سال تہیا آئی تھی اُسی سال سے
وہ چوتھے پانچوین آکے تبا کو پی جاتا ہے ۔
د ۔ اس چار برس مین کبھی گھر مین سویا بولا چالا ۔
کریمن ۔ اے چولہے مین جاے مردہ ۔ مین اُسکی صورت سے بیزار ہون ۔ اللہ کہین میری
سُن لے ۔ اس مونڈی کاٹے کو موت آئے اور مین اُسکی لاش چار کے کاندھے پر دیکھون
اور اُسپر ٹھٹھہ اڑاؤ کرون ۔
د ۔ موئے پر سو دُرّے ۔ جب کلیجا پک جاتا ہے تو ایسا ہی ہوتا ہے ۔
کریمن ۔ مین سچ کہتی ہون کہ میرا دل اُسکو ستا ہی اور جو اُسکے مرنے کی خبر پاؤن تو
جی اُٹھون ۔
کامنی ۔ تمھارا تو میان ہے اور تمھارا دل اُسنے جلایا ہے مین کہتی ہون جو کوئی بہو بیٹی
ہو گی اُسکو تمسے ہمدردی ہو گی ۔ اور اُس ہتیارے کا منھ دیکھنے کی روادار نہو گی ۔
کریمن ۔ اور کا میان ہوتا تو مین بیچ بزار (بازار) مین موئے کو اتنے جوتے لگاتی
کہ کبھی کبھی کو یاد کرتا ۔
د ۔ جوتے اُدھر سے نہین بس اسکی یہی سزا ہی کہ کریمن ادھر کے گھر بیٹھ جاے جیسے کو تیسا ۔

کامنی - بڑا بیحیا مرد ہے - ایسے مرد کو تو جلد موت آجانی چاہیے -
کریمن - ان چار برسون مین ہم نہین جانتے دولھن کہ مرد کی شکل کیسی ہوتی ہو اور مرد کسکو کہتے ہین - کیا ہمارے جان نہین ہے -
د - سننے سے رنج ہوتا ہے - اور مرد ہوتے ساتھی -
کریمن - برا رونا تو یہی ہے اور کا ہیکا رونا ہے - دیکھ لینا ہو اُسکے بدن مین کیڑے نہ پڑین تو سہی - اُسکی لاش اگر چیلین اور کوّے اور گدھ اور کتے نہ کھائین تو کہنا - کسو کا سبب بی دل جلانا اس سے بڑھکے اور کون بری بات ہوگی - ہمارا رویان رویان بدعا دیتا ہی روئین روئین سے بددعا نکلتی ہے - ہماری آہ کیا خالی جائیگی - میری جوانی تباہ ہوئی جاتی ہے -
د - کسی کی نوکری کرلیو جاے کے -
اس فقرے پر کریمن کے سوا اور سب ہنس دین - کسی کے دل پر اس بات نے تیر کا کام کیا - مگر چپ شربت کا گھونٹ سا پی گئی - دل مین سوچی کہ اگر میان ایسا نہوتا تو یہ باتین کیون سُنتی -
کریمن - اے دولھن اُس نگوڑی کی صورت جو دیکھو تو جیسے چڑیل - بھدی اتی کہ چلیے ہی نہین پاتی - اور کالی کلوٹی تھا کو کا پنڈا - اور اُسپر چیچک کے داغ - مگر نہین معلوم اُسکی کونسی ادا اس سونڈی کاٹے کو بھائی ہے - کہان مین دھان پان اور کہان وہ موئی دیونی - کالے دیو کی لڑکی -
د - ایسے مرد کا منھ پکڑ کے جھلس دے - اپنی گوری چٹی جوان عورت کو چھوڑ کے کلوٹی بوڑھیون پر ریجھتے ہین -
کریمن - ہم اگلے برس مین نواب گنج بارہ بنکی گئے تھے - وہان کی سرا مین بڑا غُل مچا ہوا تھا مین نے جا کے دیکھا تو دو مردون سے لڑائی اور دنگا فساد ہو رہا ہے لوگون نے بیچ بچاؤ کردیا - سُنا لڑائی اس بات پر ہوئی کہ ایک عورت اور بیاہتا عورت کے ہوتے ساتھی اُسکے مرد نے دوسری کرلی - ایک آنکھ کی کانی -

املا - موا کمبخت - اندھی کیون نہ کی -

ک - دو برس تو وہ عورت چپ رہی اور سمجھایا کی - آخرش ایک ٹھیکے دار کے پاس چلی گئی - میان نے جو سُنا تو اُس سے لڑنے آیا - عورت نے اپنے اُس آشنا کی طرف سر اُسکو مارا - پکڑہ کے بیٹے چار پانچ جوتے سر پر جمادیے اور جتنے لوگ جمع تھے اُنکی طرف دیکھ کے کہا لوگو اس مونڈلی کاٹے نگوڑے سے پوچھو کہ مجھکو کسکے لیے بیاہ کے لے گیا تھا آج دو برس ہونے آتی ہین اِس موئے کی صورت تک نہین دیکھی - یہ ایک کلمونہی نگوڑی کو گھر ڈالے ہوئے ہے مجھسے کوئی سروکار نہین رکھا - موئی کانی ٹلو کو دو برس سے گھر مین ڈالے ہوئے ہے میرا اسمین کیا قصور ہے - دو برس اِسکے آسرے پر رہی - لوگون نے اس مرد کو قائل معقول کیا کہ ابے اب جورو یاد آئی اور دو برس تک نہ خیال ہوا - جب تونے اِس بیچاری کو چھوڑ دیا تو یہ کیا کرے - جوان عورت - کسی شریف کی لڑکی ہوتی تو رو بیٹھ کے بیٹھ رہتی - یہ بیچاری کھاے کیا - پیئے کیا - تجھکو شرم نہین آتی بغیرت - بیحیا - سبلے ایک سرے سے لے دے کی - مین نے بھی خوب ہی لے دے کی کہ بیحیا کے نیچے ڈوب نہین مرتا - اور اوپر سے لڑنے آیا ہے - جوتی خورے بیغیرت - پہلے کیا سمجھ کے چھوڑ دیا اور اب اُلٹا چور کوتوال کو ڈانٹے - واہ صبرا یہ معلوم ہوتا ہے کہ آپ تو دوسری کرلی اور دو برس تک سالس ڈکار نہ لی - اور دو برس کے بعد وارث بنگئے مونڈی کاٹے کامنی - ایسون کے لیے تو کوئی سزا سرکار سے تجویز کی جاے تو خوب ہو -

و - چھ مہینے کی پھانسی -

کریمن - (ہنسکر) حقّے کا پانی اور دس لگن کے صبح شام برس بھر تک -

کامنی - نہین - روٹی کپڑا تو اسی سے دلواے اور بی بی کو اختیار رہے جو چاہے سو کرے

کریمن - ہم تو اللہ سے دعا مانگتے ہین کہ موا دونون آنکھ سے اندھا ہو جائے آنکھ پھوٹی پر گئی -

و - ایسے کی زندگی دراز ہوتی ہے -

کریمن - ہمارا بس چلے تو زہر دے دین -

دعنو - کلیجا ایک گیا ہے جل جل کے کہتی ہو - یون ہی دل کو تسلی دے لو کہ زہر دیدیتی مرجاتا

اندھا ہو جاتا ۔ یہ وہ ۔ نہین تو زہر دینا ہوتا تو اب تک کب کا دے چکی ہوتی ۔
گرمین ۔ اللہ ایسی نیت نہ کرے ۔ مگر کلیجا تو تمھاری کہادت ایسا ہی پک گیا ہے کہ جی چاہتا
ہے آپ مرجاؤن یا اُسکو مار ڈالون ۔
د ۔ ہماری سسرال مین ایک چوکیدار ہے پانچ روپیے پاتا ہے اور دو روپیہ پہننا اور
کھانا اور کپڑا اُسکی جورو پاتی ہے ۔ جورو کا کوئی سولھوان برس اور چوکیدار کوئی (۵۸)
برس کا اور کانا ۔ مہریون وہریون نے اُس سے کہا اری اس بوڑھے کو چھوڑ کے
کوئی اور کر لے ۔ اٹھارہ اُنیس برس کا ۔ اس کانے نپٹ بوڑھے سے تجھ سے بھلا
کیا بنتی ہوگی ۔ آج موا کل دوسرا دن ۔ اتنا سننا تھا کہ اُسکی آنکھون مین آنسو بھر آئے
عورتین سمجھین کہ اپنے کرمون کو روتی ہے کہ کانے بوڑھے کے پالے پڑی مگر پھر معلوم ہوا
کہ اسکو انکے کوسنے اور برا بھلا کہنے سے برا معلوم ہوا اور رونا ضبط کر کے گروا سے منہ سے
کہا اچھا ہے تو ہمین ۔ اور برا ہے تو ہمین کسی کو کیا ۔ تم کو اسکے پاس کیا سوتا ہی ۔ بوڑھا ہے
تو میرا ہے اور کانا ہے تو میرا ہے ۔ تم کو تو اُس سے نہین پالا پڑا ہے اور وہ کوئی اور
عورتین ہوتی ہون گی جو ایک چھوڑ کے دوسرا اور دوسرا چھوڑ کے تیسرا اور تیسرا
چھوڑ کے چوتھا کرین ۔ جو رام کی مرضی تھی وہ ہوئی ۔ ہمکو اٹھارہ برس کے اونڈے سے
اپنا مرد اچھا معلوم ہوتا ہے وہ کانا ہو چاہے لنگڑا ۔ انھون نے جو کہا میرے کلیجے مین
جیسے تیر سا لگا ۔ ہم دونون نوکر ہین کماتے ہین پہنتے ہین اوڑھتے ہین ۔ ایک ٹکڑا
منگتا کو دیتے ہین ۔ کچھ بچاتے ہین ۔ گہنا بناتی ہون اور کیا ہونا چاہیے ۔
کامنی ۔ بڑی نیک عورت ہے واہ ری چوکیدارن ۔
دھنو ۔ ایسی بہت کم ہونگی ۔ وہ سدا خوش رہیگی ۔
د ۔ ہم لوگ اسکو کھانے کپڑے کے سوا کبھی ناج کبھی باغ کے میوے کبھی ڈالی کی
ترکاری ۔ کبھی مٹھائی دیدیتے ہین ۔ پہلے جاکے اُس بڑھوے کو کھلاتی ہے پھر آپ کھاتی ہے
کامنی ۔ کیا جی خوش ہوا ہے اور دیکھو کہان سولہ برس اور کہان وہ دو کم ساٹھ ۔ اور
اسپر کانا ۔ ایک آنکھ بھی ندارد ۔ اور یہ ذرا سی لڑکی اور اتنی محبت ۔

ک ۔ واہ ری لڑکی تیرے قدم چوم لے ۔

د ۔ ہمارے ہان کے سب مرد عورت اس سے خوش ہین ۔

کامنی ۔ ہوا ہی چاہین اب اُس سے کوئی ہنستا ہو گا کہ بڑھوا ہے ۔

کملا ۔ کوئی نہین ۔ سمجھ گئے نا کہ اس ہنسی سے یہ چڑھتی ہے ۔ یہ اسکی چڑھ ہے ۔

کامنی ۔ اور ایک ہنیا ہی ۔

د ۔ ارے اسکا نام نہ لو موئی کا ۔ مین اسکے نام سے جلتی ہون ۔

کامنی ۔ بڑی بد نکلی ذرا ہی سی عمر مین یہ تھکنڈے ۔ واہ ری چھوکری ۔

د ۔ اور وہ بھی دیکھنے مین اچھی ہے ۔ جو اپنے بڈھے کو چھوڑ دے تو اُسکے بھی بہت سے گاہک ہو جائین ۔

ک ۔ ہمارے یہان لکھا ہے کہ نیک عورتون کا نیک بی بیون کے ساتھ حشر ہو گا ۔

کامنی ۔ بہت ٹھیک لکھا ہے ۔ وہ وہان تو جو کچھ ہو گا وہ ہو گا یہان اِن بد کار عورتون کیا کم چھیا لیدر ا اور بد نامی ہوتی ہے یہ پاپ وہ چیز ہے کہ چھپائے نہین چھپتا ۔ کوئی لاکھ چھپائے کیا ہوتا ہے ۔ قدم قدم پر بد نامی رکھی ہوئی ہے ۔

د ۔ اور جو نیک عورتین ہین اُنکو کوئی بد نام نہین کر سکتا ۔

کامنی ۔ بد نام کرنے کو کوئی کرے تو کسی کے بد نام کیے سے کیا ہوتا ہے ستیا جی کو دیکھ

د ۔ چاند پر خاک ڈالے کہین خاک پڑتی ہے ۔

کامنی ۔ اب تک کسی نے ہنسیا کو کیون نہ آدھی بات کہی ۔

د ۔ مجال تھی ۔ کوئی کسو کو جھوٹ موٹ لگا سکتا ہے ۔

کرمین ۔ جب تلک کوئی ذرا سی چھاتہ نہ پائے گا نہ کہے گا ۔

د ۔ ہماری سسرال کے پڑوس مین ایک درزن رہتی تھی ۔ گیارہ برس کی عمر سے رانڈ ہے ۔ تب سے اب تک سلائی کرتی ہے اور امیر غریب سب کے یہان جاتی ہے آج تلک اُسکے چلن پر دھبا نہین لگا وہ جانتی ہی نہین کہ مرد کہتے ہین کسکو اپنی آبرو سنبھالے چار پیسے پیدا کرتی ہے اور سوکھی روٹی کا ٹکڑا کھاکے سو رہتی ہے ۔

یہ عورتین کامنی سے بہت ہی خوش ہوئین اور جب جانے لگین تو کرمین کو انکے پاس چھوڑ گئین کہ کل سویرے تم کرمین کے ساتھ ہمارے گانون آؤ اور دن بھر وہین رہو تمھارے ہان ابھی آمون کو کئی برس ہین وہان آؤ تو ہم کھلائین۔ کامنی نے منظور کرلیا۔ یہ دونون رخصت ہوئین اور کرمین اور کامنی سے ادھر اُدھر کی باتین ہونے لگین

فصل ۳۷ سینتیسوین

گلبیا مالن کا پاجی پن

شب کو کامنی نے کرمین کو مٹی کے کورے برتنون مین کھانا کھلایا اور باغ کے چبوترے پر کرسیون پر بیٹھکر دنیا کی باتین کرتی تھین کہ مالن نے آکے کہا دبی بی ایک عورت کسی ٹھکراین کے گھر سے آئی ہے بلاتی ہے۔ کامنی کو حیرت ہوئی کہ اسوقت رات کو عورت کیا کرنے آئی۔ پوچھا (کون ٹھکراین؟ اور عورت کیا کہتی ہے) وہ بولی (اے وہ کیا کھڑی ہے مل لیجیے نا) جو گن ملنے گئی تو دیکھا انگور کی روش مین ایک عورت سفید کپڑے پہنے کھڑی ہے۔ قریب جاکر کہا (کون ہے) اُسنے پاس آکے کہا ٹھکراین خیدر کنور نے بھیجا ہے اور کچھ کہا ہے ادھر آکے سُن لیجیے۔ کامنی کونے مین چلی گئی۔ اور اس عورت نے اس بیچاری کو گلے لگا کے چوم لیا اور اسنے چیخ مارکے کہا (چوکیدار دوڑ دو) جبتک لوگ دوڑین اور عورتین پہونچین اور چوکیدار آئے تب تک اسنے پھر گلے لگانا چاہا اور کامنی نے زور سے ایک چیخ ماری اور چوکیدار اور کرمین اور برہمنی جو کھانا پکاتی تھی اور باران یہ سب پہونچ گئین اور وہ عورت بھاگی چوکیدار پیچھے دوڑا مگر نہ پاسکا۔

کرمین۔ یہ کیا اسرار تھا۔ عورت تو نہ تھی۔

کامنی۔ عورت نہین جی۔ خاصہ بھلا چنگا مرد تھا۔

کرمین۔ (دانتون کے تلے انگلی دباکر) ارے! توبہ توبہ۔ مین سمجھی کوئی بھوت پریت تھا۔

مالن ۔(نمبر ۱) یہ آیا کدھر سے ۔ کپڑے مردون کے پہنے تھا کہ عورتون کے ۔

کاہنی ۔ عورتون کے ۔ مین نے پہچان لیا ۔ پرسون اسکا خمیازہ اُٹھائیگا ۔ اگر صورت نہ بدلجاے تو ہمارا ذمہ ۔ میرا کچھ نہین گیا لیکن تو چھتری کی ٹرکی جو پورا بدلا نہ لون ۔ آج سے اور سو برس تک ۔

مالن (نمبر ۲) آج یہ نئی بات ہوئی ۔ میرا تو کلیجا دہل گیا ۔

کاہنی ۔ اسکی پوری پوری تحقیقات ہوگی ۔ تم دیکھتے ہی جاؤ ۔

کریمن ۔ اور آدمی بھلے چنگے ہین ۔ مگر اتفاق کی بات ۔

کاہنی ۔ جیسے ہی مین پاس گئی اور پوچھا کہان سے آئی ہو کون ہو ۔ ای بس آگ لگے اسکی جان کو ۔ لپٹ گیا اور پانون پر ٹوپی رکھکر کچھ کہنے کو تھا کہ مین نے غل مچایا ۔ بس پھر وہی حرکت ۔ مین نے پہچان لیا ہے ۔

اتنے مین بوڑھا بھنگ والا آیا اُس نے حسب حال بتایا کہ مین دُکان بڑھا رہا تھا اندارے کے پاس ایک مرد سے گلبیا مالن باتین کر رہی تھی اس مرد نے کپڑے اُتارے اور گلبیا کے ساتھ ساتھ اسطرف چلا ۔ راستے مین مین نے دیکھا کہ اُسکے کپڑے گلبیا لیے کھڑی ہے اور وہ پکریا کے درخت کے پاس کھڑا کچھ پہن رہا ہے ۔ مین جانتا ہون کہ وہ عورتون کے کپڑے پہن رہا تھا ۔ گلبیا کو نکال دینا چاہیے اس قابل نہین ہے کہ بہو بیٹیون مین رہے ۔ یہ سنتے ہی سب عورتین آگ ہوگئین اور گلبیا کو کوسنے اور برا بھلا کہنے لگین ۔ چوکیدار نے گلبیا کو پکارا تو دور سے اسکی آواز آئی (آتی ہون) سب کو یقین ہوگیا کہ گلبیا کی کارستانی ہے ۔ جب گلبیا آئی تو اس سے پوچھا تو کہان گئی تھی آئین بائین شائین بتانے لگی ۔ سب نے لے دے کی اور خوب آڑے ہاتھون لیا

(۱) ۱ ۔ ایسی بات بھلے مانسون کی عورتون مین نہ کرنی چاہیے ۔

۲ ۔ کٹنا یا کہین اور کرو ۔ یہان کلموڑی گنجی ہو جائیگی ۔

۳ ۔ اسکو ڈوب مرنا چاہیے ۔ یہ مالن ہے یا کسی بیسوا کی نایکہ ؟

۴ ۔ اسکو گھر سے نکال دو ۔ موئی مالزادی کٹنی ۔ اپنے بھتار کو لیکے آئی تھی ۔

۵- اری یہ عورت کون تھی جسکو تو لائی تھی - عورتین تیرے دیس مین ایسی ہی ہوتی ہین -

گلبیا مالن نے تنک کران سب باتون کا جواب یون دیا (اے مین بھلا کیا جانون اسکے دل مین پاپ ہے - سیدھی عورت کسو کے دل کا حال کیا جانون - جو جانتی کہ مرد ہو تو داڑھی پکڑ کے نوچ ڈالتی) دیر تک یہی بحث رہی - صبح کو کاشنی نے گھر بار برہمنی اور مالنون اور چوکیدار کے سپرد کیا اور درگا کی گاڑی پر سوار ہوکر بارن اور کرمین کو ساتھ لیکر گانون چلی - شب کو بھنگ والے سے کچھ کہہ آئی تھی اور دو خط بھی دے آئی تھی جسکا حال آگے چلکر معلوم ہو گا - جب درگا کے گانون مین گاڑی داخل ہوئی تو کرمین اطلاع کرنے کے لیے اندر گئی اور وہان جا کے رات کا سب حال کہا کہ گلبیا مالن نے جوگن بیچاری کی آبرو لینے کی فکر کی تھی - درگا اور دھنو کو بُرا بُرا معلوم ہوا اور درگا کے میان لالہ شادی لال کو بھی بڑا غصہ آیا - جب کاشنی اور بارن اندر آئین تو درگا اور دھنو خوش خوش ملین شادی لال نے بھی تعظیم کی - جب بیٹھ چکین تو رات کے سانحے کا ذکر چھڑا -

درگا - بی بی ہمارا بس چلے تو اس بات کی کوشش کرین کہ اس مالن سوئی کی لاش پھڑکتی نظر آئے -

جوگن - اے بوا اتنے دن تک ہماری صحبت مین رہکر اتنا کرودھ - ہماری یہ رائے ہے کہ جو اپنے سے بدی کرے اس سے نیکی کرے -

لالہ - جوگن صاحب تم فرشتہ کیون نہوئین - دوسری عورت ہوتی تو اسکا اپنا لہو پینا ایک کرتی - دانتون سے بوٹیان نوچتی اور تم ہو کہ اُف نہین کرتین -

درگا - (لالہ کی بی بی) بڑا بڑا کام کیا اُس حرامزادی نے - منہ پکڑ کے جھلس دے ایسی بد عورت کا - خاصے پورے مرد کو عورت کے بھیس مین جوان عورت سے ملوادیا لوکا لگا دے ایسی کو -

جوگن - معلوم ہوتا ہے پرمیشر میرا امتحان لے رہے ہین - مگر ابتک تو مین پوری اُتری - آگے کا حال کسی کو کیا معلوم ہے - کسی نے سچ کہا ہے (کا جانون موری کا گت

ہوئی) سواے پرمیشر کے اور کوئی نہین جانتا - ہم نے پڑھا اور سنا ہے کہ جن عورتون کی نیکی کی لوگ قسم کھاتے تھے اور دعائین مانگتے تھے کہ یا خدا اے پرمیشر - ای دیبی دیوتاؤن اسے بیر ہیسر جیسی نیک بی بی جیسی پتی برتا - فلانی عورت ہے - ویسی ہماری اولاد ہماری لڑکیان بہو بیٹیان ہون اور وہی عورتین بگڑ گئین - ایسی کایا پلٹ ہوئی کہ کچھ سے کچھ ہو گیا اسمین کوئی غدر کی نہین لے سکتی - بُرے بول کا سر نیچا -

بارن - اچھا اُسکی بدنیتی تھی کہ نہین - یہ بتاو -

جوگن - مین جبتک اُسکی نیت سے اچھی طرح واقف نہون تب تک اُسکو بدنیت نہین کہہ سکتی -

لالہ - یہ تو جوگن صاحب آپ کا بالکل ہی سیدھا پن ہے -

جوگن - جی نہین سیدھا پن نہین ہے - مین سچ کہتی ہون - یہ آپ کو کیونکر معلوم ہوا کہ اُسکی نیت خراب تھی - شاید وہ اسی مین میری بہتری سمجھتی ہو - شاید اسکی دل سے یہ راے ہو کہ مین ناحق اپنی جوانی کو جنگل میدان بیابان مین تباہ کر رہی ہون - میرے لیے بہتر وہ یہی سمجھتی ہو کہ مین کسی کی ہو کے رہون - اور اپنی زندگی کو یون تلخ نہونے دون - اگر یہ اُسنے کسی لالچ سے نہین کیا تو ہم اسکو بدنیت نہین کہہ سکتے -

درگا - بھلا - ایک رانڈ بیوہ جوان عورت کو ایک مرد سے جو خود جوان ہے اسطرح مِلانا کون سی نیک نیتی ہے -

جوگن - شاید اسکا مطلب یہ ہو کہ میری اور اسکی شادی ہو جاے -

درگا - اے یہ تم کیا کہتی ہو جوگن - ہندو کی بیوہ کی شادی کیسی -

جوگن - ہوتی ہے - اور ہوتی تھی اور شاستر کے رو سے جایز ہے -

درگا - ہم نہ مانین گے - ستم ہو جائے -

جوگن - مین کتابون سے اور بڑے بڑے پنڈتون کے کلام سے ثابت کر دونگی -

لالہ - اسمین ہمکو بھی جوگن صاحب سے اتفاق ہے - اب رسم نہین ہے - یہ ہم نے

ہانا مگر ہندؤون مین بیوہ کی شادی ناجایز ہے۔
جوگن۔ اب بھی برابر ہوتی ہے۔ پونا اور ناسک اور کاشی کے بعض بعض پنڈتون
نے کھلے بندون اور بعض بعض نے پوشیدہ طور پر راے دی ہے کہ بیوہ کی شادی
شاستر کے روسے منع ہے مگر اسکا رواج ایسا اُٹھ گیا ہے کہ اب عیب سمجھا جاتا ہے۔
درگا۔ ایک بات پوچھون جو بُرا نہ مانو۔
جوگن۔ پوچھیے۔ مین سمجھ گئی۔
درگا۔ اچھا پھر سمجھ گئین تو بتاؤ۔ جو بُرا ہی نہین سمجھتین تو تم نے یہ جوگ کیون
سادھا اور اکیلی کیون رہتی ہو۔ بُرا ماننے کی بات نہین ہے۔
جوگن۔ بُرا ماننے کی کون بات ہے۔ بُرا تو مین مانتی ہی نہین۔ دیکھیے بات
یہ ہے کہ مین ہندو بیوہ کی شادی کو بُرا نہین سمجھتی مگر مین نے دوسری شادی
اس سبب سے نہین کی کہ مجھسے دوسرے مرد کو اپنا دولھا نہ بنایا جاتا۔ ویسا مجھے
اس سنسار مین اب مل نہین سکتا۔ مجھے جو محبت اسکی تھی اسکا حال مین جانتی
ہون اور پرمیشر۔ ہاے مین انکے بعد دوسرے مرد کو مُنہ دکھاؤن۔ اسکی سیج پر بی بی
بنکے سوؤن۔ اسکی جورو بنون۔ زہر کھالون مگر یہ نکرون۔ مین اسکو ہنس کی مادہ
کو دکھاکر) دیکھکر سوچتی ہون کہ ان جانورون کو اتنی محبت اپنے جوڑے سے ہوتی
ہے اور ہم انسان ہوکر ایسی بیحیائی کی پٹّی آنکھون پر رکھ لین کہ ایسے محبتی میان کے
بعد ہم دوسرے مرد کی بغل گرمائین۔ ہم اگر کبھی ایسا سوچین بھی تو ہماری اوقات پر لعنت
دھتو۔ بس ایسا ہی سب کو سمجھنا چاہیے۔
جوگن۔ پانچون اُنگلیان برابر نہین ہوتی ہین۔ ؎

نہ ہر زن زن ست و ہر مرد مرد
خدا پنج انگشت یکسان نہ کرد

بعضی عورتین ایسی ہوتی ہین کہ وہ مناتی رہتی ہین کہ میان مرجائین تو گلچھرے اُڑائین

میان سے جنکا دل نہین ملتا اور روپیہ کھانے کو گھرمین بہت ہوتا ہی اور دل کی بھی بد ہوتی ہین وہ ضرور چاہتی ہین کہ میان نرہے تو خوب ہو- مزے سے کھل کھیلین- ایک میان نہین بیس ہوجائینگے- بعض ایسی ہوتی ہین کہ انکے پڑھے لکھے باپ بھائی انکی دوسری شادی کرنے کے خلاف نہین ہوتے اور وہ اپنی بہبودی اسی مین سمجھتی ہین-

درگا- بُری بات ہے کہ نہین-

جوگن- اگر عورت نیکی کے ساتھ رہ سکے تو کوئی ضرورت نہین ہے- اور اگر نہ رہ سکے تو بدچلن ہوجانے سے یہی اچھا کہ دوسری شادی کرے-

لالہ- اس سے ہمکو بھی اتفاق ہے-

جوگن- کتنی بُری ظلم کی بات ہے کہ سات آٹھ برس کی بچہ اور دولھا مر گیا اور وہ عمر بھر کے لیے تباہ ہوگئی- اگر کرور پتی ہے تو اسکو دنیا کا کون حظ ہے اور اگر گوندنی کیطرح زیور سے لدی ہے تو اسکو کیا لطف ہے- سونے کا لقمہ بھی کوئی کھلاے تو کیا- ہاے میان میان ہی ہے- نہین تو زندگی تلخ ہے- جینا بیکار- ہان اگر دنیا کو کوئی فایدہ پہونچاے تو البتہ اچھا ہے- بیوہ کی زندگی اس سے بہتر اور کس کام مین آسکتی ہے-

لالہ- ہم نے جب اخبارون مین رنبیر سنگھ کی خبر سُنی تو رونا آگیا- بڑا نام کیا تھا- اور سچ یون ہے کہ بڑا ہی جیوٹ کا آدمی تھا- سورما جسے کہتے ہین- تم نے بیشک سچ کہا کہ ایسے شوہر کے بعد دوسرے مرد کو مُنھ دکھانا گُناہ ہے-

جوگن- (آبدیدہ ہوکر) کیا جانے کیا کیا یاد آتا ہے- جب سوچتی ہون تو بیرون دل قابو مین نہین رہتا- اُمنڈا آتا ہے- مین سوچی کہ مجھے کیا کرنا چاہیے- سوچتے سوچتے سب کی اجازت سے یہ کام شروع کیا کہ عیسائی عورتون کے ساتھ گھر گرھستون کی بہو بیٹیون مین جاؤن اُنکو پڑھاؤن لکھاؤن سینا پرونا سکھاؤن کاڑھنا بتاؤن موزے جراب بنانا سکھاؤن- رات کو کُٹی مین آکے پڑکے سو رہون- اُسکا نام یون- موٹا جھوٹا

کھانا کھاؤن - دو گھڑی جوڑے کے اس طفیل سے دل بہلاؤن اُسکی مجھے دیکھ کے تسلی ہو کہ یہ میری سیوا کرتی ہے اور مین اُسکو دیکھ کے دل کو تسلی دون کہ مصیبت مین ساتھی ہے - جو مجھپر پڑی ہے وہ اس بیچاری پر پڑی ہے - ؎

آ عندلیب ملکے کرین آہ و زاریان

تو ہاے گل پکار مین چلاؤن ہاے دل

لالہ - یہ تو بہت ہی اچھا آپ نے ارادہ کیا جب تب بھلے مانس لوگ اپنی بہو بیٹیون کو بے تکلف آپ کے یہان بھیجدینا کرینگے - لڑکیون کے مدرسے ادھر مین ہر ضلع مین ہین مگر اونچے گھرون کی لڑکیان وہان نہین جاتین - عیب سمجھتی ہین - ڈولیان بھی بہت بھیجی جاتی ہین - پڑھائی بھی مفت ہوتی ہے - کتابین بھی مفت دیجاتی ہین مگر غریبون اور نیچ قومون کی لڑکیون کے سوا اور کوئی نہین جاتی ہین - بنگالیون اور پارسیون کی لڑکیان عیسائیون کی لڑکیون کے مدرسے مین جاتی ہین - مگر ان دونون قومون نے ہم لوگون سے ترتیب اور تعلیم مین کہین زیادہ ترقی کی ہے - ہم لوگ ابھی انکا مقابلہ نہین کرسکتے - ہمارے ملک مین تو ابھی تک اکثر مرد ایسے پاؤگے جو باوصف شرافت اور ثروت اور دولت کے جاہل ہین اور اکثر مرد ایسے پاؤگے جو تعلیم نسوان کے دشمن ہین - بھلا ایسے مردون سے کب امید ہوسکتی ہے کہ اپنی لڑکیون کو تعلیم کے زیور سے آراستہ کرینگے - اکثر مرد بھی ایسے باقی ہین جو مذہبی خیالات کے سبب سے لڑکون تک کو انگریزی کی تعلیم سے محروم رکھتے ہین لڑکیون کی کون کہے -

درگا - کیا بنگالیون مین بیوہ‌ون کی شادی جایز ہے -

جوگن - نہین - اچھے اچھے پڑھے لکھے بنگالیون تک مین ابھی اسکا رسم نہین ہے ہان برھمو جو انکے ہان کا ایک مذہبی گروہ ہے وہ لوگ شادی بیاہ کو جایز رکھتے ہین مسٹر ملباری نامے ایک عالم پارسی ہین اس رئیس بمبئی نے اپنی عمر بیوہ‌ون کی بہبودی کے لیے وقف کردی ہے - اسکو بڑا صدم ہوتا ہے کہ ہزار بیوہ‌ون مین ایک بھی اسی سبب

سے آوارہ ہو جاوے کہ وہ بیوہ ہو گئی ہے۔

درگا۔ یہ تو ہٹ دھرمی کی بات ہے۔ جنکے میان کلّے پر موجود ہین کیا وہ نیک ہی رہتی ہین۔ اگر بیاہی ہوئی عورتین سب نیکی کا جامہ پہنے رہتین تو مین ضرور کہتی کہ بیوہ ون کی بھی شادی ہونی چاہیے۔ لیکن ہمکو اِس بات کا دعوے ہے کہ ہندو کی بیوہ کے قدم دھو دھو کے پیجیے۔ اور یون نیک اندر بد اور بد اندر نیک تو سب کہین ہوتی ہین۔

جوگن۔ یہ سچ ہے۔ ہندؤن کی بیوون بیچاریون پر جو سختیان ہوتی ہین اُنکو وہی جھیل سکتی ہین۔ دوسری نہین جھیل سکتی مگر اِن سختیون سے اُنپر بدعت ہوتی ہی یا نہین اُنکا دل کڑھتا ہوگا یا نہین۔ مرجانے کو اِس زندگی سے اچھا سمجھتی ہونگی یا نہین۔ ضرور سمجھتی ہونگی۔ کیا پرمیشر نے اُنکو نہین بنایا ہے۔ کیا اُنکے جان نہین ہے۔ ہاے اُنپر یہ کیا کم مصیبت ہے کہ رانڈ بیوہ ہوگئین۔ انکی دلجوئی تم پر فرض ہے کہ اُنکے کلیجے کو ٹھیس نہ لگے۔ نہ یہ کہ ہر قدم پر اور ہر بات مین ہم اُن پر ثابت کرین کہ وہ بیوہ ہین ہاے یہ کیا بیرحمی ہے۔ یہ لہو کیسے سفید ہوگئے ہین۔ یہ چنگیز خان ہلاکو کی عادتین ہم نے کیون سیکھ لی ہین اُن بیگناہون کی جان کے ہم کیون دشمن ہوئے ہین۔ اُنھون نے کیا قصور کیا ہے۔ اور سب کو جانے دو۔ جن بیچاری معصوم لڑکیون نے دولھا کا مُنھ بھی کبھی نہین دیکھا۔ ہاے جو جانتی بھی نہین کہ دولھا کسکو کہتے ہین۔ ساس کیا چیز ہے سسر کیسا ہوتا ہے۔ جو فقط اتنی گنھگار ہین کہ اُنکی نادانستگی مین ہماری اور تمھاری بیوقوفی سے بھونری پھیری گئی تھی۔ اُن ذرا ذرا سے بچون کا بیوہ ہو جانا ستم ہی تو ہے۔

درگا۔ ہان یہ تو سچ کہتی ہو۔ ان ننھی ننھی معصومون کی تو پھر بھونری پھیرنی چاہیے کسی کے سامنے کون تو طعنے دے کہ واہ اچھی باتین سیکھی ہین۔

لالہ۔ ہم تو بدھوا بواہ کے خلاف نہین ہین۔

جوگن۔ کوئی پڑھا لکھا اسکے خلاف نہوگا۔

درگا۔ سختی تو بیچاریون پر بڑی ہوتی ہے۔ ایک تم اپنے ہی تئین دیکھو راج کرتی

تھین اور اب کس حال مین ہو۔

جوگن۔ ہم پر پڑی ہی ایسی تو ہم کیا کرین۔

لالہ۔ مصیبت جو آپ پر پڑی وہ تو ظاہر ہے۔ مگر آپ نے اس حال مین فیض بھی خوب پہونچایا۔

جوگن۔ اپنے دو گھڑی دل بہلانے کے لیے کیا۔ کسی پر کوئی احسان نہین۔

لالہ۔ اسکا ثواب اُس مرحوم کی روح پر ہوگا۔

جوگن۔ (آبدیدہ ہوکر) تمھاری دعائین پرمیشر برکت دے۔

لالہ۔ جو تم نے سیکھا تھا اس سے ایسا فائدہ پہونچا رہی ہو کہ پنچ کوسی آدمی تمھارا جس مانتے ہین۔

جوگن۔ ہمارے سبب سے جو کسی کا فائدہ ہو تو اس سے زیادہ خوشی ہماری اور کیا ہو سکتی ہے۔

درگا۔ فائدہ تو تم سے ایسا ہے کہ ہمارا ہی دل جانتا ہے۔

چار بجے تک حکیمانہ اور دانشمندانہ باتین رہین۔ چار بجے کامنی نے ان سب کے ساتھ کھانا کھایا اور رخصت ہوئی۔ لالہ شادی لال نے اپنا ایک سپاہی ساتھ کردیا اور اسکو حکم دیا کہ جبتک ہم نہ بلائین یا یہ رخصت نہ کرین تب تک رات دن وہین رہنا اور جو حکم دین وہ بجالانا۔ کامنی سے چلتے وقت دھنو نے بہت اصرار کیا کہ یہین رہجاؤ۔ شاید وہ پھر کسی بہانے سے آئے اور گلبتیا کو تم نے موقوف بھی نہین کیا ہے۔ شادی لال اور درگا اور کرمن نے بھی اصرار کیا تو کامنی نے کہا صاف صاف یہ ہے کہ مین نے اپنے بھائی اور دیور کو بلوایا ہے جب وہ آئینگے تو اس مالن کو پوری سزا دیجائیگی اور جو مرد آدمی عورت بنکر آیا تھا اُسکو بھی مین نے پہچان لیا ہے۔ میرا بھائی اور دیور اُسکے گلپھڑے چیر کے دھر دینگے۔ آپ دیکھتے ہی جایئے۔

رخصت ہوکر جوگن باغ مین آئین۔ رات بھر سپاہی اور گاڑی بان اور چوکیدار اور دونون مالنون اور بارن اور برہمنی اور بھنگ والے نے خوب چوکسی کی۔ صبح کو کامنی کا

ویرپال سنگھ اور بھائی اندر بکرم سنگھ اور پدمنی بڑی بہن اور شیورانی اور کملا یہ قافلہ آیا۔ دوپہر تک کل حال ان سب نے مالنون اور چوکیدارون اور بھنگ والے اور پارن اور برہمنی سے سُنا اور اس کٹنی مالن گلبیا کے بھی اظہار قلمبند کر لیے۔ اور اندر بکرم سنگھ کو باغ مین چھوڑ کر پال سنگھ گھوڑے پر سوار ہوا اور یہ جا وہ جا۔

فصل اٹھتیسوین

بچون کو ٹیکا نکلوانا

شام کو اندر بکرم سنگھ کی بی بی سمترا اپنے باپ ٹھاکر شمشیر بیر سنگھ کے ساتھ آئین۔ یہ کابل کی لڑائی مین دو بار شریک ہو چکا تھا اور تھانہ دار کی بدعت کا حال سُنکر آگ بھبوکا ہو گیا تھا۔ سر سے پانون تک اوپچی بنا ہوا۔ اندر بکرم سنگھ نے اور سب حال تو کھلے بندون کہا مگر ایک بات کان مین کہی اور یہ بھی بتا دیا کہ پال سنگھ کہان گیا ہے۔ سُنکر یہ خوش ہوئے۔ کھانا کھایا سو رہے۔

صبح کو لالہ شادی لال مع اپنی عورتون کے آگئے۔ پردہ ہو گیا۔ شادی لال مردون مین بیٹھے۔ عورتین عورتون مین آئین۔ شب کو عورتین وہین رہین۔ شادی لال گانون چلے گئے اور ان سب کی دعوت کر گئے۔ اندر بکرم نے بہن سے پوچھا۔ کامنی نے کہا قبول کر لو۔ دوسرے روز سوا شمشیر بیر سنگھ کے اور سب دعوت مین گئے۔ ایک مصلحت سے باغ کا خالی چھوڑنا مناسب نہ تھا۔ شادی لال کے ہان گھر کی نوکر عورتون نے اطلاع دی کہ گودنے والا آیا ہے اور عورتین برا بھلا کہنے لگین اور شادی لال کے باپ بھی اسکے خلاف تھے۔ انہون نے ڈیوڑھی مین سے کہا دیکھو۔ شادی لال اس گودنے والے کی کمک پر ہے۔ میرا کہنا ذرا بھی نہین مانتا۔ اسپر عورتون مین باتین ہونے لگین اور ایک بوڑھی مہراجن بھی آئی ہوئی تھی۔ اور کامنی اور زینب کی مان اور کملا پتی اور بوڑھی مہراجن مین یون گفتگو ہوئی۔

کامنی - جو گانون کے گنوار ٹیکا نکلوانے سے ڈرین تو تعجب کی جگہ نہین - گنوار بیچارے ان باتون کو کیا سمجھین - مگر پڑھے لکھے مردون کا اسکو بُرا سمجھنا اندھیر ہی -

زینب - بھلا اِس گودا گودی سے کیا ہوتا ہی - جسکی قضا آئی ہوگی وہ ہر حالت مین مریگا - کوئی لاکھ جتن کرے فائدہ نہوگا -

بوڑھی - تیرا بیٹا جیے - آدمی سے تو آدمی لڑ نہین سکتا - دیبی دیوتا سے کون لڑ سکتا ہی -

زینب - تو یہ کرو بی بی چیچک کہین گودنے کے مان کی ہی -

کامنی - اچھا یہ بتاؤ کہ جن بچون کے ٹیکا لگایا جاتا ہی وہ زیادہ مرتے ہین کہ جنکے نہین لگایا جاتا -

بوڑھی - جنکے لگایا جاتا ہی اُنکے بھی سیتلا نکلتی ہی اور جنکے نہین لگایا جاتا اُنکے بھی نکلتی ہی - پھر گودنے مین تیرا بیٹا جیے اچھائی کیا ہوئی -

کامنی - جنکے ٹیکا لگایا جاتا ہی اُنکو کھسرا نکلتی ہی - بڑی ماتا نہین نکلتی ہی -

کملاپتی - یہ تو ٹھیک ہی - جو اُنکو نکلتی بھی ہی تو زور کم ہوتا ہی -

کامنی - یہ کیا کم فائدے کی بات ہی - زور کم ہونا اچھا کہ زیادہ - جتنا زور کم ہوگا اتنا ہی بچون کے ضائع ہونے کا ڈر کم ہوگا -

بوڑھی - تیرا بیٹا جیے - تو کم اور بہت یہ بات رہی - یہ نہین کہ جنکو ٹیکا نکالا جائیگا انکو ماتا نکلے ہی گی نہین -

کامنی - اماں - بات یہ ہی کہ جب ٹیکا لگانے سے ماتا کا زور کم ہوجاتا ہی تو بچے کے مرنے کا ڈر بھی کم ہوجاتا ہی - جو اُسطرح سو مین ستر جاتے رہین تو اِسطرح سو مین دو چار پھر کتنا فرق ہوگیا - کہان ستر - کہان چار -

بوڑھی - سکو کوئی بھی نہین - اور سو بات کی ایک بات تو یہ ہی کہ پرمیشر سے کوئی لڑ نہین سکتا اسکا دوسرا کوئی نہین ہی -

کامنی - تو پھر بیماری مین علاج کرنا بھی چھوڑ دو - اُسی کے بھروسے پر رہو -

بوڑھی۔ اسکے بھروسے پر آدمی رہے تو پارس ہو جاے۔ تلسی داس جی کہتے ہین
تلسی بروا باگ مین سینچت کے کمھلاے رہے بھروسے رام کے پربت پر ہریاے
کامنی۔ تو پھر کھیتی نہ کرو۔ اُسی کے بھروسے پر رہو۔ دیکھین تو دھرتی سے ناج کیونکر اُگتا ہو۔
بوڑھی۔ تیرا بیٹا جیے۔ تم لاکھ کھیتی کرو۔ جو مینھ نہ برسے گا تو کچھ بھی نہو گا۔
کامنی۔ مینھ پر مینھ برساتا ہو۔ تم کھیتی کرتے ہو۔ تم محنت کرتے ہو۔ وہ مدد دیتا ہو۔ اسی طرح تم بچون کو ٹیکا نکلواؤ۔ وہ تمھارے بچون کو بچا لیگا۔ اُنکی سنکٹ دور کر دیگا۔
کملا۔ میری سسرال کے پروس دو بہنین رہتی ہین۔ ایک کی اولاد دو لڑکے۔ دونون کو ٹیکا نکلوایا۔ دوسری کی ایک لڑکی۔ ایک لڑکا۔ ماتا کے دنون مین جب بڑا زور تھا تو جس بہن کے دو لڑکے تھے اُن دونون کو ٹیکا نکلوایا۔ دونون بچگئے۔ دوسری بہن گانون کی رہنے والی تھی۔ جب ٹیکا لگانے والے گانون مین جاتے تھے تو اُسکا میان بچون کو چھپا رکھتا تھا۔ اسکی لڑکی جاتی رہی۔ لڑکا اچھا ہو گیا مگر آنکھ بھوانی کے بھینٹ کی۔ ہمنے تو وہ بچے مرتے نہین دیکھے جنکے ٹیکا لگایا جاتا ہو۔ کھسرا نکلا اور اچھے ہو گئے۔
بوڑھی۔ تیرا بھیا جیے۔ تونے تو یہ دیکھا ہو اور مجھ استی برس کی بوڑھنا نے یہ دیکھا ہو کہ جہان پر ٹیکا لگاتے ہین وہان چھل جاتا ہو۔ درد ہوتا ہو۔ لڑکا بلکتا ہو روتا ہو۔ دم بھر چین نہین پاتا۔ بدن گرم رہتا ہو جیسے آگ دہک رہی ہو۔
کامنی۔ ہان پھر اب اتنا بھی نہو۔
کریمن۔ اس سے تو اچھا ہو کہ لڑکے کے رونے کے بدلے باپ مان روئین۔ تم کیسی بوڑھیون کی سی باتین کرتی ہو آماں
اسپر سب کی سب ہنس دین۔ کامنی نے کہا بوڑھیون کی سی باتون کی ایک ہی کہی جیسے بوڑھیا ہین نہین۔ زینب کی مان بھی ہنسی (ابھی خاصی اچھی جوان ہو کے استی برس کی بوڑھی عورت بنی جاتی ہو۔ یہ کیا بات ہی) بوڑھی بھی ہنسی۔ کہا (سچ کہتی ہو

جسنے تو مجھے گو دیون کھلایا ہی۔

زینب۔ مرنا جینا اللہ کے ہاتھ ہی بندہ کیا کرسکتا ہی۔

بوڑھی۔ تیرا ابیٹا جیے۔ یہ بات میرے من کی کہی۔

زنیب۔ ہان بندے کو ترکیب سے نہ بے غافل رہنا چاہیے۔ دیبی دیوتا پیر پیمبر جو جسکا ایمان ہو وہ کرے۔

بوڑھی۔ تیرا ابیٹا جیے۔ دیبی دیوتا پیر پیمبر ہی کرے نا۔ یہی تو مین بھی کہتی ہون۔ پھر اسکو کون روکتا ہی۔ یہ تو نہ کرو کہ بچے بچارے کو گو دنے لگو۔ کتنا بڑا دکھ اسکو ہوتا ہوگا۔ کتنا روتا ہی کتنا بے چین ہو جاتا ہی۔

کامنی۔ اور اما یہ تو بتاو کہ جب بچون کی ناک کان چھیدے جاتے ہین تب انکو تکلیف نہین ہوتی۔ ادھر بچہ پیدا ہوا ادھر چھید دیا۔ جس گو داگادی سے کوئی مطلب نکلتا ہی نہ مدعا وہ تو ہوتی ہی اور جس سے جان بچ جاتی ہی وہ بیکار۔ یہ کون عقل کی بات ہی۔ ناک کان چھیدنے سے یہ البتہ ہوتا ہی کہ گہنے کے لالچ سے نبچے کبھی کبھی مار ڈالے جاتے ہین جس گودنے سے جان بچتی ہی وہ تو نہو۔ اور جس سے جان جانے کا ڈر ہی وہ ہو یہ بھی کوئی بات ہی۔

بوڑھی۔ جو ہمارے گھرانے مین برمہا کے جگ سے ہوتی آئی ہی وہ کرو۔ مالنون کو بلواؤ۔ گدھے کو چنا کھلاو۔ چورا ہا پوجو۔ جھاڑ پھونک کرو منت مانو۔ پرمیشر سنکٹ دور کریگا۔ آئی بلا ٹل جائیگی۔

کامنی۔ مالنین نگوڑی کیا جانین۔ گھر کی ٹیکی باسی ساگ۔

درگا۔ یہ نہ کہو جی۔ اسکو ہم نہ مانینگے۔

بوڑھی۔ بس اتنا اندھیر نہ کرلڑکی۔ اور سُنو۔ مالنین کچھ جانتی ہی نہین ہین۔ اہی مالنین نہون تو بچون کو ہم سب ترسین۔

درگا۔ یہ تو ہی ہی۔

بوڑھی۔ جب ماتا نکلتی ہی تو مالن کے گھر مین آنے سے جان مین جان آجاتی ہی۔

جیسے لاکھون ہی روپیے ملگئے۔

دھنو۔ بی مالن سے ایک قدم تو چل نہین سکتے۔

زنیب۔ اے بی بی بڑے بڑے مولویون بڑے بڑے مسلمانون کے گھرمین مالن آتی ہی۔ اور جب ماتا زور پکڑتی ہے تو تو یہ ہی بھلی سبھی کچھ کرنا پڑتا ہی۔ مان کی ممتا بری ہوتی ہی۔ ہندوون کا تو دھرم ہیی ہی مگر مسلمانون تک کو ماننا پڑتا ہی۔ اور نہ مانو تو نیے کیونکر۔ کوئی جیتی مکھی نہین نگلتا۔ جب آدمی دیکھیگا کہ بچہ آنکھین پھیرے دیتا ہے۔ اب کوئی امید بچنے کی نہین رہی تو سبھی کچھ کرنا پڑتا ہی۔ مرتا کیا نہ کرتا۔ جو گھر کے مرد کٹر ہوے تو بیبیان چوری چھپے مالنون کو بلالیتی ہین۔

کامنی۔ ہمین ہنسی آتی ہی کہ ان گنوارنون مالنون کا کہنا تو مانین اور بڑے بڑے ڈاکٹر کا کہنا نہ مانین جو ہزار ہزار دو دو ہزار روپیے پاتے ہین اور فیس کے دو دو تین تین ہزار روپیے الگ۔ برسون پڑھتے اور پڑھاتے ہین۔ اور تجربہ کرتے ہین اور بحثین ہوتی ہین اور بیماریون کے علاج مین لکھوکھا روپیہ صرف کر کے نئی نئی باتین پیدا کرتے ہین۔ کہان وہ اور کہان یہ مالنین۔ مگر ہان اسی بہانے سے وہ بھی چیچک کے دنون مین پیدا کرلیتی ہین۔ گنوارون کے سوا انکو اور کون پوچھنے لگا۔ توبہ کرو۔

زنیب۔ صاحب لوگ تلک مانتے ہین۔ اور کیشو کی کون کہے۔ بڑی بڑی میمین مالنون کو بلاتی ہین۔

کملا۔ وہ میمین نہ بھی بلائین تو کیا۔ ہم تو اپنی آنکھون فائدہ دیکھتے ہین میمون کے بلانے اور ماننے نہ ماننے سے کیا ہوتا ہی۔

کامنی۔ اچھا تو وہ بھی کرو۔ یہ بھی کرو۔ ٹیکا نکلواؤ۔ اور اُسکے بعد مالنون کو بلاؤ مگر ٹیکا ضرور نکلوایا جاہیے۔ اس سے نہ چوکنا چاہیے۔ ہمین بڑا رنج ہوتا ہی کہ بعض لوگ جہالت کے سبب سے ٹیکا نکلوانے کے خلاف ہین۔ وہ اپنے نزدیک تو اپنے بچون کے ساتھ سلوک کرتے ہین مگر اصل مین اُنکی جان کے دشمن ہوتے ہین اُنسے

بڑی دشمنی کرتے ہین اور وہ بیزبان معصوم بچے کچھ کر نہین سکتے۔ بڑے افسوس کا مقام ہی۔

بوڑھی۔ اچھا یہ بتاؤ کہ نوابی ہین کیون ٹیکا نہین لگایا جاتا تھا۔

کامنی۔ کوئی اس طریقے کو جانتا نہ تھا۔

بوڑھی۔ تیرا بیٹا جیے۔ تو نوابی ہین کیونکر بچے سیتلا سے بچ جاتے تھے۔

کامنی۔ بیشک کم بچتے ہونگے۔ ہمارا یہ مطلب تھوڑا ہی ہی کہ جس بچے کو سیتلا نکلتی ہے دو سے ٹیکا لگا سے بچتا ہی نہین۔ مگر ہان جسکو ٹیکا لگایا جاتا ہی اُسکو خطرہ کم ہوجاتا ہی۔

بوڑھی۔ تو ٹیکا لگانے سے بچہ بیمار نہین ہوتا؟

کامنی۔ ٹیکا لگانے سے بچہ چیچک مین ضایع نہین ہوجاتا۔ اگر اچھی طرح احتیاط نہوئی تو وہ اور بات ہی۔ بخار۔ جوڑی۔ پسلی کی بیماری۔ دانت نکلنے کی تکلیف یہ اور چیز ہی۔ ان بیماریون کو ٹیکے سے کوئی سروکار نہین ہی۔ ہان سیتلا کے زور کو ایسا روکتا ہی کہ اکسیر ہی

درگا۔ ہم تو جاہل آدمی ہین مگر ہان ایک بات یہ ذہن مین نہین آئی کہ جو اکسیر نہین ہی تو یہ بڑے بڑے لوگ اپنے بچون کو کیون ٹیکا نکلواتے ہین۔ مالن کا آنا تو ایسا ہو کہ اُسکو کوئی بروک نہین سکتا ہی مگر ٹیکا نکلوا کے پھر اپنی رسم کرے تو کونسا ہرج ہے۔

کامنی۔ یہی تو مین بھی کہتی ہون۔ اب تم راہ پر آئین۔

کملا۔ ہان ۔ زور تو کم ہوجاتا ہی۔ یہ تو ہزارون دفعہ آزمایا ہی ٹیکا لگانے مین ڈر نہین رہتا مگر اب اک سرے سے اپنی رسمون کو اڑا دین یہ واہیات بات ہی۔ یہ کچھ نہین۔

کامنی۔ اسی سے تو کہا کہ یہ بھی ہو وہ بھی ہو۔ دونون باتین ہون۔

کملا۔ تم تو پہلے کہتی تھین کہ مالنون والنون کا بلانا واہیات بات ہی مالنین گنوار ہین یہ ان باتون کو کیا جانین۔ جو ڈاکٹر کہین وہ ٹھیک ہے۔ مین کہتی ہون کہ ٹیکا شوق سے لگایا جاے اور اُسکے ساتھ ہی چوراہا بھی پوجو۔ مالن کو بھی بلاؤ۔ باگ مُڑنے پر بچہ کو بھی لیجاؤ۔ باجا بھی بجاؤ۔

کامنی - ہمارا مطلب یون بھی حاصل ہی - باجا ایک چھوڑ دون سہی - خوب بجا بجا کرو سننے والون کے کان بھرے ہوجائین - ہمارا کیا نقصان ہی - مالنین شہر بھر کی بلوالو - باشند ہر گئے بھر کے گدھون کو چنا کھلاؤ - اس گدھے پن سے ہمارا کون ہرج ہی - کوئی نہین جو چاہو وہ کرو - مگر بچے کی جان پر اسقدر احسان کرو کہ ٹیکا لگانے سے نہ چوکو -

درگا - گانون گراون مین تو لوگ سہم کے بچون کو گھر کے باہر نہین نکلنے دیتے - گانون بھر مین ڈھنڈھورا پٹ جاتا ہی کہ گودنے والا آیا ہی - اور جو کسی کا لڑکا لڑکی ادھر ادھر کھیلتا ہوا تو بس پکڑ کے گود دیتے ہین - یا نہ دیکھ لیتے ہین کہ گودا گیا ہی یا نہین - جو نشان نہوا تو چھوٹتے ہی گود دیا - اب لڑکا روتا دھوتا گھر گیا - گھر والون نے سر پیٹ لیا اور ٹیکا لگانے والے کو کوسنا شروع کیا - ہم اپنے گانون مین یہ ڈر مٹا دینگی -

کامنی - یہ بُری بات ہی - باپ مان سے ضرور کہدینا چاہیے -

زینب - ای مارے ڈر کے نہین کہتے ہین بی بی -

درگا - جو کہین اُنکے مان باپ کو معلوم ہو جاوے تو مار پیٹ ہونے لگے - خون خرابا ہو جاوے -

ڈھنو - ہوتا ہی ہی - یہان سے پانچ کوس پر ایک بستی ہی چاندپور - وہان ہم برات مین گئے تھے وہان ایک آدمی کو جو ٹیکا لگاتا تھا گانون والون نے پکڑ کے اتنا پیٹا کہ بھاگتے ہی بن پڑی - پھر اُنپر نالش فریاد ہوئی اور سرکار نے ٹیکے والے کا عنبہ کیا - بس گانون بھر مین رعاب (رعب) جم گیا گودنے والے کا نام سنکر کانپتے تھے - بس جیسے ملک الموت نے صورت دکھادی کوس کوس کے کھا جاتے ہین -

کامنی - بات یہ ہی کہ جہان مرد سمجھدار ہین وہان تو اس معاملے مین عورتون کی ایک نہین چلنے پاتی - عورتین لاکھ ہاتھ جوڑین - بکین جھکین وہ ایک نہین مانتے - بچون کو ٹیکا لگا دیا جاتا ہی - جب ایک دفعہ ٹیکا لگانے کا فائدہ دیکھلیا تو ڈر دل سے دور ہو گیا -

کملا - دیکھا دیکھی پھر بہت سے گھرون مین ٹیکا لگایا جاتا ہی -

کامنی - اور جہان مرد ہی جاہل ہون وہان عورتون کی چڑھ بنتی ہی - اب رہا مالنون کا

حال۔ وہ جو بتاءین وہ کرو۔ مگر ہمکو اعتبار نہین ۔

بوڑھی۔ (ہنس کر) ابھی تجا تجا آٹھ دن کی پیدایش۔ تمنے ابھی دیکھا ہی کیا ہی ایسی ہی محبت سعندر کی مان نے کی تھی۔ لڑکی کو سیتلا نکلی۔ ایک آنکھ مین سرسون کے دانے سے بھی آدھی پھلی نکلی۔ نانی نے کہا سعندر کی آنکھون مین کالی جی کا کاجل لگاؤ۔ مان نے نہ مانا۔ ادھر ادھر کی گنوار عورتون کے کہنے سے ترپھلے کے چھینٹے آنکھون مین ڈالے۔ بس پھلی اور بھی بڑھ گئی۔ آدھی آنکھ سے لی۔ پہلے کچھ چھوت دوت پڑ گئی ہو گی اسکے بعد مالنون کا بتایا ہوا علاج نہ کیا۔ ترپھلے کے چھینٹے دیے چلیے لینے کے دینے پڑے۔

کامنی۔ اب اسکا حال تو ہمکو نہین معلوم۔

بوڑھی۔ ماتا مین جو نذر نیاز کرے ماتا کے نام کی کرے۔ اور کسی کی نذر نہ مانے بچے کے سرہانے چنے بھگو کے رکھدیتے ہین اور جنون مین مہدی رکھتے ہین کہ موتی کے سے دانے نکلین

کامنی۔ اس سے کیا مطلب ۔

زینب۔ مطلب یہ کہ جسمین دانے اچھی طرح سے ابھرین۔

کامنی۔ بڑی ٹیڑھی بیماری ہے۔ اسکا علاج ہی نہین۔

بوڑھی۔ تیرا بیٹا جیے بس یہ ایک بات تمنے کہی کہ اسکا علاج ہی نہین۔ یہ وہ بیماری ہی جسکا علاج نہین۔ کوئی کرے تو کیا کرے۔ بس وہی کرے جو مالین بتائین۔

کامنی (ہنسکر) پھر کے وہی بات۔ یہ بات وہ بات لا میرے ہاتھ

بوڑھی۔ ایک لڑکی کو کچھ چھوت ہو گئی تھی۔ اسکے گھر مین کسی نے سیتلا کے دنون مین وشت سالن کھا لیا بس لڑکی پر بنا ہی آگئی۔ شام کو دم اکھڑنے لگتا تھا اور سویرے پھر اچھی۔ مالنون کو جو بڑی مشہور مالنین تھین بلوایا۔ انکو بلا کے چھیا اتروائی۔

کامنی۔ چھیا اتروانا کسی کہتے ہین۔

زینب۔ چھیا سور کے بچے کو کہتے ہین۔

بوڑھی۔ سور کے بچے کو ذبح کرتے ہین اور اسکے سر کو شراب کی بوتل پلاتے ہین اور بس اچرج کو دیکھو کہ وہی کٹا ہوا سر شراب پی لیتا ہی جب وہ پی چکا تو منھ بند کر دیا۔

کامنی۔ کہان چیچک۔ کہان سور۔

بوڑھی۔ ابھی بچہ ہو۔ کیا جانو۔

زینب۔ اے ہان سچ کہتی ہین۔

درگا۔ ہمنے بھی سُنا ہے۔ چھپا اُتروائی جاتی ہے۔

کامنی۔ ٹیکے مین تو چھپا دیا ایک کا کام نہین ہے۔

کملا۔ ہان جب اپنے آپ سے نہین نکلی تو وہ اور بات ہے۔ بس گدھے کو کھلا دے اور چھوت سے بچتا رہے اور بچے کو بچاے۔

الغرض کامنی نے اس اس پہلو سے ٹیکا نکلوانے کے فائدے بتاے کہ درگا اور دھنو اور کریمن اور بوڑھی مہراجن پر اسقدر اثر ہوا کہ درگا نے اپنے میان کو پردے مین بلوایا اور کہا اپنے بوڑھے باپ کی چوری سے گانون بھر کے بچون کو ٹیکا نکلواؤ جنکو اب تک نہین نکلوایا گیا ہے۔ ہم فی بچہ ایک روپیہ اُنکے باپ مان کو دینگے۔ شادی لال نے متحیر ہوکر کہا یہ آج کیا جاتی ہوئی دنیا دیکھی۔ روز تو تم ٹیکے کے نام پر لڑ پڑتی تھین اور آج ایسی فیاضی پر کمر باندھی ہے۔ اسنے اقرار کیا کہ پہلے تو بیشک مین اسکے خلاف تھی مگر اسوقت جوگن نے ایسی تقریر کی کہ مجھکو اپنی پچھلی بیوقوفی پر افسوس آتا ہے کہ میری عقل کو کیا ہوگیا تھا۔ ایسی فائدے کی چیز کو برا سمجھتی تھی۔ شادی لال نے جوگن کی بڑی تعریف کی اور کہا انکو میان اس گانون کی خوش نصیبی لائی ہے۔ سب رعایا کو بلوایا اور مردون اور عورتون کو جمع کرکے کہا کہ ہماری بی بی نے کل خواب دیکھا تھا کہ دیبی جی کہہ رہی ہین کہ دوادشی کے دن مین ایک اپنے اُپاسک کو آدمی کے روپ مین بھیجونگی جتنے بچے اُس سے دانہ نکلوائینگے اپنے سہارے رہونگی اور جنکو نہین نکلوایا جائیگا اُنپر کوپ کرونگی اور یہ بھی کہا کہ فی بچہ ایک روپیہ اُنکے ماں باپ کو دو۔ یہ سو روپیہ (تھیلی دکھاکر) لیے بیٹھا ہون جو خوشی خوشی نکلوائیگی وہ ایک روپیہ پائیگی۔ اور جو خوشی خوشی نہ نکلوائیگی اُسکے بچے کو زبردستی لگایا جائیگا۔ اس کہنے سے نتیجہ یہ ہوا کہ پنج کوسی گانونمین سب بچون کے ٹیکا لگایا گیا اور مشن کی لیڈیون نے جب یہ سنا تو اپنے پادریون کی اخبار مین کامنی کی بڑی تعریف کی اور اُس سے اردو انگریزی اخبار ون نقل کی

فصل اُونتالیسوین

عمر رہی تھوڑی بہج من رام

رنبیر سنگھ کے دوست ٹھاکر رستم سنگھ اور انکے چچا ٹھاکر جدہ بیر سنگھ سی آئی ای تین مہینے تک سمندر مین جہاز پر ہوا کھانے گئے تھے - ڈاکٹرون نے صلاح دی تھی کہ جدھو بیر سنگھ کی تندرستی کے لیے ضرور ہی کہ دو تین مہینے تک یہ سمندر ہی مین ہین رستم سنگھ انکے بھتیجے بھی ہمراہ تھے - تین مہینے کے بعد واپس آئے تو بلبھدر سنگھ کے ہان ایک دن رستم سنگھ مہمان ہوئے - آتے ہی کہا بھئی رنبیر سنگھ اور کمان سنگھ اور اندر بکرم کو بلوا دو اتنا سننا تھا کہ بلبھدر سنگھ آبدیدہ ہوگئے - مہمان کا اسباب اُترو ایا اور کہا دس بجگئے ہین غسل خانے جا کے نہائیے کھانا کھائیے - سب دوستون کو بلوا لونگا - آپ کھانے دانے سے تو فراغت کیجیے - انھون نے کہا بھئی گھبراہٹ کیا ہے ابھی تو دس ہی بجے ہین - چار اور لکھمن اور دو لی اسٹیشن سے اُٹھا کے آئے ہین - چچا کو گاؤن پر رخصت کیا ہمنے حاضری کھائی اور یہان آئے ہین تو تار ضرور بھیجدیا مگر پہلے یہان اُترنے کا قصد نہ تھا - بلبھدر سنگھ چاہتے تھے کہ رستم سنگھ پہلے کھانا کھالین پھر اور باتین ہون مگر انھون نے ایک نہ مانی - کہا ہم قسم کھا کے آئے ہین کہ آج رنبیر سنگھ ہی کے ساتھ کھانا کھائینگے - ضرور بلاؤ اور جلد بلواؤ بلبھدر سنگھ نے پھر اصرار کیا کہ تم تو پاگل ہو کہنا نہین مانتے - ارے بھئی کھانا کھالو پھر چلیں کے ہم تم تحصیلدار کو بھی پکڑ لائینگے اور اندر بکرم کو بھی انکے دوست نے بگڑ کر پوچھا (اور رنبیر سنگھ کو؟) انھون نے کہا رنبیر سنگھ تو لڑائی پر گئے ہین - رسالہ دار ہو گئے ہین نا - کہنے کو تو بلبھدر سنگھ نے یہ فقرہ کہا مگر قریب تھا کہ پھوٹ پھوٹ کے رونے لگین - ضبط کیا کہ یہ ابھی سفر سے چلے آتے ہین یہ گولا لگیگا تو غضب ہی ہو جائیگا - کھانا وانا کھالین تو اندر بکرم سنگھ یا گیان سنگھ سے کہین کہ بھئی اب انسے نہ چھپاؤ - کہدو - رستم سنگھ کو کیا معلوم تھا کہ جس دوست کی

کی نسبت باتین کر رہے ہین اُسکے مرنے کا تار مدت ہوئی آچکا۔ بلبھدر سنگھ کا زخم اسوقت ہرا ہوگیا۔ کہنا چاہتے تھے کہ ارے یار کسکو پوچھتے ہو۔ اب اسکا ٹھکانا کہان۔ مگر بس اسی خیال سے خاموش ہو رہتے تھے کہ کھانا کھا لینے دو۔ وہ دو گھڑی پہلے سُنا تو کیا اور دو گھڑی بعد سنا تو کیا۔ کوئی خوشخبری تو ہے نہین کہ دوست کے آتے ہی اُس سے کہا جائے۔

رستم۔ بی بی رنبیر سنگھ کو اتنی پیاری ہے کہ ہم سمجھتے تھے یہ کبھی رسالے مین جانے کا قصد بھی نہ کریگا کہ آج بلوچیان بھیجدیے گئے۔ کل مالٹا مین تعینات کیے گئے۔

بلبھدر سنگھ رو دینے کو تھے کہ یہ کیا کہ رہا ہے۔ رنبیر سنگھ کہا بیچارہ۔

رستم۔ ہمنے کامنی کی تصویر بھی نہین دیکھی۔ کئی بار رنبیر سے کہا اور وہ دکھانے کو بھی تھا مگر اتفاق۔ ہماری بھاوج کہتی ہین کہ ایسی حسین عورت دیکھی ہی نہین۔

بلبھدر سنگھ بات کو ٹالتے تھے۔

رستم۔ مین سوچ کے آیا تھا کہ رنبیر سے کہینگے کہ کامنی کا جھمکڑا ہمین دکھا دو۔ کوئی اولاد ہوئی؟

بلبھدر۔ نہین کوئی نہین۔

رستم۔ امید ہے؟

بلبھدر۔ واللہ اعلم۔

رستم۔ رنبیر کے لڑکا ہو تو ہم اُسکو اور اپنے لڑکے کو ساتھ ہی ساتھ لندن روانہ کرین۔

بلبھدر سنگھ نے پھر رونا ضبط کیا دل مین سوچنے لگا کہ ہائے رستم سنگھ کس خیال مین ہا ہے۔ رنبیر سنگھ بیچارے کے ہان اب لڑکا ہونا کیسا۔

رستم۔ بھلا کامنی انکے لڑائی پر جانے سے خوش ہین یا ناراض۔

بلبھدر۔ معلوم نہین۔

رستم۔ ہم سے کچھ فرمایشین کی تھین کہ یہ یہ چیزین لیتے آنا وہ ہم نہین لائے۔ ہم

بہت بگڑ گیا۔ خط وط آتا ہے۔ پتا کیا ہے۔؟
بلبھدر سنگہ جلدی سے ایک۔ اندر کمرے مین چلے گئے اور وہان جا کے بہت روئے
خدمتگار دیکھ رہا تھا وہ سمجھ گیا کہ رستم سنگہ جب سے باہر سے آئے ہین انکو ابھی
رنبیر سنگہ کے مرنے کا حال نہین معلوم۔ کھود کھود کے پوچھ رہے ہین اور یہ بیچارے
ٹال رہے تھے اب رونا ہی آگیا۔ خیر آنسو پونچھ کر اور منہ دھو کر رستم سنگہ کے پاس
گئے اور کہا یار ہم کل سے بھوکے ہین۔ چلو کھانا کھالین۔ پہلے تو رستم سنگہ نے
برا بھلا کہا کہ بڑے مرُبھکّے معلوم ہوتے ہو۔ اسوقت سے سو ہی دفعہ کہہ چکے۔ لاحول
ولا قوۃ۔ چلیے صاحب چلیے۔ ہم کہتے تھے کہ گمان سنگہ اور اندر بکرم سنگہ بھی آجاتے
تو سب ساتھ ہی ساتھ چکھتے۔ بلبھدر نے کہا جی ہان وہ لوگ آپکے لیے ابتک
بیٹھے ہونگے۔
الغرض اس رد وبدل کے بعد کھانا کھانے بیٹھے۔ انڈے اور کباب اور روغنی روٹی
اور آلو کا سالن اور ماش کی دال اور مرغ کا قورمہ اور چٹنی کھانے کے ساتھ بلبھدر سنگہ
نے بلسنر کی بیر پی اور رستم سنگہ نے برانڈی۔
بلبھدر سنگہ نے گمان سنگہ اور اندر بکرم سنگہ کو لکھ بھیجا کہ رستم سنگہ آئے ہین۔ ابھی
مین نے انسے رنبیر سنگہ مرحوم کے سانحے کا ذکر نہین کیا ہے۔ تم لوگ بھی آؤ۔
مرحوم کا لفظ لکھتے ہوئے بلبھدر سنگہ کی آنکھون مین آنسو ڈبڈبا آئے اور دونون
دوست بھی مرحوم کا لفظ پڑھ کے اشکبار ہوئے کہ ہائے کل ایک صحبت مین بیٹھے
تھے آج رنبیر سنگہ کو ہم مرحوم کہتے ہین۔ یہ دونون کھانا کھاتے ہی تھے کہ وہ دونون
(گمان سنگہ اور اندر بکرم سنگہ) آگئے۔
رستم۔ (بڑے تپاک کے ساتھ) بیا برادر آورے بھائی۔ (اندر بکرم کو آہستہ سے
ٹیٹر لگاکر) ان گالون کو یہ ہاتھ ڈھونڈ ھتے تھے (گمان سنگہ کی ٹوپی سر سے پھینک کر)
ہمارے سامنے ٹوپی اُتار کر آیا کر اور جوتا اُتار کے آ۔ یہ کالا سوَر۔
اندر۔ کہیے کب آئے۔

رستم - جب آپ کی ہمشیرہ نے بلوایا تب آئے۔
گمان - اب ٹھاکر جیدھیر سنگھ کی طبیعت کا کیا حال ہے۔
رستم - (گمان سنگھ کو جام دے کر) بسم اللہ - برانڈی تو پیجیئے۔
گمان - (جام ایکدم ہمین پسند نہین (پی کر) ہوئیسکی اچھی ہوتی ہے۔
رستم - (دوسرا جام اندر بکرم کو دے کر) بسم اللہ۔
اندر - تو بکش جان ہم مین نے تو چھوڑ دی۔ مجھ سے اصرار نہ کیجیے۔
رستم آپ کی ایسی کی تیسی۔
بالجدر - بھئی ان سے اصرار نہ کرو۔ انھون نے واقعی کوئی تین مہینے سے نہین پی
انکو معاف کیجیے۔ ہم اور گمان سنگھ تو ساتھ دے رہے ہین۔
کھانا کھانے کے بعد کمرے مین جا کے بیٹھے اور پنکھا ہونے لگا۔
رستم - (اندر بکرم سے) رنبیر سنگھ کا خط کب سے نہین آیا۔؟
اندر - (آبدیدہ ہو) ایک ٹھنڈی سانس بھری۔
گمان سنگھ - کسکو پوچھتے ہو۔ رنبیر سنگھ بیچارہ۔
اتنا کہنا تھا کہ گمان سنگھ کی آنکھون مین آنسو بھر آئے۔
اندر - (رو کر) رنبیر سنگھ دغا دے گئے۔
رستم - (زور سے) ارے!
دفعۃً جو اتنے بڑے پرانے دوست بقول شخصے لنگوٹیے یار کے مرنے کی خبر سُنی تو انتہا
کی حیرت ہوئی۔ بس (ارے!) کا لفظ تو زبان سے نکلا۔ بہت زور سے (ارے!)
لیکن بس کچھ حیرت مین غرق ہو گئے۔ اسکے بعد دل پر رنج کا تسلط ہوا۔ زور سے ایک
چیخ ماری اور رونا شروع کیا تو ضبط کرنا محال تھا۔ روتے روتے ہچکیان بندھ گئین
آنسو دیر تک نہین تھمے۔ چار دن روتے تھے۔ کوئی کسی سے بات نہین کرتا تھا
خدمتگار نے جب یہ کیفیت دیکھی تو پانی لایا اور سب کا منہ دُھلایا اور تولیا دیا۔
منہ دھوا اور آنسو پونچھکر رستم سنگھ نے ایک ٹھنڈی سانس بھری اور کہا

(ہاے رنبیر - ارے یہ کیا ہوگیا)

رستم (ملبھدر سے) یہ کیا ہوگیا بھائی۔

ملبھدر (آبدیدہ ہوکر) بجلی گری۔

رستم - ہاے مین کہتا تھا کہ رنبیر سنگھ کے ساتھ کھانا کھائینگے (روکر) ہاے۔ افسوس

ارے یار رنبیر سنگھ (کھڑے ہوکر) بھائی کسی کو نے سے آجاؤ (بہت روکر) یہ کیسا گولا لگا

ملبھدر - ہم لوگون کے نصیب۔

گمان سنگھ - (آبدیدہ ہوکر) اندر بکرم سنگھ نے اُس دن سے شراب پینا اور گوشت

کھانا ترک کردیا - گل کے کانٹا ہو گئے ہین - بل زور سنگھ کی بی بی روتے روتے اندھی

ہوگئین - یعنی واقعی اندھی ہی ہوگئین - ایک آنکھ سے بالکل نہین سوجھتا - دوسری

آنکھ سے کچھ یونہین سا دکھائی دیتا ہے۔

رستم - (آنسو پوچھکر) کیا دوست آدمی تھا - یہ ہوا کیا۔

اندر - بڑا قصہ ہے - جنگ مین کیا پوچھتے ہو کیا ہوا۔

رستم - مین نے آتے ہی پہلے اُسی کو دریافت کیا کہ رنبیر کو بلاؤ (آہ سرد بھرکر) ملبھدر سنگھ

نے پہلے تو کچھ کہا نہین - بعد ازان کہا کہ جنگ پر ہین وہ رسالے مین نوکر ہوگئے - جو

بات مین پوچھتا تھا اُس سے یہ گریز سی کرتے تھے اور ٹالدیتے تھے - اور بڑا اصرار

کرتے تھے کہ کھانا جلد کھالو - ہاے - ہا! بڑا اندھیر ہوگیا۔

اندر - بڑی نوک کا ٹھاکر تھا۔

گمان - چھتریون کی ناک۔

رستم - پیدا ہی نہین ہوا تھا (اندر بکرم سے) ہاے مجھے اور تو یون رونا آتا ہی ہے

دشمن تک روتے ہونگے مگر مجھے تمھاری بہن بیچاری کی حالت پر بڑا ہی رونا آتا ہے

اندر بکرم سنگھ کی آنکھون سے جوے اشک جاری ہوا۔

ملبھدر - ارے میان کسکو روتے ہو اور ہم بھی روتے ہین تو بیوقوف ہین وہ

ہمارا دوست ہی نہ تھا - دوست ہوتا تو اتنی جلد دغا دیجاتا - کبھی نہ دیتا - مگر وہ تو

انکا دشمن تھا۔ اور سب سے زیادہ دشمن انکی بہن بیچاری کا تھا۔
گمان۔ وہ کہین کی نرہی۔
بلبھدر۔ دونون جہان سے گئی گذری۔
رستم (آبدیدہ ہوکر) آج کل تمھارے ہان ہین کہ سسرال مین ؟
اندر (روتے ہوئے) نہ ہمارے ہان ہین نہ سسرال مین۔
رستم (متحیر ہوکر) کیا!۔
گمان۔ ارے بھئی ہر طرح سے ماتم اور کہرام کا مقام ہے۔ وہ تو جوگن ہوگئین۔ ایک بات ہو تو اُسکو روئین۔
رستم سنگھ نے کرسی سے اُٹھکر ایک چیخ ماری اور جتنے تھے سب نے رونا شروع کیا
بلبھدر۔ ایک باغ بہت عمدہ بنوایا ہے وہین رہتی ہین اور جوگن کے کپڑے پہنے ہین ایک مدرسہ نسوان اُسی کے پاس ہے اسی مین لڑکیون کو پڑھاتی ہین اور جب بالکل تنہا ہوتی ہین تو روتی ہین۔ یہ حال ہے۔
گمان۔ کئی گاؤن قصبون مین جاکے وہان کی عورتون کو سمجھا بجھاکے۔ اُن کے بچون کو ٹیکا نکلوایا۔
بلبھدر۔ کیسی دکھی عورت ہے بیچاری۔
رستم۔ ساتوین دشمن پر بھی خدا یہ مصیبت نہ ڈالے۔ ہائے کیسی پڑھی لکھی لڑکی۔ کیسی ترکیبت یافتہ۔ کیسی باتمیز۔ کیسی خوشش سلیقہ اور یہ کیا ہوگیا۔ یہ لڑکی اس قابل تھی کہ کہین کی رانی مہرانی ہوتی اور رانی مہرانی تو ہے مگر افسوس۔ والدرہ رہ کے رونے کو جی چاہتا ہے۔ ارے یار رنبیر سنگھ یہ کیا کیا بھائی۔ ارے ہم سب کو قتل کرکے مرگئے۔ مان باپ کو زندہ درگور کر گئے۔ ساس سسرے کو جیتے جی مار ڈالا۔ بھائی بھاوج بہنین سب مقتول تمھاری ہین اور اُس بیچاری کو تو کہین کا نرکھا۔
اندر۔ ہائے خدا جانے کس کس قسم کے خیال اُسکے دل مین جاگزین ہونگے

بلبھدر۔ کیا جانے کس حالت مین بیچارے کی جان گئی ہوگی۔
رستم۔ آخر اخبارون مین کچھ چھپا یا نہین۔
گمان۔ ہماری صحبت کا تو مزہ ہی کر کرا ہو گیا۔ اب کہان رنبیر سنگھ کو پائینگے۔ ہائے کیا صحبت درہم و برہم ہوئی ہے۔ کیا ہنس مکھ آدمی۔ کیسا چھیلا۔ کیسا خوبصورت کیسا عمدہ شہسوار۔ طاقت ور۔
بلبھدر۔ سچ یون ہے کہ کوئی اسکا جواب دینے والا نہین نظر آتا۔
گمان۔ کچھ بس نہین چلتا۔ یہان پر سب بے بس ہین۔
رستم۔ باغ کہان پر بنوایا ہے۔
اندر۔ ہمارے ایک گاون کے پاس دریا کے قریب۔ زنگی پور نام ہے۔
رستم۔ اچھا تیرتھ ہے۔ وہان کون کون رہتا ہے۔
اندر۔ پوسالا بٹھایا ہے۔ ایک نیا آباد کیا ہے ایک ڈھنگ والا ہے۔ مالنین ہین کئی عورتین ہین۔ چوکیدار ہے۔
رستم۔ ہم دیکھتے۔ تم ساتھ چلو۔
اندر۔ وہ وہان مرد کو جانے ہی نہین دیتین اور دیکھنے مین رنج کے سوا اور کیا ہے۔
رستم۔ ہان یہ تو ٹھیک ہے۔ مگر ہمارا جی دیکھنے کو چاہتا ہے۔
اندر۔ مین اپنے ماموں کے لڑکے کو ساتھ کر دونگا۔
دوسرے روز اندر بکرم سنگھ کے ماموں کے لڑکے کے ساتھ رستم سنگھ اور بلبھدر سنگھ اور گمان سنگھ باغ گئے۔ کامنی کسی مرد کو باغ مین نہین آنے دیتی تھی۔ مگر جو کوئی انکے بھائی یا دیور کے ساتھ جاتا تھا اُسکو نہین روکتی تھی۔ غرض جسوقت یہ لوگ باغ کے اندر گئے تو عجب حالت دیکھی۔ ایک ہنس کی مادہ چاک رہی ہے اور باغ بھر مین سناٹا پڑا ہوا ہے۔ مالنین دور اپنے اپنے کام مین مصروف ہین اور ایک کم سن نازک بدن نازک خرام نازنین۔ ناز آفرین شنجرفی کپڑے پہنے ہوئے۔ ہاتھ مین چھوٹی سی ستار لیے آہستہ آہستہ بجاتی ہے اور بڑی حسرت کے ساتھ جھومتی ہوئی

گاتی ہے۔ (بھج من رام عمر رہی تھوڑی۔ بھج من رام۔ چار جنے مل لینے کو آئے
بے کاٹھ کیری گھوڑی۔ جور لکڑیا اُسے پھونک دینا جیسے بندرابن کے رہے ہوری بھج
من رام عمر رہی تھوڑی۔ بھج من رام۔ شیش محل دس دروشے آن کال نے گھیری
اگر توڑی ناگر توڑی توڑ کھوپڑیا نکس گیو پران۔ بھج من رام عمر رہی تھوڑی بھج من رام
پاٹی پکڑ واکی تریا رووے بچھڑت ہے موری ہنساکی جوڑی۔ بھج من رام عمر رہی تھوڑی
بھج من رام۔ رام نام کی سمرن کر لے باندھ گانٹھ پوڑھی۔ کہت کبیر سنو بھئی سادھو
جن جوڑی اُن توڑی۔ بھج من رام۔ عمر رہی تھوڑی بھج من رام) چھوٹی سی ستاری
بجاتی اور یہ حسرت آلود بھجن گاتی تھی۔ عمر رہی تھوڑی بھج من رام۔ پاٹی پکڑ واکی ماتا
رووے۔ بہیان پکڑ سنگ بھائی۔ لٹ چھٹکائے واکی تریا رووے۔ بچھڑت ہے
موری ہنساکی جوڑی۔ بھج من رام۔ عمر رہی تھوڑی بھج من رام۔ جتنے گئے تھے
سب کی یہ کیفیت تھی کہ رومال ہاتھ مین اور آنسو پوچھتے جاتے تھے۔ یہ جگر خراش
آواز کلیجے پر تیر کا کام کرتی تھی (بچھڑت ہے موری ہنسا کی جوڑی بھج من رام)
رستم سنگھ کے دل پر اس آواز اور اس انداز نے تیر ہی کا کام کیا۔ آنسوؤن کے
تار ایسے بندھے کہ کچھ نہین سوجھتا تھا اور ادھر یہ آواز الگ تیر سی لگتی تھی (جن
جوڑی اُن توڑی بھج من رام۔ عمر رہی تھوڑی بھج من رام) بلبھدر سنگھ ایک دفعہ
کامنی کو دیکھتے تھے ایک دفعہ منس کو۔ روتے تھے زار روتے تھے۔ کلیجا کٹتا تھا
اور ادھر یہ صدا کلیجے کے پار ہوئی جاتی تھی۔ (لٹ چھٹکائے واکی تریا رووے بچھڑت
ہے موری ہنساکی جوڑی۔ بھج من رام) یہ معلوم ہوتا تھا کہ نمک اور آنسو دونون آنکھون
سے بہتے ہین اور ادھر یہ بھجن الگ نمک بر جراحت کا کام کرتا تھا (توڑ کھوپڑیا نکس
گیو پران۔ عمر رہی تھوڑی بھج من رام) ماسون کے لڑکے کا یہ حال تھا کہ روتے روتے
آنکھین لہو کی بوٹیان ہو گئین اور دل کو جیسے کوئی مسوسے لیتا تھا اور ادھر بھائی
کا لفظ اس ٹکڑے مین دل کو اور بھی مسوس لیتا تھا (پاٹی پکڑ واکی ماتا رووے
بہیان پکڑ سنگ بھائی۔ عمر رہی تھوڑی بھج من رام۔

اتفاق سے ایک بوڑھا تعلقہ دار ہاتھی پر سوار ادھر سے نکلا۔ گھنٹا ٹھنا ٹھن بجتا ہوا
جب قریب آیا تو عورت اور کم سن عورت کے گانے کی آواز سنی۔ نوعمر کی آواز چھپی
نہین رہتی۔ باغ کی دیوارین چھوٹی چھوٹی تھین۔ ہاتھی روک کے دیکھنے لگا۔ صاف
دیکھا کہ ایک نوعمر عورت شنجرفی کپڑے پہنے فقیرانہ لباس جوگن کی قطع مین ہے۔
ہاتھ مین ستاری بہت ہی چھوٹی سی ہے۔ اسکو چھیڑتی جاتی ہے اور گاتی جاتی
(عمر رہی تھوڑی بھج من رام۔ بچھڑت ہے موری سہنا کی جوڑی بھج من رام۔ پاٹی
پکڑوا کی ماتا رووے۔ بہنیان پکڑ سنگ بھائی۔ بھج من رام۔ عمر رہی تھوڑی بھج من رام)
یہ بھجن جسکے ایک ایک لفظ سے بروگ برستا تھا سنکر تعلقہ دار کو رونا آگیا

فیلبان سے کہا یہ کوئی بڑی دکھی معلوم ہوتی ہے۔

فیلبان۔ سرکار کوئی بہت بڑا دکھ اسپر پڑا ہے۔

تعلقہ دار۔ معلوم ہوتا ہے اسکا آدمی جاتا رہا ہے۔ اسکے دکھ مین جوگن ہو گئی۔

فیلبان۔ اور کوئی امیر معلوم ہوتی ہے۔

تعلقہ دار۔ ہان کسی بڑے آدمی کی بہو بیٹی ہے۔ ہائے دکھ بھی کیا بری چیز ہے۔

فیلبان۔ اور ابھی عمر بھی کم ہے خداوند۔

تعلقہ دار۔ بچہ ہے بالکل۔ ابھی عمر کیا ہے۔

اتنے مین پھر آواز آئی (چار جنے مل لینے کو آئے لے کاٹھ کیری گھوڑی۔
جوڑ لکڑیا سے پھونکدینا جیسے بندرابن کی رہی ہوری۔ بھج من رام۔ عمر رہی تھوڑی
بھج من رام) بوڑھے تعلقہ دار تو سنتے ہی بس رو دیے اور زار زار رونے لگے
اور جیون جیون یہ جگر خراش آواز آتی تھی۔ زیادہ زیادہ رونا آتا تھا۔ اسکے بعد دو
آدمی پیدل جا رہے تھے اور انکے گھوڑے پیچھے پیچھے تھے۔ ایک دفعہ ہی آواز
آئی (سیس محل دس دروجے آن کال نے گھیری۔ آگر توڑی ناگر توڑی توڑ کھوڑیا
ملس گیو پیان۔ بھج من رام۔ عمر رہی تھوڑی بھج من رام۔ دونون سنتے ہی
لوٹ ہو گئے۔

ا- ہاے کس غضب کا روگ ہے-
۲- مجھے تو رونا آتا ہے- ہاے- (آن کال نے گھیری) ہاے ہاے-
ا- تمھین رونا آتا ہے اور مین رو رہا ہون-
۲- ہاے ہاے (آن کال نے گھیری) یہ کسکی آواز ہے بھئی-
ا- درد کوٹ کوٹ کر بھرا ہے-
۲- کوئی کم عمر سی معلوم ہوتی ہے-

تعلقہ دار ہاتھی پر سے سُن رہے تھے- ان دونون آدمیون نے چاہا باغ کے اندر جائین اور دیکھین کہ یہ کیا اسرار ہے مگر دربان نے روکا- گمان سنگھ نے جو پیچھے پھر کر دیکھا تو دو سفید پوش- اسنے مین ان کے کان مین آواز آئی (تحصیلدار صاحب سے معلوم ہوتے ہین) آنکھ اُٹھا کر جو دیکھتے ہین تو رونق نگر کے بوڑھے تعلقہ دار ہاتھی پر سوار- چار آنکھین ہوتے ہی تعلقہ دار نے بندگی کی اور حکم دیا ہاتھی کو بٹھا دو- گمان سنگھ باغ کے باہر گئے- ان دو سفید پوشون مین ایک انکی تحصیل کا سیاہہ نویس تھا جو اب بدل دیا گیا- اور دوسرا رونیو ایجنٹ- دونون نے جھک کے سلام کیا اور ادھر تعلقہ دار صاحب بڑھے-

تعلقہ- (ت) مجھے کیا معلوم تھا کہ آپ یہین ہین وہ تو فیلبان نے کہا-
گمان- میرے کان مین آواز آئی جب تو مین نے دیکھا-
ت- یہ کیا ماجرا ہے- یہ کون دکھی عورت ہین
گ- اسکو نہ پوچھیے اسوقت کلیجا کٹا جاتا ہے-
ت- میری خود یہی کیفیت ہے- جب سے سُنا اور دیکھا دل رو رہا ہے-
رونیو (ر) حضور یہ ہے کون بیچاری-
سیاہہ- (س) کوئی بڑا صدمہ پہونچا ہے-
گ- بس ایسا صدمہ پہونچا ہے کہ راج چھوڑ دیا-
س- افسوس- اور حضور آواز سے پایا جاتا ہے کہ ابھی عمر بھی کچھ ایسی نہین ہے

گ۔ یہ بیچاری مصیبت کی ماری ہماری ہم قوم ہے اور ٹھاکر بل زور سنگھ کی بہو۔
ب۔ ارے ارنبیر سنگھ کے باپ بل زور سنگھ کو
گ۔ رنبیر سنگھ کی بی بی ہین۔
ت۔ ہائے غضب (چھاتی پیٹ کر) ہائے غضب۔ ارے ستم! ہائے ہائے۔ کس گھر کی بیٹی کس گھر کی بہو۔ اور اس حالت مین۔ اسوقت دل کا بُرا بُرا حال ہے۔ گجراج سنگھ بیرا یار ہے۔
ر۔ بڑا ہی غضب ہو گیا۔ یہ بھی بہت ہی بڑا سانحہ ہوا۔ مگر ہم نے یہ نہین سنا تھا کہ (دبے دانتون) خدانخواستہ جوگن۔
جوگن کا لفظ دبے دانتون کہا تو کمانسنگھ بولے یہ آپ نے ڈرتے ڈرتے کیون کہا۔ جوگن ہو ہی گئی ہین۔ یہ تو کھلی ہوئی بات ہے۔ تعلقہ دار اور وہ دونون آن بیٹھے ہوگئے۔ بڑھا تعلقہ دار خود چوٹ کھایا ہوا تھا۔ باون برس کے سن مین پندرہ برس کی جوان بی بی عورت کے ساتھ شادی کی اور وہ بیوٹھتے ہی مہینے سینے کے عارضے مین جاتی رہی۔ ظاہر ہے کہ باون برس کی عمر مین جو شادی کریگا اُسکو جوان بی بی کی کیسی محبت ہوگی۔ یہی جی چاہیگا کہ سروقت کلیجے سے لگائے رہے اور اسپر جو یہ کوہ الم پھٹ پڑے کہ پندرہ برس کی سی دولہن شادی کے چار ہی مہینے بعد جاتی رہے تو اُسکے دل کا کیا حال ہوگا۔ اول تو تجربہ کار آدمی کسی قدر زمانہ دیکھے ہوئے۔ دوسرے چوٹ کھایا ہوا دل۔ اور چوٹ بھی کیسی کاری۔ تیسرے موقع محل ہی ایسا تھا کہ جوان خوبرو عورت شنجرفی کپڑے پہنے جنگل بیدان مین الاپ رہی ہے اور کیا الاپ رہی ہے۔ بارہ ماسا نہین گاتی ہے۔ شوری کے ٹپے نہین گاتی ہے۔ کدر پیا کی ٹھمریان نہین گاتی ہے۔ وہ بھجن گاتی ہے اور بھجن بھی کون۔ بروگ کے۔ جسکے ایک ایک حرف مین بروگ ہی بروگ ہے وہ یہ نہین گاتی تھی کر سہ سر پہ آنکھون پہ کلیجے پہ بٹھاؤن تجھکو + آمری جان گلے سے مین لگاؤن تجھکو + لاحول ولا قوۃ اس سے اُس بیچاری کو اب سحیث ہی نہین

وہ یہ نہین گاتی تھی کہ (آدل جانی کھٹولے یہ سورہ) ہاے وہ دل جانی کون ہے جس سے یہ بیچاری کہتی (کہ کھٹولے یہ سورہ) وہ یہ نہین کہہ رہی تھی کہ

سبھا مین آئی نیلم پری ہے

سراپا وہ نزاکت مین بھری ہے

کیسی نیلم پری اور کیسی نزاکت سے بھری - ہاے وہ تو بروگ کی چیز کہہ رہی تھی - بچھڑت ہے موری ہنسا کی جوڑی بجھ من رام - ارے عمر رہی تھوڑی بجھ من رام (بچھڑت ہے موری ہنسا کی جوڑی بجھ من رام)

بوڑھا تعلقہ دار خود چوٹ کھایا ہوا تھا - یہ سمان اور یہ سین اور یہ بروگ اور بین سن اور دیکھکر اُسکا دل اور بھی بھر آیا اور جب اُسنے یہ سُنا کہ رنبیر سنگھ کی بی بی ہے اور امیر بھلے مانسون کی بہو بیٹی تو دل پر اور بھی اثر ہوا کہ ہاے یہ بیچاری کس مصیبت مین پڑی ہے اپنی جوان خوبصورت بی بی کے مرنے کا انتہا سے زیادہ انکو رنج تھا - یہ سب باتین مل ملا کر انسے نرہا گیا اور ایک دفعہ ہی غل مچا کے کہنے لگے (بچھڑت ہے موری ہنسا کی جوڑی بجھ من رام - سارے عمر رہی تھوڑی بجھ من رام - ایک لگڑیا لیکے پھونکدینا بجھ من رام - ارے عمر رہی تھوڑی بجھ من رام - ہنسا کی جوڑی بجھ من رام - لٹ چھٹکا بے دا کی تریا - ارے دا کی تریا رووے - دا کی رووے دو بجھ من رام) مانتنگہ بھی رو دیے -

کھڑے تھے وہ جو گن کے جو گرد کل

وہ رو رو ہوے شبنم آلودہ گل

وہ رو رو کے دو ابر غم یون ملے

کہ جسطرح ساون سے بھادون ملے

یہانتک بند ھا دونکے اشکو نکا ر

بہے پھوٹ دیوار و درا یکبار

نظر حسن پر گاہ گہ بین پر

سراپا دل اُس لعبت چین پر

جو گن کے حسرت آمیز بھجن سنکر سب کا کلیجا پھٹتا تھا - خصوصاً بوڑھا تعلقدار کہ (جسپر بیت چکی تھی) جو گن کی ہر تان پر اُسکی آنکھون سے ٹپ ٹپ آنسو گرنے لگے اور دنیا کا نقشہ مثل حباب بحر کے آنکھون کے سامنے پھر گیا -

کمّن ۱

نوچندی جمعرات اور اندھیری رات بادل کی فوج کالی پلٹن دل بادل پرے جمائے ہوئے - معلوم ہوتا تھا کہ ہماچل پربت سے بھی کہین زیادہ اونچے پہاڑ سے وہ گراب چاہتا ہے کہ گہوارہ زمین ڈانواں ڈول ہوجائے گا - اس کالی پلٹن کے کڑکیت کا نام جرنل علی تھا جسکے کڑکے کے مقابل مین اچھے اچھے کڑکیتون کا کڑکا پانی بھرتا - یہ پلٹن تھی یا کالی کلکتے والی کے قہر کا نمونہ - در - دیوار - درخت - پتے - حجر - آدمی - آسمان - زمین تمام دنیا سیاہ - اک اندھیرا ہے کہ چھایا ہوا ہے - اسقدر تاریکی کہ جدھر نظر جاتی تھی کالی جی کی مورت اپنی صورت دکھاتی تھی - اِدھر نگاہ دوڑائی اُدھر ع

یونس اندر دہان ماہی شد

وہ تاریکی کہ ایک توبہ شکن جسنے تیس برس روزمرّہ دو دو بوتلین پی کر توبہ کی کہ اب نہ پیونگا اور اُس توبہ کو پورے دس برس تک نباہا لیکن اس رات کو جسکا ہم ذکر کرتے ہین اس سے بھی نہ رہا گیا اور یہ شعر پڑھکر ؎

یون تو اے ابر تباہی نہین لمشا تیرا ۔ توبہ کرتے ہی جھلکتی ہے سیاہی تیری

ایک دوست کے ہان جاکر دو جام تابڑتوڑ پیئے - سیاہی اسقدر کہ محبوبان خلخ و نوشاد کی زلف چلیپا بھی شرماجاتی - اسمین ذرا بھی شک نہین کہ اگر وہ شب اپنے اوپر ناز کرتی تو زیبا تھا اور ایک نوخیز زلف خوبرو جادو جمال کے گیسوے عنبر افشان کی بوے خوش کا جواب اچھی طرح دیتی تھی - پھولونکی بوباس سبحان اللہ دور دور سے خوشبو آتی تھی اور جو وہان ہوتا وہ واقعی زبان حال سے یہ ضرور کہتا - ؎

از کجا می آئی اے سرمست خوبی محو ناز

عطر آگین تا بدامن عنبر افشان تا کمر

یہ شب خوبان فرخار کے خال زیبا سے بھی سیاہ تھی - حافظ شیراز کہہ گئے ہین کہ ؎

ز شعر حافظ شیراز می گویند و مے رقصند

سیہ چشمان کشمیری و ترکان بخشانی

اس شب کو اگر کسی شے سے مثال دے سکتے ہین تو مہو شان کشمیر کی چومنے کے قابل تیلیونسے
اس شب کو اس پر یا جوگن کا دل اور راتون کی نسبت اور زیادہ بےچین اور بیقرار تھا
پلنگ پر سے چونک چونک پڑتی تھی - اُٹھ اُٹھ بیٹھتی تھی - کسی پہلو سے چین نہین آتا تھا
کلیجا بلّیون اُچھلتا تھا - ایک دفعہ جوش جنون مین آکر زور سے چیخی کہ ہاے یہ کیا ہو گیا!!!
آدھی رات تک سویا کی اسکے بعد آنکھ کھلگئی اور دل مین اک ہوک اُٹھی - ؎

شب آدھی وہ جسطرح سوتے کٹی
رہی تھی جو باقی وہ روتے کٹی

جب مالکہ کا دل دکھ مین ہو تو لونڈیون باندیون نوکرون چاکرون کا دل بھلا کیونکر خوش ہو سکتا ہے - مالین مہریان برہمنی بارنین سب پریشان - باغ گو ہرا بھرا پھلا پھولا ہوا تھا مگر اُداس - ؎

اکڑنا گئے سرو سب اپنا بھول
اُڑا لو نرگس کی آنکھون کا سب
لگی آگ لالے کے دل کو تمام
گرے غم سے انگور مدہوش ہو

اُڑانے لگین قمریان سر پہ دھول
ہوئے بال سنبل کے ماتم کی شب
دیا خاک ہی پھینک عشرت کا جام
گرے سارے سایے سیہ پوش ہو

لگانی دیوانیون کی طرح سے سِسکے جنتی تھی سر دھنتی تھی - دو بجے کے وقت پلنگ پر سے اُٹھی - ایک عورت ساتھ ہوئی - دو مالنین ساتھ ہوئین - باغ کی روشون مین ٹہلنے لگی اور کوکنے لگی [بچھڑت ہے موری ہنسا کی جوڑی بجھ من رام]

بچھڑت ہے موری ہنسا کی جوڑی بجھ من رام ؏

کوئی چار بجے کے وقت باغ کی دیوار کے پاس سے آواز آئی [نا ہین بچھڑی ہنسا توری جوڑی بجھ من رام] پہلے ایک مالن نے سنا - چونکتی ہوئی - کامنی نے یہ صدا نہین سنی اور بدستور کوکنے لگی [بچھڑت ہے موری ہنسا کی جوڑی بجھ من رام] اُدھر سے پھر آواز آئی [نا ہین بچھڑی ہنسا توری جوڑی بجھ من رام] مالن سے اب نہ رہا گیا - کہا [یہ کون ہے جی] دوسری مالن اور عورت نے پوچھا [کون] جوگن نے کچھ دھیان نہ کیا اور پھر کویل کی طرح کوکی -

[بچھڑت ہے موری ہنسا کی جوڑی۔ بھج من رام] اس آواز کے ختم ہوتے ہی وہ آواز پھر آئی اور اب کی قریب سے سنائی دی [ناہین بچھڑی ہنسا توری جوڑی۔ بھج من رام] اب تو کامنی نے بھی سنا اور کان کھڑے ہوئے۔

جوگن۔ یہ کون ہے

مالن۔ [۲] کیا جانے کون ہے؟

عورت۔ کہتا ہے [ناہین بچھڑی ہنسا توری جوڑی۔ بھج من رام]

مالن۔ [۱] مین نے پہلے ہی سنا تھا [بچھڑی ناہین توری ہنسا کی جوڑی بھج من رام]

سگن۔ [شگون] تو کچھ اچھا سا معلوم ہوتا ہے۔

جوگن۔ او نہہ ہو گا کوئی۔ چڑھانے دو [زور سے]۔ [بچھڑ گئی موری ہنسا کی جوڑی۔ بھج من رام]

اُدھر سے بھی آواز آئی [ملگئی توری بچھڑی جوڑی۔ بھج من رام]

مالن۔ [۲] یہ کیا کہتا ہے؟

عورت۔ یہ ہے کون۔

مالن۔ [۱] سگن [شگون] تو اچھا ہے۔

جوگن۔ چڑھاتا ہے۔ چڑھانے دو۔ [زور سے بہاگ کی دُھن مین] ع۔

نقیروں سے اچھی نہین دل لگی

اُدھر سے آواز آئی۔

ہین جوگی بھی کرتے کہین دل لگی

اب جوگن اور بھی چونکتا ہوئی۔ وہی قافیہ وہی ردیف وہی بحر وہی بہاگ کی دُھن اور پورا مطلع کر دیا ؎

نقیرونسے اچھی نہین دل لگی
ہین جوگی بھی کرتے کہین دل لگی

مالنون سے کہ بی بی کچھ پھیر اسمین ہے اب جواب نہ بنا ایسی آکاس بانی سنکے چپ رہتی ہین۔

جوگن۔ [باآواز بلند۔ سہاگ کی دھن مین گا کے]

[زور سے] صدا کیا یہ آتی ہے آکاس سے؟

[ذرا آہستہ سے] صدا۔ کیا یہ آ۔تی ہے آ۔کاس سے۔

اُسنے اُدھر سے اسکا جواب یون دیا کہ

نہین آتی آواز آکاش سے

صدا آتی ہے یہ مری لاش سے

مالن۔ [۱] اب نہ بولو بی بی۔ مین تو ڈر گئی۔

مالن۔ [۲] مجھے بھی ڈر لگتا ہے۔

عورت۔ اب اندر چلی چلیے۔ کیا جانے کون ہو کون نہو۔

جوگن نے ازبس متحیر کہ یہ کیا اسرار ہے کہا کہ

بشر ہے کہ جن ہے کہ سایا ہی تو

مجھے چھیڑنے یا کہ آیا ہے تو

اُدھر سے آواز آئی کہ

نہ جن ہون نہ سایہ ہون نے ہون پری | مین انسان ہون قوم کا۔ چھتری
پہلی آ دیکھ پیرون کی کرامات | اری پیاری۔ ہے نوچندی جمعرات

جوگن نے کہا ارے! جبتے تو سمجھی کہ نبیر سنگھ کی روح ہے۔ پچھ ڈری۔ لاش کا لفظ تو سُن ہی چکی تھی اور پھر چھتری کا لفظ بھی سنا اور ان سب پر طرہ یہ ہوا کہ نوچندی جمعرات کی یاد دلائی اور مہینے کی پہلی جمعرات نوچندی جمعرات تو تھی ہی۔ دل پر عجیب طرح کا اثر ہوا۔ مگر سوچی کہ مرنے کے بعد آواز کا آنا ضعیف الاعتقادی کے خیالات ہین۔ ایک دفعہ سوچی کہ چلو آواز کی جانب۔ کہا لالٹین روشن کرو۔ عورتون نے منع کیا کہ سرکار بہت بُرا کرتی ہین ہماری صلاح نہین ہے یہ آکاس بانی اچھی نہین ہے۔ مگر جوگن نے ایک نہ مانی اور پھاٹک کھلوایا اور ان تینون عورتون کو ساتھ لیکر چلی دو مالنون کے ہاتھ مین کھرپی کہ اگر بھوت پریت ہو تو گزند نہ پہونچا سکے۔ باہر نکلین تو دیکھا کہ باغ کے پاس مشعل دستی

روشن ہے اور اک قفس رکھی ہوئی ہے اور ایک نوجوان خوبرو جوگی کھڑا ہوا ہے - زرد پیتا مبر اور کیسر کا رنگا ہوا جامدانی کا کرتا - سونے کے بٹن - برہنہ سر - بیچ کی مانگ نکلی ہوئی - بالون مین ریشش کیا ہوا - نہایت ہی خوب صورت اور جوان - جوگن اُسکے قریب جا کے کھڑی ہوئی اور کہا مہراج آپ کون ہین - جوگی نے کہا [کُنّ] کُن کا لفظ سُننا تھا کہ جوگن نے آؤ دیکھا نہ تاؤ - جھپٹ کے لپٹ گئی اور غش آگیا جوگی نے سنبھالا اور قفس مین مالنون کی مدد سے لٹایا - قفس باغ کی طرف چلی - جوگی قفس کا پایہ پکڑے ہوئے ساتھ - مالنین اور ساتھ کی عورتین حیرت زدہ - انتہا کی حیرت - اُنمین چپکے چپکے یون باتین ہونے لگین -

ا - دیدی - یہ اچرج دیکھا -

۲ - یہ جوگی کون ہے - لونڈا سندر ہے اور روپے والا امیر -

۳ - یہ تو مرد کے نام سے کانپتی تھین - کوئی اُنکے نہین پاتا تھا - یہ ہو کیا گیا کہ لپٹ گئین مین تو کانپ اُٹھی -

ا - اس سے بڑھ کے اچرج اور کیا ہوگا -

۲ - اودا بھی عمر کیا ہے -

ا - ارے ابھی بچہ ہے -

۲ - مین تو بس جیسے یون ہی رہگئی - دھک سے -

ا - مہراج آپ کون ہین -

۲ - جوگی جی مہراج کہان سے آنا ہوا -

جوگی نے جھک کے کہا [گرو کے گھر سے] اتنے مین باغ کا پھاٹک آیا تو مالن نے کہا اب مہراج آپ یہان رہ جیئے - ہماری سرکار کا حکم ہے کہ مرد اندر نہ آنے پائے چوکیدار نے بھی یہی کہا مگر جوگی بنے [ہش] کہکر پھاٹک کے اندر قدم رکھا اور ایک مالن کو ڈانٹ کر حکم دیا کہ چلے آؤ - کہار اُنکے ساتھ کے - چوکیدار رعب مین آگیا - قفس باغ کے اندر - کمرے تک قفس آگئی - وہان سے اِن مالنون نے جوگی کی مدد سے جوگن کو قفس

سے نکالا اور پلنگ پر لٹا یا تو جوگی نے کہا اچھا اب تم لوگ جاؤ۔ ہم انکو دوا دینگے۔ اسپر وہ سب یکبرگی کھڑی ہوئیں۔ "اب رنگ لائی گلہری۔ مہاراج جی اب کرپا کرو" دوسری بولی "دو ہاتھ پکڑتے ہی سپوت سچا پکڑ لیا"

اتنے مین ایک عورت اس تکرار کی آواز سنکر جاگ اٹھی اور دوڑی آئی اور جوگی کو دیکھکر کہا ارے!

اب سنئیے کہ اسکی اصلیت کیا تھی۔ کچھ عورتون کو تو یقین تھا کہ یہ اکاس برتی ہے۔ کامنی کو ڈرایا کہ باہر نہ جاؤ۔ مگر تو جنتری جیہرات کا لفظ سنکر کامنی سے نہ رہا گیا۔ وہان جاکے دکمن کا لفظ کہا یہ سمجھی کہ رنبیر سنگھ ہین۔ سچ ہے دنیا بامید قایم۔ اس امید کے سبب سے بڑے بڑے دھوکے انسان کھاجاتا ہے۔ اور جب کامنی سی پاکباز اس خوبرو نامحرم جوگی سے لپٹ گئی تو ساتھ کی عورتین دریاے حیرت مین غرق ہوگئین کہ ارے! یہ کایا پلٹ کیسی!! اور سب کے سامنے پورا یقین ہوگیا کہ جادوگیراہی۔ اب سنئیے کہ اس واقعے کے دو دن قبل ایک انگریزی اخبار مین یہ چھپا تھا۔

بڑی خوشی کی بات ہے کہ جن لوگون کو جزیرہ کی سپاہ نے بعد فتح گرفتار کرکے قلعے مین قید کیا تھا اور اسکے بعد قلعے کے اس درجے مین آگ لگادی تھی جسمین وہ بیچارے بیکس جل جلکے خاک کا ڈھیر ہوگئی تھی ان مین سے چند آدمیون کو وہان کے ایک افسر نے پناہ دی تھی اور ان چارون کو جزیرہ کے ایک گانون مین بہت خفیہ طور پر رکھا تھا۔ اور کوشش بلیغ کی تھی کہ اپنی گورمنٹ سے چھپا کر انکو رہا کردین یا موقع پاکر گورمنٹ سے انکی سفارش کرین مگر اس افسر کے ایک دشمن نے گورمنٹ سے جڑدی اور گورمنٹ نے اس افسر کو طلب کرکے بڑی سختی کے ساتھ حکم دیا کہ اگر دو روز کے اندر ان قیدیون کو حاضر نہ کیا تو سمندر مین ڈبا دیا جاے گا۔ یہ افسر بڑا خداترس اور خداشناس تھا۔ اسنے قطعی انکار کیا کہ حاشا وکلا مین کچھ نہین جانتا اور افسران اعلے کو سمجھایا کہ میدان جنگ مین تو بیشک کشت وخون کا غنیم کو پورا پورا اختیار

ہے اور جنگ کے معنی ہی یہ ہین کہ غنیم کو قتل کرے مگر جب دشمن کو گرفتار
کرلیا اور وہ بس مین آگیا اور بالکل آپ کے قابو مین ہوگیا تو آپ کو اختیار ہی
چاہے قتل کیجیے چاہے جلا دیجیے چاہے توپ دم کیجیے چاہے تلوار سے
گردن اُڑا دیجیے مگر عقل اور انصاف اور اصول جنگی اور خدا ترسی اسی کی
مقتضی ہے کہ جو اپنے بس اور قابو مین آجاے اُسکے ساتھ عمدہ سلوک کرے
اگر مین نے کسی قیدی کو بچایا بھی ہوتا گورنمنٹ کو لازم تھا کہ اسپر رحم کرتی نہ کہ
اُسکے ساتھ کچھ بھی جبر کیا جاے - جب روسیون نے عثمان پاشا کو گرفتار کیا
تو عثمان نے اپنے بھائی کے نام قید خانہ سے خط لکھا کہ جو آرام مجھ قیدی کو یہان
ملتا ہے وہ اپنے گھر مین بھی نہین ملتا تھا سپاہی وہی ہے جو قیدی غنیم پر رحم کرے
اتنا کہنا تھا کہ وہان کے جاہلون نے فورا نادری حکم دے دیا کہ اسی دم اسکو سمندر
مین ڈبو دو - اور دس پیادے اور پچاس سوار اور دو افسر پوری وردیان ڈانٹے
اس بیچارے کو سمندر مین لے گئے اور ڈبا ہی دیئے کو تھے کہ اُسکے لڑکے نے منجملہ
اُن چار قیدیون کے دو قیدیون کو پیش کر دیا اور اپنے باپ کی جان بچائی اُن دونون
قیدیون کی نسبت گورنمنٹ کے جابر اور ظالم افسران ضلع نے قتل کا حکم نافذ کیا
اور قلعے کے پھاٹک کے پاس وہ بیچارے لائے گئے - اُن سے پوچھا گیا کہ تم کیا
چاہتے ہو - تمھاری گردن اسوقت تلوار سے اُڑائی جاے گی - اس حالت نومیدی مین
ایک نے کہا میری لاش پھونکی یا دفنائی نہ جاے - بہا دیجاے - دوسرے نے
کہا مجھے پوری بوتل شراب کی پلا دیجاے - اسکے بعد جلاد نے پہلے اس قیدی کی گردن
اُڑائی جسنے عرض کی تھی کہ لاش بہا دیجاے - اور اسکا تن بے سر تھوڑی دیر
تڑپ کر گرا اور ٹھنڈا ہوگیا - اسکے بعد اُس بیچارے کی باری آئی جو شراب کی پوری
بوتل اُڑا کر وحشت بنا ہوا تھا - جیسے ہی جلاد نے تلوار اٹھائی ویسے ہی اُسنے ڈانٹ
بتائی او گیدی خبردار!!! اتا اور اس زور اور ڈپٹ کے ساتھ ڈانٹا کہ جلاد کا ہاتھ کانپ
اٹھا اور تلوار ہاتھ سے گر پڑی - جو افسر ہمراہ تھے اُنھون نے جلاد کو روکا اور اُس

شرابی کو رہا کر دیا اور دوسرے جلاد کو بلا کر پہلے جلاد کی گردن اوڑا دی اور مقتول قیدی اور مقتول جلاد کا خون قلعے کے پھاٹک کے اندر درون کو بہوا دیا۔ قلعے کے پھاٹک نے ادھر ادھر دو اژدر بنے ہوئے تھے۔ دونون پیتل کے۔ اُن کے منھ مین خون ڈالدیا اور مقتولونکے سر پھاٹک کے ادھر ادھر لٹکا دیئے جو قیدی مقتول ہوا اُسکا نام دفعدار دیپ سنگھ تھا۔ قوم کا جاٹ۔ اور جو بچ گیا اُسکا نام صوبہ دار کھڑک سنگھ سکھ۔ جس افسر نے اُن چار ان قیدیون کو پناہ دی تھی اُسکے لڑکے کو گورنمنٹ نے ٹاپو کی فوج کا امیر البحر مقرر کر دیا۔ اس امیر البحر نے موقع پاکر اُن تینون قیدیون کو گورنمنٹ سے پوشیدہ طور پر عدن روانہ کیا۔ عدن مین تینون آدمی اسقدر سخت علیل ہو گئے کہ وہان کے اطبا اور ڈاکٹرون کو انکی زیست کی امید نہین رہی۔ کئی دن کے بعد دو نے قضا کی صرف ایک بچگیا اور وہ برٹش کانسل متعینہ مصر کے پاس قاہرہ گیا اور کانسل سے سفر خرچ لیا اور اپنے گھر تار بھیجا کہ مین بعد مدت صحیح سلامت آتا ہون۔

دنیا کے بھی کیا کارخانے ہین۔ کامنی رنبیر سنگھ کے نام پر فدا تھی۔ اگر اسکو یہ معلوم ہو جاتا کہ میری جان جانے سے رنبیر سنگھ زندہ ہو جائینگے تو یہ زہر کھالیتی۔ کسی نہ کسی طرح اپنی جان دیدیتی۔ اس جوگی کو رنبیر سنگھ سمجھ کر ایسی بیتاب ہوگئی کہ لیٹ ہی تو گئی۔ غش آگیا۔ اور جسوقت فٹن چلی راستے مین تین بار آنکھ کھلی۔ حالانکہ باغ بالکل ملا ہوا تھا۔ رنبیر سنگھ اور مالنون نے کئی بار پانی پلایا۔ منہ دھلایا۔ مگر دو دو تین تین منٹ کے بعد غش آجاتا تھا۔ اور جب آنکھ کھلتی تھی تو اسکو ایک خواب سا معلوم ہوتا تھا۔

حضرات ناظرین اول تو کسی کو تقدیر یہ دُکھ نہ دکھائے جو کامنی نے دیکھا۔ اور اگر یہ دُکھ کسی پر پڑے تو اللہ نہ کرے کہ دھوکے سے دُکھ کے بعد سُکھ کی صورت نظر آئے اور پھر مایوسی ہو جائے اور وہ یہ سمجھے کہ ع

خواب تھا جو کچھ کہ دیکھا جو سُنا افسانہ تھا

ہائے اگر کامنی کو یہ معلوم ہو جائے کہ یہ رنبیر سنگھ نہین ہے۔ ہائے اگر کامنی سے کوئی اسوقت کہتا کہ دُلاری کامنی۔ یا پی پی کامنی۔ یا بیٹی کامنی۔ یا کامنی بہو۔ یا کامنی بہن۔ تم یہ کیا

کو دیہی ہو۔ تم پڑھی لکھی۔ تم تربیت یافتہ الخ دو چار شعر سنکر تمہاری یہ حالت ہو گئی کہ تم
ایک مرد غیر ایک جوگی ایک فقیر اور جوان خوبصورت آدمی سے لپٹ گئین۔

کامنی کو اس تھوڑے ہی عرصے مین کبھی تو یقین ہوتا تھا کہ یہ رنبیر سنگھ ہی ہے اور گویا دل کی
باچھین کھل جاتی تھین۔ اور کبھی خواب و خیال سمجھتی تھی۔

جب کامنی کو نفس مین لٹایا اور نفس چلی اور کئی بار کامنی کو غش آیا اور کئی بار دل نے
سینے کھاے اور کامنی بیچاری دو آبہ امید و بیم مین تھی۔ ایک دفعہ آنکھین اچھی طرح سے
کھول کر نظر بھر کر دیکھا تو وہ خوشی حاصل ہوئی جو لیلی کو مجنون۔ فرہاد کو شیرین۔ یوسف
کو زلیخا کے دیکھنے سے ہوتی۔ مگر ذرا ہی دیر کے بعد پھر خیال آیا کہ یہ مین خواب دیکھ
رہی ہون یا واقعات ہین۔ طبیعت مین جوش پیدا ہوا تو کہنے لگی ڈیر دار لنگ۔
ہاے ڈیر ڈار لنگ کا لفظ مین نے ایک خط مین لکھا تھا۔ اگر تم رنبیر سنگھ کی روح
ہو اور میری عفت کا امتحان لینے آئی ہو تو ہاے! ہاے!! ہاے!!!

امتحان لیتے ہین مرنے کا لحد کے اندر
بد گمان کتنے ہین شالون کے ہلانے والے

اگر پرمیشر کوئی چیز ہے تو اُس سے بڑھ کے کوئی نہین جانتا کہ مین کیسی ہون۔ اور یہ تو
بات ہی اور ہے کہ ؎

با سایہ ترا نمی پسندم
عشق است و ہزار بدگمانی

ہاے میرا امتحان لینے کو میرے ڈیر ڈار لنگ نے اپنی روح کو بھیجا ہے۔ اری روح تو
جسکو سب سے زیادہ پیار کرتی ہے تجھکو اُسی کی قسم کہ تو خود میرا امتحان لے۔ تو رنبیر سنگھ
بنکے آئی ہے۔ ارے! یہ کون نام میری زبان سے نکل گیا۔ ہاے! ہاے!! ہاے!!!
ارے ہاے!!! ہم لوگون مین دولھا کا نام نہین لیتے ذار زار رو کر اور کیون نہین
لیتے۔ ارے اس وجہ سے نہین لیتے کہ ذکاف بیانیہ کہلر تجھ اور کتنے کو تھین کہ چہرے
اشک جاری۔ پھر غشی کی حالت طاری۔ پھر آنکھ کھلی تو اسو جہ سے نہین لیتے کہ ہاے

[آٹھ آٹھ آنسو بہا کر] اگر دولہا کا نام بی بی ہے تو دولہا [دولہا کا لفظ کہکر بہت روئی اور کچھ کہنے کو تھی کہ پھر آنسو اُمنڈ اُمنڈ کے آنے لگے] ہاے ! [پھر ضبط گریہ کر کے کہا] نام دولھا کا اس سبب سے نہین لیتے کہ دولہا مر جلے گا - مین ان باتون کو نہین مانتی لگر پھر بھی خیال آہی جاتا ہے - اری روح یا جو کوئی تم ہو - کیا جانے روح ہے یا کیا ہے] بس اسقدر سنکر رنبیر سنگھ نے کہا [پیاری کمن - میری جانی کمن اری پیاری کمن - مین کسی کی روح ہون نہ چھلاوا ہون - نہ کسی نے مجھپر ٹونا کیا ہے مین تمہارا ڈیر دارلنگ رنبیر سنگھ ہون -

کامنی نے پوچھا [پیارے جانی - ڈیر ڈارلنگ مین نے بیشک - لکھا تھا - لیکن تم ٹھیک ٹھیک بتاؤ کہ کب لکھا تھا - اور کیونکر لکھا تھا - مجھے تو خوب یاد ہے مگر تم بتاؤ -

جوگی نے کہا -

ملا خط تمہارا ڈیر ڈارلنگ

کلیجے سے مین نے لگایا اُسے

بس یہ شعر سنا تھا کہ کامنی پھر لپٹ گئی اور اب تڑ کا ہو گیا اور جو خیالات کامنی کے تھے وہ سب بدل گئے اور وہ اور رنبیر سنگھ دونون لپٹ گئے -

مجنون کو لیلی - لیلی کو مجنون ملا - شیرین نے فرہاد - فرہاد نے شیرین کو پایا - وامق وعذرا کا وصل ہوا - کامنی جو اپنے آپ کو رانڈ کامنی - بیوہ کامنی سمجھتی تھی وہ اب مسز رنبیر سنگھ اور سہاگن ہے -

حضرت سرشار کی ناول پر ریویو

پنڈت رتن ناتھ صاحب سرشار لکھنوی کا نام نامی اردو زبان کے رائٹرون مین خاص طور پر پیٹنٹ [?] ہے اور اردو خوان ناظرین مین ایسا کوئی رنگین مزاج نہوگا کہ جس نے انکا نام نہ سنا ہو یا انکے قلم کی چاشنی چکھ کر مزہ نہ لوٹا ہو۔ لکھنؤ کا اودھ اخبار جن دنون زورون پر تھا وہ محض پنڈت رتن ناتھ صاحب سرشار کی بدولت اور فسانۂ آزاد وغیرہ ایسے حجیم ناول جو چھپتے ہین وہ حضرت سرشار کے بائین ہاتھ کا کرتب ہے۔

زیادہ نہین۔ آجکل دو ناول جو حضرت سرشار کے قلم سے نکلے ہین دیکھنے کا موقع ملا ہے۔ انپر ریویو لکھنا گویا اپنے قلم کو عزت دینا ہے۔ واہ وا کیا زبان ہے اور کیا ظرافت ہے اور کیا نفاست کے خیالات کے موتیون کی لڑی پرو دی ہے۔ واقعی کوڑیون کے مول موتی لگا دیتے ہین۔ اگر اسپر بھی شائقین مزاج اردو ناولون کا خزانہ لوٹین تو پھر بدقسمتی ہے۔

ایک ناول جو ہم نے پڑھا اسکا نام ہشو ہے۔ سچ جانیے کہ ایسا ظرافت سے پُر قصہ ہے کہ اگر متین سے متین آدمی یا سنجیدہ سے سنجیدہ آدمی ہو اور اسکو پڑھتا ہو وہ کھلکھلا کر اسطرح ہنسنے لگ جاویگا کہ باقی کے پاس بیٹھے لوگ تعجب کرینگے کہ کس نے پیٹ مین بل ڈال دیے ہین۔ اور پھر لطف یہ کہ مضمون عمدہ اور مہذب۔ بازاریون کی سی دل لگی بازی نہین۔

اس ناول مین مصنف نے یہ دکھایا ہے کہ نشہ کی کثرت استعمال سے کیسا نتیجہ ہوتا ہے۔

دوناول جو تازہ ہی چھپا ہے اسکا نام کرم دھم ہے۔ تعریف کے لیے الفاظ نہین ہین۔ اسمین بھی مذاق ظرافت لطافت رنگینی غضب ڈھاتی ہے۔ اردو ناولون کے شائقین ضرور انکو پڑھین۔ قیمت دونون کی مع محصول (ہشو ناول ۸ [?] محصول ا [?] ۔ کرم دھم قیمت ۸ [?] محصول ا [?]) مندرجہ ذیل پتہ پر ملین گے۔

ڈاکٹر سی سی گھوش نظیرآباد لکھنؤ

از اخبار عام لاہور۔ مطبوعہ ۱۳ اکتوبر سنہ ۱۸۹۲ [?] ء

میرے پیارے پنڈت رتن ناتھ سرشار جادو بیانی تجکو مبارک ہو۔
خمکدہ سرشار کے دو نمبر۔ گرم دھم۔ بچھڑی ہوئی دلھن۔ رو برو دھرے ہین ایک۔ ایک فقرہ پڑھتا ہون۔ ہونٹ چاٹ چاٹ کے مزا لیتا ہون۔ شوق نظارہ تمنا کرتا ہے کہ اگر یہ پرچے سمٹکر پتلیان بنجائین تو پردون مین چھپا لون۔ پردے بنجائین تو آنکھون مین دگا لون۔ گھڑی گھڑی سخن شناسی میرے دل کی طرف مڑ مڑ کر دیکھتی ہے اور مسکرا مسکرا کر آہستہ آہستہ کہتی ہے تو چلا چلا۔ کہ خمکدہ سرشار رونمائی مانگ رہا ہے۔ لحظہ لحظہ دل مرے پہلو مین زانو بدل بدل کر کہتا ہے۔ جناب سید محمد اشرف صاحب تسلیم عرض ہے ؎

دکھا کر تری زلف کہتا ہے دل
وہان جائینگے ہم بغل سے نکلکر

مین نے کلیجا تھام کر دل کو گلے سے لگا لیا اور خمکدہ سرشار کیطرف پیار کی آنکھون سے دیکھ کر یہ شعر پڑھا ؎

چھینینگے جو دیکھینگے حسینان دغا باز
لیجاؤ چھپائے ہوئے دامن مین میرا دل

بخدائے لم یزل مین تصنع سے نہین کہتا فسانہ آزاد سے لیکر یہان تک جملہ ناولون کا تجربہ ہو چکا ہے ان بعض البیان لسحرا کا لطف حاصل ہو رہا ہے دل مضطر ہمہ تن شوق ہو کر خمکدہ سرشار دستور پر لیے ہو رہا ہے۔ اور ہزار ہزار زبان سے کہہ رہا ہے کہ قادر لم یزل نے نعمت تحت العرش کنز مفتاحہا لسان الشعراء خاص ایسے جادو بیان کیواسطے ودیعت رکھی تھی۔ خدا شاہد ہے وکفا باللہ شہیدا شستگی زبان پر دل لوٹ لوٹ ہو جاتا ہے ادھر زبان سے نام لیا ادھر دل ناکام خمکدہ سرشار سے مخاطب ہو کر کہہ اٹھا ؎

تیر مژگان سے کرین آپ اگر قصد شکار
مرغ دل اپنا ابھی آکے مقابل ٹھہرے

معلوم نہین آیندہ یہ ستمگر سگزین کیا کیا آفت ڈھاتا ہے اور کس کسکو کافر بناتا ہے۔
راقم خمکدہ سرشار کا شیدا سید محمد اشرف بخاری مقام کرنول۔

KAMNI

The most fascinating and sensational Urdu Novel

BY

PUNDIT RATAN NATH,

Late Editor-in-Chief Oudh Akhbar,
Author of the Fisanai Azad,
the Jami-Sarshar, the Sair-
Kohsar, the Fisanai
Jadid, the Shams-
uz Zuha, the Tohfai
Sarshar, Hushshu, Kurum
Dhum, Bichhri-Hui-Dulhan
Pee-Kahan &c. &c.

Lucknow:

Jubilee Printing Works,—Nazirabad.

1894.